

یار یاروں سے ہونہ جدا

(Season 2)

از زینب خان

..... اے دوست "

جی چاہتا ہے کے کائنات کی

ساری خوشیاں تیرے قدموں میں

..... ڈھیر کر دوں

میں اپنی سانسیں

..... تیرے نام کر دوں

کبھی زمانے کے غم

تجھے چھو کر نہ گزریں

...تیرے نام کر دوں
ہو اگر تجھ کسی چیز کی فکر
دے کر تیرے ہونٹوں پر مسکراہٹ
...میں تجھے ہر فکر سے آزاد کر دوں
کبھی نہ چھوٹے ساتھ ہمارا
...میں رب سے یہ دعا کر دوں
میں اپنی ساری کامیابیاں
...تجھ پر قربان کر دوں
چھو کر نہ گزرے تجھے زمانے کا غم
خوشیوں کے پھول
...میں تجھ پر نچھاور کر دوں

.. از زینب خان

روشنیوں سے جگمگاتے شادی ہال میں رنگ و بو کا طوفان امد آیا تھا بے فکری کے قہقہے اور رنگ برنگ زرتار
آنچل ہر سواڑتے دکھائی دے رہے تھے ہال کی سجاوٹ بھی کافی نفیس انداز میں کی گئی تھی اسٹیج کے
سامنے کھڑے بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس جیل سے بال سیٹ کئے چہرے کے تاثرات کسی حد تک

کیمہ پکڑے وہاں بیٹھے ہوئے دولہا اور دلہن کے پوز بنانے میں DSLR مغرور آنہ بنائے وہ ہاتھ میں مصروف تھا تھوڑی تھوڑی دیر میں وہ ہاتھ اٹھا کر انسٹرکشن دیتا "چلو اب ایسے کرو.. تم تھوڑا پیچھے ہو جاؤ اور لائے تم اس بندر کے کندھے پر ہاتھ رکھو... ہاں ایسے... ویری گڈ" پکچر لینے کے بعد تمہد اپ کا...
... اشارہ کر کے ضرور بتاتا تھا کہ تصویر کیسی آئی ہے

"!!!... حیدر ایک پکچر میری بھی لونہ"

منابل نے اپنی گھیر دار فراک ہاتھ سے پھیلاتے ہوئے پر شوق انداز میں کہا تھا حیدر نے بس ایک نظر اسے دیکھا تھا اور ہاتھ جھلا کر منہ بناتے ہوئے پھر سے اپنے کیمہ میں مصروف ہو گیا
"!!!... حیدر میں نے کچھ کہا ہے تم سے... پکچر لونہ میری"

اس دفعہ اس نے تھوڑا زور دے کر کہا تھا
"!!!... میں نہیں کھینچ سکتا تمہاری تصویر"

حیدر نے بغیر اس کو دیکھے سنجیدہ انداز میں کہا تھا کیمہ کے ساتھ چھپر چھاڑ جاری تھی "کیوں نہیں لے سکتے؟" منابل نے حیرت سے پوچھا

"!!!... دیکھو منابل... میرا کیمہ بہت مہنگا ہے"

"!!!... ہاں تو میں کون سا لے کر بھاگ رہی ہوں.. صرف دو تصویر لینے کا ہی ٹوکہ رہی ہوں"
اس نے بال ٹھیک کرتے ہوئے ناراضگی سے کہا

بات تصویر لینے کی نہیں ہے نہ "!!!... حیدر نے بے چاگی سے کہا"

"تو پھر؟؟؟"

بات وائرس کی ہے.... وائرس کی... جو تمہاری تصویریں لینے سے میرے کیمرے میں آجائے گا. اور تم تو" میری بہت پیاری دوست ہونا.. اور یہ کبھی نہیں چاہو گی کے میرے اتنے مہنگے کیمرے میں کوئی وائرس ".... آئے... سو تصویر لینے کی فرمائش تم اپنے اس کھجور سے ہی کرو جس کے ساتھ منگنی کی ہے شروع میں معصومیت سے کہتے ہوئے اس نے آخر میں اکھڑ لہجے میں کہا تھا جبکہ اس کے سامنے کھڑی مناہل کا منہ حیرت سے کھلا تھا لیکن سیکنڈز میں اس حیرت کی جگہ غصے نے لے لی تھی "!!!... میری پکچرز لینے سے تمہارے کیمرے میں وائرس آجائے گا؟؟؟"

اس نے دانت پیستے ہوئے پوچھا اور نہیں تو کیا.. بلکہ اپنی شکل دیکھو ذرا.. کتنا میک اپ تھوپا ہوا ہے تم خود ایک وائرس ہی لگ رہی ہو "!!!... اس وقت

.. اس بات سے بے خبر کے اس کا چہرہ کیسا لال پیلا ہو چکا ہے وہ اپنی بات جاری رکھے ہوئے تھا "!!!... یقین نہیں آتا تو جا کر آئینہ دیکھ لو.. وہ تو جھوٹ نہیں بولتا..". "!!!... حیدر کے بچے"

مناہل نے غصے سے اپنا موتیوں والا کلچ زور سے اس کے بازو پر مارا تھا "!!!... ایک تو تم لڑکیوں کو سچ بات بھی پتا نہیں کیوں ہضم نہیں ہوتی " سر جھٹک کر بڑبڑاتے ہوئے وہ پھر سے کیمرہ چیک کرنے لگا اور ان دونوں سے تھوڑی دور بونے کے پاس ہاتھ میں رشین سیلڈ کی پلیٹ پکڑے کھڑے حارث کی نظر ان پر پڑی تھی اولیو گرین کلر کی گھیر دار

خوبصورت سی فراک پہنے آگ برسائی آنکھوں سے حیدر کو گھورتی ہوئی مناہل اور ہنسی ضبط کرنے کی وجہ سے
!!!.. سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اسی کے ساتھ ہاتھ میں کیمہ پکڑے کھڑا حیدر

حارث نے اپنی پلیٹ وہیں رکھی اور ٹشو سے ہاتھ صاف کرتا ان کے پاس آیا تھا "کیا ہوا مناہل؟؟؟.. کچھ کہا
"!!!... ہے اس نے تمہیں؟

اس نے مناہل کے گرد اپنا بازو پھیلاتے ہوئے حیدر کی طرف اشارہ کر کے پوچھا "مناہل نے چونک کر اس
کو دیکھا اور دوسرے ہی لمحے کسی چابی والی گڑیا کی طرح سٹارٹ ہو گئی "تمہیں پتا ہے حارث... میں نے
اسے کہا تھا کہ میری ایک تصویر لے لو اپنے کیمے سے.. تو مجھے کہتا ہے کہ.. نہیں بھئی میرا کیمہ
بہت مہنگا ہے تصویر لینے سے خراب ہو جائے گا اس میں وائرس آجائے گا.. پلیز مجھ سے اسرار نہ
کرو!!!.."

حیدر کی نقل اتارتے ہوئے وہ سر کو دائیں بائیں اس طرح سے ہلاتے ہوئے بولی کے ان دونوں کی ہی "
ہنسی چھوٹ گئی "دیکھو.. دیکھو کیسے ہنس رہا ہے یہ اور تم جانے ہو حارث.. کتنی بدتمیزی کی ہے اس نے
"!!!.. میرے ساتھ؟؟؟... ہنس کیوں رہے ہو؟ بولو نہ اس کو کچھ

مناہل نے حیدر کو گھورتے ہوئے ناراضگی سے حارث سے کہا "قسم لے لے حارث... یہ الزام لگا ہے رہی
ہے مجھ پر جھوٹ بول رہی ہے... بلکہ یہ تو خود مجھ پر لائن مارنے آئی تھی وہ تو میں نے لفٹ نہیں کروائی
تو اب ایسے ڈرامے کر رہی ہے... بتاؤ نہ مناہل حارث کو.. کتنی تعریفیں کر رہی تھیں تم تھوڑی دیر پہلے

"!!!... میری.... کے میرا ڈریس کتنا اچھا لگ رہا ہے اور آج میں کس قدر ہینڈ سم لگ رہا ہوں

"تم... تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا؟ میں تم پر لائن ماروں گی؟ شکل دیکھی ہے اپنی؟" "نجا ٹرٹلز"

!!!... کے مرے ہوئے بھائی لگتے ہو

... اتنا شدید غصہ آ رہا تھا حیدر پر کے دل کر رہا تھا کے اس کا سر ہی پھاڑ دے

مجھے تو سمجھ نہیں آتا حارث کے.. محبت کرنا کوئی جرم تھوڑی ہے وہ تو میری پر سنلیٹی ہی ایسی ہے کے

کوئی بھی لڑکی میری محبت میں شدید گرفتار ہو جائے.. اب اگر مناہل کو مجھ سے محبت ہو ہی گئی ہے تو اس میں... آہ... اونے... کیا کر رہی ہو مناہل.. ارے ہٹاؤ اسے..." حیدر نے ہڑبڑا کر خود کو مناہل کے تابڑ توڑ حملوں سے بچانے کے لئے دونوں ہاتھ آگے کر دئے تھے "اب کرو بکواس... ہاں کیا کہ رہے تھے؟ کوئی پاگل ہی ہوگی جو تم سے محبت کرے گی.. اور تمہیں لگتا ہے کے میں تم سے محبت کروں گی؟ تم

!!!... سے؟؟ ہمت بھی کیسے ہوئی تمہاری یہ کہنے کی؟؟ ہاں؟؟

.. بھپھرے انداز میں وہ اس کے کندھے پر لگاتار اپنا کلچ مار رہی تھی

!!!... اے حارث روک نہ اسے"

حیدر نے خود کو بچانے کی کوشش کرتے ہوئے حارث سے کہا تھا جو مزے سے یہ سارا تماشا دیکھ رہا تھا

!!!... حارث"

اس کو کوئی نوٹس نہ لیتے دیکھ حیدر نے دانت کچکچائے تھے "دفع کرو مناہل اسے... چلو آؤ ہم چلتے ہیں

!!!..."

حارث ہنستے ہوئے زبردستی اسے وہاں سے لے کر گیا تھا جو حیدر کو نظروں ہی نظروں میں نگل جانا چاہتی

!!!... تھی "ہائے شکر... بچ گیا"

.. گھرے سانس لیتے ہوئے وہ چٹیر گھسیٹ کر بیٹھا تھا

"!!!... کیا ہوا حیدر؟ ایسے کیوں بیٹھا ہے؟"

موباٹل کی ٹچ سکرین پر میسج ٹائپ کرتے ہوئے ریاض نے پوچھا تھا تھوڑی دیر پہلے وہ تیمور کے ساتھ کسی کام سے گیا تھا اور ابھی واپس آیا تھا

"!!!... آج میں موت کے منہ میں جانے سے ایک بار پھر بچ گیا"

حیدر نے پر اسرار انداز میں کہتے ہوئے پانی کا گلاس لبوں سے لگایا تھا "نئی بات کر کوئی.. تیرا بار بار مناہل اور زرنور جیسی موت کے منہ میں جانا اور زندہ بچ جانا اب تو روٹین کا حصہ بن چکا ہے "ریاض کے مطمئن "انداز سے کہنے پر اس نے منہ بنایا تھا

اگر تو ہوتا نہ میری جگہ پر پھر پوچھتا میں.. "وہ کہتے ہوئے سر جھٹک کر وہاں سے اٹھا تھا "شکر ہے اللہ کا .. لاکھ لاکھ.. جو میں حیدر نہیں.. "ریاض نے اس کے پیچھے سے ہانک لگائی تھی لیکن وہ نظر انداز کر گیا

آج چودہ مارچ کی اس تاروں بھری سہانی سی رات میں اشعر اور لائبرے کا ولیمہ تھا اشعر نے ان دونوں کی ایجوکیشن کمپلیٹ ہونے کا بھی ویٹ نہیں کیا اور شادی شادی کا شور مچا دیا مجبوراً لائبرے کے گھر والوں کو ہاں کرتے ہی بنی ویلے اس کے گھر والوں سے ہاں کروانے کا زیادہ تر ہاتھ احمد اور حارث کا ہی تھا کیوں کے ان دونوں کے ہی کنوینس کرنے پر وہ راضی ہوئے تھے ورنہ ان کا ارادہ لائبرے کی پڑھائی ختم ہونے کے بعد کرنے کا تھا فیروزی کلر کی کا مدار نگینوں سے بھری ہوئی میکسی میں مناسب سے میک اپ اور سونے کے زیورات پہننے وہ اسٹیج پر بیٹھی کوئی پری معلوم ہوتی تھی اور اس کے ساتھ وائٹ ڈنر سوٹ میں ملبوس

صاف رنگت اور کھڑے نقوش والے اشعر کے تو آج انداز ہی بدلے ہوئے تھے کنوارے سے ابک دم

شادی شدہ ہو جانے کا سرٹیفکیٹ مل جانے پر اس کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی "بہت ہنس رہا ہے بیٹا.. بس کچھ مہینوں کی بات ہے یہ سارے دانت.. یہیں گرے پڑے ہوں گے بھلے سے لکھ لے"!!!... میری بات

حیدر کے کہنے پر اشعر کا قہقہہ بے ساختہ تھا وہ ابھی ابھی آکر وہاں بیٹھا تھا تصویریں بنانے کے لئے "!!!.. تجھے کیوں اتنی جلیبسی ہو رہی ہے؟ ہاں؟؟"

اس نے شرارت سے پوچھا "!!!... جلیبسی؟؟ وہ بھی ایک انکل سے؟ نہیں بھئی.. غلط فہمی ہے تیری"

"!!!.. یہ انکل کسے کہا؟"

اشعر نے ابرو اچکا کر پوچھا

"!!!... تجھے ہی کہہ رہا ہوں.. اب تو 'تو گھر بار والا بن چکا ہے نہ ہم معصوم بچوں سے تیرا کیا مقابلہ؟"

وہ بال ٹھیک کرتے سامنے فوٹو گرافر کے کیمرے کی آنکھوں میں آنکھے ڈالے دیکھتے ہوئے مسکراہٹ دبا "!!!.. کر بولا" میں انکل اور تو بچہ؟؟

ہاں بالکل.. میں غیر شادی شدہ ہوں اس لئے میں بچہ اور تو شادی شدہ ہو چکا ہے اسی لئے انکل.. اور"

"!!!... اب چپ کر مجھے تصویریں بنوانے دے

.. حیدر نے اسے ڈپٹ کر کہا

تجھے تو میں بعد میں پوچھوں گا.. "اس کو دھمکی دیتے ہوئے وہ بھی سامنے کیمرے میں دیکھنے لگا اشعر کو"

اپنے دولہا ہونے کے لحاظ تھا ورنہ وہ یہیں اس سے دو دو ہاتھ کر لیتا

ریاض اور حیدر نے اچھنبے سے اسے دیکھا تھا جو کونے کی میز پر بیٹھا آنکھیں چھوٹی کئے ایک ہاتھ گال پر
ٹکائے سامنے دیکھتے ہوئے نہ جانے کس گرمی سوچ میں گم تھا

"!!!... او بھائی.. مسئلہ کشمیر حل ہو گیا تو ہماری بات بھی سن لے"

حیدر نے زور سے اس کا کندھا ہلایا تھا "شش... تنگ مت کر.. چلو جاؤ یہاں سے تم دونوں سوچنے دو
مُجھے"!!!..

ہاتھ سے انھیں جانے کا اشارہ کرتے ہوئے اس نے ڈپٹ کر کہا "

"!!!.. چلیں جائیں گے.. پہلے بتاؤ دے کے سوچ کیا رہا ہے؟"

اس دفعہ ریاض نے پوچھا تھا

"!!!... میں پلین بنا رہا تھا"

"وہ سیدھا ہو کر بیٹھا" کون سا پلین؟ کہاں کا پلین؟

ان دونوں نے ہی حیرت سے پوچھا

"!!!.. انوشے کے منگیتر کو اٹھانے کا"

لفظ منگیتر کہتے ہوئے تو اس کے منہ میں جیسے کڑواہٹ سی گھل گئی تھی ریاض اور حیدر کو دو سیکنڈ گئے تھے

اس کی بات سمجھنے میں اور جب سمجھ میں آئی تو جی بھر کر ان دونوں نے اس پر لعنت بھیجی تھی

ابے تجھے یہ ہی وقت ملا ہے پلین بنانے کے لئے؟ وہاں دیکھ ذرا.. اسٹیج پر دیکھ تیرے دوست کا ولیمہ "

"!!!.. ہے اور تو بجائے انجئے کرنے کے یہاں بیٹھ کر لوگوں کے اغوا کے پلین سوچ رہا ہے؟

ریاض کے ملامت کرنے پر اس کا منہ بن گیا تھا "تم لوگ تو کسی کام کے ہو نہیں .. مجھے ہی کرنا پڑے گا
نہ سب کچھ؟ .. نہ جانے کیسے دوست ہو میری پریشانی کا ذرا خیال نہیں تم لوگوں کو تھوڑی سی بھی فکر
"!!!.. نہیں

ناراضگی کا تاثر دیتے ہوئے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر وہ سائیڈ پر دیکھنے لگا تھا جیسے کسی نچے سے اس کا
من پسند کھلونا چھین لیا جائے اور وہ منہ بسور کر بیٹھ جائے
ہاں تو بھائی تجھے کہا تھا نہ کے پہلے اشعر کی شادی منٹ جائے پھر اس کے بعد تجھے بھی سیٹ کر دیں "
"!!!.. گے

حیدر نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا

"!!!.. کیا سیٹ کرو گے؟ ہاں مجھے سیٹ کرو گے مجھے؟ میں کوئی گیم ہوں کیا جو مجھے سیٹ کرو گے؟ "
اس نے فوراً ہی کوٹ کی آستین چڑھالی تھی "ارے یار، اس کا مطلب ہے کے تیرا مسئلہ سیٹ کر دیں
"!!!.. گے .. اسے سولو کر دیں گے

ریاض نے جلدی سے کہا تھا کہیں تیمور کا میٹر نہ گھوم جائے .. ساتھ حیدر کو بھی آنکھوں ہی آنکھوں میں ڈپٹا
تھا

اچھا تو ایسے بولو نہ .. "تیمور نے نارمل ہوتے ہوئے کہا تھا ساتھ آستین بھی نیچے کر لی جبکہ ان دونوں "
نے شکر کا سانس لیا تھا

ولیمے جیسی بورنگ تقریب کو بھی ریاض حیدر اور تیمور کی شاندار پرفامنس نے یادگار بنا دیا تھا وہاں موجود

مہمانوں سے کافی داد سمیٹی تھی ان سب نے اور رات کے قریب آ دو ڈھائی بجے وہ سب وہاں سے رخصت
WhatsApp : 0344-4499420

ہوئے تھے اشعر اور لائبہ تو خیر دو ہفتے کی لیو پر تھے لیکن ان سب کو تو یونی جانا تھا نہ ساری رات حلا گلا کرنے اور دیر سے سونے کی وجہ سے کسی کی بھی نیند پوری نہیں ہوئی تھی آنکھوں کو با مشکل کھولے گرتے ... پڑتے صبح وہ سب یونی پہنچے تھے

وہ دونوں گراؤنڈ میں درخت کے نیچے کتابیں بکھرائے بیٹھی تھی جبھی حیدر دم سے وہاں آکر بیٹھا تھا
"!!!.. تمہیں کیا ہوا حیدر؟ یہ شرٹ گیلی کیسے ہو گئی تمہاری؟"

منابل نے حیرت سے پوچھا

"!!!.. منہ دھو کر آیا ہوں یار"

اس نے آنکھیں مسلتے ہوئے کہا

"!!!.. یہ منہ دھونے کا کوئی نیا طریقہ ہے کیا؟ منہ کے ساتھ اپنی شرٹ کو بھی دھولیا تم نے"

بوتل سے کولڈ ڈرنک کے گھونٹ بھرتے ہوئے زرنور نے کہا تھا

یار تم لوگ تو کل آرام سے کرسیوں پر بیٹھی تالیاں بجا رہی تھی بس .. اصل محنت تو ہم نے کی تھی نہ "

ڈانس تو ہم نے کیا تھا تھکے تو ہم ہیں .. اب دیکھو تم دونوں کتنی فریش بیٹھی ہو اور ہماری آنکھیں ہی

"!!!.. نہیں کھل رہی ہیں

حیدر نے زور زور سے پلکیں جھپکتے ہوئے کہا "تم سے کہا کس نے تمہا بندروں کی طرح ناچ ناچ کر فلور ہی توڑ

"!!!.. دو .. انسانوں کی طرح تو بیٹھا جاتا نہیں تم لوگوں سے

زرنور نے پیپرز کو فائل میں ترتیب سے لگاتے ہوئے کہا تھا

نہ کرو نور بانو... وہ تمہارا سلطان احمد وہ تو کل انسانوں کی طرح ہی بیٹھا تھا نہ؟ پھر وہ کیوں آج یونی نہیں "!!.. آیا؟ گدھے گھوڑے بیچ کر کیوں سو رہا ہے گھر پر؟؟ ہاں؟؟؟

حیدر نے تیوریاں چڑھالی تھیں

تم لوگوں کی طرح اس نے صرف ڈانس میں حصہ نہیں ڈالا بلکہ اشعر کی ساری شادی اس نے اور حارث " نے ہی سمجھالی ہوئی تھی سارے انتظامات ان دونوں نے ہی دیکھے تھے اور تم لوگوں نے ڈانس پریکٹس "!!.. کے علاوہ اگر کوئی کام کیا ہو تو بتاؤ؟

زر نور نے بھی چمک کر کہا " اتنی محبت؟؟؟ دیکھو تو ذرا زبان سے کیسے ٹپک ٹپک کر شیرینی کی طرح گر رہی ہے نور بانو کے منہ سے میں نے پہلی دفعہ کسی کے لئے اتنی محبت بھرے پھول جھڑتے دیکھا ہے... اگر.. "!!.. احمد موجود ہوتا نہ تو یہیں غش کھا کر مر جاتا.. اپنی خوش نصیبی پر "!!.. اللہ نہ کرے اسے کچھ ہو.. جب بھی بولنا ہمیشہ برا ہی بولنا تم تو "

زر نور نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا جو مناہل کو نوٹس بنانے میں لگن دیکھ کر اس کے بیگ سے چپس کا پیکیٹ اڑا چکا تھا اور وہ ہی کھول کر کھا رہا تھا " قسم سے نور بانو اب تو مجھے احمد سے حسد محسوس ہو رہا ہے " کبھی تم نے اتنی محبت میری لئے تو نہیں دکھائی... مناہل چپس کھاؤ گی..؟؟؟

صد مے سے کہتے ہوئے حیدر نے مناہل سے پوچھا جس نے " ہاں ضرور " کہتے ہوئے پیکیٹ میں سے کچھ چپس نکالی تھی اگر اسے پتا چل جاتا کہ اسی کی چپس حیدر اسے کھانے کی آفر کر رہا ہے تو اب تک حیدر کی.. گردن اس کے دھڑ سے علیحدہ ہو چکی ہوتی

"!!.. تم اس قابل نہیں ہو حیدر... احمد کو اپنے آپ سے کمپشیر مت کرو ""

اللہ تعالیٰ آپ دیکھ رہے ہیں نہ کے کس قدر دو غلی لڑکی ہے یہ؟؟ دل ہی دل میں مجھ پر مرتی ہے لیکن " زبان سے اعتراف نہیں کرتی... پیار کرتی ہو تو بول دو ڈرنے کی ضرورت نہیں.. احمد کو میں دیکھ لوں گا...!!!"

سینے پر ہاتھ رکھے اس نے اتنی سنجیدگی اور گہرے میں کہا تھا جیسے سارے عاشق حضرات اور خود مجنوں بھی "!!!... حیدر بابا سے عشق و عاشقی کی کلاس لیتے رہے ہوں نہ چاہتے ہوئے بھی زرنور کی ہنسی چھوٹ گئی تھی

"!!!... پیار وہ بھی تم سے؟؟؟ ہا ہا ہا... اف حیدر نہ کیا کرو ایسا مذاق... میری ہنسی نہیں رکتی"

لبوں پر ہاتھ کی پشت ٹکائے اس نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا "!!!.. تمہیں میری باتیں مذاق ہی لگتی ہیں.. سیرئیس تو بس احمد ہی لگتا ہے"

حیدر نے منہ بنا کر کہتے ہوئے چپس کی مٹھی بھر کر منہ میں ڈالی تھی

کتنا جلتے ہو تم حیدر سے... ویلے اگر میں مناہل کو بتا دوں کے... اس کے بیگ میں سے چپس نکال کر "

اسی کو کھلا رہے ہو تو؟؟؟ "اس نے کتابیں سمیٹتے ہوئے مسکراہٹ دبا کر پوچھا جہاں رجسٹر پر چلتا مناہل کا

ہاتھ تھما تھا وہیں تیز گام کو مات دیتے جلدی جلدی چپس کو نگلتے حیدر کو بھی بریک گے تھے بس ایک لمحوے

کے لئے اس نے مناہل کی طرف دیکھا تھا چپس سے بھرا منہ گیلی شرٹ تھوڑے بکھرے بال.. خاصا

مضہکہ خیز لگ رہا تھا "مناہل... میری پیاری بھابھی پھر کبھی قتل کر لینا میرا.. ابھی مجھے اپنا اسائنمنٹ

جمع کروانا ہے... بائے بائے.. اور نور بانو.. تم بچ کے دکھاؤ مجھ سے اب " زرنور کو خشمگین نظروں سے

دیکھتے ہوئے وہ باقی ماندہ بچی ہوئی چپس کو جھپٹ کر وہاں سے بھاگتا تھا "اب تو بیگ کو بھی تالا لگا کر رکھنا پڑے گا.. لنگور کہیں کا.. بد تمیز.. بے غیرت.. " حیدر کو صلواتیں سناتے وہ پھر سے لکھنے لگی تھی

"اور تم زری... بتا نہیں سکتی تھی مجھے جب وہ یہ حرکت کر رہا تھا تو؟"

منابل نے مسکراتی ہوئی زرنور کو دیکھ کر ناراضگی سے کہا

اگر بتا دیتی تو تمہارا یہ لال گلابی چہرہ کیسے دیکھتی؟ "زرنور کے شرارت سے کہنے پر وہ نہ چاہتے ہوئے"

... بھی ہنس پڑی تھی

بلیو جینز کے ساتھ بلیک کلر کی ڈریس شرٹ پر لیڈر کی جیکٹ پہنے وہ شخص جو ہی اس کلاس کے "دروازے پر پہنچا اندر کا منظر دیکھ کر اس نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی) کیسے ہینڈل کروں گا میں ان سب کو؟ (کلمہ کھنکھارتے ہوئے وہ اندر داخل ہو ہی گیا تھا اور سیدھا اسٹیج پر جا کر کھڑا ہوا ہاتھ میں پکڑی نیلے کور والی فائل اس نے روسٹرم پر رکھ دی کلاس کا اندرونی منظر وہی تھا جو ایک پروفیسر کی غیر موجودگی کی صورت

!!... میں ہوتا ہے

یعنی کے ادھم اور شور شرابا.. جب کلاس میں کوئی ٹیچر نہیں ہوتا تو سٹوڈنٹس کو وہ کلاس کسی جاگیر سے کم نہیں لگتی کیوں کے ٹیچر کی غیر موجودگی میں انہیں ہر طرح کی آزادی حاصل ہوتی ہے ہر طرح کی مطلب ہر طرح "کی اب چاہے کوئی سٹوڈنٹ اونچی اور بے سری آواز میں گاتے ہوئے عاطف اسلم کو مات"

دیئے کی بھرپور کوشش کرے یا پھر گھر والوں کے ستائے ہوئے کچھ دوسروں کے کندھے توڑتے ہوئے اپنی نیند پوری کرتے... انہی میں کچھ پڑھا کو بھی تھے جن کے ہاتھ میں آپ کو ہر وقت کوئی نہ کوئی کتاب آپ کو نظر آئے گی لیکن ان لوگوں کا سر نظر نہیں آئے گا... آنے کا بھی کیسے؟ کتاب کے پیچھے جو ہوگا

ہے ہے ہے... اور کچھ تو سیاستدانوں، اداکاروں، پروفیسرز اور دیگر لوگوں کی نقل اتے اچھے سے اتارتے۔
 کے ان کے سامنے بڑے سے بڑے ایکٹر بھی پانی بھرتے نظر آتے اور جن کوتالیاں اور ڈیکسز پیٹ پیٹ
 کر داد دی جاتی.. سو جناب جب تک پروفیسر کلاس میں نہیں آتے تب تک دس پندرہ منٹ کے لئے یہ
 کلاس ایک ٹکٹ فری تھیٹر بھی بن جاتی ہے ویلے ہر اسکول ہر کالج اور یونیورسٹی کی کلاسز میں ایک قسم
 حیدر "جیسے لوگوں کی بھی پائی جاتی ہے.. آنکھوں میں شرارتی چمک ہونٹوں پر دوستانہ مسکراہٹ لئے"
 شکل سے انتہا کے شریف اور معصوم دکھنے والے یہ لوگ سیرت کے بالکل ہی الٹ ہوتے ہیں ان کی
 شرافت پر ہرگز مت جائیں ماشاء اللہ اتنا ٹیلنٹ ان کے پاس موجود ہوتا ہے کہ اگر آپ کے پاس دس
 منٹ بھی بیٹھ جائے تو آپ کو باتوں میں ایسا الجھائیں گے کہ کانوں کا خبر نہ ہو سکے گی کہ آپ کے
 بیگ کے اندرونی جیب میں رکھی گئی وہ چاکلیٹ کہاں گئی؟
 یا جو نوٹس آپ نے کافی محنت سے بنائے تھے اور دو منٹ پہلے تک آپ کے پاس تھے اب انھیں کون
 لے اڑا تھا؟ اور یہ کیا.. جو نوٹس آپ کے بیگ میں سے گم ہوئے تھے وہ ظفر کے بیگ میں سے کیسے لے
 ؟ اور ظفر خود ہکا بکا کھڑا اپنے بیگ میں سے برآمد ہوئے ان نوٹس کو دیکھ رہا ہے کہ یہ میرے پاس آئے
 .. کہاں سے؟؟

چلیں ظفر کو چھوڑیں اسے تھوڑی دیر میں پتا چل ہی جائے گا کہ یہ حرکت اصل میں ہے کس کی؟
 خیر یہ بتائے کبھی راہ چلتے آپ کو پیچھے سے کبھی زور کا تھپڑ پڑا؟ یا کسی نے آپ کے پاس آکر کہا کہ
 بھائی میرے پچاس ہزار واپس کرو جو تم نے مجھ سے ادھار لئے تھے.. یا پھر کوئی چلتے چلتے آپ کے گلے
 لگ جائے اور بے انتہا خوشی سے کہے کہ "تم تو میرے بچھڑے ہوئے بھائی ہو.. یہاں کہاں سے ٹیک

پڑے؟؟" ویلے حیدر اور اس جیسے ہزاروں نمونے آپ کو "جامعہ کراچی" میں قدم قدم پر ملیں گے ایک
"!!!.. دن چکر تو لگائے ذرا.. عقل ٹھکانے نہ آئے تو کہنا

اٹینشن پلیز..." سٹوڈنٹس کو اپنی سرگرمیوں میں مصروف دیکھ کر اس نے تھوڑی بلند آواز میں کہا تھا "
ساتھ ہی اگلے ہاتھ سے روسٹرم بھی بجایا تھا ایک پل کے لے تو کلاس میں سکوت چھا گیا تھا ادھر ادھر
پڑے اور ڈیکسز پر چڑھے بیٹھے سب جلدی سے اچھے بچوں کی طرح اپنی سیٹ پر بیٹھے تھے حیدر کی پشت تھی
اس کی طرف اس نے جو نہی گردن موڑ کر نووارد کو دیکھا شناسائی کی ایک رمق اس کی آنکھوں میں جھلکی تھی
دوسرے ہی لمحے وہ ڈیکس پر سے جست لگا کر اتر اتر تھا "اوائے احمد... تو کب آیا یہاں؟ آنے سے پہلے بتا
"!!!.. ہی دیتا کمینے... اور یہ تو اتنا تیار ہو کر اپنے ولیمے میں آیا ہے کیا؟

حیدر اس کی فارمل ڈریسنگ دیکھ کر نون اسٹاپ شروع ہو گیا تھا احمد نے اس کے سوال نظر انداز کر کے
ایک طائرانہ سی نظر پوری کلاس پر ڈالی تھی اور پھر چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے حیدر کو دیکھ کر کہا
"!!!.. آئم یور نیو پروفیسر حیدر... اینڈ کلاس"

اس نے سکون سے کہتے ہوئے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر روسٹرم سے ٹیک لگائی تھی "
"...ہیں؟؟؟"

احمد کی بات پر حیدر نے نہ سمجھ آنے والے انداز میں اس کو دیکھا تھا دیگر کلاس کا بھی یہی حال تھا "میں
"!!!.. نے کہا کہ.. میں آپ کا نیا پروفیسر ہوں اور آج سے میں آپ سب کو اکاؤنٹنگ پڑھاؤں گا
ان سب کے تاثرات سے محفوظ ہوتے ہوئے اس نے اپنی بات دہرائی تھی سب ہکا بکا اس کی شکل دیکھ
رہے تھے.. کیوں کے تقریباً سب ہی اس کو اچھے سے جاننے تھے اور جو نیند میں ڈولے ہوئے تھے وہ بھی

احمد کی بات سن کر اور دوسروں کو جھنجھوڑ کر اٹھانے پر آنکھوں کو با مشکل کھولے دماغ کو حاضر کرنے کی
"!!!.. کوشش کر رہے تھے "تو مذاق کر رہا ہے نہ احمد؟

حیدر کو ابھی بھی لگ رہا تھا کہ وہ بس ایسے ہی کوئی ڈرامہ کر رہا ہوگا "آٹم سیرئیس .. اینڈ ٹیک یور سیٹ
حمزہ حیدر علی .. اگر ابھی بھی کوئی شک ہے تو آپ جا کر پرنسپل سے کنفرم کر سکتے ہیں .. اور اگر نہیں ہے
"!!!.. تو اپنی سیٹ پر بیٹھیں .. مجھے کلاس سٹارٹ کرنی ہے

"اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے اس نے خود کو سنجیدہ بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا تھا "اپنی پروبلم؟
حیدر کو وہیں جھے کھڑے دیکھ اس نے پوچھا جو "نو وو سر" ... وہ کہتے ہوئے سیٹ پر جا بیٹھا لیکن شرارتی
نظروں سے احمد کو دیکھنا جاری تھا احمد اسے نظر انداز کرنے اور اپنے قہقروں کا گلہ گھوٹنے کی بھرپور کوشش
کر رہا تھا سب کا تعارف لینے کی فارمل رسم نبھانے کے بعد ابھی وہ سبکیٹ کے بارے میں بتانے ہی لگا
تھا کہ آندھی طوفان بنا وہ کلاس میں انٹر ہوا تھا اور آتے ہی اس نے فرسٹ رو سیٹ ریٹھے حیدر کو
مخاطب کیا تھا "حیدر... پتا ہے اس وقار کباڑیے کو تو ایسا مزہ چکھا کر آیا ہوں نہ میں کے اس کی سات
"!!!!.. نسلیں بھی آئندہ تیمور سے پنگا لینے سے پہلے کم از کم سات دفعہ سوچے گی

اس نے فخریہ انداز میں شرٹ کے کالر کھڑے کرتے ہوئے کہا تھا بے ترتیب لباس کہنیوں تک فولڈ
آستین .. ماتھے پر بکھرے بال سرخ ہوتی آنکھیں .. اس کا ظاہری حلیہ اس سب کی تصدیق کر رہا تھا جو وہ
"!!!.. بیان کر رہا تھا تبھی اس کی نظر نک سک سے تیار کتاب ہاتھ میں لے کھڑے احمد پر پڑی تھی

"اوے احمد .. تجھے کیا ہوا؟؟... یہ تو اتنا تیار ہو کر اپنی شادی میں آیا ہے کیا؟ ہیں؟...!!!"

... "تیمور نے بھی حیدر والا سوال دہرایا تھا اس سے پہلے کے احمد کچھ کہتا حیدر بول اٹھا تھا "تمیز سے
تیمور... یہ ارمان احمد خانزادہ ہمارے نئے پروفیسر ہیں.. وہ بھی اکاؤنٹنگ کے... چل سلام کر
شاباش...!!!"

حیدر کے مسکراہٹ دبا کے شرارت سے کہنے پر تیمور نے اچھنبے سے احمد کو دیکھا تھا جیسے تصدیق چاہ رہا ہو
"اے احمد.. کیا بول رہا ہے یہ...!!؟
تو سچ میں نیا پروفیسر بن کر آیا ہے؟...!!!"

تیمور کے پوچھنے پر اس نے صرف سر آثبات میں ہلانے پر اکتفا کیا تھا "اوے ہوئے.. بے بھٹی بے
... تیری تو ترقی ہو گئی...!!!"

خوشی کے اور خوشگوار حیرت کے لے جٹے جذبات سے مغلوب ہو کر تیمور اس کی طرف بڑھا تھا تا کہ اسے
گلے لگا کر مبارک باد دے سکے لیکن احمد نے پیچھے ہٹتے ہوئے دونوں ہاتھ آگے کر کے اسے وہیں رکنے کا
اشارہ کیا تھا "پہلے جا کر اپنا حلیہ درست کرو.. اینڈ ون مور تھنگ... اگر اس کلاس میں بیٹھے ہوئے کسی
بھی سٹوڈنٹ کا میں دوست ہوں تو اب...!!!"

اس نے اب پر زور دے کر کہا "اب سے کلاس میں آپ کا اور میرا صرف ایک استاد اور طالب علم والا
تعلق ہی رہے گا اس کے علاوہ اور کچھ نہیں.. ہماری دوستی یونیورسٹی سے باہر ہی رہے گی اینڈ ٹرسٹ
می.. اس میں کس قسم کا کوئی فرق نہیں آئے گا.. ہم جیسے پہلے ملتے تھے ویسے ہی اب ملا کریں گے
... لیکن ان دا کلاس... آپ لوگوں کو مجھے ایک استاد والی عزت دینا پڑے گی.. یہاں میں کسی قسم کی

بدتمیزی یا فریکنس برداشت نہیں کروں گا.. مجھے خوشی ہوگی اگر آپ مجھے باقی پروفیسرز کی طرح ہی ٹریٹ کریں تو.. ڈیٹس اٹ..!!!"

پین کو ہاتھ میں گھمائے کندھا روٹھم سے ٹکائے وہ سنجیدہ انداز میں بولتا ہوا خاصا گریس فل لگ رہا تھا وہاں موجود وہ سب ہی اس سے مرعوب نظر آرہے تھے لڑکیوں سے تو اپنا دل سمجھانا مشکل ہو گیا تھا اتنا کم عمر اور ڈیشنگ پروفیسر... ہم اس کو سنیں یا دیکھیں؟؟" "اگر آپ کو مزید کوئی ایشو نہیں ہے تو کیا ہم پڑھنا شروع کریں؟.. تیمور ولید پڑھنا شروع کریں؟؟" اس نے گردن موڑ کر بت بٹے کھڑے تیمور سے پوچھا "وائے نوٹ سر...!!!"

تیمور نے اس انداز میں آنکھیں گھما کر شرارت سے کہا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی احمد کی ہنسی چھوٹ گئی تھی جسے جلدی سے ضبط کرتے ہوئے اس نے ڈپٹ دیا تھا "گیٹ لاسٹ تیمور... جا کر انسان بن کر آؤ... اور کلاس آپ سب اپنے فولڈرز نکال لیں.. میں کچھ اہم پوائنٹس بتا رہا ہوں پہلے انھیں کاپی کریں پھر اس کے باقاعدہ لیکچر کا آغاز کرتے ہیں...!!!"

اس نے تیمور اور کلاس کو باری باری کہا تھا تیمور تو سینے پر ہاتھ رکھے اس کو تعظیم پیش کر کے ادب سے "او کے سر....!!" کہتے ہوئے کلاس سے باہر چلا گیا تھا جبکہ وہ سر جھٹک کر لیکچر کی طرف متوجہ ہو گیا تھا....

یہ منظر پروفیسر ارمان احمد خانزادہ کے آفس کا ہے جسے آج ہی مکمل اسٹیبل کرنے کے بعد روم کے باہر

اس کے نام کی پلیٹ لگا دی گئی تھی پہلے ایم بی اے کے فاعل ایئر کو اکاؤنٹنگ کا سبجیکٹ سر مظاہر

قریشی پڑھاتے تھے لیکن دو چار مہینوں کے لئے انھیں اپنے بیٹے کے آپریشن کے لئے ترکی جانا تھا
.. یونیورسٹی کے لئے فوری طور پر کسی پروفیسر کو

ہائیر کرنا مشکل تھا اسی لئے یونی کے اوپر نے احمد سے کہا تھا کہ جب تک مظاہر قریشی واپس نہ آجائے
تب تک کے لئے تم یہ ذمہ داری اٹھا لو اور احمد نے "جیسی آپ کی مرضی انکل ... " کہتے ہوئے فوراً ہی
سعادت مندی سے سر جھکا دیا تھا کیوں کے صرف ان کی ہی وجہ سے تو وہ اتنے دن تک جامعہ میں ایک
غیر متعلقہ شخص ہوتے ہوئے بھی دھڑلے سے ایک سٹوڈنٹ کی طرح گھومتا رہتا تھا صرف زر نور کے
آس پاس رہنے کے لئے وہ تو اس کی قسمت اچھی تھی جو اوپر عدیل خانزادہ کے گھرے دوست تھے جس
کی وجہ سے احمد کی بھی ان سے اچھی خاصی دوستی ہو گئی اسی لئے سر مظاہر کے بعد ان کے ذہن میں
سب سے پہلے احمد کا نام ہی آیا تھا اور صرف ان کے پوچھنے پر ہی اس نے رضا مندی دے دی تھی کیوں
کے اب تو اسے یونی میں رہنے کا باقاعدہ پرمٹ مل چکا تھا ... لیکن وہ خاصا نروس ہو رہا تھا کیوں کے
"پڑھانا" الگ بات ہوتی ہے اور اپنے "دوستوں" کو پڑھانا الگ ... دوسرے پروفیسرز کو تو وہ لوگ رعایت
دیتے نہیں اس کو کہاں بخشیں گے ؟ بہت سا کانفڈنس . برداشت اور سختی وہ اپنے اندر مجتمع کرتا پہلے
دن یونی پہنچا تھا لیکن صد شکر کے اس کے صرف ایک دفعہ ہی سمجھانے پر وہ سمجھ گئے تھے اور زیادہ
تنگ نہیں کیا تھا اور نہ ہی زیادہ بولے تھے لیکن حیدر اور تیمور کی معنی خیز اور شرارتی مسکراہٹ اور عجیب
عجیب سے اشارے اسے آؤٹ آف کنٹرول کرتے قہقہے لگانے پر مجبور کر رہے تھے اسی لئے اس نے
باری باری ہی دونوں کو کلاس سے باہر نکال دیا تھا ورنہ تو وہ خود ان کے ساتھ مل کر فلک شگاف قہقہے لگا
رہا ہوتا پہلی دفعہ اسے اس قسم کی سچویشن کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا کبھی سوچا بھی نہیں تھا جن کے ساتھ

صبح شام کا اٹھنا بیٹھنا ہو اور جو لوگ بات ہی "تو تڑاک" سے کرتے ہوں وہ کبھی ایک استاد اور طالب علم بن سکتے ہیں کیا؟ لیکن ان کے ساتھ ایسا ہو چکا تھا پہلے دن ہی ہنسی کنٹرول کر کے برا حال ہو رہا تھا نہ جانے باقی کے دو چار مہینے کیسے گزریں.. وہ تو بس یہ دعا کر رہا تھا اس کی عزت رہ جائے کہیں ان لوگوں کی وجہ سے اسے بے عزت کر کے یونی سے نہ نکال دیا جائے اور اپنی اسی سوچ کا اظہار وہ ان لوگوں سے بھی کر رہا تھا جو اس کے آفس میں ٹوپک سمجھنے کے بہانے آکر وہیں ڈیرہ ڈال کر بیٹھ گئے تھے.. اب منظر کچھ یوں تھا کہ درمیانے درجے کے نفاست اور سادگی سے سجے اس آفس میں دیوار کے ساتھ رکھے تھری سیٹر صوفے پر تیمور اپنے ٹچ موبائل کے ساتھ ہینڈ فری کنیکٹ کیے تقریباً موبائل میں گھسے ہوئے نیم دراز تھا حیدر کا بھی اس کے جیسا ہی حال تھا بس فرق صرف اتنا تھا کہ وہ تیمور کی طرح صوفے پر نہیں پڑا تھا بلکہ احمد کی راکینگ چیئر پر قبضہ کئے دونوں پیرو کو لمبا کیے میز پر ایک پر ایک رکھے بیٹھا تھا ہاتھ میں اس کے بھی موبائل ہی تھا جہاں وہ "انسٹا" کھولے ہوئے تھا سر احمد کے نام سے نجانے کتنی دفعہ کافی وہ دونوں منگوا چکے تھے ریاض اور حارث نے اس کی کلاس اٹینڈ نہیں کی تھی کیوں کہ اشعر کی شادی پر ریاض نے اسے ہیوی بائیگ گفٹ کی تھی لیکن اس وہ سٹارٹ ہونے میں تھوڑا مسئلہ کر رہی تھی اس لئے وہ اور حارث اشعر کو ساتھ لے اسی سلسلے میں شوروم گئے ہوئے تھے احمد نے یہ بات سب سے مخفی رکھی تھی ان تینوں سے بھی... اگر انھیں پتا ہوتا کہ آج کا اکاؤنٹنگ کا پیریئڈ سر مظاہر کے بجائے ان کا جگرمی دوست احمد لینے والا ہے تو وہ اپنا جانا کیفنسل کر کے سب سے پہلے کلاس میں موجود ہوتے اشعر تو اپنی لیو ہی ختم کر کے پہلی فرصت میں یونی پہنچتا لیکن احمد نے حارث

کو تب بتایا جب وہ دونوں شوروم سے واپسی پر اشعر کو اس کے گھر ڈراپ کرتے ہوئے یونی آرہے تھے ساتھ میں کچھ کھانے کے لے کر آنے کا بھی آرڈر حیدر کی طرف سے ملا تھا..

کھانے کے شاہر کتابوں کے ڈھیر کے بیچ میں چھپائے وہ دونوں بھی اس کے آفس میں چھپتے چھپاتے داخل ہوئے تھے اور اب پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ سب وہاں موجود تھے بیٹھنے کے لے وہاں صرف تھری سیٹر صوفہ ایک راکنگ چئیر اور دو اس کے سامنے رکھی گئی عام چئیرز تھیں جن کے بیچ میں شیشے کی میز حائل تھی سورا کینگ چئیر اور صوفے پر تو حیدر اور تیمور کا قبضہ تھا اور وہ تینوں نیچے قالین پر جوتے ایک طرف اتارے بیٹھے تھے ساتھ میں زنگر اور فرائز بھی تھے لیکن اب ان کی باقیات بھی نہیں بچی تھی کتابوں کا نجانے کیا قصور تھا جو کونے میں لاوارثوں کی طرح پڑی تھیں چہ چہ... بیچاری "اب تم لوگ شرافت سے یہاں سے نکلو... اگر کسی نے دیکھ لیا نہ تو میری جاب کے پہلے ہی دن مجھے بے عزت کر کے تم لوگوں کے ساتھ نکال دیا جائے گا.." احمد نے کپڑے جھاڑ کر کھڑے ہوتے ہوئے ان سب کو اب سیدھے سیدھے چلے جانے کا اشارہ دیا تھا جو وہاں ایسے براجمان تھے جیسے اپنے گھر کے ڈرائنگ روں میں بیٹھے ہوں "چلیں تو ہم جائیں گے... بس تو میری اسائنمنٹ بنادے نہ جو سرفرقان نے دی ہے.." حارث نے اس کے ہاتھ کا سہارا لے کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا "اگر تیری بنا کر دوں گا تو پھر ان تینوں کی بنانا بھی مجھ پر فرض ہو جائے گا.. اس لے بہتر یہی ہے کہ اپنا کام خود کرو... اور اگر تم میں سے کسی نے مجھے بلیک میل کر کے اضافی مارکس لینے یا کوئی نہ جائز کام کروانے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا میرے صرف ایک اشارے پر تم لوگ یونی سے باہر ہوں گے.. دوستی اپنی جگہ

لیکن علم و ادب کے ساتھ مذاق نہیں...." احمد نے ان کو وارننگ دیئے والے انداز میں کہا تھا ساتھ

ہی تیمور کے کان میں لگی ہینڈ فری کھینچ کر اسے بھی اٹھنے کا اشارہ کیا.. "وہ تو ٹھیک ہے احمد... لیکن یقین کر تیری عزت کرتے ہوئے قسم سے بڑی ہنسی آتی ہے... میرے منہ سے پروفیسر احمد بعد میں نکلتا ہے اور ہنسی پہلے چھوٹی ہے.. مجھ سے نہیں پڑھی جائے گی اب اکاؤنٹنگ.. تو مجھے ایسے ہی فل مارکس دے کر پاس کر دینا..." اتنی دیر سے چپ بیٹھے فون میں گم حیدر نے بھی بلا آخر انسٹا کی دنیا کو لوگ آؤٹ کر کے انسانوں کی دنیا میں واپس آکر احمد سے کہا تھا "تجھے تو پہلی فرصت میں فیل کروں گا بیٹا.." احمد کے کہنے پر وہ ہنس دیا تھا "تیرے تو اچھے بھی پاس کریں گے..." "دیکھیں گے... تیرا رزلٹ تیری محنت پر ڈیپینڈ کرتا ہے.. جتنی اچھی تیری پروگریس ہوگی اسی کے اکورڈنگ تیرا رزلٹ بڑے گا... سو مجھ سے کوئی امید مت رکھنا اور نکلوا اب یہاں سے تم لوگ.. نیکسٹ پیریئڈ کا ٹائم ہو گیا ہے" احمد نے ریسٹ وایج دیکھتے ہوئے کہا تھا اور بہت مشکل سے وہ ان لوگوں کو نکالنے میں کامیاب ہوا تھا پیون کو بلا کر اس نے صاف صفائی کے لئے کہا تھا تا کے آفس پھر سے اپنی اصل حالت میں آجائے...

رات کا فسوں ہر سمت پھیلا ہوا تھا ہوا میں بھی خنکی سی تھی یوں تو کراچی میں بارشیں بہت ہی کم ہوتی تھی لیکن جب کبھی ہلکی سی رم جھم بھی برس جاتی تو اس سے ماحول اور شہریوں کے موڈ پر خوشگوار اثر پڑتا تھا ابھی بھی بارش برسنے کے بعد موسم خوشگوار ہو گیا تھا ٹھنڈ میں بھی کچھ اضافہ ہو گیا تھا اس وقت رات کے قریب آگیا رہ بجے کا وقت تھا کھڑکیوں پر چٹخنی چڑھانے پردے برابر کئے ہلکے جامنی رنگ کی لمبی قمیض اور کھلے پانچوں والے ٹراؤزر میں ملو بوس بالوں کا جوڑا سا بنائے بیڈ پر دونوں پیر اوپر کر کے بیٹھی وہ ہاتھوں پر نائٹ کریم کا مساج کرتے کانوں میں ہینڈ فری لگائے ساتھ ساتھ میٹنگ کال پر لائبرہ اور

مناہل سے بھی بات کر رہی تھی جبھی بجنے والی میسج ٹون سے اس کی توجہ موبائل سے ہٹ کر دیوار گہر

گھڑی پر پڑی تھی وقت کا احساس ہوتے ہی اس نے جلدی سے ان دونوں کو وقت بتاتے خدا حافظ کہا تھا
کبھی واٹس اپ اور کبھی میسنجر پر بات کرتے انہیں یونہی رات کے بارہ ایک بج جاتے تھے اور پھر صبح
یونی کے لئے اٹھتے ہوئے ان کی نیند پوری نہیں ہوتی تھی اسی لئے زرنور نے ان دونوں کو سونے کی تاکید
کرتے کانوں میں سے ہینڈ فری نکال کر رکھے اور سائیڈ ٹیبل پر پڑے ٹشو بکس میں سے کچھ نکال کر ہاتھ
صاف کر کے دو تکیے پیچھے سیٹ کئے وہ آرام دہ حالت میں بیٹھی تھی اس کی مومی انگلیاں ٹچ سکرین پر
حرکت کر رہی تھیں ابھی وہ موبائل آف کر کے سونے کا ارادہ کر ہی رہی تھی کے ایک دفعہ پھر میسج ٹون
بجی تھی اس نے فوراً سے ان باکس کھولا جہاں ان ریڈ میسج میں احمد کا نام جگمگا رہا تھا دلفریب سی
مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے نور نے میسج اوپن کیا تھا جہاں اس نے کوئی غزل سینڈ کی تھی وہ سکروں
ڈاؤن کرتی پڑھنے لگی تھی

یہ رم جھم 'یہ برسات کا موسم
یہ بارش 'یہ تیرے ساتھ کا موسم
بیٹے نہ کبھی یہ لمحہ دلکش
سہانا ہے یہ اقرار کا موسم
سحر زدہ صبا کے روبرو ہو کر
بتانا ہے اب یہ اعتبار کا موسم
لجے میں اپنے حلاوت سمو کر

گزاریں گے یہ احساس کا موسم
رنگ سارے بھر کے چشم یار میں
آگیا گل و گلزار کا موسم
یہ تمنا ہے اب ٹوٹے نہ طلسم
کہ گزر گیا انتظار کا موسم
اور پاس میرے کچھ نہیں زخرف
گزرے نہ کبھی تری یاد کا موسم

(سیدہ زخرف بخاری)

محبت کے اس خوبصورت اظہار پر زرنور کا چہرہ گلنار ہو گیا تھا "وہاں اٹلی کی حسیناؤں کو بھی ایسے ہی
شاعری کر کے پٹاتے تھے کیا؟" اس نے فوراً سے جوابی میسج ٹائپ کر کے بھیجا "ان کو پٹانے کی
ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی وہ اپنے آپ ہی پٹ جاتی تھی.." اس کا ریلانی بھی فوراً ہی آیا تھا زرنور نے
ایک ابرو اٹھا کر سکرین کو گھورا تھا "کتنی پٹائی پھر؟" احمد کو اس کا ناراضگی بھرا میسج موصول ہوا تھا
یُرس پر کین کی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس نے چائے کے کپ میں سے گھونٹ بھر کے سامنے پڑی
چھوٹی میز پر رکھا اور ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے اس نے میسج سینڈ کرنے کی بجائے کال ملائی تھی اور وہاں
وہ اس کے میسج کے انتظار میں تھی لیکن کال آتے دیکھ اس کی دھڑکنے لے ترتیب ہوئی تھی ہمت مجتمع

کرتے اس نے کال یس کی تھی "ہاں تو نور صاحبہ پوچھیئے کیا پوچھ رہیں تھی؟" رابطہ ملتے ہی احمد نے کہا تھا "مجھے تو لگا تھا کہ تم سب سے مختلف ہو احمد... لیکن تم بھی عام مردوں کی طرح ہی ہو... دل پھینک "زر نور نے ناراضگی سے کہا "الزام مت لگاؤ یار... یقین کرو تمہیں دیکھنے کے بعد تو میں نے کسی بھی لڑکی کو دیکھنا ہی چھوڑ دیا.. سچ بتاؤں تو تمہیں دیکھنے کے بعد اب کسی اور کو دیکھنے کی نہ مجھے اب خواہش ہے اور نہ ہی تمنا..." اس کا گھمبیر لہجہ زر نور کے دل کی دنیا کو تہ بالا کر رہا تھا "اچھا.. میں کیوں مانوں تمہاری بات؟ مجھے کیا پتا اٹلی میں تمہارے کس کس کے ساتھ کیسے ریلیشن رہے ہیں؟" اپنے سلکی بالوں میں انگلیاں چلاتے اس نے ناز سے کہا تھا چاہے جانے کا احساس اور اوپر سے محبوب کا اظہار ایسے ہی مغرور بنا دیتا ہے "یہ تو اب شک کرنے والی بات ہو گئی.. سر ٹیسی نور... کیا میں تمہیں ایسا لگتا ہوں؟" اس کی ناراض ناراض سی آواز زر نور کے کان سے ٹکرائی تھی جس پر اس نے مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی تھی "ہاں ایسے ہی لگتے ہو..." اس نے چڑاتے ہوئے کہا "ہمم... میرے سامنے ہوتی تو میں بتاتا تمہیں اچھے سے... لیکن تمہیں مجھ پر بھروسہ ہونا چاہیے... میں کوئی عام شخص نہیں ہوں... ایک دیوانہ ہوں صرف تمہارا دیوانہ جسے تمہاری محبت نے بہت خاص بنا دیا ہے.. جس دن مجھے تمہارے علاوہ کسی اور لڑکی سے محبت ہوئی تو.... میری زندگی کا وہ آخری دن ہوگا.."

"اللہ نہ کرے... کیوں ایسی بات کر رہے ہو تم؟" وہ ناراضگی سے اس کی بات کاٹ کر جلدی سے بولی تھی

"شاید تمہیں میری عاشقی میری تڑپ اور میرے جنون اور میرے عشق پر یقین آجائے..." اس کے لہجے

کی آنچ سے نور کا تن بدن سلگنے لگا تھا "آئم سوری احمد... میں بس ایسے ہی مذاق کر رہی تھی... تم جانے

ہوا احمد... میں تمہیں ہرٹ نہیں کر سکتی... "زر نور کے بے تابی سے کہنے پر وہ مسکرا دیا تھا" میں جانتا ہوں میری جان... چلو اب سو جاؤ.. صبح یونی بھی جانا ہے تمہیں..."

"تم... مجھ سے ناراض تو نہیں ہونا احمد؟" اس نے بے قراری سے پوچھا "بلکل بھی نہیں... اگر تم مذاق کر سکتی ہو تو کیا میں تمھوڑا سا تنگ نہیں کر سکتا؟" احمد کے شرارت سے کہنے پر اس نے سکھ کا سانس لیا تھا

"ٹھیک ہے مسٹر ڈرامے باز.. اب میں سونے لگی ہوں.. میسج کر کے تنگ نہیں کرنا.. اللہ حافظ" اس نے کہتے ہوئے کھٹ سے فون بند کر دیا تھا اور دوسری جانب وہ "ارے بات تو سنو.." ہی کرتا رہ گیا جب کے وہ بلینکٹ سر تک اوڑھے موبائل سائلنٹ پر لگائے سونے کی کوشش کرنے لگی تھی جب سے عشق نامی بیماری لگی تھی تب سے اس کی نیند روٹھ سی گئی تھی دوسری جانب بھی حال مختلف نہیں تھا... اس کی رات بھی سگریٹ پھونکتے اچھے محبوب کو یاد کرتے آنکھوں میں ہی کٹنی تھی...

"پاپا کی تو مجھے سمجھ نہیں آتی.. لیکن کم از کم تم تو مجھے سمجھے کی کوشش کرو ہاٹم... "بلیک ٹائٹس پر یلو کلر کا ٹاپ پہننے ہمیشہ کی طرح پیروں کو جاگڑ میں اور بالوں کو اونچے کر کے ربر بینڈ میں قید کئے ایک ہاتھ میں کتابیں پکڑیں دوسرے ہاتھ سے فون کان سے لگائے دو جھنجھلاتے ہوئے بولی "ایک تو مجھے زبردستی پاکستان بلوالیا پھر میرا یہاں کی یونیورسٹی میں ایڈمشن کروا دیا اور مزید یہ کے.. مجھے کہہ رہے ہیں کہ کسی پاکستان لڑکے سے ہی شادی کر لو... اب تم ہی بتاؤ ہاٹم یہاں کے لڑکے سے شادی کر کے مجھے اپنی زندگی تباہ کرنی ہے کیا؟ میں نے تو پاپا کو صاف صاف منع کر دیا ہے.. "پھولے منہ کے ساتھ بولے ہوئے وہ لائبریری کی سرھیلوں پر جا بیٹھی تھی بیگ اور کتابیں بھی وہیں رکھ دی تھی دوسری جانب شاید

راحم نے اسے کچھ کہا تھا جس پر اس کے تیکھے ابرو مزید تن گئے تھے "جو کچھ میں نے پاکستان کے بارے میں سن رکھا ہے نہ .. اس کے بعد تو میں ایسا کچھ سوچ بھی نہیں سکتی ... بس ڈگری لے کر میں واپس چلی جاؤں گی" اس نے فیصلہ کن انداز میں کہا "سنے سنائے پر کان مت دھرو لیشفہ .. اتنے دنوں سے تم پاکستان میں ہو .. تم خود بتاؤ جو کچھ تم نے سنا تھا کیا سب ویسا ہی دیکھا ہے یہاں؟" "اس کی تو بات ہی نہ کرو ... تمہیں پتا ہے کل رات میرے ایک کلاس فیلو کا موبائل اسٹیج ہو گیا جو بیچارے نے دو دن پہلے ہی لیا تھا یوز کرنا بھی اسے نصیب نہ ہوا ... "یشفہ کے ناراضگی سے کہنے پر اس نے گہری سانس لی تھی "میں شام کو آتا ہوں گھر .. تب بات کریں گے .. میں ایسے نہیں سمجھا سکتا تمہیں ... " کچھ بھی کر لو ہائٹم ... میں نے بس واپس جانا ہے اور تم .. " اس کی بات ادھوری ہی رہ گئی تھی کیوں کے ہاتھ میں کوک کا کین پکڑے وہ دھم سے اس کے پاس بیٹھا تھا لیشفہ نے گردن موڑ کر غصے سے اسے دیکھا تھا "میں بعد میں بات کرتی ہوں تم سے ." کہہ کر اس نے فون بند کیا تھا "مینز نام کی کوئی چیز تمہیں چھو کر گزری ہے ؟ بہت مزہ آتا ہے تمہیں دوسرے کے پرسنلز کو سننے میں ؟؟ " آگ برساتی نظروں سے اس کو گھورتی وہ اس کی جانب مڑے کہ رہی تھی

"اگر تم اپنے پرسنلز کو اس طرح جامعہ کے بیچ میں بیٹھ کر دوسروں کو سناؤ گی تو معاف کرنا سننے والے تو خود ہی جمع ہوں گے " کندھے اچکاتے ہوئے اس نے کین منہ سے لگا کر گھونٹ بھرا تھا اور پھر خود کو گھورتی لیشفہ کی طرف بڑھایا تھا "لے لو یار ... تم وہ پہلی لڑکی ہو جسے میں کوئی چیز خود سے آفر کر رہا ہوں .. "

خوشخبری

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول / ناولٹ / افسانہ / کالم / آرٹیکل / شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Email Address

bestreadingmaterial@gmail.com

Classicnovels04@gmail.com

Facebook Group: Classic Urdu Material

Facebook Page: [https://www.facebook.com](https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/)

[/ClassicUrduMaterial/](https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/)

ان شاء اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتہ کے اندر اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لیے اوپر دیے گئے ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔ شکریہ

نوٹ

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد بمعہ مصنف / مصنف کے نام سے محفوظ ہیں۔ بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز یا مواد سے متعلق مسودہ ویب سائٹ یا مصنف / مصنف کی اجازت کے بغیر نقل نہیں کر سکتا۔ نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد / بلاگ / ویب سائٹ کو درپیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

"اچھے پاس ہی رکھو..." برا سامنہ بناتے ہوئے اس نے ہاتھ سے اس کا بڑھایا ہوا کین پیچھے کیا تھا

"مرضی ہے تمہاری..." کندھے اچکا کر کہتے ہوئے اس نے ہاتھ پیچھے کر لیا تھا "ویسے... کسی پاکستانی لڑکے سے تمہاری شادی کرنے کا فیصلہ اچھا کیا ہے تمہارے پاپا نے.. اسی بہانے تم بھی سدھر جاؤ گی

"اپنی کتابیں اٹھا کر وہ جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی تھی لیکن حیدر کی بات سن کر چونک پڑی تھی

تم نے کیا میری ساری باتیں سنی ہیں چھپ کر؟" حیدر کو گھورتے ہوئے وہ چبا کر بولی "ہاں بالکل اے ٹو زیڈ... ساری سنی ہیں..." آنکھیں گھماتے اس نے مزے سے کہا تھا "گو ٹو ہیل.. "پیر پختے ہوئے کھا جانے والے انداز میں اس کو دیکھتی وہ واک آؤٹ کر گئی تھی حیدر نے اسے روکنے کی غلطی نہیں کی تھی

جانتا تھا اگر اسے آواز دے کر روکا بھی تو اس کی کتابیں میرے سر پر تڑتڑ برسیں گی "حیدر... حیدر

نے چونک کر آگے پیچھے دیکھا کہ یہ کون ہے جو اسے مدد کے لیے اتنے زوردار انداز میں پکار رہا ہے "اے حیدر... اوپر دیکھ اوپر... میں یہاں ہوں...!!!"

اس نے سر اٹھا کر دیکھا جہاں ریاض ریلینگ سے تقریباً آدھا لٹکا ہوا تھا "اے تو خود کشی کر رہا ہے؟؟!!"

حیدر نے حیرت سے پوچھا دوسرے ہی لمحے اپنی جیبیں ٹٹولے ہوئے اس نے موبائل برآمد کیا تھا

"ریاض میرے بھائی... تجھے قسم ہے اگر تو نے میری ویڈیو بننے سے پہلے چھلانگ لگائی تو....

حیدر نے بیک کیمرا اس پر فوکس کرتے ہوئے کہا....

"اوئے کمینے... میرا دماغ خراب نہیں ہے جو میں خود کشی کروں... بند کر اس کو..."

ریاض نے دانت پیستے ہوئے کہا "

"جب خود کشی نہیں کر رہا تو پھر وہاں سے لٹک کر بندر بننے کی کوشش کر رہا ہے؟"

حیدر نے بد مزہ ہوتے ہوئے موبائل بند کر کے تپ کر کہا

"میں تجھے دو گھنٹے سے ڈھونڈتا پھر رہا ہوں کیوں نہیں اٹھا رہا تھا میرا؟ ہاں؟ اور جلدی سے اوپر آ

..مجھے ضروری بات کرنی ہے تجھ سے...!!!"

ریاض نے لٹکے لٹکے ہی کہا

"او بھائی... میں نہیں آ رہا اوپر.. تجھے بات کرنی ہے تو نیچے آ جا.. بلکہ ایسا کر کینٹین میں ہی آ جا مجھے

ابھی ابھی یاد آیا کے مجھے کافی بھوک لگ رہی ہے اس لیے میں وہیں جا رہا ہوں"

حیدر اس کو کہتا ہاتھ ہلا کر چلا گیا تھا اور پیچھے وہ دانت پیس کر رہ گیا "کھا کھا کر مرے گا بے غیرت..."

میں نے تو کی محبت

تو نے کی بیوفائی

تقدیر یہ ہماری

کس موڑ پر لے آئی...

ٹوٹے ہیں اس طرح دل

آواز تک نہ آئے..

ہم جیسے جی رہے ہیں

کوئی جی کے تو بتائے...

ہم جیسے جی رہے ہیں

کوئی جی کے تو بتائے

سمو سے چٹنی میں ڈبو ڈبو کر کھاتے ہوئے گانے کی ٹانگے توڑنے کا عمل بھی پوری شدت سے جاری و ساری تھا سامنے والی ٹیبل پر بیٹھی بے نیاز سی نظر آنے والی لشفہ کو دیکھ دیکھ کر ایسے سرد آہیں بھر رہا تھا کے ریاض نے ٹوک ہی دیا اسے ...

"بس کر دے یار... اتنی ٹھنڈی آہیں بھر رہا ہے کہیں سردی نہ لگ جائے تجھے !!!!"
"تو نہیں سمجھے گا ریاض... تو نہیں سمجھے گا..."

ہاتھ سے دل مسلتے ہوئے اس نے جیسے جذبات کنٹرول کرتے ہوئے کہا..

"تیری حرکتیں مجھے مشکوک کر رہی ہیں.."

چائے کا گھونٹ بھرتے اس نے غور سے حیدر کو دیکھتے ہوئے کہا

"یقین کر میرا.. میں سیرئس ہوں !!!!"

[] سنجیدہ انداز میں بولے ہوئے اس نے تیمور کی پلیٹ میں رکھا سمو سے بھی اچک لیا تھا جو موبائل پر

مصروف ہونے کی وجہ سے اس کی حرکت دیکھ نہ پایا تھا

"نہیں حیدر... دنیا ادھر کی ادھر کی ہو سکتی ہے لیکن تو سیرئس نہیں ہو سکتا !!!!"

ریاض نے کہتے ہوئے گردن موڑ کر ٹیبل پر رکھے لیپ ٹاپ کے ساتھ مصروف لشفہ کو دیکھنے کے بعد

دوبارہ حیدر کو دیکھا تھا جس کی نظریں پہلے سے ہی اس پر جمی تھی

وہ اس طرح سے بیٹھے تھے کے حیدر تو براہ راست اسے دیکھ سکتا تھا جبکہ ریاض کی اس طرف پشت تھی..

اچانک ہی یشفہ نے اپنے چہرے پر کسی کی پر حدت تنش محسوس کر کے دراز پلکیں اٹھا کر حیدر کو دیکھا
تھانگا ہوں کے ٹکراؤ پر جہاں حیدر کے ہونٹوں پر بے ساختہ جاندار مسکراہٹ آئی تھی وہیں یشفہ کی آنکھوں
میں غصے کے شولے لپکنے لگے تھے

"اس پیار سے سے میری طرف نہ دیکھوووو..."

پیار ہو جائے گا!!...!!

بلند آواز سے گنگناتے ہوئے مسکراہٹ چھپانے کو اس نے چائے کا کپ لبوں سے لگایا تھا...

"مت چھیڑ بھوکی شیرنی کو.. کھا جائے گی تجھے..."

اسے خبردار کرتے ہوئے ریاض اپنی کرسی ٹھیک اس کے سامنے رکھ کر بیٹھ گیا جس سے یشفہ اس کے
پیچھے چھپ سی گئی تھی حیدر اسے دیکھ نہیں پا رہا تھا

"ہٹ موٹے.. کیوں دیوار بن کر بیٹھ گیا ہے؟؟!!..."

حیدر نے بد مزہ ہوتے ہوئے کہا

"تو مجھے بہت عزیز ہے حیدر.. اور میں نے نہیں چاہتا کہ تو بے موت مارا جائے!!..."

سکون سے کہتے ہوئے اس نے مارکیٹنگ کی کتاب کھول کر چہرے کے سامنے کر لی تھی چھن سے ایک
نسوانی وجود اس کی نظروں کے سامنے لہرایا..

ایک دل نشین سی مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کر لیا تھا!!...

سر جھٹک وہ پھر سے کتاب پر دھیان لگانے لگا

"چلو چھوڑو یہ ناراضگی وراضگی.. آؤ ہم سمو سے کھاتے ہیں!!..."

ہلکا سا سائیڈ پر جھکتے ہوئے ریاض کے پیچھے سے نظر آتی لیشفہ کو دیکھ کر اس نے کہا تھا جس کا میٹر فوراً ہی گھوما تھا

"مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ؟!!.."

ہاتھ مار کر لپٹا پ بند کرتے ہوئے اس نے بھڑک کر پوچھا

"مسئلہ؟؟؟ نہیں پڑوسن مسئلہ تو کوئی نہیں ہے.. میں تو بس چٹنی مانگ رہا تھا.. میرا آدھ سموسہ رہ گیا ہے اور چٹنی ختم ہو گئی ہے.. اگر تھوڑی سی دے دو تو بڑی مہربانی ہوگی...!!!"

حیدر کے اس قدر لجاجت سے کہنے پر ریاض نے با مشکل اپنی ہنسی روکی تھی

لیشفہ نے اسے جواب دینا بھی ضروری نہ سمجھا تھا اور پاس سے گزرتے وجاہت کو آواز دے کر روک کر سموسوں کی پلیٹ خوشی سے اسے پکڑادی چٹنی سمیت...!!!"

جسے اس نے چکھاتک نہ تھا..

کینہ طوزنگاہوں سے جاتے ہوئے وجاہت کو دیکھتے ہوئے اس نے پھر سے لیشفہ کو دیکھا تھا جو اپنا سامان سمیٹ رہی تھی..

یہ جواتنی اکڑتم دکھا رہے ہو

ہماری محبت کا ہی اعجاز ہے

ورنہ ہم کیا جانے نہیں

تمہیں اور تمہارے غرور کو...

(زینب خان)

حیدر کے پڑھے گئے شعر پر یشفہ کے حرکت کرتے ہاتھ ساکت ہوئے تھے...!!

خطرناک تیور لے وہ اس کی طرف بڑھی تھی

ریاض فوراً سائیڈ پر ہو کر تیمور کے ساتھ بیٹھ گیا حیدر کی موت اسے صاف نظر آرہی تھی
زور سے ٹیبل پر ہاتھ مار کر وہ اس کی جانب جھکی...

"بات سنو میری... نہ مجھے تم میں پہلے کوئی دلچسپی تھی اور نہ ہی اب ہے..

آخری بار تمہیں کہہ رہی ہوں مجھ سے پنگا مت کرو.. بہت برا حشر کروں گی تمہارا...!!!"

چہرے کے تاثرات کی طرح اس کی آواز میں بھی سختی اور سرد پن تھا...!!

سر جھٹک کر وہ اس طرح سے ہنسا تھا جیسے یشفہ نے کوئی مزاحیہ بات کہی ہو

ٹیبل پر رکھے اس کے سرخ اسپید ہاتھ کے برابر میں اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے وہ بھی اس کی جانب جھکا تھا

اپنی شرارت اور محبت سے چمکتی آنکھیں اس نے آگ برساتی یشفہ کی آنکھوں میں گاڑی تھی...

"ایک دفعہ اور کہو نہ یہ ہی بات... پلیز... اچھی لگ رہی ہے تمہارے منہ سے...!!!"

بے بسی اور غصے سے بھینچے گئے گلابی لبوں کو حیدر نے بہت قریب سے دیکھا تھا..

اس کی دل کی دنیا میں ایک شور سا اٹھا تھا مسمرائز سا وہ اس کو دیکھتا رہ گیا...

"پاگل ہو تم؟؟ سمجھ نہیں آتی میری بات؟؟؟...!!!"

بت بے بیٹھے حیدر کو اس نے غصے سے کہا

"پاگل کر کے پوچھتی ہو تم پاگل ہو کیا؟؟ ایک تو تمہاری یہ ادائیں...!!!"

سر جھٹک کر پیچھے ہو کر اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی تھی ساتھ ہی ریاض کے پاس رکھی پانی کی بوتل اٹھائی ..

اتنے قریب سے یشفہ کو دیکھنے پر اس کے حواس ساتھ چھوڑنے لگے تھے بڑی مشکل سے جذبات کنٹرول کرتے ہوئے اس نے اس پر سے اپنی نظریں ہٹائی تھی جو لپک لپک کر اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھی

ہاں وہ اتنی سحر انگیز تھی جو حیدر جیسے بندے کو پاگل کر دے!!!

"آئندہ مجھ پر کو منٹس اچھا لے سے پہلے ہزار دفعہ سوچ لینا .. بہتر ہوگا تمہارے لئے!!!"

تپے ہوئے انداز میں چبا کے کہتے ہوئے وہ جھٹکے سے سیدھی ہوئی تھی اور ایک گھوری اس پر ڈال کر مڑ گئی تھی کچھ دیر پہلے جہاں وہ بیٹھی تھی وہاں سے اپنا بیگ اور لپ ٹاپ جھپٹنے کے سے انداز میں اٹھا کر کینٹین سے ہی چلی گئی تھی!!!"

ریاض اور تیمور نے ایک دوسرے کو ہنستے ہوئے دیکھنے کے بعد حیدر کو دیکھا تھا جو پر سوچ انداز میں بوتل سے گھونٹ بھر رہا تھا

"کروالی عزت ؟؟ مل گیا سکون ؟؟ تیرا بھی ڈھیٹ پٹے میں کوئی ثانی نہیں .. اتنی تیری بے عزتی کرتی ہے وہ لیکن مجال ہے جو تجھے کچھ عقل ہو!!!"

ریاض نے اسے شرم دلانے والے انداز میں کہا

"تجھے کیا پتا ریاض اس نفرت میں بھی اس کی محبت چھپی ہے!!!"

حیدر کے دل نشین انداز میں بولنے پر وہ دونوں ہی بے ساختہ ہنسے تھے

"وہ محبت کرے گی؟ وہ بھی تجھ سے؟؟ ہا ہا...!!!"

تیمور نے ریاض کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے ہنس کر رہا

"کرے گی بیٹا سب کرے گی... اتنی آسانی سے تو نہیں چھوڑنے والا میں اسے...!!"

حیدر کے چیلنجنگ انداز میں کہنے پر ان دونوں نے معنی خیزی سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا..

تبھی کوئی اندھی طوفان بنا کینٹین میں داخل ہوا...!!

کچھ دیر رک کر اس نے کسی کو تلاشنا چاہا...

حیدر اور ریاض کے ساتھ بیٹھے تیمور پر نظر پڑتے ہی وہ بولا..

"تیمور... جلدی کر سائٹس ڈیپارٹمنٹ میں وکی اور خاور ایک دوسرے کے خون کے پیا سے ہو رہے ہیں

...میں جا رہا ہوں تو بھی بھاگ کے آجا...!!"

خبر دیئے والا قاصد جیسے ہی آیا تھا ویلے ہی واپس بھاگ لیا تھا اور تیمور خبر ملتے ہی اپنا سامان چھوڑ چھاڑ

آستینیں چڑھاتا اس کے پیچھے لپکا تھا..

ماردھاڑ کے شوقین تیمور کو اپنا من پسند مشغلہ مل گیا تھا..

خبر دیئے والے فرقان جیسے اس کے دس بارہ قاصد اور بھی تھے۔ جن کو اس نے اسی کام کے لئے رکھا

ہوا تھا

جہاں بھی لڑائی جھگڑے کا کوئی سین ہوتا سب سے پہلے جانے وقوع پر تیمور کی موجودگی لازمی ہوتی تھی

...

وہ اور اس کے کارندے دونوں پارٹیوں میں بھرپور تیل چھڑک کر آگ لگانے میں پیش پیش ہوتے تھے
جیسے کے آج ہوا تھا....!!

خاور اور وکی کے درمیان جھگڑے کی وجہ اتنی بڑی نہیں تھی لیکن تماشائیوں نے بات کو ہوا دے کر
بہت بڑا بنا دیا تھا..

"دل کرتا ہے گلہ دبا دوں اس ڈان کا فضول میں "بھائی" بنا گھومتا ہے.. تو لکھ لے حیدر میری بات
کسی دن مر مرا جائے گا یہ منحوس....!!!"

ریاض نے چڑے ہوئے انداز میں تیمور کی طرف اشارہ کر کے کہا...

"اے تیرا کیا جا رہا ہے؟ مرنے دے اسے... کم از کم بریانی تو لے گی..."

کہتے ہوئے اس کی ساری توجہ موبائل کی طرف تھی جہاں فیس بک پر وہ کچھ دیر پہلے کی لی گئی سیلفی
پوسٹ کر رہا تھا

"پھر تو تجھے میرے مرنے پر بھی کوئی افسوس نہیں ہوگا... ہے نہ؟؟"

ریاض نے اسے چیک کرنا چاہا

"آفلورس یار... بلکہ تیرے مرنے پر مجھے زیادہ خوشی ہوگی.. کیوں کے تیرے سوئم پر بریانی کے ساتھ

قورمہ بھی ہوگا.. انکل اور آنٹی کو بڑی محبت ہے نہ اپنے اکلوتے پیس سے.. اسی لے وہ صرف بریانی پر تو

ٹر خائیں گے نہیں....!!!"

"میں وصیت کر کے جاؤں گا کے میرے سوئم پر اس بھوکے کو کھانا نہ دیا جائے....!!!"

ریاض کے تپ کر کہنے پر اس نے قہقہہ لگایا تھا...

"اور تجھے لگتا ہے کہ میں وہ وصیت کسی کے ہاتھ لگنے دوں گا؟؟؟!!!"

حیدر کے شرارت سے کہنے پر اس نے سر جھٹکا تھا..

"کمینوں کا بھی باپ ہے تو...!!!"

حیدر کو کہنے کے بعد وہ اپنا توجہ کتاب کی طرف مرکوز کر چکا تھا

"چل تو نے مانا تو صحیح کے تو میری گندی اولاد ہے..!!"

کوئی نہیں جیت سکتا تھا اس سے..

"پڑھنے دے حیدر...!!!"

ریاض اسے کہتے ہوئے کتاب میں سر دے چکا تھا...

نرم گرم سی خوشبو پورے گھر میں چکراتی پھر رہی تھی گردن فخر سے اکڑائے گرما گرم خوشبودار لزانہ کی پلیٹ لیشہ نے اس کے سامنے رکھی جو آفس سے گھر جانے کے بجائے وہیں چلا آیا تھا

"کھائیے ہائیم صاحب اور داد دیجئے میرے ڈائٹے کی...!!!"

اس نے فرضی کالر اکڑاتے ہوئے کہا..

"امیزنگ یار ماننا پڑے گا ذائقہ بہت ہے تمہارے ہاتھ میں...!!!"

راحم نے کانٹے سے تھوڑا سا پیس منہ میں رکھتے ہوئے ستائش سے کہا تھا..

اور وہ اتنی سی تعریف پر ہی کھل گئی تھی

"بس ڈن ہو گیا... میں نے تمہیں لزانہ کھلایا اب تم مجھے لونگ ڈرائیو پر لے کر چلو گے...!!!"

کافی پھینٹتے ہوئے اس نے فیصلہ سنایا...

"اتے چھوٹے سے لزانہ کی اتنی بھاری قیمت چکانی پڑے گی مجھے؟؟...!!"

راحم نے پلیٹ کی طرف اشارہ کر کے بے چاگی سے کہا

جی بلکل...!!"

اس نے اسی انداز میں کہا

"میڈم.. میں غریب بندہ دن بھر کا تمکا ہارا آفس سے سیدھا یہاں پہنچا ہوں صرف تمہارے بلانے پر.. چلنج

بھی نہیں کیا میں نے شاور بھی نہیں لیا.. کچھ تو رحم کھاؤ...!!"

اس نے چہرے پر دنیا جہاں کی مسکنیت طاری کرتے ہوئے کہا.. راحم کی شکل دیکھ کر اس کی ہنسی
چھوٹ گئی تھی

"فور یور کاسٹڈ انفو.. ابھی دن ڈھلا نہیں ہے... اور ویسے بھی لونگ ڈرائیو کے ساتھ اب تم مجھے اچھا سا لچ

بھی کرواؤ گے.. آنو مور آرگیو... آرہی ہوں میں بس دو منٹ میں ریڈی ہو کر...!!"

کچھ بولنے کے لئے اس کا منہ کھلتا دیکھ لیشفہ نے اسے بیچ میں ہی ٹوک دیا تھا کافی کا کپ اس کے
سامنے رکھ کے وہ جلدی سے تیار ہونے چل دی..

"اوئے.. لیشفہ بات تو سنو یار...!!"

راحم نے اسے پیچھے سے آواز دے کر روکنا چاہا

"بس دو منٹ...!!"

کہتے ہوئے وہ سیڑھیاں چڑھ گئی تھی

سر جھٹک کر مسکراتے ہوئے وہ کافی پینے لگا...

سرما کی نرم چمکیلی دھوپ پورے گراؤنڈ میں پھیلی ہوئی تھی ٹھنڈی ہوائیں بھی جسم کو لگتی بھلی معلوم ہو رہی تھی ..

کلاس لے کر وہ اپنے آفس کی جانب جا رہا تھا جبھی کوریڈور میں چلتے اس کے قدم تھمے تھے گردن موڑ کر اچھنبے سے اس نے گراؤنڈ میں گے ہجوم کو دیکھا کچھ شور و غل کی بھی آوازیں بھی آرہی تھی ..
یقیناً پھر جھگڑا...!!!"

وہ سیدھا وہیں آیا تھا اور بلند آواز میں راستہ دیے کو کہا اس کی آواز سنتے ہی ٹکٹ فری شو دیکھتے سب سٹوڈنٹس سائیڈ پر ہو گئے تھے
جھمگٹا ہٹتے ہی جو صورتیں اسے نظر آئی ان میں سے ایک پر اسے سو فیصد یقین تھا کہ کوئی ہو نہ ہو اس نے یہاں ضرور ہونا ہے ..

ہجوم ہٹتے ہی جو منظر اسے دیکھنے کو ملا تھا وہ اس کا میٹر گھمانے کے لئے کافی تھا ..
"ہر لڑائی جھگڑے کے پیچھے تیمور ہی کیوں نکلتا ہے آخر؟؟؟...!!!"
"گرہبان چھوڑو اس کا...!!!"

احمد نے کافی سخت لہجے میں تیمور کو کہا تھا جو وہی کو گرہبان سے پکڑے کھڑا تھا
پروفیسر ارمان کو دیکھ کر سب مؤدب سے سیدھے ہوئے تھے
"کیا لگتا ہے تم لوگوں کو؟؟؟ یہ جامعہ کوئی کبڑی کا اکھاڑا ہے جو تم سب ایک کے بعد ایک اپنے داؤ پیچ آزماتے ہو.. مجھے بتاؤ میں کونسی زبان میں تم لوگوں کو سمجھاؤں جو تمہاری عقل میں میری بات آجائے ..
ایک بار نہیں دو بار نہیں ہزار بار بار تمہیں سمجھایا پیار سے منع کیا ڈانٹ سے سمجھایا

پڑھنے کی جگہ ہے اس کا تقدس خراب نہ کرو.. لیکن نہیں

کا چیمپئن بیلڈ ملتا ہے نہ ایک دوسرے کو مار کر؟؟؟ WWC تم لوگوں کو تو

آخری بار.. بس آخری بار میں تم لوگوں کو سمجھا رہا ہوں آئندہ مجھے یہ مار کٹائی نظر نہ آئے.. ورنہ انجام اچھا

نہیں ہوگا....!!!

گوٹ اٹ تیمور ولید؟؟؟....!!

جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالیں بے نیاز سے کھڑے تیمور کو دیکھ کر احمد نے سختی سے پوچھا جسے سو فیصد

یقین تھا کہ یہ لیکچر اس کے بارے میں نہیں دیا جا رہا

"گوٹ اٹ سرر گوٹ اٹ....!!"

"سر" پر زور ڈالے ہوئے چہرے کے تاثرات کنٹرول کرتے ہوئے کہا تھا باقی سب بھی گردن جھکانے

اس کی ڈانٹ پھسکار سن رہے تھے..

ایک نظر اس نے اپنے کلائی پر بندھی گھڑی پر ڈالی تھی آج کے آخری پیریڈ ختم ہونے میں بس پانچ دس

منٹ ہی رہتے تھے مطلب جامعہ سے چھٹی کا وقت تھا

"کلاس میں چلو سب....!!!"

ایک طائرانا سی نظر احمد نے اس بیس تیس سٹوڈنٹس کے ٹولے پر ڈالنے کے بعد کہا

"سر.. سارے پیریڈز تو ہو چکے... اب تو چھٹی ہونے والی ہے....!!"

اعظم نے بتیسی نکالے ہوئے کہا

"جانتا ہوں میں۔ لیکن آج تم سب کی ایکسٹرا کلاس ہے... یہی تمہارے لئے بہتر ہے نہیں باز نہ آنا تو پھر... ایسے ہی صحیح...!!!"

اس کی بات سن کر جہاں کچھ سٹوڈنٹس کے چہرے پر ہوائیاں اڑی تھیں وہیں کچھ کے چہرے پر سکون پھیلا تھا..

کیوں کے وہ دوسرے ڈیپارٹمنٹ کے تھے
ایک نے تو احمد سے کہ بھی دیا تھا

"سر.. ہم تو جاسکتے ہیں نہ؟ کیوں کے جو سبجیکٹ ہمارے ہیں وہ تو آپ پڑھاتے ہی نہیں...!!!"
"کوئی بات نہیں آج اکاؤنٹنگ پڑھ لو... کچھ جانے گا نہیں تمہارا... میں بھی تو دیکھوں نہ کے انجنئرنگ
اور میڈیکل کے سٹوڈنٹس "بیلنس شیٹ" اور "انکم اسٹیٹمنٹ" بناتے کیسے لگیں گے.. سو بیک ٹو دا
کلاس.. ہری اپ...!!!"

ہدایت جاری کرتے ہوئے وہ مڑ گیا تھا پیچھے وہ سب برے برے منہ بناتے وکی اور خاور کے ساتھ خود کو
بھی کوستے کلاس کی طرف بڑھے تھے...
ضرورت ہی کیا تھی ان کارٹونوں کا شو دیکھنے کی...؟؟
تیمور تو آنکھ بچاتا احمد کے پیچھے بھاگا تھا..

"گھر کتنا خالی خالی لگ رہا ہے نہ اشعر؟...!!!"

لائبہ نے چائے کا کپ اسے پکڑاتے ہوئے افسردگی سے کہا

"کیوں بھی خالی خالی کیوں لگ رہا ہے؟ کیا میں یہاں نظر نہیں آ رہا تمہیں؟...!!!"

اس نے چھیڑنے والے انداز میں کہا

وہ اس کے ساتھ ہی صوفے پر آ بیٹھی اور اس کا ہاتھ ہٹا کر اس کے کندھے پر اپنا رکھا تھا
"ہماری شادی کو ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہیں؟ لیکن دیکھو نہ امی ابو بھائی بھابھی سب چلے گئے...!!"

اس کے انداز میں بھی اداسی تھی

"یار بھائی بھابھی کو تو واپس جانا ہی تھا بھائی وہاں جاب کرتے ہیں ان کا اپنا بزنس تو ہے نہیں.. یاد
نہیں ہماری انگیجمنٹ میں بھی صرف دو دن کے لئے آئے تھے اور ابو کو اپنا میڈیکل چیک اپ کروانا تھا
ایسے موقع پر انہیں امی کی ضرورت ہوتی ہے اسی لئے امی ان کے ساتھ چلی گئیں... جانتی ہو ابو کے
دوست قادر انکل بچپن کے بہت گہرے دوست ہیں اور اتفاق سے ڈاکٹر بھی ہیں.. کافی عرصے سے ابو
انہی سے اپنا علاج کروا رہے ہیں.. یقین کرو اگر مجبوری نہ ہوتی تو کوئی بھی نئی ذیلی دلہن کو چھوڑ کر نہ
جاتا...!!"

اشعر نے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے نرم سے اس کے سلکی بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے خاصی
تفصیل سے کہا

"ٹھیک ہے میں نے مان لیا سب کی مجبوری تھی.. لیکن فاریہ؟ وہ تو رک سکتی تھی نہ؟ اب بتاؤ میں کیا
کروں اتنے بڑے گھر میں اکیلی؟!!"
اسے پھر شکوہ یاد آیا

"پہلی بات تو یہ کہ میری بہن تمہاری طرح بیوقوف نہیں خاصی عقلمند ہے یہاں رکنے سے زیادہ اس نے

لندن جانا بہتر سمجھا.. تاکہ نئے نئے دو لہا دلہن کو ایک ساتھ ٹائم سپنڈ کرنے کا موقع ملے.. اور رہی

بات تمہارے اکیلے ہونے کی تو.. تم اکیلی کہاں ہو؟ یہ چھ فٹ کا خوبرو شوہر تمہارے ساتھ نہیں
؟؟...!!"

اشعر کا انداز ابھی ابھی شرارتی تھا

"تمہاری بات الگ ہے اشعر.. اب میں سارا سارا دن صرف تمہی سے بات کرتی رہوں گی تو بہت جلد
اکتا جاؤں گی تم سے.. اور میرا دل نہیں کرے گا تم سے بات کرنے کو.. پھر بتاؤ کیا کرو گے تم
؟؟...!!"

لائبہ نے مسکراہٹ دباتے ہوئے بے چارگی کے سے انداز میں کہا
"تم اور مجھ سے بیزار ہو جاؤ؟ ایسا ہو ہی نہیں سکتا.. میں مان ہی نہیں سکتا.. کیوں کے میں جانتا ہوں
جتنی محبت میں تم سے کرتا ہوں تم بھی مجھ سے اتنی ہی کرتی ہو.. لائبہ کبھی اشعر سے بیزار نہیں ہو سکتی
تم میری سانسوں میں بستی ہو یا میں کبھی تمہیں خود سے جدا نہیں کروں گا چاہے کچھ عرصے کے بعد
میں تمہیں اچھا لگو یا نہ لگو تمہیں مجھ سے محبت ہو یا نہ ہو.. لیکن تمہیں ہمیشہ اشعر کی لائبہ بن کر رہنا
پڑے گا...!!!"

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اشعر نے اپنی محبت کی بے پناہ شدت کا احساس دلایا تھا ساتھ ہی
اپنے سینے پر رکھے اس کے دودھیا مومی ہاتھ کو عقیدت سے چوما تھا
"تم تو سرٹیس ہی ہو جاتے ہو..!!!"

اس کی جذبے لوٹائی آنکھوں میں وہ دیکھ نہ پائی تھی فوراً سے نگاہ جھکا گئی تھی اس کی نظروں کی تپش سے
لائبہ کے گال سرخ پڑنے لگے تھے اشعر نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا..

صبح کے آٹھ بجے کا وقت تھا کمرے میں اندھیرا کچھ پردے گرائے وہ گہری نیند میں تھا جب کسی نے بے دردی سے اس کے منہ پر سے بلینکٹ کھینچ کر ٹھنڈے پانی کا جگ اس کے چہرے پر پھینکا تھا وہ ایک دم ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا

"منابل.... کیا ہے یار؟؟؟ کیوں تم میری نیند کی دشمن بنی ہوئی ہو؟؟؟!!!"

جو اس ٹھکانے آنے پر اس نے آنکھیں مسلتے ہوئے ناراضگی سے کہا

"مجھے غصہ مت دلاؤ حارث... دس دفعہ تمہیں اٹھانے آچکی ہوں ہزار دفعہ الارم لگا چکی ہو

ں.. لیکن مجال ہے جو تمہاری نیند ٹوٹ جائے...!!"

نہیں آج تو تم مجھے بتا ہی دو رات کونشہ کر کے سوتے ہو کیا جو تم سے صبح اٹھا نہیں جاتا؟؟؟!!!"

ایک ہاتھ کمر پر جمائے لڑاکا عورتوں کی طرح وہ بیچارے نیند سے بے حال ہوتے حارث پر برس رہی تھی

"پاگل ہو گئی ہو؟ میں کیوں کرنے لگانشہ؟؟؟!!!"

اس نے بیڈ سے کھڑے ہوتے ہوئے ناراضگی سے کہا ساتھ ہی کوفت سے اپنی بھگی ٹی شرٹ کو دیکھا

"اور آخری دفعہ کہہ رہا ہوں میں تمہیں.. آئندہ تم مجھے ایسے نہیں اٹھاؤ گی... خدا کا خوف کرو یا سادہ پانی

پھینکو سمجھ آتا ہے لیکن یہ تم آئس کیوبز کیوں ڈالتی ہو پانی میں؟؟ اتنی زور سے لگتی ہیں... دیکھو ذرا پورا

چہرہ لال ہو گیا میرا...!!!"

حارث نے دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا

"میرے اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بھی تمہیں شرم نہیں آتی حارث.. روز تمہاری وجہ سے مجھے دیر ہو جاتی ہے.. آخر کو کب بنو گے تم انسان؟"

منابل نے بلینکٹ سمیٹتے ہوئے کہا انداز میں ناراضگی کا عنصر صاف جھلک رہا تھا
"یار میں بہت کوشش کرتا ہوں جلدی اٹھنے کی لیکن رات کو تم مجھے سونے ہی نہیں دیتی.. اسی لئے
پھر صبح میری آنکھ بھی نہیں کھلتی....!!!"

واردروب میں سے اپنی شرٹ نکال کر منابل کی طرف اچھالے ہوئے اس نے ہاتھ سے پریس کرنے کا
اشارہ کیا تھا "

باہ... میں کوئی ظالم بوس ہوں کیا جو تم سے اوور ٹائم لگواتی ہوں؟.. اور کام کی زیادتی کی وجہ سے تمہیں
نیند نہیں آتی...؟"

منابل نے اپنے چہرے پر سے شرٹ ہٹا کر طنزیہ انداز میں پوچھا
اور رات کو میں نے بلیک والی شرٹ پریس کی تھی نہ تمہاری.. اب پھر سے کیوں کروا رہے ہو؟؟
"!!..."

"کیوں کے مجھے یہ والی پہننا ہے پلیز اسے پریس کر دو.. اور رہی نیند والی بات تو تمہیں پتا ہے جب ہم رات
کو کوئی ہارر مووی دیکھتے ہیں تو ساری رات نیند نہیں آتی خواب میں چڑیل اور مبھوت ناچتے رہتے ہیں
"!!..."

"تو تم رات کو ڈر کے مارے سو نہیں پاتے ہارر مووی دیکھنے کی وجہ سے؟؟...!" "استری اسٹینڈ کے پاس
آتے ہوئے اس نے تعجب سے پوچھا

"نہیں یار میں کہاں دیکھتا ہوں ہارر موویز... وہ تو میں تمہیں ایگزامپل دے رہا تھا...!!!"
"لیکن تھوڑی دیر پہلے تم کہہ رہے تھے کہ تمہیں میری وجہ سے نیند نہیں آتی اور اب کچھ اور کہہ رہے ہو
!!..."

ایک منٹ رکو ذرا... تم.. تم مجھے چڑیل کہہ رہے ہو؟؟!!..." شرٹ کو چھوڑے اس نے انگلی سے خود
کی طرف اشارہ کر کے حیرت سے پوچھا
حادثہ نے بے ساختہ اپنی مسکراہٹ دبائی تھی
"دیر سے ہی سہی لیکن سمجھ گئی ہو...!!!"

الماری سے ٹیک لگائے دونوں بازوؤں سینے پر باندھے وہ سکون سے اس کے چہرے کے بدلے تاثرات
دیکھ رہا تھا

"تم... عزت راس ہی نہیں تمہیں... پکڑو اسے اور خود پریس کر لو.. آئندہ اگر مجھے کوئی کام کہانہ تم نے
تو دیکھنا پھر کیا کروں گی میں...!!!"

غصے سے شرٹ اس کے چہرے پر پھینک کر وہ پیر پٹختی وہاں سے جانے لگی تھی حادثہ نے سرعت سے
اس کا بازو پکڑ کر روکا تھا

"چھوڑو میرا ہاتھ...!!!"

اس نے غصیلے انداز میں کہا

"ایک تو تم ناراض بہت جلدی ہو جاتی ہو یار... اور ویسے برا تو اس بے چاری چڑیل کو لگنا چاہیے جس سے
میں نے تمہیں ملایا ہے...!!!"

"حارث...!!!"

منابل نے دانت کچکچائے...

"یہ صرف میں ہوں جو تمہیں برداشت کر لیتی ہوں اگر کوئی اور لڑکی ہوتی نہ تو... منہ پر مار کے جاتی

تمہارے انگوٹھی...!!!"

منابل نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا

حارث نے جھٹکے سے اسے خود سے قریب کیا تھا

"تمہاری جگہ کسی اور لڑکی کو میں سوچنا بھی گناہ سمجھتا ہوں منابل... میرے دل کی دنیا اگر کوئی آباد کر

سکتا ہے تو... وہ صرف تم ہو... تمہارے علاوہ کوئی اور نہیں...!!!"

گھمبیر لہجے میں کہتے اس کے انداز میں ایسا کچھ تھا منابل کی پلکیں رخساروں پر سایہ فگن ہو گئی کانپتے

ہاتھوں سے اس نے حارث کو پیچھے کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس اونچے پورے مرد کو پیچھے کرنا

اس نازک سی گریٹا کے بس کی بات نہ تھی دل کر رہا تھا اس کی بے باک نظروں سے خود کو بچا کر کہیں

بھاگ جائے لیکن اس کے دونوں بازوؤں حارث کی گرفت میں تھے...

اس نے پھونک مار کر منابل کے چہرے پر آنے والی گستاخ لٹھوں کو پیچھے کیا تھا

اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتا دھڑ سے دروازہ کھولتا کوئی اندر آیا تھا

"بس... موقع ملنا چاہیے تم دونوں کو تو... یہ کوئی وقت ہے؟ دیر نہیں ہو رہی تم دونوں کو جامعہ کے

لئے؟ حد ہوتی ہے کسی چیز کی آٹھ بج رہے ہیں اور تم.. تم تیار ہی نہیں ہوئے ابھی تک... اور منابل

چلو جاؤ تم کچن میں..."

ماہین نے کڑے انداز میں ان دونوں کو سنائی تھی

ہڑبڑا کر وہ دونوں ہی ہوش میں آئے تھے

میں... میں آہی رہی تھی بھابھی.."

گھبراہٹ پر قابو پاتی وہ جلدی سے وہاں سے بھاگی تھی

کیا یار بھابھی... سارے رومانٹک موڈ کا کبارا کر دیا آپ نے!..."

بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس نے مصنوعی ناراضگی سے کہا

"بہت ہی بے شرم ہو گئے ہو تم تو... حارث... تمہارے بھائی کو شکایت کرنی ہی پڑے گی تمہاری کے

حارث صاحب سے صبر نہیں ہوتا اس کی شادی کا سوچیں کچھ.."

ماہین کے طنزیہ انداز میں کہنے پر اس نے دانت نکوسے تھے

"میں تو کہتا ہوں کر ہی لیں.. بلکہ بھائی کے ساتھ ساتھ امی ابو سے بھی کر لیں اور ساتھ میں چاچو اور

چاچی سے بھی کر لیں.. سوچیں زرا کتنا مزہ آنے گا میری شادی میں اور سب سے بڑی بات آپ کو

دیورانی مل جائے گی اور مجھے بیوی.. کیسا؟؟؟...!!!"

اس نے ماہین کے کندھے پر کہنی ٹکاتے ہوئے آنکھ میچ کر کہا

"ابھی تمہاری منگنی کو ہوئے مہینہ بھی نہیں ہوا اور ابھی سے شادی کی پڑ گئی؟ صبر کے ساتھ انتظار کرو

شادی تو تمہاری اگلے سال ہی ہوگی... اور مناہل کو تنگ مت کیا کرو زیادہ... سکون سے پڑھنے دو اسے

"!!..."

ماہین نے اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا

"مطلب آپ بات نہیں کریں گی شادی کی؟"

حارث نے نروٹھے انداز میں پوچھا

"بلکل کروں گی.. لیکن پہلے تم دونوں ڈگری تو لے لو.. پڑھائی ختم ہو جائے اس کے بعد..."

"ڈگری تو دو ملنے میں تو بس دو چار مہینے ہیں مطلب.. میری شادی بھی دو چار مہینے میں؟؟"

حارث نے جوش اور خوشی کی ملی جلی کیفیت کے ساتھ کہا

"او بھابھی آپ گریٹ ہیں یار..."

اس نے ماہین کو شانو سے پکڑ کر گھوما ڈالا تھا..

"اف حارث... چھوڑو مجھے چکر آرہے ہیں.."

"ماہین نے اس کے کندھے پر چپت لگائی تھی

"پاگل ہو تم پورے...!!!"

اس کے گھور کر کہنے پر اس کی بانچھیں کان تک پھیلی تھی

"پہلے نہیں تھا.. ہاں لیکن اب ہو گیا ہوں...!!!"

"جانتی ہوں میں.. جلدی سے نیچے آجاؤ ناشتے کے لئے...!!!"

ماہین اسے تاکید کرتی چلی گئی تھی وہ بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتا مسکراتے ہوئے شاور لینے چلا گیا....

"پوری جامعہ میں صرف ایک سروہاج ہی ہیں کے جن کا لیکچر آرام سے سمجھ آ جاتا ہے اور اسے بار بار

اسٹڈی کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی...!!!"

دھوپ کے باعث آنکھوں پر ہاتھوں کا چھجا سا بناتے ہوئے اس نے سوٹ ڈرنک کے گھونٹ بھرتے ہوئے مناہل سے کہا تھا جو تھوڑی دیر پہلے فوٹو کاپی کروائے گئے نوٹس کو فائل میں ترتیب سے لگا رہی تھی

"اچھا جی.. اور پروفیسر ارمان کے بارے میں کیا خیال ہے جناب کا؟!!..!"

اس نے مسکراتے ہوئے چھینٹنے والے انداز میں پوچھا

"پہلی بات تو یہ کے اس کا اور میرا ڈیپارٹ مختلف ہے لیکن اگر وہ میرا ٹیچر ہوتا بھی تو.. مجھے کہنے کی

ضرورت تو نہیں کے وہ میرے فیوریٹ پروفیسرز میں ٹاپ آف دالسٹ ہوتا..!!..!"

شانے اچکا کر کہتے ہوئے اس نے چلنے کا اشارہ کیا تھا

احمد کے ذکر پر اس کی سبز آنکھوں کی چمک اور ہونٹوں پر مہکتی نرم سی مسکراہٹ سے اس کے دل میں

موجود احمد کی محبت کے لئے مناہل کو اندازہ لگانا مشکل تھا اس نے دل سے اپنی پیاری دوست کی

خوشیوں کی دعا کی تھی "کیا خیال ہے یونی کے بعد لائبہ کی طرف چلیں؟"

خالی کین اس نے ڈسٹ بن میں اچھا لٹے ہوئے مناہل سے پوچھا

"ہاں یار.. ویسے بھی تو کتنے دن ہو گئے بھل سے لے ہوئے..!"

"ٹھیک ہے پھر لاسٹ پیریڈ بنک کرتے ہیں.. اور ہاں اسے بتائیں گے نہیں سر پرائز دیں گے..!"

اس نے کھڑے کھڑے پلین ترتیب دیتے ہوئے کہا جیسی اس کی نظر سامنے گراؤنڈ میں درخت کے نیچے

بیٹھے اس وجود پر پڑی تھی جو ہڈ والی جیکٹ پہنے ہڈ سر پر گرائے موبائل میں تقریباً گھسا ہوا تھا

ان دونوں نے ایک دوسروں کو دیکھا اور پھر اس کے پاس پہنچیں تھیں

اس نے چونک کر موبائل پر سے سر اٹھا کر دیکھا جہاں وہ دونوں اس کے سامنے بیٹھیں عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

"کیا ہوا بھائیو؟ ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟ کھاؤ گی کیا مجھے؟ ہیں ناشتہ نہیں کیا؟!!"

کانوں میں سے ہینڈز فری کھینچ کر اتارتے ہوئے اس نے مشکوک انداز میں پوچھا

"کیا یہ تمہاری کلاس کا وقت نہیں؟ پڑھنے کا دل نہیں تو پھر یونی کیوں آتے ہو؟ جب دیکھو بھاگ

بھاگ کر ہمارے ڈیپارٹمنٹ پہنچ جاتے ہو...!!"

منابل نے اس کے سر پر کتاب مارنے کے بعد کہا

"سوری؟ کس کا ڈیپارٹمنٹ؟ ہمارا؟.. کیوں بھئی حارث صاحب نے یہ ڈیپارٹمنٹ خرید کر تمہارے نام

کر دیا ہے کیا؟ ہمنہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ...!!"

حیدر نے اس کی نقل اتارتے ہوئے سر جھٹکا تھا

"اف بندر.. جتنا پوچھا جائے صرف اتنا جواب دیا کرو.. کلاس کیوں بنک کی فضول میں؟؟!!"

اب کی دفعہ زرنور نے زور سے بھاری کتاب اس کے کندھے پر ماری تھی

"یار کوئی کلاس بنک نہیں کی میں نے.. وہ تو تمہارے جلا دشوہر نے نکال دیا مجھے کلاس سے.. اور پلیز

اس کتاب کو ہتھیار سمجھ کر اٹیک نہ کیا کرو مجھ پر...!!"

کندھا سہلاتے ہوئے اس نے ناراضگی سے کہا

"احمد نے تمہیں کلاس سے نکل دیا؟ لیکن کیوں؟!!.."

ان دونوں نے ہی حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جو بیگ میں نہ جانے کیا تلاش کر رہا تھا

"اسے میری شکل دیکھ کر ہنسی آ جاتی ہے.. اس لئے نکال دیا...!!!"

بیگ میں سے چپس کا پیکٹ نکالے ہوئے اس نے خفا انداز میں کہا

"اب تم دونوں ہی بتاؤ وہ مجھے ایسے ہی کلاس سے باہر نکالتا رہا تو بتاؤ میں کیسے پڑھوں گا؟ سیمسٹر کی

تیاری کیسے کروں گا؟ اگر میں فیل ہو گیا تو میرے ماں باپ نکال دیں گے مجھے گھر سے...!!!"

لہجے کو غمگین بناتے ہوئے اس نے خاصے جذباتی انداز میں کہا

جیسے حیدر سے زیادہ تو کوئی کتنا ہی کیڑا ہو ہی نہیں سکتا

"رہنے دو بھائی.. جیسے کے ہم جانے ہی نہیں کے کتنے پڑھا کو ہو تم...!!!"

زر نور لا پرواہی سے کہتے ہوئے اپنا میسجبر چیک کرنے لگی تھی لیکن حیدر کی دل خراش چیخ پر وہ دونوں ہی

اپنی جگہ پر ڈر سے اچھل پڑی تھی آس پاس سے گزرتے سٹوڈنٹس بھی اس کی چیخ سن کر بوکھلا کر رک

گئے تھے کے بھلا ایسی کون سی چیز ہے جس نے یونی کے شیطان کو چیخنے چلانے پر مجبور کر دیا ہے

"پاگل ہو گئے ہو حیدر؟؟ بھوت دیکھ لیا؟ کیوں ایسے چیخ ماری تم نے؟؟؟...!!!"

ان دونوں نے دہل کر پوچھا

"نور بانو.. میں جان دے دوں گا اپنی اگر مجھے دوبارہ بھائی کہا تو...!!!"

انگلی اٹھا کر اس نے وارننگ دیئے والے انداز میں شدت جذبات سے کہا تھا

ان سب نے ایک لمحے کو رک کر اس کی بات کو سمجھا تھا اور جب سمجھ آ گئی تو رکے والے سٹوڈنٹس تو برا

بھلا کہتے پھر سے اپنے کاموں میں لگ گئے تھے مناہل بھی اس کو گھورتی پاس بیٹھی فریال کی طرف

متوجہ ہو چکی تھی جو اس نوٹس کے بارے میں کچھ پوچھ رہی تھی

"اور میں تمہاری جان لے لوں گی اگر تم نے دوبارہ مجھے نوبانو کہا تو... زر نور ہے میرا نام زر نور.. بٹھالو اپنے دماغ میں...!!"

غصے سے اسے گھورتے ہوئے زرنور نے کتاب بیگ جو بھی ہاتھ لگا اس پر تابر توڑ حملے کر دئے

"اے نور بانو... ہٹو... ہٹو یار کیا کر رہی ہو؟ مر جاؤں گا میں.. کیسے زندہ رہو گی میرے بغیر؟؟ میں جانتا ہوں بہت محبت کرتی ہو تم مجھ سے... لیکن دیکھو ایسے اظہار نہیں کرتے.. میں تمہیں بتاتا ہوں.. آہ

..رکو تو صحیح...!!"

مار کھاتے ہوئے بھی اس کے ڈرامے ختم نہیں ہو رہے تھے
"دیکھو ذرا اس ظالم نے ان معصوموں کو بھی نکال دیا.. میں یہ ظلم برداشت نہیں کروں گا.. احتجاج
کروں گا میں ہاں.. خاموش نہیں بیٹھوں گا... یہ مت سمجھ.. آہ..!!!"
اس کی فراٹے بھرتی زبان کو مناہل کے زوردار تھپڑ نے روکا تھا جو اس کے کندھے پر لگا تھا
"آہستہ بولو.. لاؤڈ سپیکر فٹ کیا ہوا ہے حلق میں؟؟!!!"

مناہل کے غصے سے کہنے پر وہ کندھا سہلاتے ہوئے کینہ طوز نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا

"میں جانتا ہوں مناہل تم مجھ سے شادی کرنا چاہتی تھی لیکن اب حارث سے تمہاری منگنی ہو چکی ہے تو

پلیز.. اس بات کا غصہ مجھ پر مت اتارو.. اب کچھ نہیں ہو سکتا.. بہتر یہی ہوگا کہ مجھے بھول جاؤ

!!!...."

حیدر کے اس سنجیدہ اور کسی حد تک غیر سنجیدہ انداز پر مناہل کا دل کیا تھا کہ بال نوچ لے .. لیکن اچھے نہیں .. جی ہاں اسی شیطان پلس بندر پلس حیدر کے ..

حیدر کو جہنم میں بھیج کر زرنور مڑ کر ان دونوں کو دیکھنے لگی جو کسی بات پر ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے بے تحاشا ہنس رہے تھے ساتھ ہی تیمور نے خود کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک چپت اولیس کے لگاتے ہوئے ٹشو میں لپیٹا چکن رول اس سے جھپٹ لیا تھا احتجاج کرنے پر مزید ایک اور تھپڑ اسے نوازا تھا.. چہ بے چارہ.. رول پر فاتحہ پڑھتے ہوئے وہ تو بھاگ لیا تھا جب کے ان دونوں کو حیدر نے آواز دے کر وہیں بلالیا..

"کیوں بھائی لوگ.. تمہیں کس جرم میں کلاس بدر کیا سلطان نے؟؟!!"

حیدر نے تیمور کے ہاتھ سے ادھ کھایا رول جھپٹتے ہوئے پوچھا

اس کی حرکت پر زرنور اور مناہل کو اپنا شک یقین میں بدلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا کے ہو نہ ہو اب سب کا تعلق ایک ہی خاندان سے تھا.. "بھوکا خاندان" جس کی نسل سے تعلق رکھنے والے لوگ اگر سالم آدمی بھی نکل جائے تو ان کے پیٹ "اور دو اور دو" کے نعریں مارتے رہیں..

"یار ہمارا جرم بھی تیرے سے مختلف نہیں تھا.. حلال کے ہمارے چہروں پر کوئی لطیفے تو لکھے نہیں جو اسے ہنسی آ جاتی ہے.. زیادہ نہیں بس دو چار ہی اشارے کیے تھے.. بس اسی پر ہمیں دفع ہو جانے کے لئے کہ دیا.. سو ہم بھی مزید عزت افزائی سے بچنے کے لئے نکل آئے.. لوجی اسے بھی کک آوٹ کر دیا..!!"

ریاض نے تفصیل سے کہتے ہوئے ان کی توجہ حارث کی طرف مبذول کروائی تھی جو ٹھلتا ٹھلتا ان کی طرف ہی آ رہا تھا

"کیوں بھائی.. تجھے کون سے لطیفے سنانے کی پاداش میں نکالا گیا؟"

"اے نکالے کو چھوڑ.. مجھے تو اندر ہی نہیں آنے دیا اس نے.. کلاس میں پہنچتے ہی دروازے سے ہی بہانے سے لائبریری بھیج دیا کتابیں لینے.. مجھے پتا تھا صرف مجھے وہاں سے بھگانے کے لئے کہا ہے.. اس لیے میں ادھر آگیا..!!"

حادث کے کندھے اچکا کر ہنستے ہوئے کہنے پر حیدر نے ایک جتاتی ہوئی نظر زرنور پر ڈالی تھی

"مجھے کیوں گھور رہے ہو ایلے؟ کیا میں نے بولا ہے اسے کہ ان بندروں کو مت آنے دیا کرو کلاس میں؟؟؟"

زرنور کے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہنے پر مناہل کے علاوہ ان چاروں نے بوکھلا کر اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لی تھی

"آہستہ یار.. بہرا کرو گی کیا جامعہ کو؟؟؟"

ریاض کی جھنجھناتے اعصاب ٹھکانے لگاتے ہوئے متفکر آواز..

"یار سچ بتاؤ یہ آواز تمہارے اندر سے ہی نکلی تھی کیا؟"

تیمور کا حیرت بھرا انداز

"بیچارہ احمد.. چہ چہ ساری زندگی بنا کانوں کے گزارے گا اپنی اس سے شادی کے بعد.."

دوست پلس محبوبہ کی فکر میں کہا گیا حادث کا جملہ..

"ابھی تم مجھ سے پوچھ رہی تھی نہ کہ میں نے حلق میں سپیکر فٹ کروایا ہوا ہے؟

تو اس کا جواب ہے "ہاں" .. ہاں میں نے اس (نور کی طرف اشارہ کر کے) دکان سے خریدا تھا وہ سپیکر

"!!.."

حیدر نے کہا تو مناہل سے کہا تھا لیکن بھڑک وہ گئی تھی

"کیا؟؟ کیا کہا تم نے مجھے؟؟ دکان؟؟ اتنی ہمت تمہاری.. تم نے مجھے دکان کہا؟؟"

زرنور کی آواز اتنی بلند ضرور تھی کہ وہ لوگ اس دفعہ کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے کے بجائے سختی سے ہاتھ جمانے پر مجبور ہو گئے تھے..

ذرا سی آواز بھی کان کے پردے پر لگ جانے پر بہرے ہو جانے کا خدشہ تھا..

"تمہیں نہیں کہا.. میں نے خود کو بولا ہے خود کو..!!"

دونوں ہاتھ سینے پر رکھے ساری ذمہ داری خود پر لیتے ہوئے صرف زرنور کو ٹھنڈا کرنے کے لئے کہا تھا

جس نے ایک سلگتی نظر اس پر ڈال کر نخوت سے سر جھٹکا تھا

"تم لوگ کلاس تو لے نہیں رہے.. تو پھر سیمسٹر کی تیاری کیسے کرو گے؟ پڑھو گے کیسے؟..!"

مناہل نے بات کا رخ بدلے ہوئے کہا کہیں پھر کوئی طوفان نہ اٹھ کھڑا ہو..

"دو گھنٹے کی ایکسٹرا کلاس ہوگی پروفیسر کے گھر پر..!!"

ریاض نے پیر سیدھے کرتے ہوئے اسے بتایا تھا

"مطلب تم بے چارے یونی کے بعد بھی پیریڈز بھگتاؤ گے؟..!!"

"کیا ہو گیا مناہل؟ ان کی شکلیں ہیں کیا پڑھنے والی؟ تمہیں لگتا ہے یہ کمبائن اسٹڈی کریں گے؟

مستی مذاق اور ہلڑ بازی کے علاوہ ان کو کچھ آتا ہی کہا ہیں؟..!!"

زرنور کی بات پر بجائے برا مانعے کے اور شکایات کرنے کے ان چاروں نے ہی تو صیغی انداز میں اسے دیکھا

"واہ کیا کہنے.. مطلب کیا ہی کہنے.. کتنی باریک بینی سے ہمارا جائزہ لیا ہے... اب لگ رہا ہے کہ تم کسی پروفیسر کی بیوی ہو...!!"

تیمور نے خاصے ستائشی انداز میں کہا تھا.. بس تالیاں بجانے کی کسر ہی رہ گئی تھی

"ڈھیٹ پٹے میں تو کوئی ثانی ہی نہیں تم لوگوں کا...!!"

زرور نے پھر انھیں شرمندہ کرنا چاہا تھا لیکن بھول رہی تھی کہ وہ بھی اپنے نام کے ہی ہیں

"جی بالکل.. ہمارے جیسے بس ہم ایک ہی اور جنل پیس ہیں اس دنیا میں.. چراغ لے کر بھی ڈھونڈو گی تو نہیں ملیں گے ہم جیسے...!!"

حیدر کے کالر کھڑا کرنے پر ان تینوں نے داد دیئے والے انداز میں اس کا کندھا تھپکا تھا

زرور نے نظر انداز کرنا ہی بہتر جانا

"چلو مناہل.. کہیں ان فارغ لوگوں کے پاس بیٹھ کر ہم بھی ان کے جیسے نہ ہو جائیں...!!". فائل اور بیگ اٹھا کر وہ کھڑی ہو گئی تھی

"بہت مبارک ہو.. شہزادی نور بانو نے ایک نئے ٹیگ سے نوازا ہے ہمیں...!!"

حیدر نے خوشی سے بے قابو ہوتے ہوئے مصافحہ کے لئے ریاض کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا جس نے اس سے بھی زیادہ خوشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گرم جوشی سے ہاتھ ملا کر جواب میں اسے بھی مبارک باد دی تھی

اتنی آگ اسے ان دونوں کے ڈرامے سے نہیں لگی تھی جتنی حارث اور تیمور کے ققوں سے لگی تھی اس سے پہلے کے وہ کچھ سست سناتی مناہل اس کا بازو پکڑ کر زبردستی وہاں سے نکال لے گئی تھی پیچھے ان شیطانوں کے قفقے پوری جامعہ میں گونج رہے تھے۔۔

لان کی سیڑھیوں پر بیٹھی چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں گرائے وہ گردن موڑے آم کے گھنے درخت پر چچاتی چڑیوں کو دیکھ رہی تھی لیکن جانے کیوں آج ان چڑیوں کا گیت بھی اداس لگ رہا تھا اور آج تو اس کا ہرا بھرا پھولوں کی خوشبوؤں سے مہکتا لان بھی ویران سا تھا پہلے تو وہ یہاں قدم رکھتے ہی فریش اور ہلکی پھلکی ہو جاتی تھی لیکن پچھلے کچھ دنوں سے ہر چیز ہی سو گوار لگ رہی تھی جب دل کی دنیا ہی اداس ہو تو آنکھوں کو کچھ بھلا نہیں لگتا چاہے وہ دنیا کی کتنی ہی خوبصورت چیز کیوں نہ ہو اس گھر کی دہلیز کو اگر کوئی پار کر سکتا تھا تو بس اس کے مرحوم باپ کی بہن اور اس کا بیٹا تھا جسے ہمیشہ سے انوشے کا منگیتر بتایا گیا تھا لیکن انوشے کے دل میں اس کے حوالے سے کسی بھی قسم کے کوئی جذبات نہیں تھے اپنا رشتہ جاننے کے باوجود بھی اس نے ابرار کو کسی خاص نظر سے نہیں سوچا تھا لیکن تیمور ولید اس کی زندگی میں آنے والا وہ پہلا مرد تھا جس کو وہ چاہ کر بھی اپنے ذہن و دل سے نہ نکال سکی تھی اسے خبر ہی نہ ہو سکی تھی کہ کب اس نے اپنے دل کا تخت و تاج اس کے حوالے کر دیا مردانہ وجاہت کا شاہکار وہ وجہ مرد تھا نظر انداز کئے جانے کے تو قابل ہی نہیں تھا اب اگر اس کا دل تیمور کی محبت میں گرفتار ہو بھی چکا تھا تو یہ کوئی انہونی بات نہیں تھی لیکن انوشے کو لگتا تھا جیسے اس سے کوئی جرم سرزد ہو گیا ہو اور جو کچھ اس نے تیمور کے ساتھ کیا تھا وہ تو خود کو اس سے نظریں ملانے کے قابل بھی نہیں

سمجھتی تھی وہ اپنی ہی سوچوں میں گم بیٹھی تھی جبھی دروازے پر ہونے والی دستک نے چونکا دیا تھا گہری سانس لیتی دوپٹہ ٹھیک کرتی ہوئی وہ دروازے کے پاس آئی تھی اور بغیر پوچھے دروازہ کھول دیا پوچھ کر کرنا بھی کیا تھا؟ پھوپھ کے علاوہ کوئی ہے کیا جو اس گھر میں قدم رکھے؟؟ "بس یہی سوچتے ہوئے اس نے دروازہ وا کر دیا لیکن سامنے موجود شخصیت کو دیکھ کر یقین کرنے میں اسے کافی ٹائم لگا تھا....

"السلام علیکم انوشے.. کیسی ہیں آپ؟ اور یہ پتھر کیوں بن گئی ہیں مجھے دیکھ کر؟ میں کوئی تیمور تھوڑی ہوں... اور راستہ تو دیں یا.. آپ تو جم کر ہی کھڑی ہو گئی ہیں...!!!"

نان اسٹاپ بولے ہوئے وہ بت بنی انوشے کو سائیڈ پر کرتا خود ہی اندر آ گیا تھا وہ تو ہڑبڑا کر ہوش میں آئی تھی دوسرے ہی لمحے وہ اس کی جانب پلٹی

"حیدر... تم یہاں کہاں سے آ گئے؟ ایڈریس کیسے ملا تمہیں؟ اور تمہیں بتایا کس نے کے میں یہاں رہتی ہوں؟؟!!"

حیرت بھرے انداز میں کہتے ہوئے اس نے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی تھی

"افوہ... صبر تو کریں سب کچھ ایک ساتھ یہی کھڑا کر کے پوچھ لیں گی کیا؟...!!!"

"اوہ... تم آؤ نہ اندر...!"

اسے احساس ہوا تو جلدی سے بولی

"شکر آپ کو خیال تو آیا... وہ کہتے ہوئے اس کے پیچھے ہی ڈرائنگ روم میں آیا تھا گھر کافی بڑا تھا اور نہایت ہی خوبصورتی سے سیٹ کیا گیا تھا حیدر ستائش سے ڈرائنگ روم میں گئے ڈیکوریشن شوپیز اور دیوار

پر لگی پیننگنز دیکھ رہا تھا جس کا اس نے اظہار بھی کر دیا تھا "کافی اچھا ڈیکوریٹ کیا ہوا ہے آپ نے گھر کو"

.. "سارا دن فارغ ہی تو رہتی ہوں میں گھر میں اسی لئے کچھ نہ کچھ کرتی ہی رہتی ہوں... تم بتاؤ کیسے ملا ایڈریس؟؟" انوشے نے سنگل صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا "ایڈریس تو تیمور سے ہی لیا ہے لیکن آپ یہ بتائیے.. یونی کیوں نہیں آرہی ہیں؟ سمسٹر سٹارٹ ہونے والا ہے تیاری نہیں کرنی آپ نے؟"

"میں گھر پر ہی تیاری کروں گی حیدر.. یونی جانے کا اب دل ہی نہیں کرتا اس نے اپنی گود میں دھرے دودھیا ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہا "دیکھیں انوشے ہر کسی سے زیادہ اہم آپ کے لئے آپ کی پڑھائی ہے اگر آپ اس "گھامڑ" کے پیچھے اپنی پڑھائی کا نقصان کریں گی تو سوری ٹو سے لیکن میں یہ نہیں کرنے دوں گا آپ کو.. تیمور کی طرف سے آپ مطمئن ہو جائیں.. وہ آپ کو تنگ نہیں کرے گا.."

حیدر نے بغور اس کے چہرے کے بدلے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا تھا

"نہیں حیدر... ایسی تو کوئی بات نہیں ہے" وہ جلدی سے بولی تھی

"بھلے سے جو کوئی بھی بات ہو لیکن آپ مجھ سے وعدہ کریں... آپ کل سے یونی دوبارہ سے جوائن کریں گی... کریں گی نہ؟!!"

"لیکن حیدر.. اس نے ہچکچاتے ہوئے کچھ کہنا چاہا تھا"

"لیکن ویکن کچھ نہیں... بس ہاں یا نا میں جواب دیں مجھے... کل آئیں گی آپ یونی؟"

وہ ٹھوس انداز میں بولا

"حیدر میں... نہیں آسکتی.. انوشے نے بے بسی سے کہا تھا

"ٹھیک ہے پھر... جا رہا ہوں میں خدا حافظ..." ناراضگی سے کہتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا "حیدر.. حیدر میری بات تو سنو" وہ اس کے اچانک سے کھڑے ہو جانے پر بوکھلا گئی تھی "اچھا ٹھیک ہے... میں کل آؤں گی یونی.. اب خوش؟" انوشے نے ہتھیار ڈالنے ہوئے کہا تھا "روزانہ؟؟" حیدر نے پوچھا "ہاں روزانہ.. "اس نے بھی حامی بھر لی تھی "بہت ضدی ہو تم.. اچھا بتاؤ کچھ کھاؤ گے؟" اس نے آداب میزبانی نبھاتے ہوئے پوچھا تھا "بلکل کھاؤں گا.. جو کچھ بھی ہے اس وقت آپ کے کچن میں سب لے آئیے.. کیوں میں نے لپچ نہیں کیا یونی سے سیدھا یہیں آیا ہوں" سینئر ٹیبل پر پڑائی وی کارمیوٹ اٹھا کر وہ وہیں صوفے پر نیم دراز ہو گیا تھا "ٹھیک ہے لاتی ہوں..." وہ مسکرا کر کہتے ہوئے کچن میں چلی گئی تھی اس کے جاتے ہی حیدر نے موبائل نکال کو تیمور کو "بھابھی مان گئی" کا میسج کیا تھا

ابھی سورج پوری طرح سے ڈھلا نہیں تھا پرندے فضاؤں میں اڑتے ابھی بھی رزق کی تلاش میں سرگرداں تھے اکا دکا لوگوں کے علاوہ ساحل سمندر ویران سا تھا ایک پر اسرار سا سکون تھا جو وہاں محسوس ہو رہا تھا صرف ساحل پر لہروں کے سر پٹخنے کا شور تھا جو کانوں کو بھلا معلوم ہوتا تھا کھلی ہوا میں مکئی بھونے کی خوشبو جب نتھنوں سے ٹکراتی تھی تو ایک سرمستی سے پورے بدن میں دوڑتی محسوس ہوتی تھی وہ پوری طرح سے منظر کے سحر میں کھوئی ہوئی تھی جب احمد نے اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلا کر

اپنے حصار میں لیا تھا

مٹے کو وہ چونکی تھی

ایک سحر سا تھا جو ٹوٹا تھا

گہری سانس لے کر اس نے اپنا سر احمد کے کندھے پر رکھا تھا

"تمہیں پتا ہے احمد.. میں ہزاروں دفعہ پہلے بھی یہاں آچکی ہوں لیکن پہلے کبھی اتنا سکون محسوس نہیں ہوا.. کبھی ایسی فیلنگز نہیں ہوئی!!"

دور لہروں کو دیکھتے ہوئے وہ اتنے دھیمے انداز میں بولی تھی کہ احمد کو با مشکل ہی سنائی دیا تھا

"وہ اس لے میری جان کے.. اس دفعہ میں تمہارے ساتھ ہوں نہ...!!"

اس نے "میں" پر زور دیتے ہوئے جتا کر کہا تھا

"بس سارا کریڈٹ خود ہی لے جایا کرو... اب ایسا بھی تو ہو سکتا ہے نہ کے پچھلی دفعہ کے مقابلے میں آج میرا موڈ اچھا ہو...!!"

ہوا سے اڑتے بالوں کو ایک ادا سے جھٹکتے ہوئے اس نے ناز سے کہا تھا

"ہمم.. اور موڈ اس لے اچھا ہے تمہارا کیوں کے میں تمہارے ساتھ ہوں...!!"

اس کے شرارت سے کہنے پر زرنور نے مصنوعی خفگی سے اسے کہنی ماری تھی

"اتنی خوش فہمی بھی اچھی نہیں ہوتی...!!"

اس کے ناک چڑھا کر نخوت سے کہنے پر احمد نے اس کی ننھی سی ناک دبائی تھی

"لیکن میں جانتا ہوں.. یہ خوش فہمی نہیں محترمہ کو واقعی میں میرے ساتھ ہونے پر خوشی اور سکون ملتا ہے...!!"

احمد کے چھیڑنے والے انداز پر وہ مسکرا دی تھی کتنا ہی وہ اس کے سامنے پوز کرے لیکن سچ تو یہی تھا

جو وہ بیان کر رہا تھا

"ہاں ملتا ہے تو پھر؟؟!!"

"تو پھر یہ کے جب مان ہی لیا ہے تو اظہار میں کیسی جھجھک؟؟!!"

زر نور جانتی تھی وہ اس کے منہ سے کیا سننا چاہتا ہے ..

اس کی گھنی پلکیں رخساروں پر سایہ فگن ہو گئی تھی

"تم جانے ہو احمد کے .. میرے دل میں کیا ہے .. میں بار بار اظہار کرنے کی قائل نہیں ہوں .. صرف

ایک ہی دفعہ کروں گی اور جب کروں گی تو .. کسی شکایت کا موقع نہیں دوں گی تمہیں ..!!"

ایک احمد تھا جو اس کے چہرے سے نظریں ہٹا نہیں پاتا تھا

ایک زر نور تھی جو اس سے نظریں ملا نہیں پاتی تھی

اتنا خوبصورت اسے ڈوبے سورج کا منظر نہیں لگ رہا تھا جتنا اپنے پہلو میں موجود محبوب کے چاند جیسا

چمکتا مکھڑا لگ رہا تھا

صرف اتنا سا ہی کہنے پر اسے اپنے دل پر ٹھنڈی پھوار برستی محسوس ہوئی تھی

"اب چلیں مسٹر .. اور کتنی دیر رکنا ہے یہاں؟ چار بجے نکلے تھے ہم لائے کے گھر سے اور اب چھ بج رہے

ہیں ..!!"

اس نے اپنی کلائی میں بندھی نازک سی ریسٹ واچ احمد کی آنکھوں کے سامنے لہرائی تھی

"ٹھیک ہے چلو ..!!"

نہ چاہتے ہوئے بھی وہ مان گیا تھا ..

جھک کر فولڈ کئے جینز کے پائینچو کو ٹھیک کر کے وہ سیدھا ہوا تھا ایک آخری نظر ڈوبے سورج پر ڈال کر

وہ اسے ساتھ لے اپنی کار کی جانب بڑھا تھا

"اوئے.. سنگل پسلی... ادھر لا بال اور نکل یہاں سے.."
تیمور نے رعب سے فٹبال کھیلنے فرقان کو کہا تھا جو خاصی کمزور جسامت کا دبوسا لڑکا تھا
"مم.. میری بال ہے.."

اس نے بال کو مضبوطی سے پکڑ کر منمناتے ہوئے کہا
"ہاں تو میں نے کب کہا کہ میں اپنے گھر سے لایا ہوں.. کھیل کر واپس کر دوں گا.. چل ادھر لا"
تیمور نے کہتے ہوئے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے بال چھین لی تھی
"نکل اب یہاں سے...!!!"

اس نے چٹکی بجا کر اسے جانے کا اشارہ کیا
فرقان منہ بسورتے ہوئے سائیڈ پر رکھی سنکی بیچ پر بیٹھ گیا جہاں ریاض پہلے سے دونوں پیر اوپر کر کے
لیپ ٹاپ گود میں رکھ کر کانوں پر ہیڈز فون چڑھائے بیٹھا اسائنٹ بنا رہا تھا اس نے سرسری سی نظر تیمور
پر ڈالی تھی جس کے چہرے پر خوشی چھوٹی صاف دکھائی دے رہی تھی پچھلے دنوں کے مقابلے میں آج
اس کا موڈ خوش گوار تھا کیوں کہ جس کام کے لئے اس نے حیدر کو کہا تھا وہ اس نے خوش اسلوبی
سے انجام دیا تھا جب سے اس نے کام ہو جانے کا میسج کیا تھا تب سے ہی تیمور ہوا کی طرح اڑتا پھر رہا
تھا

انوشے سے آخری ملاقات کے بعد اسے لگا تھا کہ وہ کبھی اسے نہیں دیکھ پائے گا..!!
WhatsApp : 0344-4499420

لیکن بھلا ہو حیدر کا جس نے اسے دوبارہ سے یونی جوائن کرنے پر آمادہ کر لیا تھا
ابھی بھی مسرور انداز میں بال کوزمین پر مارے وہ کھیلنے میں مصروف تھا جبھی وکی ہانپتا کانپتا وہاں سے
گزرتے ہوئے ان کے پاس رکا تھا "کیا ہو گیا بھائی؟ یہ مرگی کے دورے کیوں پڑ رہے ہیں تجھے؟!!..."
ریاض نے لیپ ٹاپ بند کر کے ہیڈ فونز اتارتے ہوئے پوچھا "

"ایک بری خبر ہے میرے پاس.. تم لوگ سنو گے تو تمہارا بھی سکون غارت ہو جائے گا...!!..."
دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر جھکے اس نے پھولے سانس کے ساتھ کہا

"ایسی کون سی خبر ہے جس نے تجھے ہلا کر دیا؟؟!!..."
فٹبال کے ساتھ نبرد آزما تیمور نے اس کی حالت کے پیش نظر کہا
"اس خبر نے مجھے تو صرف ہلایا ہے لیکن تم لوگوں کو تو چکرا دے گی...!!..."
"او بھائی.. لمبی مت کر سیدھے بتا کیا بات ہے..؟!!..."

ریاض نے اسے ٹوکے ہوئے کہا
"تم لوگوں نے شاید نوٹس بورڈ نہیں دیکھا جبھی اتنے سکون سے بیٹھے ہو... جاؤ دیکھو جا کر وہاں موت کا
پروانہ لگ چکا ہے..."

دو مہینے بعد ہونے والے فائنل سمسٹر اسی منتھ کے لاسٹ میں ہو رہے ہیں...!!..."
وہ کوئی خبر تھی یا ایسٹم بم تھا جو ان دونوں کے سر پر پھٹا تھا
دونوں ہی اپنی جگہ پر سن رہ گئے تھے کچھ بولا ہی نہ گیا

"کیوں... نکل گئی نہ ہوا؟ ہو گئی نہ بولتی بند؟؟.. تم لوگ بیٹھے رہو شاک میں.. میں جا کر اوروں کو بھی یہ موت کی خبر دے آؤں...!!!"

وہ جیسے وہاں آیا تھا ویسے ہی بھاگ نکلا تھا فرقان پہلے ہی جا چکا تھا
تیمور اور ریاض نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا
"احمد کے بچے...!!!"

دونوں کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا

تیمور نے ہاتھ میں پکڑی فٹبال سائیڈ پر پھینک کر اور ریاض اپنا سامان سمیٹ کر غصے میں بھرے وہاں
سے پروفیسر احمد کے آفس کی جانب بڑھے تھے...

دروازہ دھڑ سے کھول کر وہ دونوں شعلہ جوالہ بچے اندر داخل ہوئے تھے جہاں سامنے ہی ٹیبل پر احمد کے
ساتھ حارث پہلے سے موجود تھا

"خبردار.. اپنے قدم وہیں روک لو اگر مجھ پر اٹیک کرنے کا ارادہ ہے تو...!!!"

ان کے خونخوار تاثرات کے پیش نظر اس نے پہلے ہی شہادت کی انگلی اٹھا کر وارننگ دی تھی..

"کھیلنے کھودنے کے دن تھے میرے... زندگی کو جیا بھی نہیں میں نے ٹھیک سے... اتنی جلدی موت کا

پروانہ دے دیا؟.. نہیں بابو احمد نہیں...!!!"

ریاض کا گریبان پکڑ کر اس نے جھنجھوڑ دیا تھا

"ہٹ موٹے.. میں نہیں ہوں تیرا بابو احمد.. چھوڑ میری شرٹ کے بٹن ٹوٹ جائیں گے.. چھوڑ دے کمینے

"...

زور سے اس نے خود کو چھڑوا کر تیمور کو پیچھے دکھایا تھا
حارث اور احمد نے با مشکل اپنی مسکراہٹ دبائی تھی

"اونے ڈرامے باز.. ادھر بیٹھ جا خاموشی سے...!!!"

حارث نے اسے زبردستی پکڑ کر اپنے برابر میں بٹھایا

"وہ بیٹھ تو گیا تھا لیکن شکایاتی نظروں سے احمد کی دیکھنا جاری تھا..

"آج تو نے جو دشمنوں والی حرکت کی ہے نہ احمد.. کبھی معاف نہیں کروں گا میں تجھے...!!!"

ریاض نے بھی افسوس سے کہا

"یقین کر ریاض بھلائی کا زمانہ نہیں ہے میں نے بڑی کوشش کی ہے تم لوگوں کو انسانوں کی طرح

پڑھانے کی لیکن تم لوگ انسان بننے کو تیار ہی نہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں..؟!"

کندھے اچکا کر کہتے ہوئے وہ پھر سے کسی فائل کو دیکھنے لگا تھا

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن ان دو لہا دلہن کو تو کوئی خبر کرو اور وہ آتما نہ جانے کہاں بھٹکتی پھر رہی ہوگی...!!!"

حارث کا اشارہ لائبہ اشعر اور حیدر کی طرف تھا..

"دولے کو تو خبر پہنچا دی میں نے.. لیکن آتما سے رابطہ نہیں ہو سکا میرا.."

ریاض کے کہنے پر احمد بولا تھا

"رہنے دو خود ہی پہنچ جائے گی بھٹکتی ہوئی.. فلحال تو اسے دو چار گھنٹے کی زندگی جینے دو پھر دیکھنا آتما کا

تماشا...!!!"

احمد کے کہنے پر وہ سب ہنس دئے تھے...!!!"

کراچی میں اچھا موسم بھی صرف چار دن کی چاندنی کی مانند ہوتا ہے دو تین دن سے چھانے ہوئے کالے بدل بر سے بغیر ہی نجانے کس بات پر ناراض ہو کر چلیں گئے تھے۔ آسمان پر ان کی موجودگی سے جو خوشی شہریوں کے چہرے پر پھیلی تھی وہ بھی ماند پڑ گئی تھی۔
جامعہ کا ماحول گزرے دنوں کے مقابلے میں مختلف تھا۔

ایک افراتفری سی تھی جو ہر سو مچی ہوئی تھی۔ فوٹو کاپی کی شاپ، لائبریری، کینٹین، گراؤنڈ۔۔ غرض یہ کے یونی کی کوئی جگہ ایسی نہ تھی جہاں کوئی سٹوڈنٹ موجود نہ ہو ویسے تو عام دنوں میں بھی یہاں سٹوڈنٹس کا سیلاب ہوتا تھا۔

لیکن آج کا دن گزرے دنوں سے مختلف تھا کیوں کے آج ہر سٹوڈنٹ کے ہاتھ میں کم سے کم تین سے چار "کتابیں" جو موجود تھی
مجبوری میں ہی سی لیکن تھی ضرور۔

اور یہی سب سے زیادہ تعجب کی بات تھی ایک سٹوڈنٹ کو سب سے زیادہ الرجی کتاب سے ہی تو ہوتی ہے

جگہ جگہ پر بیٹھے سٹوڈنٹس کے ٹولے کو دیکھ کر بھی اتنی حیرت نہیں ہو رہی تھی جتنی ان کے بچ میں پڑے کتابوں کے ڈھیر کو دیکھ کر ہو رہی تھی

دونوں ہاتھ جیکٹ کی جیبوں میں ڈالے کانوں میں ہینڈز فری گھسائے "ڈیسپسیتو" کی دھن پر جھومتے
کاربڈور میں چلتے ہوئے اس نے تعجب سے ان موسمی پڑھا کوؤں کو دیکھا تھا

"کل تک تو سب ٹھیک ٹھاک تھے یہ آج کیا بخار چڑھ گیا سب کو؟ وہ بھی ایک ساتھ؟۔۔"

دل میں خود سے کہتے ہوئے وہ تیز تیز قدموں سے چلنے لگا تھا بغیر ادھر ادھر دیکھے۔
اتنی ساری کتابیں دیکھ کر طبیعت عجیب سی ہو رہی تھی جیسی اس کی نظر سیڑھیوں کے پاس کھڑے احمد
پر پڑی تھی جو ہاتھ میں فائل پکڑے ساتھ کھڑے سٹوڈنٹ کو کچھ سمجھا رہا تھا۔
ہمیشہ کی طرح فارمل ڈریسنگ سنجیدہ انداز مغرور نقش و نگار ایک رعب و دبدبہ سا تھا جو اس کی شخصیت کا
حصہ تھا۔

لیکن دوستوں میں کہاں ریزروئس، سنجیدگی اور لحاظ ہوتا ہے؟
"اوئے احمد... کیسا ہے تو؟ سوری پروفیسر...!!"
دانت نکوس کر کہتے ہوئے اس نے جلدی سے تصحیح کی تھی۔
احمد نے ایک برہم نگاہ اس پر ڈالی تھی
"تھینک یو سر... آگیا سمجھ... دوبارہ کوئی کنفیوژن ہوئی تو میں دوبارہ آجاؤں گا...!"
علی نے شرافت کے ریکارڈ توڑتے ہوئے انتہائی ادب اور تمیز سے کہا تھا
"شیور...!!"

اس نے بھی خوش دلی سے کہہ کر فائل اس کی طرف بڑھائی تھی جو تھام کر وہاں سے نکل لیا تھا
"ایسے بات کرتے ہیں پروفیسر سے...!!"
احمد نے ایک جتنا ہی ہوئی نظر حیدر پر ڈال کر کہا تھا جو بے فکری سے چیونگم چبا رہا تھا
"میں بھی ایسے ہی کرتا ہوں یار... لیکن صرف پروفیسرز سے... اور تو پہلے میرا دوست ہے اس کے بعد کچھ
اور... مجھ سے تو ایسی فرما برداری کی امید مت رکھنا...!!"

وہ گویا ناک سے مکھی اڑانے والے میں بولا تھا

احمد اچھے آپ کو بے وقوف ہی تصور کر رہا تھا حیدر سے اس طرح کی توقع کر کے ..

سینیئر پروفیسرز کو وہ کچھ سمجھتا نہیں تھا تو پھر احمد کیا چیز ہے ؟

اس کا سب سے بے تکلف دوست ..

اس سے تمیز سے بات کرنا تو دور کی بات صرف مخاطب کرنا ہی کسی لطیفے سے کم نہ تھا

"نوٹس بورڈ دیکھا ؟ ؟!!"

دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اس نے طنزیہ انداز میں بے فکرے سے پوچھا

جو ابھی بھی "پسیتو پسیتو" پر ہلکے ہلکے جھوم رہا تھا

"نہیں تو .. کیوں تیری شادی کی خبر لگی ہے ؟ ؟!!"

اس کا انداز صاف چھیڑنے والا تھا

اس کی بات پر جاندار مسکراہٹ اس کے عنابی لبوں پر پھیلی تھی

"میری شادی کی تو نہیں لیکن تیری موت کا دعوت نامہ ضرور لگا ہے .. جادیکھ لے کہیں دیر ہو گئی تو

میرا گلہ پکڑنے مت آنا پھر ..!!"

"میری موت ؟ ؟ تو تو ایسے کہ رہا ہے جیسے بورڈ پر ایگزامز کی ڈیٹ شیٹ لگی ہو ..!!"

جیب میں سے موبائل نکال کر میوزک پلیئر اف کرتے ہوئے اس نے احمد کو دیکھا تھا جس کی مسکراہٹ

اسے کسی خطرے کی گھنٹی لگ رہی تھی

اس نے کندھے اچکا دئے

"خود دیکھ لے اور دیکھنے کے بعد اگر رونے کا دل کرے تو میرے آفس آجانا پہلے ہی چار لوگو کو اپنا کندھا فراہم کر چکا ہوں تجھے بھی کر دوں گا...!!"

بے نیازی سے کہتے ہوئے ایک مسکراہٹ اس کی طرف اچھا کر ریسٹ وایچ پر دیکھتے ہوئے وہ آگے بڑھ گیا تھا..

پیچھے وہ سن سا کھڑا رہ گیا تھا احمد کا انداز اسے بہت کچھ باور کروا گیا تھا
"بتا مجھے کیا لگا ہے نوٹس بورڈ پر؟؟!!"

پاس سے گزرتے آصف کو کالر سے پکڑ کر اس نے روک کر پوچھا تھا
پوچھنے کا انداز ایسا تھا جیسے نہ بتانے پر کھڑے کھڑے کسی نہ کسی کو ٹھوک ڈالے گا..
"میرے ولیمے کا انویٹیشن کارڈ لگا ہے.. اور تیرے لئے تو اسپیشل ہے.. ضرور آنا بھائی...!!"
کتابوں کے ڈھیر کو سنبھالنے میں بے حال ہوتے آصف نے جل کر کہا..
"تیری تو...!!!"

اس سے پہلے کے حیدر اس کے دو تین لگا ہی دیتا گھبرا کر وہ وہاں سے بھاگ نکلا تھا..
بہت ساری ہمت اپنے اندر مجتمع کرتے اور دل کو تسلی دیتے وہ آگے بڑھا تھا
"اگر میرا ہارٹ فیل ہو گیا تو ذمہ دار تو ہو گا احمد....!!"

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا تھا..

میسنجر پر ٹیکسٹنگ کرتے ہوئے مصروف سے انداز میں وہ پروفیسر احمد کے روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی ناک کرنے کی اس نے زحمت نہیں کی تھی کرتی بھی کیوں؟ آخر کو اس کا شوہر تھا اس کے پاس رائٹ تھا بے دھڑک اس کے کمرے میں آنے کا..

"وہ میں کہہ رہی تھی احمد کے...!!!"

اپنی ہی دھن میں کہتے ہوئے اندر کا منظر دیکھ کر اس کی بات ادھوری ہی رہ گئی دروازے کا ہینڈل پکڑے وہ ساکت کھڑی رہ گئی تھی

شیشے کی میز کے دوسری طرف بیٹھا احمد اور اس کے بالکل پاس جھکی کھڑی عفیرا...!!!"

وہ اتنے قریب کھڑی تھی کہ اس کا سلولیس بازو احمد کے کندھے سے ٹچ ہو رہا تھا زرنور کے لئے یہ منظر غیر متوقع تھا اس کا گرلز الرجک شوہر کہاں تو کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر دیکھتا نہ تھا اور کہاں اس لڑکی کے ساتھ اتنی بے تکلفی...!!

اور لڑکی بھی کون؟ جو اسے سخت زہر لگتی تھی یونی کا شاید ہی کوئی ایسا لڑکا بچا ہو جس کے ساتھ اس کا افیئر نہ چلا ہوا پچھے دو آتشہ حسن پر اسے ناز بھی بہت تھا جس کا وہ پورا پورا فائدہ اٹھاتی تھی.. حالانکہ یونی جوائن کئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا لیکن آتے ہی اس نے دل پھینک قسم کے لڑکوں پر اپنے حسن کا جادو چلانا شروع کر دیا تھا تتلی کی طرح ہر کسی کے پیچھے پیچھے منزللاتی پھرتی تھی ایک غصے کی لہر زرنور کو اپنے تن بدن میں دوڑتی محسوس ہوئی تھی..

اسے وہاں اچانک سے دیکھ کر بھی عفیرا کو کسی قسم کی کوئی گھبراہٹ کوئی شرمندگی نہیں تھی

"او کے احمد.. تم مجھے بعد میں سمجھا دینا یہ...!!!"

ایک ادا سے کہتے ہوئے اس نے احمد کے سامنے پڑی فائل اٹھائی تھی اور جان بوجھ کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے مس کیا تھا

زر نور کی نظروں سے بچ نہ سکتی تھی اس کی حرکت ..
اسے اتنی حیرت عفیرا کے انداز پر نہیں ہوئی تھی جتنی احمد کے اس کو دیکھ کر مسکرانے پر ہوئی ..
"بائے ...!!!"

گولڈن بالوں کو جھٹکتی ایک سماءل اس پر اس پر اچھالتی مغرورانہ انداز چہرے پر سجا کر زر نور کو کسی خاطر میں لائے بغیر اس کے سائیڈ پر سے ہو کر چلی گئی تھی زر نور کا دل کیا کے رکھ کے دو تین تھپڑ اس کے چہرے پر مارے ..

"آؤ نور .. تمہارا ہی ویٹ کر رہا تھا میں ...!!!"

فائلوں کے پلندے کو سائیڈ پر رکھتے اس نے کہا

"ہاں دیکھا میں نے .. کتنی شدت سے ویٹ کر رہے تھے ...!!!"

زر نور کے طنزیہ انداز میں کہنے پر اس نے با مشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی

اور گہری نظروں سے اسے دیکھا تھا جو اس کے سامنے چیئر پر ڈھیروں ناراضگی چہرے پر سجائے بیٹھی تھی

"غلط مت سمجھو یار .. سٹوڈنٹ ہے میری صرف ٹاپک سمجھنے آئی تھی ...!!!"

"مجھے تو سٹوڈنٹ کم اور تمہاری گرل فرینڈ زیادہ لگ رہی تھی .. سٹوڈنٹ کی جگہ یہ ہوتی ہے جہاں میں بیٹھی

ہوں .. پھر وہ کیوں تمہارے کندھے سے لگی کھڑی تھی ؟؟ ...!!!"

اس کا انداز خالص بیویوں والا تھا گزرا منظر سوچ سوچ کر غصے سے اس کا پارہ ہائی ہو رہا تھا اتنے شدت
بھرے تفتیشی انداز پر وہ بے ساختہ ہنس دیا تھا پیچھے کو ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے ہاتھ کی مٹھی بنا کر اس
نے ہونٹوں پر رکھی تھی

"خود ہی کہتے تھے میں سب سے مختلف ہوں.. صرف تمہارا ہوں نور بس تم سے محبت کرتا ہوں صرف تم
ہی میرے دل میں بستی ہو.. وغیرہ وغیرہ.. مسٹر خانزادہ یہ ہے آپ کی محبت؟ بیوی کے ہوتے ہوئے
بھی ایک سٹوڈنٹ سی اتنی بے تکلفی زیب دیتی ہے آپ کو؟.. کیا سمجھوں میں پھر اسے جو سارے
وعدے اور دعوے تم نے کئے تھے؟ آخر کونکے نہ تم بھی ایک عام مرد.. ہمنہ بے وفا.."
اس کے غصے کا گراف کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا

اس نے سکون سے زرنور کی ساری بات سنی تھی اور جب وہ بول بول کر تھک گئی تو احمد نے شیشے کا
پانی سے بھرا گلاس اس کے سامنے رکھا تھا جس پر زرنور نے مزید تیکھے ابرو اٹھا کر اسے گھورا تھا
"پی لویار.. آج پہلی دفعہ لگ رہا ہے کے میں بھی ایک عدد بیوی رکھتا ہوں.. خیر جو تم سمجھ رہی ہو ایسا
کچھ نہیں ہے.. میرا کسی کے ساتھ اس قسم کا کوئی ریلیشن نہیں ہے تم جانتی ہو.. میں ایس..!!!"
"اوہ واؤ.. میں نے جو دیکھا وہ غلط ہے ویری گڈ.. کیا میری پاس کی نظر خراب ہے یا میں پاگل ہوں
؟!!!"

میز پر کہنی ٹکائے ہتھیلی پر چہرہ گرائے معصومیت سے کہتے ہوئے اس نے آخر میں طنز سے کہا تھا
"یار میں نے کہا نہ میری سٹوڈنٹ ہے صرف..!!!"

"سٹوڈنٹ ہے تو پھر احمد کیوں کہ رہی تھی تمہیں؟ کوئی سٹوڈنٹ ایسے مخاطب کرتا ہے اپنے ٹیچر کو؟
"!!.."

اتنے ڈائریکٹ سوال پر وہ گرہڑا سا گیا تھا

"اچھا سنو میری بات...!!!"

"کچھ نہیں سننا مجھے... جو بھی بات کرنے ہے اسی سے جا کر کرو...!!!"

شدید غصے سے کہتے ہوئے وہ جھٹکے سے چیئر چھوڑ کر کھڑی ہوئی تھی

"یار میں کہہ رہا ہوں نہ کہ وہ صرف ایک غلط فہمی ہے.."

"شرم آئی چاہیے تمہیں اپنے گناہ کو جسٹی فائی کرتے ہوئے...!!!"

افسوس سے کہتے ہوئے وہ پیر پٹختی مڑ کر باہر چلی گئی تھی لیکن جاتے ہوئے بھی زور سے دروازہ بند کرنا نہ بھولی تھی..

احمد نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا تھا

"لو جی بیٹھے بٹھائے گناہ گار بنا گئی مجھے.. یار کہاں پھنس گیا میں؟؟...!!!"

بے بسی سے اس نے خود کو کہا تھا..

دوپہر کے وقت بھی موسم خاصا خوش گوار ہو رہا تھا آسمان پر بادل ایک دوسرے سے آٹھکھیلیا کرتے

سورج کو جھلک دکھانے کا موقع نہیں دے رہے تھے کتابیں ہاتھ میں پکڑے فون کان سے لگائے وہ

کو ریڈور میں چلا جا رہا تھا

"یار صبر کر لے میں کہیں بھاگا جا رہا ہوں کیا؟ کر دوں گا تیرے نوٹس واپس.. کھا نہیں جاؤں گا...!!"

بائیں ہاتھ میں پہنی ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے اس نے برہمی سے کہا

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا تھا

"اے نہیں یار فوٹو اسٹیٹ پر اتنا رش ہو رہا تھا مجھ سے نہیں کھڑا ہوا گیا وجاہت کو دے آیا ہوں میں وہ

کر وادے گا فوٹو کاپی... ابھی تو میں آرٹس ڈیپارٹمنٹ میں ہوں.. شاہ میر کے پاس آیا تھا انگلش کے

نوٹس تو اسی سے مل جائیں گے..."

ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں فون منتقل کرتے اس نے کان سے لگا کر کہا

"بیٹا بہت چکر لگ رہے ہیں تیرے آرٹس ڈیپارٹمنٹ میں.. نوٹس کا تو صرف بہانہ ہے اصل میں تو

انوشے کو دیکھنے کو جاتا ہے وہاں... ہے نہ؟؟...!!"

ریاض کی شرارتی آواز پر اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

"یقین کر میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہوتا.. وہ تو بس اتفاقہ نظر آ جاتی ہے...!!"

"یہ اتفاق ہمارے ساتھ تو نہیں ہوتے.. اچھا سن آتے ہوئے اچھے ساتھ احمد کو بھی لے آنا یار کب سے

سرا مجد کے ساتھ ہے... فون بھی نہیں اٹھا رہا مجھے اس سے اکاؤنٹنگ سمجھنی ہے...!!"

"احمد یہاں ہے؟؟...!!"

تیمور نے حیرت سے پوچھا

"ہاں کافی دیر سے... اچھا میں رکھ رہا ہوں.. لائبریری آ جانا تو...!!"

"ٹھیک ہے...!!"

اس نے کہہ کر فون بند کر دیا جیسی اس کی نظر سامنے کلاس کے باہر کھڑی انوشے پر پڑی تھی جو غصے سے اپنے سامنے کھڑے کبیر کو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور نہ جانے وہ کیا کہہ رہا تھا انوشے سے جو اس کا پارہ ہائی ہو رہا تھا

تیمور کے لب بھینچ گئے تھے دو سیکنڈ بھی نہیں گئے تھے اسے ان دونوں کے پاس پہنچنے میں ..
"کیا کہا ہے اس نے تم سے ...؟؟!!"

کبیر کو نظر انداز کئے اس نے ڈائریکٹ انوشے سے پوچھا تھا
اچانک سے اسے وہاں دیکھ کر اس کے چہرے پر یک گونا سکون پھیلا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی تیمور کے براہ راست سرد انداز میں پوچھنے پر وہ گھبرا گئی تھی کچھ بولا ہی نہ گیا
"اس سے کیا پوچھ رہے ہو؟ مجھ سے پوچھو میں بتاتا ہوں... ڈیٹ پر چلنے کی آفر کی ہے میں نے اسے
"!!..."

کبیر کی ڈھٹائی پر اس کا خون کھول گیا اس نے انوشے سے کچھ نہیں پوچھا صرف تصدیق کے لئے اس کی طرف دیکھا جس کی پلکیں جھک گئی تھی
"میں تجھے آخری بار کہہ رہا ہوں کبیر... اس سے ... دور... رہنا... ورنہ اچھا نہیں ہوگا...!!!"
انوشے کو اپنے پیچھے کرتے ہوئے اس نے انگلی اٹھا کر کافی سنگین انداز میں کہا تھا
"کیوں... رشتے میں تیری بہن لگتی ہے یہ؟؟"

کبیر کے استہزایہ انداز پر وہ خود پر کنٹرول نہیں رکھ سکا تھا
دوسرے ہی لمحے اس نے کھینچ کر ایک تھپڑ کبیر کے چہرے پر مارا تھا

"ہونے والی بیوی ہے یہ میری... آج کے بعد اس کے اس پاس بھی نظر آیا نہ تو دیکھنا پھر... کیا حشر کرتا ہوں میں تیرا...!!!"

غصے سے پاگل ہوتے پھولے تنفس کے ساتھ اس نے غرا کر کہا...

"تیری اتنی ہمت؟؟ تو نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا؟؟ مجھ پر؟؟ وہ بھی اس لڑکی کے لئے؟؟...!!!"

ابانت سے اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا اس کا ہاتھ اٹھا تھا تیمور کو مارنے کے لئے اور اس سے پہلے کے تیمور پھر اس کو مار مار کر اس کا حشر بگاڑ دیتا اس سے پہلے ہی کبیر کا ہاتھ احمد نے فضاء میں پکڑ لیا تھا اور ایک بچہ اس کے منہ پر مارتا تھا

"تم...!!!"

اس کی حالت کسی جنگلی بھیڑیے جیسی ہو گئی آگ چھلکاتی آنکھوں سے اس نے احمد کو دیکھا تھا
"زبان سنبھال کر...!!!"

احمد کی سرد آواز پر اس کی زبان تالو سے چپک گئی تھی ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی.. کچھ کہ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ پروفیسر تھا
تیمور... جاؤ یہاں سے..."

گردن موڑ کر اس نے تیمور کو کہا تھا جو انوشے کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے نکلا تھا
"اور تم... پرنسپل کے آفس میں ملو مجھے..."

جیب سے رومال نکال کر اپنا ہاتھ صاف کرتے ہوئے وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا
پیچھے وہ غصے سے پیچ و تاب کھا کر رہ گیا...

تیمور... تیمور کو... ہاتھ چھوڑو میرا...!!!"

وہ اپنے ساتھ اسے کھینچتے ہوئے خالی کلاس میں لے آیا تھا جھٹکے سے اس نے انوشے کا ہاتھ چھوڑا با

مشکل اس نے خود کو گرنے سے بچایا

"نہیں سدھرو گے نہ تم...؟؟!!"

انوشے نے خفگی سے اس کے وجہ چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا

"اور تم بھی باز نہیں آؤ گی نہ اپنی فضول ضد سے ؟؟؟!!"

دیوار سے ٹیک لگا کر سینے پر دونوں بازوں باندھے تیمور نے اسی کے انداز میں کہا

"تم... ایک انتہائی بد تمیز اور ڈھیٹ انسان ہو کسی بات کا کوئی اثر ہی نہیں ہوتا تم پر...!!!"

انوشے کی ناراضگی عروج پر تھی

"نہ نہ میری جان اتنی کم تعریف نہ کرو میری.. بد تمیز اور ڈھیٹ کے ساتھ ساتھ میں بے غیرت، کمینہ اور

لوفر بھی ہوں...!!!"

اس کے پھولے منہ کے ساتھ کہنے پر انوشے کو بے ساختہ ہنسی آ گئی تھی جسے وہ فوراً ہی چہرہ موڑ کر چھپا

گئی تھی لیکن تیمور نے پھر بھی دیکھ لیا تھا اور ابھی ہی تو اس نے غور سے دیکھا تھا

گزرے دنوں کے مقابلے میں کمزور لگی تھی چہرے کی شادابی جو یونی چھوڑنے کے بعد ماند پڑ چکی تھی تیمور

کو دیکھنے کے بعد پھر سے لوٹ آئی تھی ایک چیز جو تیمور کے چوکے کا سبب بنی تھی

"چشمش.. آج کتنی دفعہ دیواروں سے ٹکرائی اور ٹھوکر کھا کر گری ہو؟...!!!"

تیمور کے کہنے پر انوشے نے اسے گھور کر دیکھا تھا

"مم میرا مطلب تھا کہ تم نے آج چشمہ نہیں لگایا ہوا نہ...!!!"

اس نے جلدی سے وضاحت کی تھی کہیں وہ پھر سے نہ روٹھ جائے

"ہاں تو ٹھیک نظر آتا ہے مجھے.. نظر کا چشمہ نہیں ہے میرا.. بس شوق میں لگایا کرتی تھی.."

اس کے نچوت سے کہنے پر تیمور کو حیرت ہوئی تھی

"شوق میں لگاتی تھی؟ مطلب چشمش نہیں ہو تم؟.."

"یہی کہا ہے میں نے اردو میں...!!!"

وہ پھر سے اپنے پرانے انداز میں لوٹ آئی

"اب ہنس کیوں رہے ہو؟؟"

"کچھ کہنا چاہ رہا تھا تمہیں...!!!"

مسکراتے ہوئے پر شوق نظریں انوشے پر جمائے اس نے کہا

"کیا؟؟..."

اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"یہی کے...!!!"

وہ دو قدم آگے بڑھا تھا اور انوشے سے سرعت سے اتنی ہی پیچھے ہوئی تھی

"وہیں سے بات کرو.. ورنہ لحاظ نہیں کروں گی میں...!!!"

اپنے شولڈر بیگ کی طرف اشارہ کرتے اس نے خبردار کرتے ہوئے کہا

"اتنی ڈر کیوں رہی ہو؟ کچھ ایسا ویسا تو نہیں کر رہا میں.. بس اتنی ہی کہ رہا تھا کے.."

وہ ہلکا سا اس پر جھکتے ہوئے کان میں بولا

"چشمے کے بغیر زیادہ پیاری لگ رہی ہو.. اور آج چشمش بھی نہیں لگ رہیں..!!"

مسکراہٹ چھپاتے انوشے نے اسے دھکا دے کر پیچھے کیا

"کیا میں تمہیں بے غیرت بولوں؟.."

انوشے کے مصنوعی ناراضگی سے کہنے پر اس کی مسکراہٹ جاندار تھی

"پلیز.. بولوں نہ لیکن پیار سے بولنا.."

وہ دلربائی انداز میں بولا

وہ چاہ کر بھی تیمور کے لئے اپنا دل سخت نہیں کر پا رہی تھی

کہاں تو وہ اس کی شکل دیکھنے کی روادار نہیں تھی اور کہاں وہ اس کے پورے دل پر قبضہ کر کے بیٹھ گیا تھا

اور یہ محبت ہی تو ہے جو دو اجنبیوں کے دلوں کو اس طرح سے جوڑتی ہے کہ وہ پوری دنیا سے غافل ہو کر بس محبوب کی ذات میں گم ہو جاتا ہے اتنے اچانک سے یہ دل پروار کرتی ہے کہ انسان دم بخود رہ جاتا ہے کہ یہ ہوا کیا ہے اس کے ساتھ.. ایک دم سے کوئی کیوں اتنا اچھا لگنے لگ جاتا ہے؟ کیوں آپ کی صبح شام اور پھر زندگی بن جاتا ہے؟ کیوں اسے دیکھیے بغیر دل کو آرام نہیں ملتا آنکھوں کو چین نہیں پاتا؟

انوشے جو تیمور کی یک طرفہ محبت کو فخط ایک فریب سمجھتی رہی تھی لیکن جب سے اس اس کا دل محبت نامی بلا کا شکار ہوا تھا وہ بے بس سی ہو گئی تھی خود پر سے جیسے سارے اختیار ہی ختم ہو گئے تھے نظریں تو پہلے ہی بدل چکی تھی رہی سہی کسر باغی دل نے پوری کر دی ..

تجھ کو سوچوں تو ایسا لگتا ہے

جیسے خوشبو میں رنگ ملتے ہیں

جیسے صحرا میں آگ لگتی ہے

اور بارش میں پھول کھلتے ہیں ..

ریاض نے بے حد مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی اسے دیکھ کر جو ڈرائیونگ کے ساتھ والی سیٹ پر دروازے سے چپک کر کھڑکی پر سر ٹکائے گم سم سا بیٹھا تھا "حیدر میرے بھائی... واپس آجا اپنی دنیا میں .. دیکھ یہ تو کسی نہ کسی دن ہونا ہی تھا تو سر پر سوار کیوں کر رہا ہے ؟!!"

اس کے شانے پر ہاتھ رکھے بظاہر تو وہ ہمدردی میں ہی کہہ رہا تھا لیکن بے ساختہ امدتے ققوں کو وہ کس طرح سے ضبط کر رہا تھا وہی جانتا تھا

"یار کیوں پریشان ہوتا ہے ؟ احمد کرواد یگانہ تیاری .. اب ایگزامز ہی تو ہیں کوئی مونسٹر تھوڑی جو تو اتنی فکر کر رہا ہے .. ؟!!"

تیری تیاری تو کمپلیٹ ہیں نہ جیہی ایلے بول رہا ہے .. ورنہ میں کیا تجھے جانتا نہیں ؟ کمینے ..!!"

منہ پھلا کر کہتے دونوں ہاتھ چہرے پر رگڑتے وہ سیدھا ہو کر بیٹھا

رات کے ساڑھے گیارہ بجے وہ دونوں گاڑی میں اس روڈ پر موجود تھے جہاں ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھا اکادکا گاڑیوں کے علاوہ پوری روڈ سنسان پڑی تھی ویسے تو کراچی اتنی جلدی سوتا نہیں تھا لیکن آج نہ جانے کیا بات تھی ..

جب سے حیدر نے ایگزائز کے بارے میں سنا تھا تب سے اس کی ایسی ہی حالت تھی ریاض اسے زبردستی لونگ ڈرائیو پر لے آیا تھا کہیں وہ صدمے سے پاگل ہی نہ ہو جائے ..

"تو بیٹھ یہاں میں سامنے سے تیرے لئے کچھ کھانے کے لئے آؤں ...!!"

سیٹ بیلڈ ہٹا کر اس نے روڈ کے دوسری طرف بنی میکڈونلڈ کی بڑی سی شاپ کی طرف اشارہ کیا "زینگر کے ساتھ فرائز ضرور لانا ...!"

حیدر کے آواز لگانے پر وہ ہنس دیا تھا اور روڈ کراس کر کے شاپ پر آیا تھا آرڈر کرتے ہی اس کا فون بجنے لگا تھا سکرین کو دیکھا تو "حارث کالنگ کے الفاظ چمک رہے تھے ..

اس نے یس کر کے فون کان سے لگایا

"ہاں بھئی .. آیا دیوداس کو ہوش ؟ ..!!"

حارث نے چھوٹے ہی پوچھا

"ہاں بھائی آگیا ہوش اور ابھی وہ دیوداس بھوک سے بے حال ہو رہا ہے ...!!"

ریاض کے کہنے پر وہ بے ساختہ ہنسا تھا

اور اس سے تھوڑی دور کار میں بیٹھے حیدر کی طرف سے کسی نے شیشہ بجایا تھا

اس نے چونک کر دیکھا جہاں دو درمیانی عمر کے آدمی کھڑے اسے باہر آنے کا اشارہ کر رہے تھے وہ بنا کچھ سوچے سمجھے باہر نکل آیا..

اس کے اترتے ہی ان میں سے ایک نے حیدر کے سر پر پسٹل تان لی تھی
"جو کچھ بھی تیرے پاس ہے جلدی نکال...!!!"

ایک نے کرخت لہجے میں کہا

حیدر نے ناگواری سے خود پر تانی گئی پسٹل کو دیکھا

"چیونگم کے خالی ریپر ایک سگریٹ کاپیکٹ اور ایک لائٹر ہے بس میرے پاس.. چاہیے تو بتاؤ دے دیتا ہوں...!!!"

اس نے بغیر خوف زدہ ہوئے کہا

"دیکھ.. زیادہ ہیرو گری دکھانے کی ضرورت نہیں ہے جتنا کہاں ہے بس اتنا کر...!!!"

اب کی دفعہ دوسرے نے کافی سرد انداز میں کہا

"ہاں تو میں کون سا جھوٹ بول رہا ہوں جو سچ تھا وہ بتا دیا

کندھے اچکا کر وہ بے نیازی سے بولا

"کچھ نہیں ہے تیرے پاس؟.."

"نہیں...!!!"

حادث کی کسی بات پر وہ بے اختیار ہنسا تھا

"سچ کہ رہا ہے یار تو جھلے سے حرکتیں اس کی بندروں والی ہیں لیکن سچ میں ہماری جان ہے اور یقین کر
اتنی جلدی وہ مرنے والا...!!!

پیمینٹ کرتے ہوئے وہ شاپر پکڑنے ہی لگا تھا جب پر سکون خاموش فضاء گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونجی
تھی اس کی بات ادھوری رہ گئی تھی لفظ جیسے اٹک گئے تھے اس کا وجود ساکت و جامد ہو گیا تھا جیسے
کسی نے فریز کر دیا ہو فاسٹ فوڈ کا شاپر اس کے ہاتھ سے گی گیا تھا

"ریاض... ریاض تو ٹھیک ہے..؟ کیا ہوا ہے وہاں؟ یہ شور کیسا ہے؟.. موبائل سے آتی حارث کی آواز
بھی اسے سنائی نہیں دے رہی تھی

اپنے اندر اٹھتے خیالات کو سختی سے جھٹلاتے ہوئے اس نے بہت مشکل سے بہت مشکل سے خود کو
راضی کرتے مڑ کر دیکھا تھا جہاں تھوڑی ہی دیر پہلے وہ حیدر کو گاڑی میں چھوڑ آیا تھا
لیکن اب..

ریاض کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی فون اس کے ہاتھ سے نیچے جا گرا تھا اپنی آنکھوں پر وہ
یقین کرنا نہیں چاہتا تھا

کچھ دیر پہلے جس حیدر کو صحیح سلامت وہ گاڑی میں چھوڑ آیا تھا
اب وہ باہر گاڑی سے ٹیک لگائے نیچے بیٹھا تھا اس کی سفید شرٹ خون سے رنگین ہوتی جا رہی تھی سر
سے بہتا خون چہرے سے ٹپک کر گریبان میں جذب ہو رہا تھا

زندگی کی خوشیوں سے چمکتی اس کی آنکھوں کی چمک اس سے ماند پڑ گئی تھی وہ جو اپنے لباس پر ہلکی سی گرد نہیں لگنے دیتا تھا اس وقت خون سے اس کا وجود سرخ ہو گیا تھا لمحوں میں آنکھیں بند کئے اس کا وجود ایک طرف ڈھلک گیا تھا

"حیدر.....!!!"

ایک فلک شگاف چیخ اس کے لبوں سے نکلی تھی ریاض کو لگا تھا وہ کبھی سانس نہیں لے پائے گا..... جھٹکے سے اس کی آنکھ کھلی تھی پسینے سے اس کا وجود تر ہو چکا تھا آنکھوں میں وحشت سی تھی حلق میں گویا کانٹیں آگ آئے تھے گہری سانس لے کر اس نے خود کو پر سکون کیا "شکر کے صرف خواب تھا"!!!..

ہاتھ کی پشت سے پسینے سے بھگی پیشانی صاف کرتے سائیڈ ٹیبل پر دھرا پانی کا جگ اٹھایا تھا لیکن خالی جگ دیکھ کر یاد آیا کہ رات کو بھرا ہی نہیں تھا پیروں میں سلیپر ڈالے صوفے پر سے شال اٹھا کر اپنے گرد لپیٹتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل آئی تھی کچن میں جا کر فریج کھول کر ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال کر منہ سے لگاتے ہی ایک ٹھنڈک سی پورے بدن میں اترتی محسوس ہوئی آنکھیں بند کئے کچن کاؤنٹر سے ٹیک لگائے وہ گہرے سانس لے لے رہی تھی جبھی کچن کی لائٹ کھلی دیکھ کر حمین صاحب وہاں آئے تھے اور اسے وہاں دیکھ کر چونکے تھے

"پاپا، آپ سوئے نہیں..؟؟!!"

وہ خود بھی چونکی تھی

"میں تو آفس کا کام دیکھ رہا تھا لیکن تم کیوں ابھی تک جگ رہی ہو؟ یشفہ بیٹا.. ٹھیک ہو نہ یہ چہرہ اتنا پیلا
کیوں ہو رہا ہے؟!!..!"

فکر مندی سے کہتے وہ اس کی طرف بڑھے تھے
"میں ٹھیک ہوں پاپا.. بس ایک برا خواب دیکھ لیا تھا..!"
اپنے گال پر رکھے ان کے ہاتھ پر یشفہ نے اپنا ہاتھ کر لہجے میں بشاشت سموتے ہوئے کہا
ورنہ زہن تو ابھی تک خواب کے زیر اثر تھا

"اوہ تو میری بریو ڈاٹر برے خواب سے ڈر گئی..؟؟"

حمین صاحب نے شرارتی انداز میں اس پر طنز کرتے ہوئے کہا کیوں کے وہ جانے تھے اپنی بیٹی کی
صلاحیتوں کو.. انھیں فخر تھا اس پر اللہ نے انھیں بیٹا نہیں دیا تھا لیکن یشفہ بھی ان کے لئے کسی بیٹے
سے کم نہ تھی چھ سال پہلے جب ان کی شریک حیات کا انتقال ہوا تھا تو وہ خود بھی ٹوٹ سے گئے تھے
اپنی بیوی سے انھیں محبت بھی بے انتہا تھی کتنے ہی دن وہ اس صدمے سے نکل نہ سکے تھے بیمار ہو کر
بس اپنے کمرے کے ہی ہو کر رہ گئے تھے ایسے میں یشفہ ہی تھی جس نے پھر سے انھیں زندگی کی طرف
راغب کیا حالانکہ اس کی خود کی عمر ہی کیا تھی اس وقت محظوظ وہ پندرہ سال..
لیکن جس انداز میں اس نے انھیں سنبھالا تھا وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہو گئے
تھے

یشفہ کے خفگی سے دیکھنے پر وہ ہنس دئے تھے

"مذاق کر رہا تھا بیٹا.. چلو اتنا سوار نہ کرو زہن پر سو جاؤ رات بہت ہو گئی ہے!!..!"

حمین صاحب نے شفقت سے سے اس کا سر تھپکا تھا

"ٹھیک ہے میں سو جاتی ہوں لیکن صرف اس شرط پر کے آپ بھی سو جائیں گے اور مزید کوئی کام نہیں کریں گے.. اپنی صحت کا خیال کریں اس عمر میں اتنا کام کریں گے تو بہت جلد بوڑھے ہو جائیں گے آپ..!!"

ان کا بازو پکڑے اپنے ساتھ وہ انہیں ان کے روم میں لے آئی تھی

"ٹھیک ہے دادی اٹاں.. سو جاتا ہوں میں.. کیوں کے میں اتنی جلدی بوڑھا نہیں ہونا چاہتا..!!"

حمین صاحب نے مصنوعی ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے جس انداز میں کہا تھا دونوں ہی ہنس پڑے تھی

بدحواسی میں وہ دونوں گاڑی سے اتر کر ہو سپٹل کی عمارت میں داخل ہوئے چہرے بالکل سیلے پڑ چکے تھے جیسے جسم سے سارا خون ہی نچڑ گیا ہو ریسپشن سے اس کے بارے میں معلوم کر کے دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے دوسرے فلور پر پہنچے تھے جہاں کو ریڈور میں ہی ریاض سر ہاتھوں میں گرائے بیچ پر بیٹھا نظر آیا تھا اس کی خم آنکھیں وحشت زدہ چہرہ خون سے داغدار ہوئے لباس کو دیکھ کر دونوں کا دل ڈوب کے ابھرا تھا

شکستہ قدموں سے چلتے اس کے پاس پہنچ کر احمد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا جس نے چونک کر اسے دیکھا اور بے ساختہ اٹھ کر اس کے گلے لگا تھا

"احمد... میری غلطی ہے.. یہ یہ میری وجہ سے ہوا.. مجھے اسے چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا.."

بھرائی ہوئی آواز میں کہتے ہوئے وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا

"خاموش ہو جا ریاض.. تیری غلطی نہیں ہے یہ.. اللہ کی رضا سمجھ اور خود کو قصور وار مت بول.. تیری وجہ سے نہیں ہوا کچھ... تو سمجھ رہا ہے نہ میری بات..؟؟؟!!"

اپنے ہاتھوں میں اس کا چہرے بھرے احمد نے اسے جھنجھوڑ دیا تھا جو بے آواز روتے خود کو ملامت کئے جا رہا تھا

"میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گا اگر اسے کچھ ہو گیا تو.. یا اللہ کاش کاش میں اسے اکیلے نہ چھوڑ کر گیا ہوتا..!!!"

ہاتھوں میں چہرہ چھپائے وہ اونچا پورا مرد پھپھک کر رو دیا تھا ایک ملال سا تھا جو اس کے دل میں گڑ گیا تھا غلطی نہ ہوتے ہوئے بھی وہ خود کو قصور وار گردان رہا تھا اگر وہیں گولیاں اسے لگتی تو تب بھی شاید اتنی تکلیف نہ ہوتی جتنی اپنے جان سے پیارے دوست کو موت کے منہ میں جاتے دیکھ ہو رہی تھی دکھ کی شدت سے کوریڈور میں موجود ان تینوں کے دل پھٹے جا رہے تھے

"حادثہ.. حادثہ... تیری بات ہوئی ڈاکٹر سے؟ کیا کہا حیدر کے بارے میں..؟؟؟!!"

بے جان قدموں سے حادثہ کو آتے دیکھ تیمور لپک کر اس کی جانب بڑھا تھا اور بے تابی سے اس سے دریافت کیا..

حادثہ نے شدت گریا سے گلابی پڑتی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا جس کی حالت بھی اس سے مختلف نہ تھی

ایک موت کی سی خاموشی وہاں پھیلی تھی جسے حادثہ کی آواز نے توڑا تھا

آپریشن چل رہا ہے .. چار گولیاں لگی ہے اسے دو بازو ایک پیر .. اور ایک سر میں .. تیمور .. تو دعا کر .. بہت کم امید ہے اس کے بچنے کی ..!!"

وہ چاہ کر بھی خود کو رونے سے باز نہیں رکھ پایا تھا
"بیکار باتیں مت کر حارث .. کچھ نہیں ہوگا اسے .. اور رونا بند کر .. تو جانتا نہیں ہے کتنا بڑا کمینہ ہے وہ .. یہ چار گولیاں کچھ نہیں بگاڑ سکتی اس کا .."

حارث کو جھڑکنے کے بعد اس نے ہزبانی انداز میں ہنستے ہوئے کہا تھا جیسے واقعی یہ چار گولیاں اس کے لئے کوئی بڑی بات نہ ہو ..

جب سب ساتھ رہتے تھے ہنسی مذاق کرتے دوسروں کو تنگ کرتے تھے تب کسی نے خواب میں بھی نہ سوچا تھا کہ کبھی بچھڑنا بھی پڑے گا جدائی بھی ہمارا مقدر بن سکتی ہے ..

زندگی کی رونقوں سے بھرپور اس کا ہنستا مسکراتا چہرہ بار بار نگاہوں کے سامنے گھوم جاتا لمحوں میں کیا سے کیا ہو جاتا ہے ابھی صبح ہی تو وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ان سے لڑتا جھگڑتا زندگی کو جیتے کتنا پر سکون تھا کتنا مطمئن تھا لیکن کیسے معلوم کب کیسے یہ زندگی دغا کر جائے کتنی ہی دفعہ وہ اس کی شرارتوں سے تنگ آکر لڑ پڑتے تھے اسے ایک دو لگا بھی دیتے تھے بری بھلی بھی سنا دیتے تھے لیکن ایک وہ ڈھیٹ تھا کہ مجال ہے جو کسی بات کا برا مان جائے بلکہ بے عزتی پر بھی منہ پھاڑ کر دانت نکالے ہنستا رہتا تھا تاکہ سامنے والا اور بٹے اور زچ ہو .. پوری جامعہ میں وہ اپنی انہی حرکتوں کی وجہ سے مشہور تھا سٹوڈنٹس تو ایک طرف پروفیسرز تک اس کی شرارتوں سے بچ نہ پائے تھے ..

ان کا بس نہ چلتا تھا کے آپریشن تھیٹر میں پڑے اس بے جان ہوتے حیدر کو دو چار تھپڑ مار کر اسے
ڈانٹے اسے برا بھلا کہیں گالیاں دیں.. کے بس بہت کر لیا ڈرامہ چل اب اٹھ جا کیئے اور کتنی جان
نکالے گا؟..

آپریشن تھیٹر کے پاس کھڑے احمد نے اپنا تھ بسترہ ہاتھ شیشے کے دروازے پر رکھے اندر دیکھا تھا جہاں
ڈاکٹر اور نرسیں اس پر جھکے کھڑے اسے واپس زندگی کی رنگیوں کا حصہ بنانے کے لئے جان توڑ کوشش
کر رہے تھے احمد کو اس کی جھلک بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی بس میں ہوتا تو اپنی سانسیں اس پر
قربان کر کے بس اس کی زندگی مانگ لیتا..

کرناک ازیت سی اس کی آنکھوں میں چھ رہی تھی
شدت سے اس کا دل بس ایک ہی دعا مانگ رہا تھا کے بس وہ صحیح سلامت یہاں آکر کھڑا ہو جائے.. بس
اور کچھ نہیں... اس کی سانسیں سلامت رہیں اسے کچھ نہ ہو..

"یار لائبہ میری بلو فائل کہاں رکھی ہے تم نے؟!!"

ہر جگہ ڈھونڈنے کے بعد بھی ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تو اس نے کمرے میں سے ہی آواز لگا کر لائبہ سے
پوچھا تھا جو باہر لاؤنج میں بیٹھی فاریہ سے فون پر بات کر رہی تھی

"اس ٹی وی کو تو بند کر جاتی...!!"

حلق پھاڑ کر خبریں پڑھتی نیوز اینکر کی آواز سر میں ہتھوڑے کی طرح برس رہی تھی جھنجھلاتے ہوئے اس
نے ریوٹ کی تلاش میں نظریں دوڑائی تھی

"اب یہ ریوٹ کہاں چلا گیا؟ لائبہ.. ریوٹ کہاں رکھا ہے؟!!"

اس نے پھر آواز لگا کر پوچھا

"ایک تو اتنی مشکل سے دل کو سمجھا بجھا کر پڑھنے بیٹھتا ہوں.. لیکن تبھی یہ سارے مسئلے ہونے ہوتے

ہیں ایک تو جو چیز چاہیے ہوتی ہے وہ ہی وقت پر نہیں ملتی...!!!"

بڑبڑاتے ہوئے وہ صوفے پر پڑے کشن ہٹا کر ریوٹ ڈھونڈ رہا تھا

تبھی اینکر کی پر اسرار آواز پر بریکنگ نیوز نشر کرتے محلے کو اشعر کو وجود جامد ہوا تھا

اینکر کی آواز کسی صور کی طرح اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی..

ناظرین بریکنگ نیوز سے آپ کو آگاہ کرتے چلیں کے کراچی کے علاقے ڈیفنس فیز ٹو کر قریب دو نا معلوم

افراد ایم این اے ظہور دلاور کے بیٹے حمزہ حیدر علی کو گولیاں مار کر فرار..

شدید زخمی حالت میں انھیں ڈی ایچ سی ہسپتال منتقل کیا گیا ہے

ان کی کنڈیشن کے بارے میں تاہم کچھ کہاں نہیں جاسکتا...!!!"

اسے سو فیصد یقین تھا کہ سننے میں یقیناً کوئی غلطی ہوئی ہوگی وہ ان کا حیدر ہو ہی نہیں سکتا.. اس کے

بھلا کیسے گولیاں لگ سکتی ہے؟ اور ہمت کس میں ہے حمزہ حیدر علی کو گولیاں مارنے کی؟؟..

اچھے خیال کی تصدیق کے لئے اس نے بیڈ پر پڑا اپنا فون اٹھایا تاکہ اسے کال کر کے خود دریافت کر

سکے اور اسے پکا یقین تھا کہ ابھی وہ کال اٹھائے گا اور کھے گا

"کیسے اشعر تو نے ایسا سوچا بھی کیسے؟ ابے میں ایم این اے کا بیٹا حمزہ حیدر علی ہوں کسی کے باپ

میں ہمت نہیں مجھے ہاتھ لگانے کی اور تو نے یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ کوئی مجھے گولی مارے گا؟؟.. ہمنہ

"!!!..

اس کا تیز تیز دھڑکتا دل شدت سے ایک ہی التجاء کر رہا تھا کہ بس حیدر ایک دفعہ فون اٹھا لے بس ایک دفعہ اس کی آواز سن لوں اور دل کو چین پڑ جائے...

لیکن اس پل اس کے جسم سے جان نکل رہی تھی جب غیر ارادی طور پر اس کی نظر ٹی وی سکرین پر پڑی پہلے وہ جان بوجھ کر سکرین کو نظر انداز کر رہا تھا لیکن اب جو نظر پڑی تھی تو اس کی آنکھیں ساکت ہو گئی تھی کیونکہ وہاں اب حیدر کی ہنسی مسکراتی تصویر دکھائی جا رہی تھی اس کی آنکھیں اسے وہی دکھا رہی تھی جو وہ دیکھنا نہیں چاہتا تھا

اس کے کانوں میں اسی کا نام سنائی دے رہا تھا جسے وہ سننا نہیں چاہتا تھا پانچ دفعہ بیل جانے کے بعد آپریٹر کی آواز اس کی سن ہوتی سماتوں سے ٹکرائی تھی جو دوسری جانب سے جواب موصول نہ ہونے کا بتا رہی تھی..

انتہائی رش ڈرائیونگ کرتے ہوئے وہ پندرہ منٹ میں وہاں پہنچا تھا جسم سے جیسے جان نکل رہی تھی کار سے نکل کر ریسپشن سے معلوم کر کے بھاگے ہوئے وہ وہاں پہنچا تھا دل غم سے پھٹا جا رہا تھا "یا اللہ اسے کچھ نہ ہو.. میرے اللہ اسے بچا لے.. اس کی زندگی سلامت رہے..!!"

دل میں وہ اللہ سے مخاطب تھا

ہسپتال کا مخصوص دوائیوں کی بو سے رچا بسا ماحول اپنے پیاروں کی زندگی کے لئے اللہ کے بعد ڈاکٹروں سے التجائیں کرتے لوگ.. یہاں سے وہاں جاتے مصروف سے ڈاکٹر نرسیں.. مریضوں کے ساتھ آئے ہوئے پریشانی سے بھاگ دوڑ کرتے لوگ..

ہر کسی سے نظریں چراتا وہ دوسرے فلور پر آیا تھا جہاں سامنے ہی کوریڈور میں وہ سب بیٹھے اسے نظر آئے
تھے انہیں دیکھ کر لگتا تھا جیسے اب ان کے اندر جان باقی نہ رہی ہو صرف خالی جسم ہو.. اور جان رہی
کہاں تھی اب؟؟

کیا واقعی میں ایسا ہوتا ہے کہ جب خود کو کوئی دکھ پہنچے تو اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی اپنے جان سے
پیارے کو تکلیف میں تڑپتے دیکھ ہوتی ہے
اگر یہ سچ تھا تو پھر ان کا بھی وہی حال تھا..

جسم بھلے سے الگ تھے لیکن دل سب کا ایک ہی تھا..
جب جسم کے کسی حصے میں تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم درد سے تڑپ اٹھتا ہے..
اور پھر اندر زندگی اور موت کی جنگ لڑتا وہ انسان ان کے لئے دل کی ہی اہمیت رکھتا تھا
اتنی دیر سے وہ تکلیف میں تھا تو ان کو کیسے چین پڑ سکتا تھا؟

یہ دوستی بھی نہ جانے کتنا عجیب رشتہ ہے جس سے سب سے زیادہ لڑتے ہیں اسی پر جان چھڑکے ہیں
..

اگر دوست کو کوئی کچھ کہ دے تو سب آستین چڑھا کر لڑنے مرنے پر اتر آتے
دوسروں کو تو جان بوجھ کر لڑوانے کے بعد آرام سے بیٹھ کر مزے سے تماشا دیکھتے لیکن جب خود کے
درمیاں کسی بات پر اختلاف ہو جاتا اور بات بات میں پائی تک پہنچ جاتی تو لڑنے بھڑنے اور مار کٹائی کے بعد
خود ہی صلح کر لیتے

"چل کمینے جیسا تو کہ رہا ہے ویلے ہی کر لیتے ہیں..!"

"اؤئے تو دوست نہیں بھائی ہے ہمارا.. سوچ بھی کیسے لیا تو نے کے ہم تجھ سے ناراض ہو سکتے ہیں
..؟؟!!"

کو ریڈور کی ہولناک خاموشی کو اس کے قدموں کی چاپ نے توڑا تھا
سب نے ہی چونک کر بے ساختہ گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا

جس کے چہرے پر ازیت ہی ازیت رقم تھی
پر شکوہ انداز میں اس نے ان سب کو دیکھا تھا

"میں بھی تو دوست تھا مجھے کیوں نہیں بتایا؟ کیا میرا کوئی رشتہ نہیں اس سے ؟...!!"

حادثہ اس کے پاس آیا تھا اور کچھ بھی کہے بغیر اس کے گلے لگ گیا تھا
وہ رونا نہیں چاہتا تھا لیکن پھر بھی اس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے تھے ان دونوں کو جیسے آنسو بہانے کا
بہانہ مل گیا تھا

دنیا کا سب سے انمول رشتہ دوستی ہی تو ہے

ایک ساتھ ہنستے کھیلتے لڑتے جھگڑتے انہوں نے ساتھ گزارے تھے
کبھی بھولے سے بھی جدا ہونے کا نہیں سوچا تھا

کل تک تو سب ٹھیک تھا کوئی فکر کوئی پریشانی نہیں تھی پھر آج یہ کیا ہو گیا تھا؟
کیا یہ ضروری تھا؟ گولیاں صرف اسے ہی لگنی تھیں؟

وہ ہی کیوں؟

ان کے دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لے تھے لیکن پھر بھی ایک موبہوم سی امید تھی کے

نہیں اسے کچھ نہیں ہو گا..
کچھ ہو ہی نہیں سکتا اسے..

ارے یہ تو صرف چار گولیاں ہیں اگر اسے چالیس بھی لگ جائیں تو بھی اسے کچھ نہ ہو..
اس کے اندر صرف ہڈیاں نہیں بلکہ ڈھیٹ ہڈیاں ہیں..

وہ کہاں آسانی سے جان چھوڑے گا..؟!!

یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ وہ ان سب کی جان تھا

اب جسموں سے کبھی جان نکلنے کے بعد کوئی زندہ رہا ہے کیا؟

"ارے تم جانے نہیں ہو مجھے.. حمزہ حیدر علی ہوں میں وہ بھی ایم این اے کا بیٹا.. اگر مر بھی گیا نہ تو

بھی چین نہیں لینے دوں گا تم لوگوں کو بھوتوں کی طرح تمہارے آگے پیچھے گھومتا رہوں گا..!!"

جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے بیچ کی بیک سے سرٹکائے اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی..

حیدر کی آواز اسے اپنے قریب ہی سنائی دی تھی

کبھی اس نے کتنے فخر سے کہا تھا اور وہ اسے ہمیشہ ہی بے زاری سے جھاڑ دیتے تھے..

"مطلب کے تو مرنے کے بعد بھی جان نہیں چھوڑے گا؟؟...!!"

ریاض کو آج شدت سے اس کی اہمیت کا اندازہ ہو رہا تھا..

ذہن کے پردے پر اس کے ساتھ گزرے کتنی پل کتنے ہی لمحے ایک کے بعد ایک فلم کی طرح چل رہے

تھے..

وہ کتنا ضروری تھا کتنا اہم تھا ان کی زندگی میں..

اس کے بغیر تو ان کا دن ہی نہیں گزرتا تھا

ایسا تو کبھی ان کی زندگی میں کوئی دن نہیں گزرا تھا جو اس کی شرارتوں کے بغیر ہو..

دیوار سے ٹیک لگائے دونوں ہاتھ سینے پر لپیٹے سر جھکائے کھڑے اسے نہ جانے کتنا وقت بیت گیا تھا

لیکن اس کی حالت میں کوئی فرق نہیں آیا تھا اور یہ وقت ہی تو تھا جو رک سا گیا تھا

ایک ڈر سادل میں کندلی مار کر بیٹھا تھا..

وہ رویا نہیں تھا بلند آواز سے تو بلکل بھی نہیں..

لیکن آنسوؤں پر کب کسی کا بس چلا ہے؟ ایک تو اتر سے آنکھوں سے نکلتا مائع اس کے چہرے پر بہ رہا

تھا دفعتاً فون بجنے پر وہ چونکا تھا اگلے ہاتھ کی پشت سے بھگیے گال صاف کرتے ہوئے اس نے جینز کی

جیب میں سے فون نکالے ہوئے ایک نظر اس سب کو دیکھا تھا

جو بلکل چپ چاپ نڈھال سے بیٹھے تھے کہنے کو کچھ بچا ہی نہ ہو جیسے..

اسے یاد نہیں پڑتا تھا کبھی سب کے ایک ساتھ ہونے کے باوجود خاموشی تو دور کی بات اس قدر وحشت

ناک خاموشی ان کے درمیان رہی ہو

اس نے موبائل کی جلتی سکرین کو دیکھا جہاں "نور کالنگ" کے الفاظ چمک رہے تھے..

وہاں سے تھوڑا سا ایڈ پر آتے ہوئے اس نے کال یس کر کے کان سے لگایا تھا

"السلام علیکم....!!"

بھاری آواز میں کیا گیا اس کا سلام زرنور نے جیسے سنا ہی نہ تھا

"احمد.. کیا ہوا ہے حیدر کو؟ وہ ٹھیک تو ہے نہ؟ کچھ ہوا تو نہیں نہ اسے؟.. پلیز کچھ تو بتاؤ احمد...!"

بے تحاشہ روتے ہوئے اس نے رک رک کر بے تابی سے کہا تھا
"کیسے پتا چلا تمہیں؟!!..!"

اس کے سوالوں سے نظریں چراتے ہوئے اس نے بھی جوابا سوال پوچھا
"لائبہ نے بتایا.. اور نیوز پر بھی دکھا رہے ہیں.. احمد کچھ ہوا تو نہیں نہ اسے؟ پلیز کچھ بولو ورنہ میرا دل بند
ہو جائے گا..!!..!"

اس کی بھگی آواز اس کا درد وہ صاف محسوس کر سکتا تھا..
وہ خود کو کوئی تسلی نہیں دے پا رہا تھا پھر اسے کیا کہتا؟
"پریشان مت ہو نور.. کچھ نہیں ہوگا اسے آپریشن چل رہا ہے تم دعا کرو.. اسے اس وقت تمہارے آنسوؤں
سے زیادہ دعاؤں کی ہی ضرورت ہے..!!..!"

اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے وہ نرمی سے بولا تھا ورنہ دل تو درد سے پھٹا جا رہا تھا
"کیا میں وہاں آجاؤں احمد..؟ بس تھوڑی دیر کے لئے؟!!..!"

زر نور کے بے قراری اور بے چینی سے کہنے پر اس نے سہولت سے اسے منع کیا تھا
"ابھی مناسب نہیں ہے.. رات بہت ہو گئی ہے صبح میں تمہیں خود لینے آجاؤں گا..!!..!"
وہ ناچاہتے ہوئے بھی مان گئی تھی

قریبی مسجد سے فجر کی اذان کی صدائیں بلند ہوئی تھی ساری رات ان کی وہیں سرد کوریڈور میں پل پل
ازیت میں گزری تھی کسی کے پاس تسلی کے دو لفظ نہ تھے ایک دوسرے کو کہنے کے لئے..

لگتا تھا جیسے اب کچھ کہنے کے لئے بچا ہی نہ ہو.. ایک دھڑکا سادل کو لگا ہوا تھا

کہاں جا رہا ہے تو؟؟!!.."

تیمور نے حارث کو شکستہ قدموں سے وہاں سے جاتے دیکھ پوچھا

"ناز پڑھنے..!!.."

بھاری آواز کے ساتھ کہ کر وہ رکا نہیں تھا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا

ایک خالی سی نظر آپریشن تھئیٹر پر ڈال کر اس نے اشعر کو دیکھا تھا

نظریں چارہونے پر تیمور کے کچھ کئے بغیر ہی اس نے اثبات میں سر ہلادیا تھا..

دونوں ساتھ ہی حارث کے پیچھے گئے تھے

صرف ایک ہستی ہی تو تھی جس کے سامنے وہ اس کی زندگی کی بھیک مانگ سکتے تھے..

وہ جو سچے دل سے پکارنے والوں کو خالی ہاتھ نہیں رہنے دیتا..

احمد کی کوئی نماز کبھی قضا نہیں ہوتی تھی لیکن ریاض کی حالت پیش نظر اس نے قضا پڑھنے کا ارادہ کیا

تھا اور نہ جانے کس وقت آپریشن ختم ہو جائے ایسے میں کسی کو تو وہاں ہونا چاہیے تھا نہ..

اس نے تاسف سے ریاض کو دیکھا تھا جو بیچ پر دونوں ہاتھ سینے پر باندھے خلا میں دیکھتے نہ جانے کس

گہری سوچ میں گم تھا ہونٹوں پر جیسے قفل پڑ گئے تھے کبھی نہ بولنے کی قسم خالی ہو.. ایک چپ سی اسے

لگ گئی تھی.. احمد اسے کچھ کہنے کا ارادہ کیا ہی تھا جبھی آپریشن تھئیٹر کا دروازہ کھلا تھا ان دونوں نے

پہلے چونک کر دیکھا اور پھر بے قراری سے باہر آنے والے ڈاکٹر کی جانب بڑھے..

"پیشنٹ کے پیرنٹس؟؟!!.."

ڈاکٹر نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"وہ آؤٹ اف کنٹری ہیں انہیں انفارم کر دیا ہے صبح تک پہنچ جائیں گے.. اور

"ڈاکٹر.. اب اب کیسا ہے حیدر؟ وہ ٹھیک تو ہے نہ؟ کچھ ہوا تو نہیں نہ؟!!..!"

بے قراری حد سے سوا تھی دل سوکھے پے کی طرح کانپ رہے تھے کے پتا نہیں ڈاکٹر کیا کہ دے..

"ریلیکس ینگ بوائے.. آپریشن کر کے بازو اور پیر میں لگی گولیاں تو ہم نے نکال دی ہیں

اور قسمت اچھی تھی اس کی جو سہروالی گولی صرف ٹچ ہو کر گزری.. شاید کلرز نے جاتے جاتے ماری تھی

جسبھی نشانہ چوک گیا.. بٹ ہنز سیوناؤ.. حالت خطرے سے باہر ہے لیکن ابھی سکون اور ادویات کے زیر

اثر ہیں اس وجہ سے ہوش نہیں آیا..!!..!"

ڈاکٹر کی آواز ان کے لئے نئی زندگی کی نوید کی طرح تھی بے ساختہ خوشی سے دونوں ایک دوسرے کے گلے

کے تھے "اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے..."

آنکھوں سے بہتے آنسو اور ہونٹوں پر ہنسی.. سمجھ نہیں آ رہا تھے دونوں ہنس رہے ہیں یا رو رہے ہیں..

گزری رات کسی قیامت سے کم تو نہ تھی..

ڈاکٹر بھی انہیں دیکھ کر مسکرا دئے تھے جو خوشی سے دیوانے ہوئے جا رہے تھے

"ابھی انہیں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا تو آپ مل سکیں گے.. بٹ دھیان رکھیں کے کوئی شور شرابہ

نہ ہو..!!..!"

ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہہ کر ان دونوں کا شانہ تھپکا تھا اور اپنے روم کی جانب بڑھ گئے تھے..

"ہمنہ شور شرابہ.. ارے ڈاکٹر اب تو جشن ہو گا جشن..!!..!"

کھڑکی سے چھن چھن کر آتی سورج کی کرنیں سیدھی بیڈ پر سوئے اس کے چہرے پر پڑی تھی بھاری ہوتی پلکیں اٹھا کر اس نے دیوار گیر گھڑی دیکھی جہاں صبح کے آٹھ بج رہے تھے وہ ہڑبڑا کر اٹھی ..

"میں اتنی دیر تک سوتی رہی؟ .. اف نماز بھی نکل گئی .. سوری اللہ تعالیٰ ..!!"

دل میں اللہ سے مخاطب ہوتے جلدی سے بلینکٹ ہٹا کر کھڑی ہوئی اور الماری میں سے ہلکے انگوری رنگ کا لان کا سوٹ نکال کر واش روم میں گھس گئی ..

پندرہ منٹ میں شاور لے کر تویلے میں بال لپیٹے باہر آئی ..

ایک تو گیلے بال اوپر سے گھنے اور لمبے .. اسے سخت الجھن ہوتی تھی انہیں سلجھاتے ہوئے .. لیکن اس کی نانو کبھی اسے کٹوانے نہیں دیتی تھی کے لڑکیوں تو مرتی ہے ایلے بالوں کے لے اور تم کٹوانے چلی ہو ..؟

جیسے تیس بال بنا کر بیڈ پر پڑا دوپٹہ اٹھا کر شانو پر پھیلاتے وہ کمرے سے باہر آئی تھی جہاں لاؤنج میں ہی نانو بیٹھی نیوز دیکھ رہی تھی

"السلام علیکم نانو ..!!"

بلند آواز میں سلام کرتے ہوئے وہ لاؤنج سے ملحکہ اوپن کچن میں آئی

"وعلیکم السلام .. آج دیر ہو گئی اٹھنے میں؟ ..!!"

انہوں نے جواباً پوچھا

"جی بس وہ آج یونی جانے کا دل نہیں تھا اسی لے دیر ہو گئی ..!!"

اس نے فریج سے دودھ کا پیکٹ نکال کر کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے کہا

"آپ چائے پیئے گی یا ناشتہ بنادوں؟!!"

"چائے تو میں پی چکی ہوں ایسا کرو ناشتہ بنا لو.. دوپہر کے لئے بھی کچھ دیکھ لینا ہو سکتا ہے تمہاری پھوپھو آجائے...!!"

جس انداز میں انہوں نے پھوپھو کا ذکر کیا تھا انوشے کو ہنسی آگئی تھی کیوں کے نانو کو کبھی کبھی اس کے ددھیال والے پسند نہیں رہے تھے وہ تو شکر کے سب ہی اپنے گھر بار سمیت بیرون ملک مقیم تھے بس عظیم صاحب (انوشے کے والد) کی ایک بہن یہی کراچی میں رہتی تھی جن کے اکلوتے بیٹے ابرار سے اس کی نسبت طے تھی..

انوشے کی والدہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی تھی اور انوشے کا بھی کوئی بھائی بہن نہ تھا.. جب وہ انٹر میں تھی تب ہی ان کے والدین کا ایک کار ایکسیڈنٹ میں انتقال ہو گیا تھا اکلوتی بیٹی اور داماد کے مرنے کے بعد زمرہ بیگم غم سے نڈھال ہو گئی تھی اسی وجہ سے انہوں نے اپنے آبائی گھر کو کرائے پر دے کر یتیم اور جواں سال نواسی کے ساتھ رہنے کو ترجیح دی.. انوشے کی شادی وہ اپنی دوست کے پوتے سے کرنا چاہتی تھی لیکن عظیم صاحب نے بچپن میں ہی اپنی بہن کے اصرار کرنے پر انوشے کی منگنی کر دی تھی نانو کو اس کا خاصا قلق تھا جس کا وہ برملا اظہار بھی کرتی رہتی تھی

نہ جانے کتنا وقت بیت گیا تھا اس کا زہن ہنوز تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا دفعتاً ذہن کے خالی پردے پر

دائیرے سے بننے اور ٹٹنے گے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ یہ کیا ہے؟

اس کے کان سے مختلف آوازیں ٹکرا رہی تھیں جیسے کوئی اسے پکار رہا ہو بار بار اس کا نام لے رہا ہو..
پھر سے تاریکی میں ڈوبے اس کو دماغ کو جھٹکا سا لگا تھا بہت مشکل سے اس نے اپنی کئی گھنٹوں سے
بند آنکھوں کو آہستہ سے کھولا تھا..

اپنے اوپر جھکے کھڑی بے قرار بے چین مضطرب سی شکلوں کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پوری کھل گئی تھیں
جیسے کسی بھوت کو اچانک سے دیکھنے کے باعث ڈر کر کھل جاتی ہے
اس کے آنکھیں پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے سب کو دیکھنے پر وہ تعجب سے اسے دیکھنے لگے
"حادثہ نے اشارے سے احمد سے پوچھا جس نے لا علمی سے شانے اچکا دیئے..
"کیوں بے.. گونگا ہو گیا ہے؟ زبان نکال دی ڈاکٹر نے تیری؟ بول کیوں نہیں رہا؟ ہیں؟!!..!"
اس کے ایک ٹک سب کو گھورنے پر ریاض نے تشویش سے کہتے ہوئے جیسے ان سب کے دل کی بات
کہی تھی
"میں مر گیا؟!!..!"

اس کے لبوں سے حیرت بھری سرسراہٹ آواز نکلی..
اور اتنی ہلکی تھی با مشکل ہی وہ لوگ سن پائے
"بیڑا غرق.. اتنی دیر میں بولا بھی تو کیا.."

"اے بے تو مر گیا ہوتا تو کیا تجھے ہماری شکلیں نظر آتی؟ منکر نکیر پہنچ گئے ہوتے تیرے پاس اب تک سوال
جواب کے لئے..!!..!"

"مجھے لگا تھا کہ.. صرف مجھ جیسے ہی.. جہنم میں ڈالے جائیں گے لیکن.. لیکن تمہارے اعمال تو مجھ سے بھی چار ہاتھ آگے.. کمینو.. تمہاری روحیں مجھ سے پہلے ہی یہاں چکراتی پھر رہی ہیں.. آہ..!!!"

تکلیف کے باعث دقت سے اٹک اٹک بولنے ہوئے
اس نے بے زاری سے سر جھٹکنا چاہا لیکن سر میں اٹھتی شدید ٹیسوں کے باعث کراہا کر رہ گیا..
جب کہ وہ سب حیرانی سے منہ کھولے اس کو سن رہے تھے

"یہ پاگل ہو گیا ہے..!!!"

"یادداشت چلی گئی اس کی..!!!"

"میرے خیال سے ڈاکٹر سے آپریشن میں کوئی غلطی ہو گئی..!!!"

"لگتا ہے بھولے سے کوئی دوسرا فنکشن انسٹال کر دیا اس کے دماغ میں..!!!"

"جسم بچ گیا اور دماغ مر گیا.. جبھی یہ خود کو جہنم میں سمجھ رہا ہے اور ساتھ ہمیں بھی..!!!"

میں تو کہتا ہوں کہ وہ بڑا والا گلہ ان ایک بار اس کے سر پر مار کر چیک کر ہی لینا چاہیے..

اس کے گرد دائرہ بنا کر کھڑے اس کو پر سوچ انداز میں مشاہدہ کرتے وہ سب ایسے متبادلہ خیال کر رہے

تھے جیسے ہسپتال کے بیڈ پر پڑا ٹوٹا پھوٹا سفید پٹیوں میں جکڑا وہ ان کا جگری دوست حیدر نہ ہو بلکہ بائو کی

لیب میں پڑا کوئی مینڈک ہو جس کے بارے میں آپریشن سے پہلے ٹیچر اس کے باڈی پارٹس کے بارے

میں بریف کرتا ہے

احمد نے اپنا سر پکڑ لیا تھا ان کی فضول منطق پر اس سے پہلے کے مزید نیواپ ڈیٹڈ حیدر ورژن پر تحقیق کرنے کے ساتھ ساتھ چھری کانٹے اٹھا کر خود ہی اس کا آپریشن کرنا شروع ہو جاتے وہ جا کر ڈاکٹر کو بلا لایا تھا

جنہوں نے آتے ہی پہلے سب کو اس بے چارے کے پاس سے ہٹایا جسے سانس بھی پتا نہیں آرہی تھی کے نہیں ..

لیکن تب تک اس کا زہن پھر سے غنودگی میں ڈوب چکا تھا

"کیا اس کی یادداشت چلی گئی ہے ڈاکٹر؟؟!!..!"

ریاض نے بے تابی سے پوچھا ..

"نہیں۔ کیوں کے یہ کیس اتنا سیرئس نہیں تھا نہ ہی سر پر کوئی وزنی چیز لگی ہے یادداشت جانے کا

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ..!!..!"

نبض چیک کرتے انہوں نے پرو فیشنل اور نرم انداز میں جواب دیا

"تو پھر یہ ایسی بہکی بہکی باتیں کیوں کر رہا ہے ؟!!..!"

تیمور نے اچھنبے سے ان سے پوچھا جو اس کی ڈرپ میں انجکشن لگا رہے تھے

"فوری آپریشن کے بعد مریض کو جو اس میں آنے میں ٹائم لگتا ہے فلحال تو میں نے سکون آورا انجکشن لگا

دیا ہے انشاء اللہ جب سو کر اٹھے گا تو بہتر فیل کرے گا ..!!..!"

انہوں نے مسکراہٹ چہرے پر سجائے پریشانی سے کبھی حیدر کو کبھی خود کو دیکھتے ان لوگوں کو کہا تھا
جنہیں دیکھ کر لگتا نہیں تھا کہ یہ وہی کل رات والے لڑکے ہیں جو دوست کے گولیاں لگنے پر خود
مرنے جیسے ہو گئے تھے

وہاں موجود ہر شخص نے ان کو رات بھر پل پل جیتے پل پل مرتے دیکھا تھا..
گزری رات کسی قیامت سے کم تو نہ تھی..

جس نے بھی دیکھا رشک ہی کیا ان کی بے مثال دوستی پر..

مخلص دوست تو ویسے ہی خدا کی عطاء کردہ نعمت کی طرح ہوتے ہیں..

آج کل نفسا نفسی کے دور میں کوئی کسی کو صرف حال احوال پوچھنے کے لئے ہی فون کر لے تو بیچارے
کے سرخو امخوہ کی ٹینشن سوار ہو جاتی ہے کے..

اس نے مجھے فون کیوں کیا ہے؟..

حال چال پہلے تو کبھی نہ پوچھا..

اس کو آج میری یاد آ کیسے گئی..

پیسے ہی مانگنے ہوں گے کنگلے کو..

غرض یہ کہ ان کے جیسی مثالی دوستی کہانیوں فلموں ڈراموں میں تو دکھادی جاتی ہے لیکن حقیقت میں
ایسا بہت کم ہوتا ہے جیسے کہ یہ لوگ..

لیکن جن کی زندگی میں واقعی میں مخلص دوست ہوں وہ سچ میں خوش نصیب ہوتے ہیں..

اور کچھ لوگوں کو ایسے دوستوں کی پہچان ہی نہیں ہوتی .. وہ اپنی بد قسمتی سے ان کی ناقدری کرتے ہوئے کھودیتے ہیں اور بعد میں سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آتا

دوستوں کے دل تو گرے سمندر کی مانند ہوتے ہیں جن میں اپنے جگر گردے کی حیثیت رکھنے والے دوستوں کے ہزاروں راز دفن ہوتے ہیں ..

جن میں وقتاً فوقتاً دوست کو بلیک میل کرنے کے لئے لہریں اٹھتی رہتی ہیں ..

"دیکھیں آپ سب روم سے باہر جائیے .. پیشنٹ کے پاس رش مت لگائیے .. آپ سے کہا بھی تھا کہ

ایک وقت میں صرف دو لوگ ہی مل سکتے ہیں .. لیکن پھر بھی آپ سب ایک ساتھ آگئے ..!!"

حیدر کے سر کے پاس کھڑی ڈرپ چلنج کرتے اس نرس نے خاصی نرمی سے انہیں عزت سے باہر دفع ہو جانے کے لئے کہا تھا

رات تو سب گونگے بے بیٹھے تھے جیسے کبھی ایک لفظ بھی زبان سے نہ نکالا ہو .. لیکن اب تو شاید ان کے اندر بیٹھا کوئی مبھوت انگڑائی لے کر جاگ اٹھا تھا

ہسپتال میں ایسے دندناتے پھر رہے تھے جیسے کچھ روز کے لئے بوریا بستر سمیٹ کر وہیں شفٹ ہو گئے ہوں ..

بینچ پر بوڑھے انکل کے ساتھ بیٹھے ان کی دکھ بھری داستان سننے تیمور کو زور سے گدی پر ایک چیڑ پڑتی ہے ..

جسے آدھے گھنٹے پہلے چائے لینے بھیجا تھا لیکن وہ بیچ میں ہی اسٹاپ پر انکل کی داستان سننے بیٹھ گیا تھا

اس کو سخت سست سناتے ہوئے حارث نے ساتھ ہی ہاتھ سے اشارہ کر کے اشعر کو اوپر جانے کا کہا تھا جو ریسپشن پر کھڑا وارڈ بوائیز اور دو چار لوگوں کو ہنستے ہوئے حیدر کے کارنامے بتا رہا تھا اتنے میں کوریڈور سے بگل میں اخبار دبائے ایک ہاتھ میں کھانے کی چیزوں کا شاپر پکڑے دوسرے ہاتھ سے کیک رسک کھاتے مگن ساریاض آتا دکھائی دیتا ہے مسکرا کر خوش اخلاقی سے چلتے پھرتے لوگوں کی خیریت دریافت کرتا..

اور سب اس بات پر حیران تھے کہ اس کی آواز کب واپس آئی؟
کیوں کے کل تک تو میں نہ بولوں کی قسم کھائے بیٹھا تھا..

اس نے کلائی میں بندھی گھڑی دیکھی جہاں صبح کے ساڑھے سات بج رہے تھے گزری رات یاد کے ایک جھرجھری سی آگئی تھی ایک گہری سانس لے کر اس نے پرائیویٹ روم میں آڑے ترچھے پڑے ان لوگوں کو دیکھا تھا جو ایلے پر سکون اور مدہوش ہو کر پڑے تھے جیسے سر سے کوئی بھاری وزنی بوجھ اتر گیا ہو..

نرس نے اپنی موجودگی میں سب کو باہر نکالا تھا لیکن اس کے جاتے ہی وہ سب پھر سے نظر بچا کر اندر گھس آئے تھے..!!

جس کو جہاں جگہ ملی وہیں پڑ گیا نیند سے سب کی آنکھیں سرخ اور بوجھل ہو رہی تھی
"ریاض.. میرے ساتھ ایئر پورٹ چل..!!"

احمد نے کاؤچ پر پڑی اپنی جیکٹ اٹھا کر پہنتے ہوئے اسے کہا جو فون میں انسٹا کھولے مصروف تھا
"کیوں؟..!!"

موبائل سے سر اٹھا کر اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"انکل اور آئی کوریسیو کرنے جانا ہے...!!"

احمد کا اشارہ حیدر کے پیرینٹس کی طرف تھا جو کسی عزیز کی شادی میں ابروڈ گئے ہوئے تھے..

ان کو اطلاع بھی احمد نے ہی دی تھی

اکلوتے بیٹے کے گولیاں لگنے کا سن کر وہ سخت پریشانی میں جو بھی پہلی فلاٹ ملی اس سے ہی وطن واپس پہنچ رہے تھے..

حیدر کر والدین نے گھر والوں کی مرضی کے خلاف کورٹ میرج کی تھی جس کی وجہ سے ان دونوں کے ہی گھر والوں نے ان سے قطع تعلق کر لیا تھا..

ریاض اپنا موبل آف کرتا کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا وہ دونوں باہر آئے تو دو چار نیوز چینل والوں کے نمائندے وہاں موجود تھے جو ایم این اے کے بیٹے حیدر کی کنڈیشن کے بارے میں کچھ جاننے کی کوشش میں ہلکان ہو رہے تھے..

"میری تو ایسی حالت نہیں جو پریس کے سامنے جاؤں.. میں گاڑی نکالتا ہوں تو ہی ان کو ڈیل کر...!!"

جیب سے کار کی چابی نکالے ریاض نے اسے کہا تھا جس نے اثبات میں سر ہلایا..

آستین کے کف فولڈ کر کے کہنیوں تک کرتے وہ ان کی جانب بڑھا..

جینز پر ملگجی سی براؤن شرٹ پہنے آستینیں فولڈ کئے دونوں ہاتھ جینز کی جیبوں میں ڈالے سنجیدہ تاثرات چہرے پر سجائے آنکھوں پر گاگلز لگائے وہ ان ریپٹرز اور کیمہ مینز کے گھیرے میں کھڑا تھا۔ کیمروں کی

فلش سیدھی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی سنجیدہ مگر شائستگی سے وہ ان کے سوالوں کے جواب دے رہا

تھا پارکنگ کی طرف جاتے ریاض نے ایک نظر اس پر ڈالی تھی جو کسی ریاست کے شہزادے جیسی شان و شوکت رکھتا تھا۔

کیا بولنے کا سٹائل.. کیا رہن سہن کیا ڈریسنگ سینس.. اس کا ہر انداز ہی سامنے والے کو گھائل کر دیتا تھا

وہ خود بھی دل میں اس کی شاندار پرسنلیٹی سے مرعوب ہوا تھا..

"کیا ہوا پرسنل؟ آج یونی جانے کا ارادہ نہیں؟!!"

اخبار کی شہ سرخیوں پر نظر ڈالنے انہوں نے لیشہ سے پوچھا تھا جو بے دلی سے کافی کے گھونٹ بھر رہی تھی سامنے پڑا اس کا ناشتہ بھی ٹھنڈا ہو چکا تھا جسے اس نے ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا

"دل نہیں کر رہا پاپا..!!"

کافی کا آدھ پیا کپ بھی واپس رکھ دیا موبائل اٹھا کر بے مقصد ہی نیوز فیڈ چیک کرنے لگی..

"کیا ہوا بیٹا؟ ابھی تک خواب کے زیر اثر ہو؟!!"

انہوں نے غور سے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا جس پر مامول سے ہٹ کر نہ کوئی شوخی شرارت تھی نہ ہی کوئی جوش خروش آج تو زیادہ بات بھی نہیں کی ورنہ تو روزانہ ہی ڈائنگ ٹیبل پر وہ خوب چھپاتی یہاں وہاں کی ڈھیروں باتیں کرتی تھی

"نہیں پاپا.. صبح اٹھنے کے بعد خواب کبھی یاد بھی رہتے ہیں کیا؟.. اور میں تو ابھی یہی سوچ رہی تھی کہ میں نے دیکھا کیا تھا؟!!"

اس نے لہجے میں بشاشت پیدا کرتے ہوئے مسکرا کر کہا

"چلو کوئی بات نہیں جو بھی دیکھا تھا اسے بھول جاؤ.. اور اگر یونی نہیں جانا تو میرے ساتھ ہو سپیٹل چلو
"!!.."

حمین صاحب نے اخبار فولڈ کر کے میز پر رکھتے ہوئے کہا..

"ہو سپیٹل کیوں پاپا؟؟ آپ ٹھیک تو ہے نہ؟!!.."

اس نے حیرانی اور پریشانی کے لے جملے تاثرات سے جلدی سے توس پر جم لگا کر ان کی پلیٹ میں رکھتے
ہوئے پوچھا

"گھبراؤ نہیں بیٹا.. میں ٹھیک ہوں مجھے کچھ نہیں ہوا.. تمہیں توصیف یاد ہے؟ جس کی گارمنٹس کی
فیکٹریز ہیں....!!.."

"توصیف انکل؟.. ایک منٹ سوچنے دیں...!!.."

گال پر انگلی سے دستک دیتے آنکھیں خلاء میں مرکوز کئے اس کا پر سوچ انداز دیکھ کر وہ ہنس پڑے تھے
..

"ہاں آگیا یاد.. یہ توصیف انکل وہیں ہے نہ جن کے سر کا آدھا گلشن اجڑ چکا..؟!!.."

پر جوش انداز میں کہتے ہوئے اس کا اشارہ انکل کے آدھے بالوں سے پاک سر کی طرف تھا
"یشفہ...!!.."

مصنوعی تنبہ کرتے ہوئے کافی ختم کر کے کپ میز پر رکھتے وہ اٹھ کھڑے ہوئے..

"سوری...!!.."

اس نے جھٹ کہا..

"ویلے انہیں ہوا کیا ہے پایا؟ کہیں اس عمر میں ہیئر ٹرانسپلانٹ تو نہیں کروا رہے؟!!..."

کرسی پر سے کوٹ اٹھا کر حمین صاحب کو پکڑاتے وہ پھر شرارت سے گویا ہوئی..

"دو دن پہلے ہارٹ اٹیک ہوا ہے اسے.. بزنس کی مصروفیت کی وجہ سے میں جا ہی نہیں سکا پوچھنے.. ابھی

آفس جاتے ہوئے پہلے اس کی عیادت کرتے ہوئے جاؤں گا تمہیں چلنا ہے تو ریڈی ہو جاؤ..!!"

کوٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے انہوں نے اس کے سر پر چپت لگاتے ہوئے کہا

"گھر میں بیٹھ کر بور ہونے سے اچھا ہے میں آپ کے ساتھ ہی چلتی ہوں.. اور ہاں آج کا سارا دن میں

آپ کے ساتھ گزاروں گی.. جہاں جہاں آپ جائیں گے وہاں میں بھی جاؤں گی.. اور خبردار جو آپ نے

ہائم سے کہ کر مجھے زبردستی گھر بھجوا یا تو..!!"

انگلی اٹھا کر وارننگ دیئے والے انداز میں اس کے ناک چڑھا کر کہا

"جو آپ کا حکم پر نسیس..!!"

وہ ہنستے ہوئے تیار ہونے چل دی.

"شکر ہے بچے کو ہوش آگیا..!!"

تسبیح کرتے نیوز دیکھتے ہوئے ان کے لبوں سے نکلا..

"کس کے بچے کو ناناؤ؟!!"

ناشتہ تیار کرتے ہوئے اس نے مصروف سے انداز میں پوچھا..

"رات کچھ بد بخت اس معصوم کو گولیاں مار کر چلے گئے تھے.. شکر ہے اللہ نے اس کو زندگی

دے دی..!!"

انڈے پھینٹے ہوئے اس نے ذرا سا آگے ہو کر تجسس کے ہاتھوں اچک کر لاؤنج میں لگی سکرین دیکھی تھی..

"خدا غارت کرے ایسے لوگوں کو جو خود تو کچھ کر نہیں سکتے اور چند سو روپوں کے لئے ماؤں کی گود اجاڑ دیتے ہیں...!!!"

نانو کی آواز اسے سنائی نہیں دے رہی تھی اس کے ہاتھ ساکت ہو گئے تھے وہ ایک ٹک سکرین کو دیکھ رہی تھی جہاں ایک طرف حیدر کی تصویر دکھائی جا رہی تھی اور دوسری طرف میڈیا سے بات کرتے ہوئے احمد کی ویڈیو..

اسے ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے آنکھیں جیسے پتھر سی گئی تھی..

باؤل کاؤنٹر پر رکھ کر بھاگ کے کمرے میں آئی تھی ادھر ادھر فون تلاش کرتے اس کا دل بند ہوا جا رہا تھا

ڈریسنگ پر پڑا فون اٹھا کر جلدی سے فون بک میں سے تیمور کا نمبر ڈھونڈ کر ڈائل کر کے کان سے لگایا.. اس کے ہاتھ لرز رہے تھے مضبوطی سے فون کو پکڑا ہوا تھا

دو بیل کے بعد فون ریسپو کر لیا گیا تھا

"الوش... سب خیریت ہے نہ؟ تم ٹھیک ہو نہ؟...!!!"

تیمور کی پریشان آواز اس نے جیسے سنی ہی نہیں..

"تت تیمور.. حیدر ٹھیک ہے نہ؟ کیا ہوا اسے؟...!!!"

بیتابی سے کہتے ہوئے وہ خود کو رونے سے باز نہ رکھ پائی تھی

مٹے کے لئے وہ بالکل چپ ہو گیا گردن موڑ کر کینہ طوز نظروں سے حیدر کو گھورا جو ہوش میں آنے کے بعد ان کو بے ہوش کرنے پر تلا ہوا تھا..

ایک تو محبوبہ نے پہلی دفعہ فون کیا وہ بھی کس کے لئے؟.. اونہوں...!!!" سر جھٹکتے ہوئے وہ پھر سے فون کی طرف متوجہ ہوا جہاں وہ اب رونے میں مصروف ہو چکی تھی...

"انوش یار۔ تمہیں لگتا ہے کہ یہ حیدر نامی بلا اتنی آسانی سے ہماری جان چھوڑے گی؟ ہاں؟ چلو رونا بند کرو کچھ نہیں ہوا اسے اب بالکل ٹھیک ٹھاک ہے...!!!"

تیمور کے نرمی سے کہنے پر دل کو جیسے ڈھارس ملی تھی ایک سکون سا پھیلا تھا..

"کیا میں اسے.. دیکھنے آ جاؤں وہاں؟...!!!"

اس نے جھجھکتے ہوئے اور کچھ ڈرتے ہوئے پوچھا

"ابھی نہیں انوش.. شام کو میں خود تمہیں آ کر لے جاؤں گا...!!!"

ہاتھ سے اپنا کندھا مسلتے ہوئے اس نے تھکے ہوئے انداز میں کہانیند کی کمی اور چائے کی شدید طلب سے حال برا ہو رہا تھا..

"ٹھیک ہے...!!!"

خلاف توقع وہ مان گئی تھی

"تمہاری آواز کو کیا ہوا؟ کیا تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں...؟؟"

انوشے کے حیرانی سے پوچھنے پر سارا خون جل کر خاک ہو گیا تھا

"مہربانی محترمہ آپ کی جو مجھ غریب کا بھی حال پوچھ لیا...!!!"

اس کے طنز سے کہنے پر بے ساختہ اس کے لبوں پر مسکراہٹ مچلی تھی
"اب پوچھ لیا ہے تو بتا بھی دو...!!"

لہجے کو سرسری بنائے امد آنے والی ہنسی دبائی..

"بہت شکریہ.. کچھ نہیں ہوا مجھے ٹھیک ہوں...!!"

اس کے منہ پھلا کر کہنے پر بھی وہ کسی خاطر میں نہیں لائی..

"اوکے.. اللہ حافظ...!!"

اس نے کھٹ سے فون بند کر دیا تھا تیمور ہیلو ہیلو ہی کرتا رہ گیا..

"دیکھ لوں گا تمہیں تو میں...!!"

فون کو گھورتے ہوئے اس نے جیب میں ڈالا اور دوبارہ ان کی طرف متوجہ ہوا..

"ارے میں نے تم لوگوں کو وہ تو بتایا ہی نہیں...!!"

کچھ یاد پر آنے پر وہ جوش سے کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ اس سے پہلے اشعر نے اپنے ہاتھ جوڑ دئے اس کے سامنے..

"حیدر.. میرے بھائی یہ میرے ہاتھ دیکھ.. اتنا سٹریس تو ہمیں کل پوری رات بھی نہیں ہوا جتنا کچھلے

ایک گھنٹے سے تیری فضول کی بک بک سن کر ہو گیا ہے...!!"

اس کا کہنا تھا کہ بے ہوشی کی حالت میں وہ دوسری تیسری اور پھر چوتھی دنیا کا سفر کر آیا ہے اور اب

اپنی چوٹوں میں اٹھتی ٹیسیوں کو نظر انداز کئے تکیوں سے ٹیک لگا کر بیٹھے وہ پر جوش انداز میں ان کو اپنے

سفر نامے سنا رہا تھا

جن کی نیند کی کمی سے پہلے ہی آنکھیں نہیں کھل رہی تھیں اور اب کان بھی مسلسل ازیت میں تھے۔۔
دفتر میڈیسن کی چھوٹی ٹرے ہاتھ میں پکڑے وہ نرس جیسے ہی دروازہ کھول کر روم میں آئی اندر کا منظر دیکھ
کر اس کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔۔

"آپ لوگوں کو سمجھ کیوں نہیں آتا؟ تین دفعہ میں آپ سب کو ڈانٹ کر باہر نکال چکی ہوں لیکن آپ
جیسے ڈھیٹ لوگوں پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔۔ فوراً باہر نکلیے ورنہ مجھے مجبوراً آپ سب کی کمپلین کرنا پڑے
گی۔۔!!"

نرس نے کافی سخت انداز میں ان سب کو وارننگ دی تھی جو مریض کے کمرے کو پکنک پوانٹ سمجھتے
ہوئے جہاں جگہ لے وہیں پڑ جاؤ کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے وہاں موجود تھے۔۔

حادثہ پر نظر پڑتے ہی مزید تپ چڑھی جو وہاں پڑے اکلوتے کاؤچ پر دنیا ماہا سے بے خبر سویا پڑا تھا۔۔
"انہیں اٹھالے پلینز۔۔ یہ ہو سہیل ہے کوئی ہوٹل نہیں۔۔!!"

اس نے سخت انداز میں ریاض کو کہا تھا جو اس کے کاؤچ سے ہی ٹیک لگا کر پیر لمبے کئے بیٹھا تھا۔۔
اس وقت صبح کے گیارہ بج رہے تھے باری باری وہ سب گھر جا کر اپنا حلیہ ٹھیک کر آئے تھے صاف
ستھرے لباس پہنے جیل سے بال سیٹ کئے

خوشبوؤں میں بکھرے ہوئے ان لوگوں کو کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔۔

تھوڑی دیر پہلے ہی حیدر کے والدین پہنچے تھے جو ایئر پورٹ سے سیدھا وہیں آئے تھے دو چار گھنٹے وہاں
رکے اور ڈاکٹر سے تفصیلی بات کر کے احمد نے انہیں زبردستی گھر بھیجا تھا تا کہ لمبے سفر سے آنے کے
بعد تھوڑا آرام کر لیں۔۔

"معاف کیجئے گا سسٹر.. لیکن میں اسے اٹھا نہیں سکتا کیوں اس مردے کو اٹھانے والا آلہ اس وقت دستیاب نہیں... آپ تھوڑی دیر اور برداشت کر لیں وہ آلہ بس تھوڑی دیر میں پہنچ جائے گا...!!"

ریاض کے شائستگی سے کہنے پر وہ سب اپنا قہقہہ روک نہیں پائے تھے

"آلہ..؟؟!!"

نرس نے تعجب سے پوچھا..

"جی آلہ.. اس کی منگیتر پلس محبوبہ.. صرف اسے کے پاس ہی اس بے ہوش آتما کو ہوش میں لانے کا

خصوصی سامان ہے...!!"

نرس کے انجھن اور نہ سمجھنے والے تاثرات دیکھ کر وہ سیدھا ہو کر بیٹھا..

"اوہو.. مطلب کے وہ باجی تھوڑی جلالی ہے جب اس کو اٹھانا ہوتا ہے تو وہ ہی بیوہ مرغی کو ذبح کر کے کچھ منتر شنتر پڑھ کر دم درود کرتی ہے تب کہیں جا کر سلیپنگ بیوٹی کو ہوش آتا ہے.. ہمیں تو پتا بھی

نہیں ورنہ ہم خود اس کو اٹھا دیتے...!!"

اس کے سادگی سے کندھے اچکا کر کہنے پر ریاض کی باتوں پر اس نے یقین کیا تھا یا نہیں لیکن ان سب کو گھورتی وہاں سے چلی ضرور گئی تھی...

بے تحاشا ہنستے ہوئے ان سب کے ریاض کو دیکھ کر تھمد اپ کا اشارہ دیا تھا جس نے شکریہ کے ساتھ وصول کیا تھا

"جب میری آنکھ کھلی ایسا محسوس ہوا جیسے میں کسی جھرنے کے پاس ہوں.. اتنا پیارا موسم.. اور وہ...!!"

حیدر ذرا وہ کاٹن اٹھانا...!!"

سفر نامہ سناتے اشعر نے اسے بیچ میں ہی ٹوک دیا اور اشارے سے سائیڈ ٹیبل پر پڑا کاٹن کا پیکٹ اٹھانے کے لئے کہا جس نے پٹیوں میں جکڑے ہاتھ کو با مشکل موڑ کر اس کو کاٹن اٹھا کر دی ..
"مہربانی ...!!!"

اس نے جھپٹنے والے انداز میں لے کر تھوڑی سی اپے کان میں ڈال کر باقی تیمور کی طرف اچھال دی .. اس نے بھی تھوڑی سی لے کر ریاض کی طرف پھینکی تھی ..

حیدر نے غصے سے ان کی حرکت دیکھی تھی لیکن پھر بھی بس نہیں کیا بولتا گیا نہ جانے کہاں سے اتنی ڈھیروں باتیں آگئی تھی شاید بول بول کر اپنے اندر کے ڈر کو نکال رہا تھا

"اور جب میں اس پہاڑ پر چڑھا .. تم لوگ سوچ بھی نہیں سکتے کہ میں نے وہاں کیا دیکھا ...!!!"

دونوں ہاتھ سختی سے کانوں پر جمائے ریاض نے رشک سے بے سدھ سوئے حارث کو دیکھا تھا

"کتنا خوش قسمت انسان ہے یہ ...!!!"

"وہ نیند والے انجکشن کمار کھے ہیں ؟؟ جا ریاض دس بارہ لے آؤ اکڑ سے .. سارے ایک ساتھ ہی لگا دوں

گا اسے .. بے غیرت .. اتنے گھنٹے یہ بے ہوش نہیں ہوا جتنی اس نے کہانیاں سنا دی ..!!!"

اس کو گھورتے ہوئے اپنا فون اٹھا کر اشعر دروازہ کھول کر باہر نکلا تھا لیکن لگے ہی لمحے پھر سے اندر آ کر

جلدی سے بند کیا ..

"کیا ہوا بھوتوں کا قافلہ آ رہا ہے کیا ؟؟ ...!!!"

تیمور اس کے پر جوش انداز کو بدحواسی سمجھا ..

"اے بے بھوت نہیں چڑیلیں .. مطلب تیری بھابھیاں تشریف لے آئی ہیں ...!!!"

اشعر کی بات سن کر وہ سب جیسے الرٹ ہو گئے تھے اتنے میں پھر سے دروازہ کھول کر اندر آتی وہ دونوں دکھائی دی جن کے پیچھے لوگری اٹھائے احمد بھی تھا

زارا اور عباد بخاری عدیل خانزادہ مناہل اور حارث کے والدین سب صبح ہی اس کے پیرنٹس کی موجودگی میں عیادت کر کے جا چکے تھے..

احمد کو تو دوپہل کا سکون نہ تھا

رات سے بھاگ دوڑ میں لگا ہوا تھا ابھی بھی مناہل اور زرنور کو وہی لے کر آیا تھا..

بیڈ کے پاس پڑے سٹول پر بیٹھے تیمور نے جلدی سے اٹھ کر احتراماً زرنور کو پیش کیا جو بے چینی سے حیدر کو دیکھ رہی تھی

جو کچھ دیر پہلے تک تو مسجد کا لاؤڈ سپیکر بنا کہانیاں سنا رہا تھا اور اب سر تک چادر اوڑھے مدہوش پڑا تھا "یہ ایسے کیوں لیٹا ہے..؟ کیا اسے ہوش نہیں آیا؟.. احمد تم نے تو کہا تھا کہ اب ٹھیک ہے یہ..!!" بے تابی سے اس نے احمد سے پوچھا جو ریاض اور تیمور کو ہدایتیں دیتا پھر سے گھر جانے کی تیاری میں تھا تاکہ دو چار گھنٹے سو جائے..

"رکو میں دیدار کروا تا ہوں اس کا..!!"

اشعر نے کہتے ہوئے ساتھ ہی اس کے منہ پر سے چادر ہٹائی تھی زرنور اور مناہل اسے دیکھنے کے لئے جو تھوڑا سا جھکی تھی چیخ مار کر جلدی سے پیچھے ہوئیں..!!

وہ سب خود ہر بڑا گئے تھے ان کی چیخوں سے..

"آہستہ یار.. ہو سپیٹل ہے ابھی وہ ہسٹل نرس آجائے گی ہارن بجاتی..!!"

ریاض نے تنہہ کرتے ہوئے ان دونوں کو کہا جو حیرت سے حیدر کو دیکھ رہی تھی
اور حیدر چادر منہ پر سے ہٹتے ہی اپنی بڑی بڑی آنکھیں پھاڑے یک ٹک چھٹ کو دیکھ رہا تھا..
اب وہ تو اسے سوتا سمجھ رہی تھی لیکن اس کا آدم خورو کے سے سردار کا انداز دیکھنے کو لے گا تو چیخیں تو
نکلے گی نہ پھر؟!!..!!

"اسے کیا ہوا؟!!..!!"

مناہل نے دہشت زدہ انداز میں پوچھا..

"ڈرو نہیں بیٹا.. یہ آپریشن کے بعد کے آفٹر شاکس ہیں.. جو ساری زندگی اس کو لگتے رہیں گے..!!..!!"
ریاض پچکار تے ہوئے بولا ساتھ ہی آنکھیں کھول کر سوئے حیدر کو آنکھ ماری.. لیکن یہ کیا زومبی بے حیدر
نے بھی بغیر کچھ کہے جواباً اسے بھی آنکھ ماری..!!..!!"
حیرت سے منہ کھولے وہ دونوں یہ سب دیکھ رہی تھی
"یہ کچھ بول کیوں نہیں رہا؟!!..!!"

زرور کو تشویش ہو رہی تھی اس کی خاموشی سے..

"بولے گا بھی کیسے بے چارہ.. ظالم ڈاکٹر نے زبان ہی اڑا دی غریب کی.. مطلب کے نکال دی..!!..!!"
دل گرفتہ انداز میں کہتے ہوئے اس نے جلدی سے تصحیح کی..
حیرت کی زیادتی سے دونوں کی آواز بھی نہیں نکل رہی تھی..

"حیدر کی زبان نکال دی؟؟.. اب مجھے نور بانو کون کہے گا؟!!..!!"

شدید دکھ بھری نظروں سے حیدر کو دیکھتے ہوئے وہ اپنے آنسوؤں کو روک نہ پائی..

احمد نے گہری سانس لے کر اس ایر جنسی میں لگائے گئے ڈرامے کو دیکھا..
اور سر جھٹکتا باہر نکل آیا اتنا تھک چکا تھا کہ بس گھر جا کر لمبی تان کر سونے کا ارادہ تھا..
"احمد...!!!"

جبھی کسی کے عقب سے پکارنے پر وہ چونکا تھا
بے ساختہ مڑ کر اس نے پیچھے دیکھا جہاں حمین صاحب اور یشفہ کو دیکھ کر خوش گوار سی حیرت ہوئی..
"السلام علیکم انکل.. آپ یہاں خیریت؟؟...!!!"

مصافحہ کرتے ہوئے اس نے پوچھا
:و علیکم السلام بیٹا.. بس ایک دوست کی عیادت کو آیا تھا لیکن تم یہاں کیسے؟ عدیل کی طبیعت خراب
ہے کیا؟...!!!"

حمین صاحب عدیل خانزادہ کے گھرے دوست تھے جبھی احمد کو یہاں دیکھ کر تشویش سے استفسار کیا..
"ارے نہیں انکل الحمد للہ ڈیڈ تو بالکل ٹھیک ٹھاک آفس میں ہے.. میں تو یہاں دوست کی وجہ سے ہوں
.. کل کچھ سٹریٹ کرمنلز نے گولیاں مار دی تھی اسے...!!!"

"اوہ.. اللہ اسے صحت دے.. اب کیسا ہے؟...!!!"
انہوں نے توفار میلیٹی پوری کرتے ہوئے پوچھا تھا لیکن یشفہ چونک گئی تھی احمد کے گنتی کے چارپانچ
دوستوں کو وہ اچھے سے جانتی تھی پھر یہ گولیاں کسے لگی؟..

"ک کسے گولی لگی ہے احمد بھائی؟...!!!"

اس نے سرسراہتی ہوئی آواز میں پوچھا

زہن کے تانے بانے کیوں حیدر کی طرف مڑ گئے

نہ جانے کیوں دل کہ رہا تھا کے وہ حیدر ہی ہے

اس نے سختی سے اپنے دل کو جھٹلایا

"حیدر کو...!!!"

وہ احمد کی آواز نہیں تھی کوئی گرم سیال تھا جو اس کے کان میں انڈیلا گیا تھا

حمین صاحب کی کہنی پر اس کی گرفت سخت ہوئی تھی..

بے یقینی سے وہ احمد کا چہرہ دیکھ رہی تھی کے شاید اس نے غلط سنا ہو..

لیکن نہیں اس نے وہی کہا تھا

اسے بے ساختہ اپنا خواب یاد آیا تھا جس میں اس نے حیدر کو خون میں لت پت دیکھا تھا..

اسے بے ساختہ اپنا خواب یاد آیا تھا جس میں اس نے حیدر کو خون میں لت پت دیکھا تھا.. لیکن ایسا کیسے

ہو سکتا ہے؟ وہ تو صرف ایک خواب تھا وہ سچ کیسے ہو سکتا ہے؟..

اگر حیدر سچ میں زخمی ہوا تھا تو اسے خواب میں کیوں نظر آیا؟..

اس کا ذہن الجھ گیا تھا..

بے ساختہ ہی دل میں اسے دیکھنے کی خواہش جاگی..

"یشفہ؟؟ ٹھیک ہو بیٹا؟...!!!"

حمین صاحب کی متفکر آواز پر وہ چونکی تھی..

"جج جی پاپا.. ٹھیک ہوں...!!!"

زبردستی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے اس نے ہاتھ کی پشت سے ماتھے پر آئی پسینے کی بوندیں صاف کی..

"تم جانتی ہو حیدر کو؟!!"

ان کے استفسار کرنے پریشہ نے آہٹ میں سر ہلایا..

"جی.. یونی فیلو ہے..!!"

اسی دوران احمد کا فون بجاتا تھا

"ایکسیکوز می انکل.. اب اجازت دیجئے..!!"

"ٹھیک ہے بیٹا.. اپنے باپ کو میرا سلام دینا..!!"

احمد کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے انہوں نے جیسے جانے کی اجازت دی تھی..

"وہ مسکراتے ہوئے خدا حافظ کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا..

"آؤ بیٹا.. اس بچے سے بھی مل لیتے ہیں..!!"

حمین صاحب کو حیدر کے کمرے کی طرف بڑھتا دیکھ لیشہ نے جلدی سے ان کا بازو پکڑ لیا تھا

"کیا ہوا..؟؟!!"

انہوں نے حیرت سے رک کر پوچھا..

"وہ.. وہ پاپا پہلے.. پہلے توصیف انکل کی عیادت کر لیتے ہیں نہ.. آپ نہیں جانے اسے ایسے خالی ہاتھ

جائیں گے تو بہت باتیں سنائے گا مجھے..!!"

اسے دیکھنے کی خواہش ہونے کے باوجود نہ جانے کیوں دل اس کا سامنا کرنے سے کتراتا تھا..

"ہا ہا.. چلو پھر تم بعد میں آ کر مل جانا تو صیف کو دیکھ کر مجھے آفس بھی پہنچنا ہے میٹنگ پر سب ویٹ کر رہے ہوں گے...!!!"

ہاتھ پر بندھی گھڑی دیکھتے ہوئے وہ اسے ساتھ لے آگے بڑھے تھے
یشفہ نے لاشعوری طور پر مڑ کر ایک نظر اس بند دروازے پر ڈالی تھی..

وہ دونوں انتہائی دکھ بھری نظروں سے اس بے چارے کو دیکھ رہیں تھیں جو زبان کھونے کے بعد بے حس و حرکت لیٹا تھا

"پلیز حیدر کچھ تو بولو.. تم ایسے بالکل بھی اچھے نہیں لگ رہے...!!!"
روتے ہوئے اس نے حیدر کا کندھا جھنجھوڑ دیا تھا عجیب وحشت سی ہو رہی تھی کے اب وہ کبھی اس کی آواز نہیں سن پائیں گے..

"کیا ہو گیا ہے تم دونو کو؟ کیوں رونا پیٹنا مچایا ہوا ہے؟ زبان ہی تھی نہ؟ کٹ گئی تو کٹ گئی اب کیا اس کے حلق میں ہاتھ ڈال کر نکالوں گی؟؟.."

ریاض نے مصنوعی برہمی سے ان دونوں کو سنائی تھی..

ڈرتھا تو صرف حیدر کے ضبط سے سرخ پڑتے چہرے کا..

مناہل اور زرنور کی حالت پر دل چاہ رہا تھا کے حلق پھاڑ کر بنسے..

لیکن پھر مصنوعی گونگے پن کا بھید کھل جاتا..

"کتنے بے حس اور خود غرض انسان ہو تم ریاض.. تمہارا دوست ساری زندگی اب کچھ بول نہیں سکے گا اور

تمہیں کوئی فرق ہی نہیں پڑتا؟؟...!!!"

افسوس سے ریاض کو کہتے ہوئے اس نے ٹشو سے ناک رگڑی تھی.. نشیلی آنکھیں بھی آنسوؤں سے بھری تھی..

اگر حارث اس کا حال دیکھ لیتا تو وہیں دل تھام کر رہ جاتا..

اس کی محبوبہ کی آنکھوں میں آنسو؟؟

وہ بھی اس بندر کی وجہ سے؟؟

اففف...

اس کے ٹوٹے پھوٹے وجود کا بھی خیال نہ کرتے ہوئے وہ اس کے دو چار لگا ہی دیتا کے تیرے فیک

ڈرامے کی وجہ سے میری اور احمد کی محبوباؤں نے اپنے قیمتی موتی جیسے آنسو بہائے..

لیکن اس کے لئے حارث کو ہوش میں ہونا ضروری تھا.. فلحال تو وہ گہری نیند میں دھت پڑا تھا..

یعنی کے حیدر صاحب کی بچت ہو گئی..

ورہ پھر سے ایک بار حارث کے ہاتھوں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے بچ گیا..

اور وہ دونوں جو افسوس اور ترس کھائے انداز میں ابھی بھی شک میں تھی کے ان کا پیارا حیدر گونگا ہو چکا

ہے.. آنسو تھے کے تھمتے نہ تھے..

اور گونگے صاحب بیڈ کی بیک سے پشت ٹکائے دونوں ہاتھ سر کے پیچھے رکھے تکیہ سا بنائے مزے سے ان

دونوں کو دیکھ رہے تھے جن کا رونے کا شغل جاری تھا..

جبھی دروازہ کھول کر حیدر کے پیرنٹس اندر آئے تھے

"ارے کیا ہوا بیٹا؟؟ ایسے کیوں رو رہی ہو آپ دونوں؟ اب تو ماشاء اللہ بالکل ٹھیک ہے حیدر....!!!"

زوہرا بیگم نے مناہل کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا تھا..

جبکہ زرنور حیرت سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی جنہیں زبان کٹ جانے کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے گونگے ہو جانے والے بیٹے کی کوئی فکر ہی نہیں تھی کیسے مطمئن سے نظر آرہے تھے..

کہیں یہ لوگ شکر ادا تو نہیں کر رہے کے جان چھوٹی اس سے..

شکر ہے اب اس کی منحوس آواز سننے کو نہیں لے گی..

ہائے کیسے بے حس ماں باپ ہیں..

"اب کیسی طبیعت ہے بیٹا؟؟!!.."

ظہور صاحب نے حیدر سے پوچھا جس نے جواباً کچھ کہنے کے بجائے سر آثبات میں ہلایا تھا..

اس دوران تیمور بھی دو چار تھپڑ لگانے اور بال پکڑ کر جھنجھوڑنے کے بعد بھی اس مردے کو اٹھانے میں ناکام رہا تھا تھک ہار کر وہ اس کو جہنم میں دفنانے کے بعد اشعر سے گاڑی کی چابی لے کر روم سے باہر نکل آیا تھا ارادہ گھر جا کر فریش ہونے کے بعد انوشے کو لینے جانا تھا..

"حیدر.. سیب کاٹ دوں تمہیں؟؟!!.."

زوہرا بیگم کے پوچھنے پر اس نے پھر سے سر آثبات میں ہلایا..

"آئی میں کاٹ دیتی ہوں..!!.."

زرنور نے کہتے ہوئے باسکٹ میں سے سیب اور چھری نکالی اور پلیٹ میں رکھ کر وہیں چیئر پر بیٹھ کر کاٹنے لگی..

"زخموں میں درد تو نہیں ہو رہا نہ حیدر؟؟!!.."

ظہور صاحب کے استفسار کرنے پر اس نے اس دفعہ بھی نفی میں سر ہلانے پر اکتفا کیا تھا۔۔
"کیا ہوا بیٹا.. کچھ بول کیوں نہیں رہے؟.. ایسے سر کیوں ہلارہے ہو بس..؟"
زوہرا بیگم نے تشویش سے پوچھا۔۔

اشعر اور ریاض نے مشکل سے رخ موڑ کر مسکراہٹ دبائی۔۔
"ہیں؟؟ اس کا مطلب ماں باپ کو پتا ہی نہیں ہے کہ ان کے اکلوتے بیٹے کی زبان کٹ چکی ہے
؟.. ہائے ہائے۔۔

وہ دونوں پھر سے دوپٹہ منہ پر رکھے رونا شروع چکی تھیں۔۔
دونوں میاں بیوی حیرت سے ان کو دیکھنے لگے۔۔
بچوں نے کچھ زیادہ ہی اثر لے لیا۔۔
"تم لوگوں نے انکل آنٹی کو ہی نہیں بتایا؟ بھلے سے بہت بڑی بات ہے لیکن تم لوگوں کو بتانا تو چاہیے
تھا نہ؟ یہ کیا چھپانے والی بات ہے؟؟...!!"

آنسو صاف کرتے ہوئے مناہل ان دونوں پر برس رہی تھیں جو ایسے سر ہلارہے تھے جیسے سو فیصد اس کی
بات سے اتفاق کرتے ہوں اور یہ بات چھپا کر تو انہوں نے سچ میں کوئی "پاپ" کر دیا تھا
سر سر کرتے زرنور بھی پھر سے سیب کاٹنے لگی تھیں۔۔
زوہرا بیگم اور ظہور دلاور صاحب اچھنبے سے ان کو دیکھ رہے تھے
"کیا ہوا ہے بچوں؟ کچھ ہمیں بھی بتاؤ..!!"

"انکل آنٹی.. میں آپ کو بتاتی ہوں.. اب آپ کا حیدر کبھی نہیں بول سکے گا کیوں کے اس کی.. اس کی زبان کٹ چکی ہے..!!!"

منابل کے کہنے پر وہ دونوں میاں بیوی بھونچکے رہ گئے تھے

"زبان کٹ گئی؟؟؟...!!!"

لیکن صبح تو یہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھا..!!!"

آرام سے بول بھی رہا تھا ہنس بھی رہا تھا..!!"

یہ ایک دم سے زبان کہاں چلی گئی؟؟؟...!!!"

وہ بے یقینی سے ریاض اور اشعر کو دیکھ رہے تھے جن کے چہرے پر دبی دبی سی مسکراہٹ تھی..

وہ سمجھ کر مسکرا دئے تھے..

"یہ لو حیدر.. سیب کھا لو..!!!"

بھگی آواز میں کہتے ہوئے اس نے پلیٹ حیدر کی طرف بڑھائی تھی لیکن اس کے پکڑنے سے پہلے ہی واپس کھینچ لی..

"تمہاری تو زبان ہی نہیں.. کیسے کھاؤ گے؟؟؟...!!!"

افسوس سے کہتے ہوئے وہ پھر رو پڑی.. ریاض چاہتے ہوئے بھی اپنا قہقہہ روک نہ پایا جس پر زور اور منابل نے گھور کر اسے دیکھا...

"سوری سوری.. لیکن محترمہ سیب کھانے کے لئے زبان نہیں دانتوں کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کے

پاس وافر مقدار میں موجود ہیں.. کیوں بڑی سہی کہا نہ میں نے..؟؟؟...!!!"

زر نور کے ہاتھ میں پکڑی پلیٹ میں سے سیب کی قاش اٹھا کر منہ میں رکھتے ہوئے ریاض نے حیدر سے تائید چاہی ..

"بلکل .. اور ان کی مدد سے میں تم لوگوں کو بھی چبا چبا کر کھا جاؤں گا اگر مجھے پڑا اور زنگر نہ دئے گئے تو ...!!"

آرام سے کہتے ہوئے اس نے زر نور کے ہاتھ سے پلیٹ اچک لی تھی ..

وہ دونوں بے یقین پھٹی پھٹی نظروں سے اس کو دیکھ رہی تھی جو باچھیں کان تک پھیلائے سیب کی قاشیں اٹھا اٹھا کر کھا رہا تھا ..

کیا یہ سچ میں حیدر بولا تھا؟؟!!..!!"

اس کی زبان ٹھیک ٹھاک ہے؟؟!!..!!"

وہ گونگا نہیں ہوا؟؟!!..!!"

"تم .. تم بول سکتے ہو؟ تمہاری زبان نہیں کٹی؟؟!!..!!"

اس کا بولنا ان دونوں کو ورطہ حیرت میں ڈال گیا تھا ..

"نہیں کٹی .. صحیح سلامت ہے دیکھ لو .. تمہاری بد دعاؤں نے بھی اثر نہیں کیا مجھ پر ..!!"

آج سے پہلے وہ اس طرح بولتا ہوا کبھی اتنا پیارا نہیں لگا تھا ..

وہ دونوں خوشی سے چیخ پڑی تھی لیکن دوسرے ہی لمحے ان کے تاثرات بد لے تھے ..

"ق قسم لے لو .. میرا کوئی قصور نہیں اس میں .. یہ تو ان دونوں نے مجھے ایسا کرنے کو کہا تھا .. سچ میں

تمہاری قسم .. بلکہ اس ٹکڑوں میں کئے سیب کی قسم مجھے ان دونوں نے کہا تھا ایسا کرنے کو ..!!..!!"

ان دونوں کے خونخوار انداز دیکھ کر اس نے جلدی سے پینترا بدلہ ..

"اوائے کہینے.. ہمارا کیوں مفت میں قتل کروا رہا ہے؟ ہم نے بولا تھا تجھے یہ کرنے کو؟ جھوٹے مکار
...!!!"

اشعر نے بوکھلا کر اسے گھورتے ہوئے کہا تھا کیوں کے بقول ان لوگوں کے خون آشام چڑیلوں کا رخ ان
کی طرف ہو چکا تھا ..

وہ دونوں جلدی سے باہر بھاگے تھے کے کہیں ان کا حال بھی حیدر جیسا نہ ہو جائے ...!!!"

ظہور دلاور اور زوہرا بیگم مسکراتے ہوئے اس منظر سے لطف اندوز ہو رہے تھے ..

ایسا تو کبھی ہوا نہیں تھا کے کہیں کسی جگہ ان کا حیدر موجود ہو اور وہاں کے لوگ سکوں سے دو منٹ
سانس لے سکے ..

"اب تو میں نے بھی صبر کر لیا ہے کے میرے بیٹے میں انسانی جرائم ہے ہی نہیں .. سکون سے بیٹھنا تو

اس کو آتا ہی نہیں .. بچپن میں نہ جانے ایک دن میں کتنی دفعہ اس کی شکایاتیں آتی تھیں .. دوسری

گلی محلوں کے بچوں کو بنا کسی بات کے فضول مار پیٹ کر آجاتا اور جب وہ بدلہ لینے اچھے بھائی لوگوں

کے ساتھ آتے تو یہ صاحب پہلے سے ہی اپنی گینگ جمع کر کے ان کے استقبال کی تیاری میں ہوتے

...!!!"

زوہرا بیگم اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے ہنستے ہوئے اس کے کارنامے بتا رہی تھی ..

حیدر کے ساتھ زرنور اور مناہل بھی مسکرا دی تھیں ..

"اب تو میں کافی سدھر گیا ہوں امی ...!!!"

اس نے لاڈ سے ان کے بازو پر سر رکھا..

"اسے سدھرنا نہیں مزید بگڑنا کہتے ہیں...!!"

منابل نے ڈبے میں سے جوس گلاس میں انڈیل کر زوہرا بیگم کو تھمایا تھا..

"شکریہ بیٹا...!!"

جبھی ہلکا سا دروازہ کھول کر ریاض نے اندر جھانکا تھا اور مطلع صاف دیکھ کر حوصلہ بڑھا تو پورا دروازہ کھول کر خود بھی اندر آ گیا..

"وہ انکل.. پریس والے آپ کے ساتھ کانفرنس کرنا چاہتے ہیں.. باہر ویٹ کر رہے ہیں کب سے

"!!.."

اس نے ظہور صاحب کو مخاطب کر کے کہا غلطی سے بھی زرنور اور منابل کو نہیں دیکھا کہیں وہ نظروں سے ہی اس کو جلا کر بھسم نہ کر دے..

ان کے جانے کے بعد ڈاکٹر اس کا چیک اپ کرنے کے لئے آ گئے تھے..

"ایک بات تو بتائیں ڈاکٹر.. اس ڈرپ سے ہو گا کیا؟..!!"

ان کو ڈرپ کا جائزہ لیتے دیکھ حیدر نے پوچھا..!!

"اس سے یہ ہو گا کہ تمہاری باڈی کا شوگر لیول کنٹرول ہو گا تمہیں انرجی ملے گی اس کے علاوہ یہ خون

بننے میں بھی مدد کرے گی...!!"

ان کے مسکرا کر کہنے پر اس نے منہ بنایا..

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا ڈاکٹر.. جتنی انرجی طاقت اور فریشنس مجھے چائے کے ایک کپ سے مل جاتی ہے اتنی یہ پچاس ڈرپس بھی نہیں دے سکتی.. میں دن میں چھ کپ چائے پینے والا بندہ ہوں ہے.. میری رگوں میں خون نہیں چائے دوڑتی ہے.. آپ پلینز tea positive میرا تو بلڈ گروپ بھی اس گلوکوز کو نکال کر اس میں چائے بھروا دیجئے... یقین کریں میں دو دن میں ٹھیک ہو جاؤں گا...!!"

حیدر کے اس قدر عاجزی سے کہنے پر وہ بے ساختہ ہنسے تھے..

"تم نئی جنریشن کو نہ جانے کیا نشہ ہو گیا ہے چائے کا.. ویل تم دن میں چھ تو نہیں لیکن زیادہ سے زیادہ دو کپ پی سکتے ہو چائے کے اس سے زیادہ نہیں..!!"

"کیا؟ صرف دو کپ؟ نہیں ڈاکٹر نہیں... یہ ظلم نہ کریں.. چار گولیاں کھانے کے بعد بھی میں زندہ رہ گیا لیکن چائے کے بنا تو میں مر ہی جاؤں گا...!!"

مناہل نے بیزاری سے اس کا ڈرامہ دیکھا تھا پھر جو نظر کاوچ پر آدھے لٹکے سوئے ہوئے حارث پر پڑی تو آنکھوں میں چنگاری سی لپکی..

گھر میں اس کا سونا برداشت نہیں ہوتا تھا اور کہاں ہسپتال میں؟...

"یہ لو میری بہن.. اور کھینچ کر مارنا سر میں.. لیکن دیکھو کچا کام نہیں کرنا.. ایک ہی ضرب میں اس کا کام تمام ہونا چاہیے.. نتیجے کی فکر مت کرنا.. ڈاکٹر وغیرہ سب موجود ہیں یہاں...!!"

اس کی نظروں کا ارتکاز دیکھتے ہوئے اس نے سائیڈ پر پڑا بڑا سا گلدان اٹھا کر ذمہ داری سے کہتے ہوئے اس کی طرف بڑھایا تھا...

"بکواس بند کرو ریاض ورنہ یہ ہی گلدان تمہارے سر پر ماروں گی...!!"

غصے سے کہتے ہوئے وہ حارث کی طرف بڑھی ..

"آپ میرے ساتھ آئیں .. مجھے حیدر کے ڈائٹ پلین کے بارے میں بتانا ہے ...!!!"

ان کے مخاطب کرنے پر زوہرا بیگم اثبات میں سر ہلاتی ان کے پیچھے ہی گئیں تھیں ...

"حارث ... حارث اٹھو ... حارث کیا کہہ رہی ہوں میں ؟ اٹھو ورنہ .. تمہارا سر پھاڑ دوں گی میں ...!!!"

برمی طرح سے اس کا کندھا جھنجھوڑتے ہوئے وہ برس رہی تھی ..

"مت اٹھنا حارث .. تیرے سر پر تیری موت کھڑی ہے ...!!!"

اس کے پیچھے سے ریاض چلایا

"اس سے پہلے کے میں تمہارا سر پھاڑ دوں .. فوراً دفع ہو جاؤ یہاں سے ...!!!"

کینہ طوز نظروں سے ریاض کو گھورتے ہوئے وہ پھر سے حارث کی طرف متوجہ ہوئی .. جو مندی مندی آنکھوں کو با مشکل کھول کر یہاں وہاں دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن جیسے ہی مناہل کے غصے سے

لال میلے ہے چہرے پر نظر پڑی وہ کاوچ پر سے گرتے گرتے بچا ..

اچانک سے اپنا جرم یاد آگیا ..

بے اختیار خود کو کوسا ..

کیا ضرورت تھی یہاں سونے کی ؟؟

لیکن ایک تو مجبور بہت ہے بے چارا .. آنکھیں بند ہوتے ہی نیند کے جھونکے لگنا شروع ہو جاتے ہیں ..

"کتنا سمجھایا تھا تجھے حارث .. کتنا سمجھایا تھا .. کے مت ڈال اس ڈھول کو گلے میں ساری زندگی بچانا

پڑے گا .. لیکن تو نے ایک نہ سنی کسی کی ...!!!"

"تم.. تم مجھے ڈھول کہ رہے ہو؟؟؟!!!"

ریاض کی بات پر اس نے مڑ کر انگلی اپنے سینے پر رکھتے ہوئے پوچھا..

اس کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ آج تو دو چار لوگوں کی گردنیں پگاڑنے والی ہیں اس کے ہاتھوں..

"نن نہیں.. نہیں...!!!"

وہ گڑبڑا گیا..

"ہاں ہاں تمہیں ہی بولا ہے.. اور میں بتاؤں منابل یہ تمہیں پیٹھ پیچھے کیا کہتا ہے؟؟؟!!!"

اس کے غصے کو مزید ہوا دیتے ہوئے حیدر نے بھی اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا..

اس سے پہلے کہ وہ سچ مچ کسی کا لحاظ نہ کرتے ہوئے وہ گلہ ان اسے کھینچ مارتی ریاض نے جان بچا کر وہاں سے بھاگنے میں ہی آفیت جانی..

کچھ حیدر کے دوست تھے کچھ ان پانچوں کے دوست تھے اور کچھ ان کے دوستوں کے دوست تھے اور کچھ مزید ان کے دوستوں کے دوست تھے اور کچھ... ان کے.. بھی.. دوستوں کے.. دوست.. تھے... اور جو ان کے دوست تھے وہ تو حیدر کے کپے کپے والے دوست تھے..

اور ان تمام قسم کے دوستوں نے آپس میں اتحاد کر کے جو حال ہو سپٹل کا کیا تھا وہ انتظامیہ سمیت ہر شخص کو پاگل کرنے کے لئے کافی تھا...!!

صبح سے اسے دیکھنے آنے والوں کا تانتا سا بندھا ہوا تھا کسی کو ٹی وی سے پتا چلا تو کسی کو فیس بک پر

پوسٹ کی گئیں ان کی سیلفیز سے..

ٹی وی کی تو چلو خیر ہے پاکستان کی آدھی عوام نے ٹی وی دیکھنا ہی چھوڑ دیا.. کیوں بھئی وجہ؟؟
اب وجہ یہ ہے کہ ان کے ہاتھ میں چلتا پھرتا چھوٹا ٹی وی جو آگیا یعنی کے ماؤں کا رقیب سمجھا جانے
والا منحوس ناس پیٹا موبائل.. بقول ہماری ماؤں کے جسے آگ بھی نہیں لگتی.. اور نہ ہی جان چھوڑتا ہے

فیس بک تو ایسی چیز ہے جسے آج کل کے بچے بوڑھے نوجوان سب ہی ذوق و شوق سے پڑھتے دکھائی دیتے
ہیں اتنے شوق سے تو اسکول اور کالج کے زمانے میں کورس کی کتابیں ہی نہیں پڑھی ہوگی..
سو جس کو فیس بک اور ٹی وی.. ان دونوں زراع سے نہیں پتا چلا اسے واٹس ایپ کے اسٹیٹس سے
ضرور معلوم ہو چکا تھا..

جی بلکل واٹس ایپ.. ہرے رنگ کی ہماری تیسری ماں سمجھی جانے والی ایپ..
کیا؟؟ آپ اسٹیٹس نہیں لگاتے؟؟!!
تصویروں کا تبادلہ بھی نہیں کرتے؟؟!!..!!

دوستوں سے فضول گپ شپ بھی نہیں کرتے؟؟!!..!!

ہیں؟؟ آپ کے فون میں واٹس ایپ ہی نہیں؟؟!!..!!

ویسے تو یہ ایک ناممکن سی بات ہے لیکن پھر بھی اگر ایسا ہے تو...!!..!!

یقین کریں آپ کو جینے کا کوئی حق ہی نہیں.. سیر نیسلی.. ایک رسی لیں اور پھنکے سے لٹک جائیں..
کیوں کہ یہ ظالم دنیا کسی طور چین نہ لینے دیگی..

اس سے پہلے کے آپ کو "غریب آدمی یا غریب عورت" کے نام سے طعنے سننے کو ملیں.. پہلے ہی اسکا انتظام کر لیں..

جوق در جوق قافلوں کی شکل میں اس شیطان کے ابا کی عیادت کو آنے والوں نے ہو سپٹل کی انتظامیہ کو حقیقتاً بوکھلانے پر مجبور کر دیا تھا..

ایک انسان کو ملنے پورا آدھا کراچی اس ہو سپٹل میں ان ٹپکا تھا..
لگتا تھا جیسے سٹوڈنٹس کا ریلا یونی کا راستہ بھول کر وہیں بہتا ہوا آگیا تھا..
انتظامیہ چکرا کر رہ گئی تھی.. وہاں تل دھرنے کی جگہ تک نہ بچی تھی..
ایک افراتفری سی پھیل گئی تھی..

اللہ کر کے پچاس لوگ اس کی عیادت کر کے وہاں سے جاتے تو سو ڈیڑھ سو پھر آن دھمکتے..
اس کے کمرے کے باہر تو مانورس سا لگا تھا جیسے اندر کوئی کرتب دکھائے جا رہے ہوں اور فارغ عوام جھپٹ پڑے..

لیکن ایک چیز جس نے وہاں کے ماحول پر خوش گوار اثر ڈالا تھا وہ یہ کہ دوائیوں کی بو سے رچی بسی فضاؤں میں مختلف گلاب کے پھولوں کی مہک بھی شامل ہو گئی تھی..
اس کا کمرہ اور باہر کا آدھا کوریڈور بھر چکا تھا مختلف اقسام کے پھولوں سے.. جو بھی ملنے آ رہا تھا ساتھ میں کچھ نہ کچھ ضرور تھا ان کے..

ارے خالی ہاتھ جا کر ہم نے باقی کی زندگی اس کے طعنے سنتے تھوڑی گزارنی ہے..

فرق کرنا مشکل تھا کہ وہ کوئی ہو سپٹل ہے یا پنک پوانٹ..؟؟

کینیٹین پر تو مانو بھوکی فوج نے "کھانا دو" کا نعرہ مارتے ہوئے دھاوا بول دیا تھا ایک چیز ایسی نہیں تھی جو
یا جوج ماجوج کی قوم نے غریب انتظامیہ، مریضوں اور ان کے رشتہ داروں پر ترس کھا کر چھوڑ دی ہو کیا
چیز تھی ایسی جو ختم ہونے سے رہ گئی ہو؟ کینیٹین کو تو ایسا صفا چٹ کیا کے جیسے ابھی نئی بنی ہو اور
کچھ سیٹ ہی نہ کیا گیا ہو ابھی تک..

ایسی چمکتی دمکتی لشکارے مارتی لیکن بالکل خالی....!!

جتنی ٹینشن کل رات سے ان لوگوں نے دے رکھی تھی آج اس میں مزید سے بھی مزید اضافہ ہو چکا تھا..
سب سے برا حال ریسپشنسٹ کا تھا..

ایم این اے کے بیٹے حمزہ حیدر علی کا روم نمبر بتاتا کر بے چارے کے جبرے سوچ گئے تھے تنگ آکر
اس نے ایک بڑے سے کاغذ پر اس کا نام اور روم نمبر اور فلور نمبر لکھ کر اپنے پاس رکھ لیا جو بھی پوچھنے
آتا وہ اس بورڈ کی طرف اشارہ کر دیتا..

دوپہر تک کچھ رش ہٹا تو انتظامیہ سمیت وہاں موجود ہر شخص نے گویا سکھ کا سانس لیا..
لیکن نہ جی ان کی زندگی میں سے تو شاید سکون نامی لفظ ہی خارج ہو چکا تھا کیوں کہ وہ شیطانی مریض اور
اس کے ساتھی ابھی بھی وہیں قیام پزیر تھے۔

"وہاں موجود ہر ایک شخص کو اتنا اندازہ تو ہو ہی چکا تھا کہ کل رات سے ان پانچ لوگوں نے جو آفت
ہو سپٹل میں مچائی ہوئی ہے یقیناً وہ سب کسی شیطانی قسم کی تنظیم کے آلہ کار تھے اور ہو نہ ہو اس
تنظیم کا سربراہ بیڈ پر پڑا وہ شخص ہی تھا جس نے زخمی ہونے کے باوجود بھی ہو سپٹل والوں کو بوکھلاہٹ

میں مبتلا کرنے کے ساتھ ساتھ تگنی کا ناچ ناچنے پر بھی مجبور کر دیا تھا بچارو کے ذہنی توازن کھو بیٹھنے کے بھی پورے پورے چانسز تھے...

چمکیلی سی دھوپ پورے لان میں بکھری ہوئی تھی سبزہ زار بھی سنہرہ سا لگتا تھا کھرکی کے پٹ سے سر ٹکائے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے وہ یاسیت سے ہوا سے آٹھکھیلیا کرتے سر مستی سے جھومتے ان پھولوں کو دیکھ رہی تھی..

دل جانے کیوں اس قدر افسردہ سا تھا..

اتنے پیارے موسم نے بھی اس کے ذہن پر کوئی خوشگوار تاثر نہ ڈالا..

سوچ کے تانے بانے رہ رہ کر صرف ایک ہی شخص کی طرف بار بار مڑ جاتے..

وہ جتنا یہاں وہاں کی چیزوں میں دھیان لگا کر اسے جھٹکنا چاہ رہی تھی اتنا ہی وہ اس کی سوچوں پر قابض ہو رہا تھا..

نظروں کے سامنے بار بار اس کا خون میں لت پٹ وجود آ جاتا..

"اف کیا مصیبت ہے؟!!.."

کیوں سوچ رہی ہوں میں اس ڈفر کے بارے میں اتنا؟!!..

جھنجھلا کر وہ وہاں سے ہٹ گئی تھی..

"کیا مجھے اس سے ملنے جانا چاہیے؟!!.."

دل کی آواز بلند ہوئی..

"بلکل بھی نہیں.. کوئی ضرورت نہیں اس کے پاس جانے کی.. اتنی جلدی بھول گئیں جو اس نے کیا
؟؟!!..

دماغ نے سختی سے تردید کرتے ہوئے طنز کیا..

وہ دل مسوس کر رہ گئی..

جانے انجانے میں اس کی خواہش بھی وہی تھی جو دل کہ رہا تھا لیکن دماغ کے آگے بھی بے بس تھی..
"اف..!!!"

مضطرب انداز میں بیڈ پر گر کر اس نے کشن چہرے پر رکھ لیا..

سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ دل و دماغ میں سے کس کی سنے؟؟...

"ایک بیمار شخص کی عیادت تو کرنی چاہیے چاہے وہ کتنا ہی بڑا دشمن کیوں نہ ہو..!!!"

دل نے پھر صدا لگائی..!!

"اور میں کون سا رشتہ داری کرنے جا رہی ہوں صرف عیادت ہی تو کرنا ہے..!!!"

اس دفعہ اس نے دماغ کی تاویلو کو نظر انداز کر کے دل کی آواز پر لبیک کہا تھا..

کشن چہرے سے ہٹا کر دور پھینکتے ہوئے وہ اٹھ کر الماری کے پاس آئی تھی..

کافی سوچ و بچار کے بعد اس نے گہرے نیلے رنگ کے ڈیزائنر سوٹ کا انتخاب کیا جو راحم نے اسے گفٹ

کیا تھا لیکن اس نے ایک دفعہ بھی نہ پہنا تھا کیوں کہ وہ شلوار قمیض وہ کبھی پہنتی ہی نہیں تھی.. آج

پہلی دفعہ تھا..

وہ جلدی سے کپڑے اٹھا کر واشروم میں گھس گئی.. دل ایک دم ہی ہلکا پھلکا ہو گیا تھا..

بینچ پر بیٹھے موبائل پر جھکے وہ ہاتھ میں پکڑے کافی کے کپ سے گھونٹ بھر رہا تھا جب اشعر کی آواز پر چونک کر سر اٹھا کر دیکھا..

جاں وہ کوریڈور سے چلتا آ رہا تھا..

"اے کس کا بچہ چوری کر کے لے آیا؟؟!!"

ریاض نے اس کے ہاتھ میں موجود گلابی کمبل میں لپٹے مزے سے سوتے بچے کو دیکھ کر حیرت سے پوچھا

....

"لا حوالا.. میں کیوں کرنے لگا بچہ چوری؟؟!!"

وہ برا مان گیا..

"تو پھر اسے کیا جیتو پاکستان سے لے کر آیا ہے..؟؟!!"

"اے نہیں یار.. وہاں ایک آنٹی کے نواسہ ہوا ہے ان کے ساتھ کوئی تھا ہی نہیں ماں بیٹی دونوں اکیلی ہیں داماد بھی ملک سے باہر ہے.. میں ان کے ساتھ ہی بیٹھا تھا.. ابھی وہ نماز پڑھنے گئیں تو میں اسے یہاں لے آیا.. دیکھ کتنا پیارا ہے....!!!"

تفصیل سے کندھے اچکاتے ہوئے کہہ کر اس نے اشتیاق سے بچے کی طرف توجہ دلائی جو نیند میں کسمسا رہا تھا..

"ہاں سچ میں بہت پیارا ہے..!!!"

ریاض اس کے چہرے کے نقوش چھوتے ہوئے مسکرا دیا تھا.

"ایک سیلفی تو بنتی ہے..!!!"

اس نے ہاتھ میں پکڑے فون میں فوراً سے فرنٹ کیمرا آن کر کے ہاتھ اونچا کر کے تصویر کلک کی تھی ..
"اونے دیکھ یہ اٹھ گیا...!!"

وہ دونوں اس پر جھکے تھے جو اپنی بڑی بڑی کالی آنکھیں پوری کھولے ان کو ٹکڑے دیکھ رہا تھا ..
"اگر تمہاری نانی نے اجازت دی تو نام میں ہی رکھوں گا تمہارا...!!"

اس کا ننھا سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے وہ ایسے بات کر رہا تھا جیسے وہ اس کی ساری باتیں سمجھ رہا ہو
!!..

اپنے ہی دھیان میں روم سے باہر آتی زرنور نے چونک کر ان دونوں کو دیکھا ..
"یہ کس کا بچہ اٹھا لائے ہو اشعر؟...!!"

اس نے حیرت سے اشعر کے ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا ..

"اوہو.. اٹھا کر نہیں لایا۔ دکھانے کے لئے لایا تھا تم لوگوں کو.. دیکھو کتنا پیارا ہے...!!"
زرنور نے ان کے پاس آکر دیکھا تو بے ساختہ مسکراتے ہوئے جھک کر اسے پیار کیا تھا ..
"بہت پیارا ہے ماشاء اللہ...!!"

وہ تینوں کھڑے ہی تھے کہ جیسی ایک فریسی ماٹل پختہ عمر کی عورت ہانپتی کانپتی وہاں آئی ..

"کب سے ڈھونڈ رہی ہوں آپ کو.. ادھر دیں بچے کو.. کچھ اندازہ ہے آپ کو کہ اس کی ماں اور نانی
کس قدر پریشان ہیں کہ ان کا بچہ اغوا ہو گیا.. پانچ منٹ کا کہہ کر گئے تھے لیکن آپ نے اس نیو بورن
بے بی کو پورے ہو سپٹل کی سیر کروادی۔ یہ کوئی طریقہ ہے؟؟...!!"

اشعر کے ہاتھ سے تقریباً بچے کو جھپٹتے ہوئے وہ ڈپٹنے والے انداز میں بولی...!!

"ارے تو لے کر تھوڑی بھاگا ہوں.. آنٹی سے پوچھ کر لایا تھا...!!!"
اشعر کے دوبدو جواب دیئے پر وہ ہاتھ جھلا کر "اونہو" کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی تھی..
"کیا...!!!"

زرنور اور ریاض کو ہنستے دیکھ اس نے گھور کر پوچھا..
"اچھا ہوا وہ لے گئی ہے؟ کو ورنہ تیرا کیا بھروسہ اسکو جیکٹ میں چھپا کر گھر لے جاتا تو؟ تیرا تو ویسے ہی
دل آگیا اس پر...!!!"

ریاض ہنستے ہوئے کہہ کر پھر سے موبائل کی طرف متوجہ ہو گیا..
"اشعر.. تم لائبہ کو کب لینے جاؤ گے؟.. کب سے تمہیں کہہ رہی ہوں مجال ہے جو تم سن لو...!!!"
"ارے یار اسے ہی لینے جا رہا تھا بیچ میں وہ آنٹی نماز پڑھنے چلیں گئیں تو میں نے میں مصروف ہو گیا
...!!!"

یاد آنے پر اس نے سر پر ہاتھ مار کر کہا..
"میں لے آؤں اسے.. ورنہ میری بیوی نے اس خبیث کے پیچھے رو رو کر سمندر بہا دیئے ہیں...!!!"
وہ سر جھٹک کر کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا تھا...

13 اگست کی رات

آٹھ بج کر پندرہ منٹ...!!

اس مٹی کے تعویذ بنا کے..

نام وطن کا گلے لگا کے ..

بس اتنا کہنے آئے ہیں ..

شکریہ پاکستان ن ن .. پاکستان شکریہ یہ یہ ...!!

"جی نیلم میں یہاں کراچی کے "تین تلوار" پر موجود ہوں منچلوں کا ایک جم گفیر اٹھ آیا ہے کان پڑی آواز تک سنائی نہیں دے رہی .. ہر سو سبز ہلالی پرچوں کی بہار سی آئی ہوئی ہے لگتا ہے جیسے سارا کراچی شہر ہی یہاں جمع ہو گیا ہے نوجوانوں میں مثالی جوش جذبہ دیکھنے کو مل رہا ہے اپنے چہرے پر پرچم کو پینٹ کئے سینے پر فلگ بج لگائے ہاتھوں میں قومی جھنڈا اٹھائے سب کے لبوں پر بس ایک ہی نعرہ ہے .. "پاکستان زندہ بعد ...!!"

ہاتھ میں مانگ اٹھائے کیمرے کے سامنے کھڑے جوش و خروش سے بولنے والے نیوز چینلز کے رپورٹرز جگہ جگہ پر پھیلے نیوز سٹوڈیو میں بیٹھے اینکرز کو آنکھوں دیکھے حال سے آگاہ کر رہے تھے اور ان چینلز پر دکھائے جانے والے یہ لائیو مناظر پوری دنیا میں دکھائے جا رہے تھے ..

اس وقت تین تلوار کے دونوں روڈز تقریباً بلاک تھے

ہمیشہ کی طرح سی ویو جانے والے راستے بھی کنٹینرز لگا کر بند کر دیے گئے تھے ..

تاحدنگاہ بس قومی پرچم اور گارڈوں کا سیلاب ہی نظر آ رہا تھا بارہ بجنے میں ابھی کافی وقت پڑا تھا لیکن شہری ابھی سے سڑکوں پر نکل آئے تھے اور آزادی ٹرک بھی کسی سے پیچھے نہ تھے ہری سفید جھنڈیوں سے سجے

بلند آواز میں قومی نغمے بجاتے یہ ٹرک مختلف شاہراہوں سے ہوتے ہوئے اب یہاں پہنچے تھے فوٹ پاتھ پر

بھی تھوڑے تھوڑے فاصلے سے ایکو نصب کئے گئے تھے جن میں بجتے ملی نغمے منچلوں کے خون میں مزید
جوش پیدا کر رہے تھے ..

آج کراچی کا موسم بھی خلاف مامول صبح سے ہی خوش گوار تھا آسمان سرمئی بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا
.. اس وقت ٹھنڈی ہوائیں بھی آزادی کے دن کی وجہ سے سرور میں تھی ..
"جی کاشف شہریوں کا جوش و خروش تو کافی دیدنی ہے اور ہو بھی کیوں نہ آخر کو کوئی عام دن تھوڑی
ہے پاکستان کی آزادی کا دن ہے یہ ہمارے لئے عید کے دن ہی حیثیت رکھتا ہے .. آئیے شہریوں سے
جانے ہیں کے انہوں نے اس دن کو سلیپرٹ کرنے کے لئے کیا کیا تیاریاں کر رکھی ہے ...!!
کان کے پردے پھاڑتے بے ہنگم شور کی وجہ سے ایک ہاتھ کان پر رکھے اس اینکر نے تھوڑی سی دور
کھڑے نوجوان کو اپنی طرف متوجہ کیا جو اپنے سامنے کھڑے چند لوگوں کو ہدایتیں دے رہا تھا وہ خود بھی
ہرے سفید کپڑے پہنے آزادی کے رنگ میں رنگی ہوئی تھی ..
"جی فرمائیے ...!!

ہمیشہ کی طرح جینز اور وائٹ ٹی شرٹ پر گرین کلر کی ڈریس شرٹ پہنے پیروں کو سفید جاگرز میں مقید
کیے ہاتھوں میں چودہ اگست کے بینڈ چڑھائے دونوں ہاتھ پشت پر باندھے وہ کیمرے کے سامنے آیا
.. آدھا چہرہ بھی ہرے رنگ کے کپڑے سے ناک تک چھپایا ہوا تھا ..
صرف اسے دیکھ کر ہی پاکستانیوں کا دس گنا خون بڑھ جائے ...!!

"سب سے پہلے تو اپنا نام بتائے آپ ...!!"

اینکر کے مانگ اس کے چہرے کے قریب کر کے مٹھاس سے گندھے ہوئے لہجے میں پوچھا

"ریاض چودھری نام ہے میرا...!!"

شور کے باعث ان دونوں کو ہی خاصا زور لگا کر بولنا پڑ رہا تھا..

"اچھا تو ریاض یہ بتائے کے بہ حیثیت پاکستانی آپ کے اندر کتنا جوش و جذبہ ہے چودہ اگست کے حوالے سے؟ اور اس دن کو آزادی کے دن کو سلیبریٹ کرنے کے لئے کیا کیا پلینز بنائے ہیں؟ کیا کیا تیاریاں کی ہے؟ اور آج کا دن کیسا گزرا؟ کیوں کے کل چودہ اگست ہے تیاریاں تو آج ہی کی ہوں گی نہ؟ اور ابھی آپ کے کیا پلینز ہیں؟؟...!!"

"اف.. اتنے سوال ایک ساتھ ہی پوچھ لئے.. خیر ایک پاکستانی ہونے کی حیثیت سے تو وہی دلولہ وہی جنون اور جوش و خروش ہے جو ایک سچے محب وطن پاکستانی کے اندر ہونا چاہیے.. وہ کہتے ہیں کہ ہماری رگوں میں تو خون بھی ہر رنگ کا ہے کیوں کے ہم پاکستانی ہے.. اور یہی بات پلینز اور تیاریوں کی تو کافی کچھ سوچا ہوا ہے کرنے کے لئے تو میں نے اور میرے گروپ نے.. ابھی مختلف شاہراہوں سے ریلیاں نکالنے ہوئے باغ جناح جانے کا ارادہ ہے وہیں پر سارا فائر ورکس کاؤنٹ ڈاؤن کا انتظام کیا گیا ہے..!!"

اس نے ناک پر پھسلتے رومال کو ذرا اوپر کیا تھا ساتھ ہی ہاتھ اٹھا کر اشارے سے ایک طرف گئے کاؤنٹر پر بیٹھے کسی شخص کو نغمہ چیلنج کرنے کے لئے کہا..

"اچھا تو آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کا گروپ بھی ہے لیکن وہ کہاں ہے اور کتنے لوگ ہیں اس گروپ میں؟؟ اور کیا کوئی لیڈر بھی ہے؟؟...!!"

کتنا خطبہ ہے اس لڑکی کو بولنے کا.. سسی رپورٹر بنایا ہے اس کے گھر والوں نے اسے...!!"

دل میں کہتے ہوئے وہ سر جھٹک کے دوبارہ اس کی جانب متوجہ ہوا جس کے چہرے کو دیکھ کر یہ بالکل نہیں لگ رہا تھا کہ وہ اتنی جلدی جان چھوڑنے والی ہے ..

"ہاں جی مجھے ملا کر ہم کل چھ لوگ ہیں اور بالکل ہمارا لیڈر بھی ہے احمد عرف ارمان خانزادہ لیکن وہ اس وقت شاہراہ فیصل پر ہے اس کے علاوہ باقی کے چار نیشنل اسٹیڈیم، لکی ون مال، جناح روڈ اور پورٹ گریڈ پر موجود ہیں جو میری طرح ہی ان ریلیوں کو لیڈ کرتے ہوئے جناح باغ پہنچے گے ...!!

"اوہ واؤ زبردست .. لیکن اتنے لوگوں کو جو آپ لوگ سڑکوں پر نکال لائے ہیں گاڑیوں کا اڑدھام سا ہے لمبی قطاریں لگ گئیں ہیں ٹریفک جام ہو چکا ہے تو کچھ اس حوالے سے بھی کیا ہے آپ نے؟؟ ...!!

"جی بالکل کیا ہے اور آج کا دن تو ویسے ہی کافی مصروف گزرا کیوں کے صبح سے مختلف جگہوں پر گروپس کی شکل میں پہلی اگست سے شجر کاری کی مہم کے ذریعے تقریباً چودہ ہزار پودے لگانے کا جو مشن ہم نے سٹارٹ کیا تھا الحمد للہ آج اسے پورا کیا اس کے بعد ٹریفک پولیس کے ساتھ دو گھنٹے کی ملاقات جاری رہی روٹس وغیرہ اور سیکورٹی کے بارے میں .. اس دن کے سلیبیشن کی تیاریوں میں مصروف رہے اور پھر جو ٹارگٹ ہمیں دیا گیا تھا شاہراہوں سے ہوتے ہوئے ریلی کی شکل میں ایک جگہ متحد ہو کر آزادی کے دن کو بھرپور انداز میں ویلکم کرنا .. اب اس کے لئے میں یہاں موجود ہوں .. مجھے یہاں تین تلوار کا ٹارگٹ ملا تھا ...!!

"لیکن ابھی آپ نے کہا کہ آپ کے گروپ کے لوگ ریلیوں کو لیڈ کر رہے ہیں تو جب آپ سب ایک ساتھ باغ جناح پہنچے گے تو ٹریفک کا کوئی مسئلہ نہیں ہوگا؟؟ ...!!

"نہیں.. کیوں کے میں نے آپ کو بتایا نہ کے پہلے ہی ٹرافک پولیس اور رینجرز سے بات چیت ہو چکی ہے اس کے علاوہ ساتھ جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا.. کراچی جام ہو جائے گا ایسے تو.. ہم ایک ایک کر کر وہاں پہنچے گے ابھی تو میرے نیشنل اسٹیڈیم اور جناح روڈ والے دونوں ساتھی اشعر آفریدی اور تیمور ولید وہاں پہنچ چکے ہیں اس کے علاوہ پورٹ گریڈ سے حارث ملک کی قیادت میں ایک ریلی منزل کی طرف روادوا ہیں اس کے بعد میرا نمبر ہے اور پھر لکی ون مال سے ایک ریلی حمزہ حیدر علی کی قیادت میں وہاں آئے گی اور سب سے آخر میں ہم ریلیوں کے لیڈرز کو لیڈ کرنے والا احمد شاہراہ فیصل سے وہاں پہنچنے گا

!!.."

ایک ہی سانس میں اس نے پوری تفصیل سنا دی تھی..

"بہت شکریہ ریاض اپنے پلیئرز ہمارے ساتھ شئیر کرنے کے لئے.. جی تو ناظرین یہ تھے ہمارے ساتھ ریاض چوہدری..!!"

اسے بولتا چھوڑ کر سائیڈ پر آتے ہوئے اس نے اپنا فون نکالا اور کچھ نمبر ڈائل کر کے کان سے لگایا..

"ہاں حارث پہنچ گیا تو؟؟؟!!.."

رابطہ ملتے ہی اس نے ذرا بلند آواز سے کہا تھا

"ہاں بس پانچ منٹ لگیں گے مجھے تو ایسا کر ابھی نکل وہاں سے کیوں کے حیدر اور احمد کو آنے میں بھی ٹائم گئے گا..!!.."

شور کے باعث فون کو اس نے تقریباً کان سے چپکایا ہوا تھا..

"چل ٹھیک ہے..!!.."

فون آف کر کے وہ اپنی ہیوی بائیک کے پاس آیا ساتھ ہی ڈی جے سے مانگ لے کر آگے بڑھنے کا بھی
اعلان کرنے لگا...!!

باغ جناح...!!

گیارہ بج کر تیس منٹ...!!

قربانیاں کتنی دے کر آزادی لائے

میں تو یہ چاہوں، ساری دنیا ہی یہ جانے..

دل سے.. دل سے میں نے دیکھا پاکستان...

جاں سے.. جاں سے میرا دھرتی پر ایمان..

جناح باغ کے اطراف کی سیکورٹی انتہائی سخت تھی آنے جانے والے دونوں روڈز گاڑیوں سے جام ہوئے

وے تھے کراچی کے مناظر اس وقت دیکھنے سے تعلق رکھتے تھے منچلوں نے آسمان سر پر اٹھایا ہوا تھا

..پاکستان کے علاوہ اور کہاں اتنے احتمال سے آزادی کے دن کو منایا جاتا ہوگا؟... کیا بچے بوڑھے جوان

..ہر کوئی ہی ہاتھوں میں پرچم اٹھائے گھر سے نکلا ہوا تھا..

تقریباً پچاس فٹ لمبے قومی جھنڈے کے سائے تلے سینکڑوں لوگ احمد کی قیادت میں باغ جناح پہنچے تھے

..

"یار حیدر کہاں رہ گیا؟ تجھ سے پہلے تو اس نے آنا تھا نہ؟...!!

حارث نے حیرت سے اس سے استفسار کیا جو منزل واٹر کی چھوٹی بوتل میں سے پانی کے گھونٹ بھر رہا تھا

..

"ہاں پہلے تو اس کو ہی آنا تھا لیکن میرے پاس اس کا فون آیا تھا اس نے ہی کہا کہ وہ آخر میں آئے گا

!!..

احمد نے کندھے اچکا کر کہتے ہوئے بوتل کا کیپ لگا کر کسی اور کی طرف اچھا دی ..
"چل ٹھیک ہے ویلے تجھے ڈر تو نہیں لگ رہا نہ اتنے سارے کراؤڈ کے سامنے پرفارم کرنے سے

؟؟...!!..

حارث کے شرارت سے کہنے پر وہ مسکرایا تھا ساتھ ہی ایک گھونسا اس کے کندھے پر جڑا ..
"میں ارمان احمد خاندان ہوں میری ڈکشنری میں ڈر و خوف کے معنی تو دور کی ان کے الفاظ تک نہیں ہے

!!..

جتاتے ہوئے انداز میں کہہ کر اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر چلنے کا اشارہ کیا ...

"بہت بڑا کمینہ ہے تو...!!.."

حارث نے اپنا کندھا سہلاتے ہوئے گھور کر اسے کہا تھا "وہ تینوں کدھر ہیں ؟ مجھ سے پہلے ہی یہاں

آئے تھے نہ ؟؟؟!!.."

"پتا نہیں میں تو خود انھیں ڈھونڈ رہا تھا نمبر بھی نہیں لگ رہا تھا کسی کا...!!.."

اس نے لاعلمی کا اظہار کیا .. جبھی ایک شور سا بلند ہوا تھا وہ دونوں ہی چونک کر مڑے تھے جہاں سیکورٹی

اہلکار تیزی میں لوگوں کو ایک طرف ہٹا رہے تھے پورا ایک روڈ لوگوں سے خالی کروا لیا گیا تھا

دور تک صاف سڑک پر ہلکا سا دھواں نمودار ہوا.. پرچم کے رنگ کے رنگی ہرے اور سفید رنگ کی چار
گاڑیاں آہستہ سپیڈ میں آتی دکھائی دی

ایک گاڑی آگے تھی اور تین اس کے پیچھے دفعتاً آگے والی کار نے سپیڈ پکڑی ڈیڑھ سو کی سپیڈ سے اڑاتے
ہوئے زگ زبگ سٹائل میں وہ کار سڑک پر رقص کرتی آگے بڑھتی جا رہی تھی جب کے پیچھے والی تین
شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے آگے بڑھ رہیں تھیں..

شائقین کا خوشی اور جوش سے چیخ چیخ کر گلہ بیٹھا جا رہا تھا لیکن جنون اتنا تھا کہ کس چیز کی پروا نہ تھی
.. اور یہ فلیگ کارز تو سرپرائز تھا سب کے لئے چار سپورٹس کار اور چاروں پاکستانی جھنڈے کے رنگ میں
ڈھلی ہوئیں.. ان کے پیچھے موٹر بائیکس اور گاڑیوں کا ایک طویل ریلہ تھا سٹیاں بجاتے نغمے پڑھتے
نعرے لگاتے ان منچلوں کو حیدر پورے کراچی سے اکٹھا کر لایا تھا..
ایک لائن میں کھڑی ان چاروں گاڑیوں کے دروازے ایک ساتھ کھلے اور ایک ساتھ ہی وہ لوگ باہر نکلے..
لوگوں کی کان کے پردے چیرتی آوازوں اور نعروں کے درمیان وہ خود کو کسی ہیرو سے کم ہرگز نہیں سمجھ
رہے تھے..

"آگے چار بندر...!!!"

حادثہ کے کہنے پر وہ دونوں ہی ہنس دئے تھے..

باغ جناح..!!

گیارہ بج کر پینتالیس منٹ..!!

یاروں یہی دوستی ہے ...

قسمت سے جو ملی ہے ...

سنگ سنگ چلیں ..

سب رنگ چلیں ..

چلتے رہیں ہم صدا ...!!

ایک طرف بے بڑے سے بہت سارے غباروں اور لائٹوں سے سجے اسٹیج پر کچھ میوزیشنز کے ساتھ وہ موجود تھا ..

گرین ٹی شرٹ پر وائٹ لیڈر کی جیکٹ پہنے کان پر ایر فون لگائے مانگ کو ہونٹوں کے قریب کئے وہ ٹھیک کر رہا تھا قومی جھنڈا بھی پشت کی طرف سے پھیلا کر گردن پر گانٹھ لگا رکھی تھی ..

ڈمی جے کو مانگ آن کرنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ ان ہزاروں لوگوں کے بالکل سامنے آیا تھا .. اتنے سارے لوگوں کے درمیان وہ پہلی دفعہ پر فارم کرنے جا رہا تھا .. سب کی نظریں اس پر جمی تھیں مٹے کو اس نے اپنی آنکھیں بند کی تھی اس سارے شور سے دور اس منظر سے دور اسے اپنا مقصد یاد آیا کہ وہ کیوں یہاں اتنے لوگوں کے سامنے کھڑا ہے ؟ اس کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی بے ساختہ اس کے عنابی لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا ..

وہ دو قدم چل کر آگے آیا ..

ایک نظر وہاں موجود ان سب لوگوں پر ڈالی ..

یہ کراؤ اس کی توقع سے کہیں زیادہ تھا

"پاکستان....!!"

پوری جان لگا کر وہ چلایا...!!

"زندہ باد....!!"

جس کے جواب میں اسے دس گناہ زیادہ شور سننے کو ملا..

"میرے عزیز ہم وطنوں.. پاکستان کے نوجوانوں.. پورے کراچی شہر سے آپ سب یہاں موجود ہیں .. اچھے گھروں سے نکلے ہیں.. آزادی کے دن کو جوش و جذبے سے منانے کے لیے وہ آزادی جو آج سے اکثر سال پہلے ہزاروں قربانیاں دے کر حاصل کی گئی.. جو خواب ہمارے شاعر مشرق علامہ اقبال نے دیکھا تھا اسے پورا کرنے کے لیے اس کی تعبیر کے لیے قائد اعظم نے اپنی پوری زندگی صرف کر دی.. مجھے بتانے کی ضرورت تو نہیں.. یقیناً آپ اچھے سے جانے ہوں گے کہ پاکستان کو حاصل کرنے کے لیے کس قدر تکلیفیں جھیلی گئیں ہیں کتنی قربانیاں دی گئی کتنے سالوں کی محنت جدوجہد اور کوششیں کے بعد تب کہیں جا کر دنیا کے نقشے پر پاکستان ایک آزاد مملکت کی حیثیت سے اپنی جگہ بنا پایا ہے.. اس وطن کی فضاؤں میں جہاں ہم آزادی سے سانس لیتے ہیں بنا کسی ڈر اور خوف کے.. صرف ان ہزاروں بے مثال قربانیوں کی وجہ سے جنہوں نے پاکستان کو آزاد کروانے کے لیے اپنا خون بے دریغ بہایا.. کہنے کو تو ہم سب آزاد ہیں ایک آزاد شہری ہونے کی حیثیت سے یہاں جیتے ہیں لیکن... ہمارے ذہن ابھی تک غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں.. ہماری کوئی اپنی سوچ ہی نہیں ہے.. ہم دوسروں کے اشارے پر چلنے والی بے جان کٹھ پتلیوں کی طرح ہیں.. پاکستان کے برے حالات کی وجہ اگر کچھ برے لوگ اور کریٹ حکمران ہیں تو.. ہم بھی... ہم بھی برابر کے شریک ہیں کیوں کہ جو ظلم کے خلاف برائی

کے خلاف آواز نہیں اٹھاتا وہ ظالم کے جتنا ہی ذمہ دار ہے... علامہ اقبال نے اس پاکستان کا خواب نہیں دیکھا تھا کہ جہاں کے رہنے والوں کو جانوروں کی طرح مارپیٹ کر قتل کر دیا جائے.. اور قائد اعظم نے اس لئے پاکستان کو آزاد نہیں کروایا تھا کہ ہم ایسے مظالم کے خلاف اپنا منہ سی کر بیٹھ جائیں ہر طرف سے آنکھیں پھیر لیں.. میرے دوستوں پاکستان کا مطلب لا الہ الا اللہ ہے.. آپ نے بھی اللہ کو منہ دکھانا ہے اور مجھے بھی.. پاکستان کی تقدیر آپ کے ہاتھ میں ہے...!!"

وہ اپنے جسم کی ساری طاقت صرف کر کے بول رہا تھا اتنی دیر سے اونچی آواز میں بولنے سے اس کے جڑے درد کرنے لگے تھے لیکن اسے فکر نہ تھی اس کی آواز نے ان ہزاروں لوگوں پر ایک سحر سا طاری کر دیا تھا.. اس کی آواز کی دھمک کے علاوہ کوئی دوسری آواز نہ تھی سب دم بخود دم سادھے اس کو سن رہے تھے وہاں موجود ان ہزاروں لوگوں کو اپنے کنپٹی کے بال کھڑے ہوتے محسوس ہوئے تھے خون ایک دم ہی جوش مارنے لگا تھا.. دل میں کچھ نیا کرنے کا عزم بھرپور انداز میں جاگا تھا..

"آئیے.. ہم ایک ساتھ متحد ہو کر یہ عہد کرتے ہیں کہ آج سے یہ غلامی کی زنجیریں توڑ کر ہم صرف پاکستان کے لئے جیے گے پاکستان کے لئے لڑیں گے اور صرف پاکستان کے لئے مریں گے.. ہم پاکستان کو ترقی کی راہوں پر گامزن کریں گے ہم بنائیں گے پاکستان کو سرسبز و شاداب.. کیوں کہ ہم پاکستان کے نوجوان ہیں ہم سپاہی ہیں اس کے.. پاکستان کی عزت و وقار سب ہمارے ہاتھ میں ہے.. ہم پاکستان کا سر کبھی نہیں جھکنے نہیں دیں گے.. اس کا چاند ستارہ ہمیشہ سر بلند رہے گا..!!"

کیا رہے گا اس کا چاند ستارہ ہمیشہ اونچا؟؟...!!"

گھٹنوں کے بل بیٹھے کہنی گھٹنے پر ٹکا کر ایک ہاتھ کان کے قریب لے جا کر اس نے بلند آواز سے چیخ کر کہا

"ہاں ہاں...!!"

جواب میں سب یک زبان بولے تھے اور پھر "پاکستان زندہ باد" کے نہ ختم ہونے والے نعرے تھے جو نوجوانوں کی طرف سے لگائے جا رہے تھے..

ایک تھکی ہوئی لیکن پرسکون سانس اس نے خارج کی تھی.. آج ایک نئی سوچ نیا انداز ان ہزاروں کی تعداد میں وہاں موجود لوگوں کو بخشتا تھا اب بس دیکھنا یہ تھا کہ وہ اپنے کئے کئے عہد پر قائم بھی رہتے ہیں یا نہیں...!!"

"صرف پانچ منٹ رہ گئے ہیں بارہ بجنے میں یعنی کے پاکستان کی اکثر وی سالگرہ کا دن لگنے میں بس چند منٹ ہی رہ گئے ہیں.. آئیں ہم سب ساتھ مل کر ترانہ پڑھتے ہیں...!!"

سب مؤدب سے پیر سے پیر ملا کر کھڑے ہو گئے تھے..

پاک سرزمین شاد باد..

کشور حسین شاد باد..

تو نشان عزم عالیشان ..

ارض پاکستان ..

مرکز یقین یقین شاد باد..

پاک سرزمین کا نظام ..

قوت اخوت عوام ..

قوم, ملک, سلطنت ..

پابندہ تابندہ باد ..

شاد باد منزل مراد ..

پرچم ستارہ و ہلال ..

رہبر ترقی و کمال ..

ترجمان ماضی شان حال ..

جان استقبال ..

سایہ خدائے ذوالجلال ...

دل پر ہاتھ رکھیں ان سب نے ادب سے سر جھکایا تھا ..

اور یہی وہ لمحہ تھا جب آسمان شاندار آتش بازی کی روشنیوں سے نہا گیا تھا ...

"مبارک ہو آپ سب کو ہمارا آزاد پاکستان اکتر برس کا ہو گیا ..!!"

سراٹھا کر روشنیوں سے منور آسمان کو دیکھتے ہوئے اس نے نم آنکھوں اور مسکراتے چہرے کے ساتھ

مبارکباد دی تھی ..

ہرے نیلے میلے لال نجانے کتنے رنگ تھے جو آسمان پر پھیل چکے تھے ..

فضا "پاکستان زندہ باد اور جیوے جیوے پاکستان" کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی تھی ..

ہر کوئی خوش تھا پر جوش تھا ایک نیا انداز جو انہیں آج بخشا گیا تھا پاکستان کے لئے کچھ کرنے کے لئے
پوری دنیا میں اس کا نام روشن کرنے کا جذبہ سا خود ہی پیدا ہو گیا تھا.. ہم لیڈ ہونے والے لوگ ہیں اگر
کوئی سچا اور ایمان دار حکمران ہمیں مل جائے تو اس کی قیادت میں ہم کہاں سے کہاں نہ پہنچا دیں
پاکستان کو..

"میں نے تو اسے جب پہلی دفعہ دیکھا تھا تبھی کہہ دیا تھا کہ یہ کوئی عام نہیں یہ ضرور کچھ نہ کچھ کرے
گا.. آج اس کی سپیج نے قسم سے میرا دل لوٹ لیا..!!"

حیدر نے محبت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا جواب گٹار کو چیک کر رہا تھا.. اس کی پرفارمنس باقی تھی
ابھی..

وہ سب اسٹیج سے نیچے لیکن سب سے آگے کھڑے تھے..

"اسے الیکشن میں ایک دفعہ تو کھڑا ہونا چاہیے..!!"

اشعر کے کہنے پر ان سب نے بھی تائیدی انداز میں سر ہلایا تھا..

"اس کی تقریر سب نیوز چینلز پر پورے پاکستان میں لائیو دکھائی گئی تھی..

"جشن آزادی کے موقع پر نوجوانوں کا جوش و خروش دیدنی ہے.. آئیے ہم ان سے ہی جانے ہیں کہ چودہ

اگست کے موقع پر ان کے کیا جذبات ہیں..!!"

"ذرا بات سنئے..!!"

اس اینکر نے رخ موڑے کھڑے ایک شخص کا کندھا تھپتھپا کر اپنی طرف متوجہ کیا..

وہ چونک کر مڑا تھا..

"آپ کیا کہنا...!!!"

اس شخص کی شکل دیکھ کر اینکر کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی حقیقتاً وہ حیرت زدہ رہ گئی تھی اور یہی حال سامنے والے کا بھی تھا لیکن دوسرے ہی لمحے اس کے لبوں پر شرارتی مسکراہٹ مچلی.. وہ رپورٹر "نیو ایئر ناٹ" والی ہی تھی..

"جی مس پوچھئے میرے پلیئرز کے بارے میں.. جہاں سے کہیں گی وہیں سے بتاؤں گا میرا آج کا دن کیسا گزرا؟ میں نے کون کون سی تیاریاں کی.. کتنے پٹاخے خریدے؟ سوری چھینے.. کیوں کے خریدنے کی تو میری عادت نہیں.. اور یقین کریں آپ سے پہلے میں نے کسی کو بھی یہ سب نہیں بتایا.. آپ پہلی ہی ہیں جس سے میں یہ سب شیئر کروں گا.. ارے ارے سنیے تو سہی.. اے مس جا کہاں رہی ہیں آپ؟؟!!"

ایک گھوری اس پر ڈال کر بغیر اس کی بکواس سنے وہ دوسرے لوگوں کی طرف متوجہ ہو گئی تھی کچھ مہینے پہلے جو ڈانٹ اور سخت سست اس ایم این اے کے بیٹے کی وجہ سے اسے چینل والوں کی طرف سے سننے کو ملی تھی وہ بھولی تو نہیں تھی..

حیدر پیچھے سے ارے ارے ہی کرتا رہ گیا جمبھی تیمور نے اسے کہنی مار کر اسٹیج کی جانب متوجہ کیا جہاں وہ گٹار گلے میں لٹکائے اس کی دھن چھیڑ رہا تھا..

"آج کا یہ نغمہ.. اس آزاد ملک کے آزاد نوجوانوں کے نام اس عہد کے نام جو آج ہم نے اس جگہ متحد ہو کر اللہ کو حاضر و ناظر جان کر ایک ساتھ کیا ہے.. میں چاہوں گا آپ سب بھی میرے ساتھ ہم آواز ہو کر

پڑھیں...!!!"

وہ سب دلوں و جان سے اس کی جانب متوجہ تھے.. وہ انسان.. اس کی باتیں.. اس کی آواز.. ایک نئے
روشن ستارے کی طرح دل کو لگتی تھی..

"سایہ خدائے ذوالجلال...!!

ترجمان ماضی شان حال...!!

رہبر ترقی و کمال...!!

میں پاکستان ہوں..

میں پاکستان ہوں..

میں زندہ باد ہوں..

میں زندہ باد ہوں..

مجھ پر دنیا کی نظریں ہیں ہر پل...!!

ہے آج بھی میرا، میرا ہوگا کل...!!

ہم تلواروں کی نوک پی چڑھ کر نغمے گائیں...!!

ہم وہ ہیں جو بس سینے پی ہی گولی کھائیں...!!

میں شاہین ہوں اقبال کا...!!

میں گھر ہر دھرتی آن کا...!!

میں قائد کا فرمان...!!

میرے سینے میں قرآن...!!

میں خیر میں پنجاب !!..

میں سندھ بلوچستان !!..

میں پاکستان ہوں ..

میں پاکستان ہوں ..

میں زندہ باد ہوں ..

میں زندہ باد ہوں ..

نئے پاکستان کی پہلی آزادی کی یہ رات ہمیشہ یاد رکھی جانے والی تھی !!..

بیڈ پر کتابیں بکھرائے رجسٹر اور بک کھولے وہ دھیان سے نوٹس لکھتی جا رہی تھی اور جب کچھ پوائنٹس سمجھ میں نہ آتے تو پین کو ہونٹوں کے درمیان دبائے وہ الجھن اور پر سوچ نگاہوں سے کتاب کو چہرے کے نزدیک کئے دیکھنے لگتی ..

دو گھنٹے ہو گئے تھے اسے لیکن بدستور وہ اسی حالت میں تھی مسلسل لکھنے کے باعث انگلیاں بھی درد کرنے لگیں تھیں ..

موبائل کی مخصوص رنگ بجنے پر وہ چونکی ..

سائیڈ پر پڑا فون اٹھا کر نام دیکھے بغیر کمرے کے کان سے لگایا .. یہ ٹیون بس ایک ہی نمبر پر سیٹ کی ہوئی تھی ..

"السلام علیکم !!.."

احمد کی بھاری آواز اس کے کان سے ٹکرائی ..

"وعلیکم السلام...!!"

اس نے ناراضگی سے جواب دیا...!!"

"خیریت؟؟...!!"

فون کو کان اور کندھے کے بیچ دبائے وہ حیرانی سے کافی پھینٹتے ہوئے بولا...!!

"ہاں خیریت ہے.. یہ بتاؤ فون کیوں کیا ہے؟؟...!!"

بیڈ کی بیک سے ٹیک لگائے پین کو ہاتھ میں گھماتے ہوئے اس نے لٹھ مار انداز میں کہا..

"زر نور کا یہ انداز تو پہلی دفعہ دیکھنے کو ملا تھا حیرانی تو فطری چیز تھی..

"بتا بھی دیں نور صاحبہ.. اب کیا غلطی ہو گئی مجھ غریب سے..؟؟...!!"

کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے اس نے کہا تھا..

"مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو؟ جا کر اس عذرا سے ہی پوچھو نہ...!!"

ترک کر کہتے ہوئے اس نے فون کاٹ کر سائیڈ پر اچھال دیا تھا..

رہ رہ کر نگاہوں کے سامنے وہ منظر گھوم جاتا تھا جب عذرا احمد کے بالکل قریب کھڑی اس سے ہنس

ہنس کر باتیں کر رہی تھی پڑھنے کا تو صرف بہانہ تھا..

احمد نے اچھنبے سے فون کو کان سے ہٹا کر دیکھا اور پھر سے اس کا نمبر ڈائل کیا..

دو بیل جانے کے بعد کال ریسپو کر لی گئی تھی..

"پڑھ رہی ہوں میں تنگ مت کرو مجھے...!!"

اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتا وہ غصے سے گویا ہوئی..

اور پھر سے رابطہ منقطع کر دیا..

"کیا کروں میں اس عذرا کا..؟؟!!"

وہ تاسف سے سوچ کر رہ گیا..

ٹرے میں چائے کے دو کپ رکھے وہ کمرے میں آئی تھی جہاں نانو فون پر کسی سے بات کرنے میں مصروف تھی وہ جانتی تھی دوسری طرف کون ہو سکتا ہے؟ سر جھٹک کر ٹرے چھوٹی میز پر رکھ کر اس میں سے ایک کپ اٹھائے وہ ریک کی جانب آ کر کتاب دیکھنے لگی جتنا لگاؤ اسے تھا کتابیں پڑھنے کا اس سے کہیں زیادہ نانو کا تھا اسی لیے ان کے کمرے میں ایک بڑی سی کتابوں سے بھری ریک موجود تھی..

"انوشے...!!!"

نانو کی آواز پر وہ پلٹی..

"جی نانو...!!!"

"تمہاری پھمپی کا فون تھا...!!!"

انہوں نے موبائل بند کر کے سائیڈ پر رکھتے ہوئے کہا..

"تو؟ کیا کہہ رہیں تھیں؟...!!!"

چائے کا گھونٹ بھرتے اس نے عام سے انداز میں پوچھا..

پھوپو کا فون آنا کوئی اتنا غیر معمولی بھی نہیں تھا لیکن جانے کیوں نانو کا انداز عجیب سا لگا..

"کیا کہہ رہیں تھیں؟.. کیا کل پھر سے آنے کا بول رہیں تھیں؟...!!!"

"اگلے مہینے شادی کا کہہ رہی تھی...!!"

انہوں نے بہت آرام سے اس کے کانوں میں جیسے گرم سیسہ انڈیلا..
کچھ مٹے تو وہ بول ہی نہ سکی.. ایک شاک سا لگا تھا..

"یہ.. یہ کیا کہ رہیں ہیں آپ نانو؟!!!"

ہاتھ میں پکڑے کپ کے ساتھ اس کی آواز بھی لرز رہی تھی..

"کہنے کو تو تمہاری سگی چھپی کا بیٹا ہے لیکن مجھے تو ایک آنکھ نہیں بھاتا.. نہ جانے تمہارے باپ کو کیا
سوچھی تھی جو مرتے مرتے تمہیں اس کے نام کر گیا..!!!"

وہ جٹے کلمے انداز میں کہہ رہیں تھی لیکن جب انوشے کے میلے پڑتے چہرے پر نظر پڑی تو افسوس سے گہری
سانس بھر کر رہ گئیں ساتھ ہی اٹھ کر اس کے پاس آئیں اور اپنا جھریوں زدہ ہاتھ اس کے سر پر پھیرا
تھا..

"نوشی.. میری بچی مجھ بڑھیا میں اتنا دم خم نہیں جو تمہیں زمانے کے سرد و غم سے بچا کر رکھوں.. لیکن
میں نے پھر بھی جیسے تیسے کر کے تمہیں پالا ہے.. ابھی تو میں زندہ ہوں لیکن کل کلا کو میں نہ رہی تو
؟.. تم اکیلی جوان لڑکی کیسے مقابلہ کرو گی اس دنیا کا؟ اس دنیا کر لوگ تمہیں دو دن بھی چین سے نہ
جینے دیں گے.. اس سے بہتر یہی ہے کہ میں تمہاری شادی کر دوں ابراہ سے.. جیسے بھی ہیں وہ لوگ
لیکن تمہارے اپنے ہیں تمہارے سگے ہیں.. تم سمجھ رہی ہوں نہ میری بات؟؟!!..."

نانو نے شفقت اور نرمی سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا جو ابھی بھی بے یقین سی کھڑی تھی کپ بھی
ہاتھ سے گر کر ٹوٹ چکا تھا گرم چائے کے چھینٹوں نے اس کا پیر جھلسا دیا تھا لیکن اسے کوئی تکلیف

محسوس نہ ہوئی..

ساری حسیں جیسے مر سی گئیں تھیں...

ابھی تو محبت کی پہلی کونیل پھوٹی تھی..

ابھی تو اس نے پیار کا مطلب جانا تھا..

ابھی تو دنیا حسین لگنا شروع ہوئی تھی..

ابھی تو دل نے تتلیوں کے سنگ اڑنے کی خواہش کی تھی..

ابھی تو محبت کے شوخ رنگ

اس کی آنکھوں میں سچنے گے تھے..

ابھی تو چاہے جانے کا نشہ سر پر چھایا تھا..

ابھی تو کسی کو بے تحاشا سوچنے میں لطف آنے لگا تھا..

ابھی تو اس کی آنکھوں کو پڑھنا باقی تھا..

ابھی تو اقرار کرنا باقی تھا..

ابھی تو اظہار کرنا باقی تھا..

لیکن کیا دل ملنے کے بعد ٹوٹنا لازمی ہوتا ہے؟؟ صرف جدائی ہی کیوں دو پیار کرنے والوں کے درمیان

آتی ہے؟؟ کیا محبت میں آنسو بہانہ لازمی جز ہے؟..

کیا ہجر کے بغیر محبت کا حصول نہ ممکن ہوتا ہے؟؟

ابھی تو اس نے محبت کو کرنا سیکھنا شروع کیا تھا لیکن کیا خبر تھی کے اپنی محبت کو اپنے ہی ہاتھوں ختم

کرنا پڑے گا..

کاش اسے کبھی محبت نہ ہوئی ہوتی ..

کاش اس نے اپنی آنکھوں میں سینے نہ سجائے ہوتے ..

کاش اسے محبت کا مطلب معلوم نہ ہوتا ..

کاش اس نے تیور کو دیکھا ہی نہ ہوتا ..

کاش وہ کبھی اس کی زندگی میں آیا نہ ہوتا ..

کاش اس سے نظریں نہ چار ہوئی ہوتی ..

کاش اس کا دل نہ دھڑکا ہوتا ..

لیکن اب کچھ کہنے یا کرنے سے کیا ہوتا ہے ؟ محبت بھی ہو چکی ہے اور جدائی بھی بس جلد ہی مقدر بننے والی ہے ...

ورنہ وہ محبت ہی کیا ..

جس میں دو طرفہ تڑپ نہ ہو ..

ہجر کی ازیت نہ ہو ..

ازل سے محبت کی دشمن ہے دنیا ... !!!

کبھی دو دلوں کو جینے نہ دے گی ... !!!

"

"تجھے کچھ کام تو نہیں ہے نہ ابھی ؟؟!!"

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اشعر نے اس سے سے پوچھا جو انگنیشن میں چابی لگا رہا تھا ..

"نہیں تو.. فارغ ہی ہوں تجھے ڈراپ کر کے گھر جاؤں گا اور پھر سو جاؤں گا اور پھر کل صبح ہی اٹھوں گا...!!"

گاڑی روڈ پر لاتے ہوئے اس نے کندھے اچکا کر کہا..

"ٹھیک ہے پھر ایسا کر گاڑی ایئر پورٹ کی طرف موڑ لے...!!"

"کیوں؟؟.. تجھے کیا کام پڑ گیا وہاں؟؟...!!"

ریاض نے حیرت سے اس کو دیکھ کر پوچھا تھا جو موبائل پر نمبر ڈائل کر رہا تھا..

"کام تو کوئی نہیں یا میری بہن آرہی ہے کینیڈا سے.. حیدر کی وجہ سے میں بھول ہی گیا تھا.. ذرا سپیڈ

میں لے فلائٹ بس آنے والی ہے اس کی...!!"

فون کان سے لگائے وہ دوسری طرف موجود شخص کو ہدایتیں دے رہا تھا جو یقیناً لائبریری تھی..

ریاض نے ایک نظر اچھے کل کے پہنے ہوئے ملگجے سے کپڑوں پر ڈالی اور پھر کھا جانے والے انداز میں

گردن موڑ کر اس کو دیکھا جو فون کی طرف ہی متوجہ تھا..

دل کر رہا تھا کے ایک گھونسا جڑ دے اس کے... پہلے بتاتا تو کم از کم حلیہ ہی ٹھیک کر لیتا..

جینز اور بلیک ٹی شرٹ کے اوپر چیک شرٹ پہنے پیروں کو جاگرز میں مقید کئے.. ہاتھ پر بکھرے بال

ہمیشہ کی طرح اگلے ہاتھ میں مختلف قسم کے بینڈ چڑھائے عنابی لبوں کو بے زاری سے بھیجنے وہ بے دلی

سے ڈرائیو کر رہا تھا حالانکہ اس رف حلیے میں بھی وہ کافی پیارا لگ رہا تھا اپنی ڈریسنگ پر وہ کبھی کبھی

کانشینس نہیں ہوتا تھا لیکن آج خاص بات تھی اس کی آمد کے خیال سے اس کے دیدار کے خوش کن

احساس سے اس کے لب آپ ہی آپ مسکرا اٹھے تھے صرف اس کا احساس ہی اتنا خوشگوار تھا کے محلے

میں اس کے موڈ پر چھائی کثافت ہوا بن کر اڑ گئی تھی سیٹی پر شوخ دھن بجاتے بیک مرر میں دیکھتے ہوئے وہ بال سیٹ کرنے لگا تھا..

"آہ آہ آہ... کمینے۔ نہیں چھوڑوں گا میں تجھے... آہ آہ... تیری اتنی ہمت؟!!"

ہوسپٹل کے خاموش ماحول، جہاں کسی کو اونچا بولنے کی اجازت نہ تھی وہاں اس بند کمرے کے دروازے کے پیچھے سے دردناک چیخوں کے ساتھ کسی کے تیز تیز بولنے کی آوازوں نے اس سنسان ماحول میں ایک آرتعاش سا پیدا کیا تھا..

دو چار نرس اور وارڈ بوائے بوکھلائے انداز میں بھاگے ہوئے وہاں پہنچے تھے دھڑ سے دروازہ کھول کر جو نہی اندر آئے تو نظر سیدھی بیڈ پر نیم دراز حیدر پر گئی جو بظاہر تو ٹھیک ٹھاک ہی لگتا تھا..

"کیا ہوا؟؟ تم ٹھیک تو ہو نہ؟؟.. تمہارے کمرے میں کون چیخ رہا تھا ایسے؟.. جلدی بتاؤ کوئی تمہیں نقصان پہنچانے تو نہیں آیا نہ؟؟.. کیا میں پولیس کو فون کروں؟؟!!"

گھبراہٹ میں ان لوگوں نے سوالوں کی بجھاڑ کر دی تھی وارڈ بوائے نے تو باقاعدہ اس کے کمرے کی تلاشی بھی لی پردوں کے پیچھے اور بیڈ کے نیچے جھانک جھانک کر کے کہیں کوئی چھپا ہوا نہ ہو...!!

"ارے آپ لوگ تو ایسے ہی پریشان ہو گئے.. میں بالکل ٹھیک ہوں پولیس کو فون مت کریں کوئی مجھے مارنے نہیں آیا...!!"

حیدر کے اس قدر پر سکون انداز پر وہ مشکوک انداز میں اسے دیکھنے لگے..

"اگر تم ٹھیک ہو تو پھر اس کمرے میں سے چیخ و پکار اور چلانے کی آوازیں کیوں آرہی تھی؟؟..

"اچھا وہ....!!"

اس نے وہ کو کافی لمبا کھنچا...!!

کر رہا تھا.. سوری آواز تھوڑی لاؤڈ تھی.. لیکن میں کیا کروں؟ یہاں اکیلے (dubsmash) وہ تو میں (پڑے بور ہو گیا تھا میرے سب دوست بھی گھر چلے گئے اور میرے ماں باپ ہو سپٹل کے وزٹ پر نکل گئے!!)"

ہاتھ میں پکڑا موبائل لہراتے ہوئے اس نے معذرت خوانہ تاثرات چہرے پر سجانے تھے لیکن وہ شرمندہ ہر گز نہیں تھا..

"ویلے اگر اس ہو سپٹل میں وائے فائے کنیکشن ہے تو پاسوورڈ بتالیے نہ مجھے.. میں نے دودن سے ایف بی، یوٹیوب، انسٹا، سنپ چیٹ، واٹس ایپ کچھ بھی یوز نہیں کیا.. میرے فینز مجھے کتنا یاد کر رہے ہوں گے...!!)"

اس بے انتہا بیچارے کی اس قدر افسردگی پر ان لوگوں کے دل کی بس ایک ہی صدا تھی.. بس بہت ہوا اب یہی وہ وقت ہے جب ہمیں عزت سے بوریا بستر سمیٹ کر پاگل خانے کوچ کر جانا چاہیے.. ورنہ یہ بیڈ پر پڑا لاچار اور بے بس انسان ایسے ہی چھوٹے موٹے ہارٹ اٹیک دے کر دنیا سے رخصت ہونے کا ٹکٹ تمہارے گا...!!

وہ سب ایک تیز نظر اس پر ڈال کر دروازہ زوردار انداز میں بند کرتے وہاں سے رخصت ہوئے تھے.. اور وہ کندھے اچکا کر پھر سے کانوں میں ہینڈ فری لگائے موبائل پر جھکا تھا...

شام کی ٹھنڈی سی چھاؤں سارے میں پھیلی تھی جناح ایئر پورٹ پر لوگوں کا رش سا تھا کوئی آ رہا تھا کوئی جا رہا تھا کچھ اپنے پیاروں کو غمگین انداز میں سی آف کر رہے تھے تو کچھ لوگوں کے چہرے پر اپنوں کو لینے آنے خوشی اور مسرت کے رنگ تھے..

دونوں بازوں سینے پر باندھے آنکھوں پر ڈارک گلاسز لگائے وہ اپنی سیاہ کروٹہ سے ٹیک لگائے کھڑا تھا.. اشعر اپنی بہن فاریہ کو لینے اندر چلا گیا تھا جب کے وہ وہیں پارکنگ میں تھا اس کے ساتھ جانا آگورڈ سالگ رہا تھا ویسے بھی کون سا اشعر آفریدی نے جھوٹے منہ پوچھ لیا ساتھ چلنے کا..

ہنسہ بد تمیز...!!

ہاتھ اٹھا کر آنکھوں کے قریب کرتے ہوئے اس نے کلائی میں بندھی ریسٹ واچ دیکھی جہاں شام کے پونے پانچ ہو رہے تھے...!!

"یہ انتظار اتنا جان لیوا کیوں لگ رہا ہے؟؟...!!

بے زاری سے کی چین گھماتے ہوئے اس نے یہاں وہاں نظریں دوڑائی..

اس کی میموری اتنی اچھی تو نہ تھی لیکن جانے کیوں ایک چہرہ پہلی ہی نظر دیکھنے پر ذہن کے پردے پر چپک سا گیا تھا..

جانے کیسی کشش تھی اس میں جو چاہ کر بھی اسے اپنی سوچوں سے جھٹک نہیں پایا تھا...

کی چین اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر جا گرا تھا

وہ چونک کر حال میں واپس آیا..

گہری سانس لیتے ہوئے وہ اٹھانے کو جھکا تھا

جو نہی انگلیاں کی چین سے ٹچ ہوئی اس کی نظریں لاشعوری طور پر سامنے اٹھی تھی۔۔
جاں بوٹ میں مقید پیروں کے ساتھ نازک سے سٹریپ والی سلیپرز پہنے نیل پالش سے پاک پاؤں اس کے
ساتھ ہم قدم تھے۔۔

ریاض کی نظریں اس کے صاف و سپید پیروں سے ہوتے ہوئے اس کے چہرے تک گئیں تھی۔۔ لیکن
اس کے ساتھ اشعر کو دیکھ کر اس نے اپنی نظروں زاویہ بدل لیا تھا دھڑکے دل کو قابو کرتے وہ سیدھا
ہوا تھا۔۔

اور سامنے دیکھنے لگا جہاں سے وہ دونوں ہنستے مسکراتے کوئی بات کرتے آرہے تھے ایک ہاتھ میں اشعر
نے سفری بیگ پکڑ رکھا تھا اور دوسرا ہاتھ اس کے شانے پر پھیلا لیا ہوا تھا جو ایک اکیس بائس سالہ لڑکی
تھی جس نے بلوچی کڑھائی کی شال کو کندھوں پر پھیلائے اسٹائش سی سیاہ رنگ کی شلوار قمیض پہن
رکھی تھی سر کو بھی سیاہ آنچل سے ڈھکا ہوا تھا دودھ جیسی سفید رنگت گہرے کالے بال، کاجل سے
لبریز بڑی بڑی بھوری آنکھیں، ستواناک میں ہیرے کی طرح چمکتی نوزپن، متلے سے گلابی ہونٹ اور سرخ
قدھاری انار جیسے گال۔۔ رنگ و روپ تو جیسے اس پر ٹوٹ کر برسا تھا۔ وہ کوئی لڑکی نہ تھی بلکہ خوبصورتی کی
چلتی پھرتی اعلیٰ مثال تھی۔۔ قدرت کی ساری خوبصورتی سارے رنگ اس کے وجود میں سمٹ آئے تھے
حوروں کو بھی شرمائے دیتی وہ شاعر کی غزل جیسی لڑکی اس بات سے انجان تھی کہ اس کے سادہ
لیکن دو آتشہ حسن نے کسی کے دل میں آگ سی لگا دی ہے۔۔ دو ماہ پہلے جو ایک ہی نظر دیکھنے پر چاروں
شانے چت ہو چکا تھا۔۔

اسے دیکھنے کے بعد ریاض کو دنیا کے سارے رنگ پھیکے سے لگنے لگے تھے۔۔

زندگی میں پہلی دفعہ اس نے کسی لڑکی کو اتنی گرمی نظروں سے دیکھا تھا...
ان دونوں کو قریب آتے دیکھ وہ سمجھ کر کھڑا ہوا تھا بے لگام ہوتی نظروں پر بھی زبردستی کے پھرے
سے بٹھائے جو لپک لپک کر اس کے چمکتے چہرے پر پھسل رہیں تھیں..
اشعر خوبصورت تھا وجہ تھا لیکن اس کی بہن.. کوئی اپسرا تھی..
بھولے سے دنیا میں بھٹک کر آئی ہوئی معصوم پری کی طرح لگتی تھی..
"فاریہ.. اس سے ملو یہ ہے میرا دوست ریاض چوہدری..!!"

"اور ریاض یہ ہے میری بہن فاریہ..!!"

اس نے مارے باندھے دونوں کا تعارف کروایا تھا جیسے نہ چاہتے ہوئے مجبوری میں کروایا ہو..
ریاض اچھے سے اس کا گریز سمجھ رہا تھا..
"السلام علیکم....!!"

اس نے نارمل سے انداز میں لبوں کو جنبش دی ہونٹوں پر مسکراہٹ تک نہ تھی ریاض کا دل تو صرف
اس کے مخاطب کرنے پر ہی جھوم اٹھا تھا نسوانی آواز آج سے کبھی کانوں کو اتنی بھلی نہ لگی تھی
.. لیکن یہ دیکھ کر بھی اس کی آنکھوں کی چمک ماند پڑ گئی تھی کے فاریہ کی نگاہوں میں پہلی ملاقات کی
رمق تک نہ تھی اور وہ ملاقات ایسی تو نہ تھی جو آسانی سے بھلائی جاسکے..!!
"وعلیکم السلام...!!"

اس نے دل میں سر ابھارتے جذباتوں کو مشکل سے دبایا تھا..

"فاریہ کو گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کرتے جب تک اشعر نے ڈکی میں بیگ رکھا تب تک وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا..

سٹارٹ کرنے کے بعد اس نے گاڑی گئیر میں ڈال دی تھی فاریہ پیچھے بیٹھی تھی اور اشعر اس کے ساتھ آگے تھا ریاض کو حیرت تھی کے سارے راستے دونوں بہن بھائی نے کوئی بات تک نہ تھی شاید ایک اجنبی کی موجودگی کی وجہ سے..

اس نے تلخی سے سوچا.. سامنے سے نظریں ہٹا کر اس نے بیک مرر کے ذریعے ذرا کی ذرا پیچھے اس وجود کو دیکھا تھا جو کھڑکی سے باہر بھاگے دوڑتے مناظر دیکھنے میں محو تھی..

"جانے کیوں اتنی انجان بن رہی ہے..!!"

اس نے آنکھوں پر گا گلز لگا رکھے تھے جبھی اشعر اس کی چوری پکڑ نہ سکا..

بیس منٹ بعد اس نے آفریدی والا کے سامنے گاڑی روکی..

"شکریہ ریاض.. کل ملتے ہیں یونی میں اور ہاں یاد سے میرے فارسی کے نوٹس لے آنا..!!"

یاد دہانی کرواتے ہوئے وہ دروازہ کھول کر اتر گیا تھا اس کی بہن اس سے پیلے ہی اتر کر جا چکی تھی..

اندر بلانے کی زحمت بھی گوارا نہ کی.. بندہ اتنی دور چھوڑنے آیا ہے کم از کم چائے کا ہی پوچھ لیتا ہے..

اس وقت سخت زہر لگ رہا تھا اشعر اسے..

لیکن اتنی سی بات پر کیا گریبان پکڑ لینا؟..

خراب موڈ کے ساتھ خدا حافظ کہتے ہوئے اس نے بھی کار گھر کے راستے پر ڈال دی تھی..

لیکن فاریہ آفریدی کے کلون کی سوٹ سی مہک ریاض چوہدری کی گاڑی میں رچ بس سی گئی تھی ..
اس کی گوری کلائی میں سبھی سیاہ چوڑیوں کی کھنک اسے ابھی ابھی اپنے کان میں بجتی سنائی دے رہی
تھی ..

""اس تقدیر نے بھی کہاں لا کے پٹھا تھا .. ساری زندگی جو لڑکیوں سے دور بھاگتا آیا ہو آج تک کوئی ایک
لڑکی بھی اس کی گرل فرینڈ نہ رہی ہو .. کیا اسے بھی محبت ہو سکتی ہے ؟ اور وہ جو محبت نامی بلا پر یقین
ہی نہ رکھتا تھا آج کیسے اسی بلا کے ہاتھوں منہ کی کھا بیٹھا تھا دو ماہ پہلے جو محبت کی چنگاری اس کے دل
میں لگی تھی آج اسی چنگاری نے بھڑکے شعلوں کی صورت اختیار کر لی تھی محبت بھی تو آخر اپنا آپ منوا
کر ہی چھوڑتی ہے .. لیکن جب محبت ہونی ہی تھی تو اشعر آفریدی کی ہی بہن سے کیوں ؟؟!!""
وہ اپنا دل آفریدی والا کی ہی چوکھٹ پر چھوڑ آیا تھا ..!!

اگرے نیلے لباس میں ملبوس سنہری سٹریپ والی سلیپر پہننے نیٹ کا سادہ دوپٹہ سیٹھی پن سے کندھے پر
ٹکائے سٹینس میں کٹے ڈائے بالوں کو سٹریٹ کر کے ایک طرف شانے پر ڈالے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی
نروس سی ہو رہی تھی میک اپ کے نام پر بھی صرف نیچرل پنک کلر کی لپ سنک لگا رکھی تھی ہاتھوں
میں سفید پھولوں کا بو کے اٹھائے وہ اس کے کمرے کے باہر کی تھی ..
اندر جائے یا نہ جائے ؟ ..

گہری سانس لے کر خود کو آمادہ کرتے وہ ہلکے سے دروازہ کھٹکھا کر اندر آئی تھی نظریں سیدھی اس پر ہی
گئیں تھی جو آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا تھا جانے اب سو رہا تھا یا نہیں ..
وہ ایک الگ کشمکش کا شکار ہو گئی تھی ...

اسے اٹھائے یا نہ اٹھائے ..

تھوڑی دیر اسی تذبذب میں گزر گئی وہ واپس جانے کا سوچ ہی رہی تھی جبھی اس نے کروٹ لی تھی آنکھوں پر رکھا بازو بھی ہٹا لیا تھا نہ جانے کس احساس کے تحت اس کی آنکھ کھلی ...
بے اختیاری میں اس کی نظریں سامنے کو اٹھی تھی جہاں اسے ہاتھ میں بو کے اٹھائے کھڑی یشفہ نظر آئی

..

اندر سے وہ کتنی ہی نروس کیوں نہ ہو لیکن چہرے کے تاثرات سے بالکل بھی ظاہر نہیں ہونے دیا تھا ..
مٹے کو وہ اسے دیکھ کر چونکا تھا دو سیکنڈ تو اس بات پر یقین کرنے میں گزر گئے کہ وہ یہاں سچ میں ہے
یا میرا وہم ہے؟؟؟

"اونہوں وہ کیوں یہاں آئے گی؟ ایک تو یہ لوگ بھی نہ پتا نہیں کیسی کیسی دوائیاں دیتے ہیں کے
خواب اور سوچیں بھی چلتی پھرتی دکھائی دیتی ہیں ..
سر جھٹک کر سینے کے بل لیٹتے ہوئے وہ پھر سے غنودگی میں چلا گیا تھا ..
وہ حیران پریشان سی کھڑی رہ گئی تھی ..

اب کیا کرے ..؟؟

اسے آواز دیئے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ وہ جھٹکے سے سیدھا ہوا تھا پوری آنکھیں کھولے وہ یشفہ کو
دیکھنے لگا وہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹی ..

اسے حیرت کا جھٹکا نہیں لگا تھا ...!!

بلکے جھٹکے گئے تھے .. جھٹکے ...!!

ایک اس کے وہاں ہونے پر...!

دوسرا اس کے ہاتھ میں پکڑے سفید گلابوں کے بو کے کو دیکھ کر...!

اور تیسرا اس کے پیور مشرقی روپ کی وجہ سے...!

حیدر نے آج تک اسے جینز اور ٹاپ کے علاوہ کسی دوسرے لباس میں نہیں دیکھا تھا تو پھر آج کیا ایسی

خاص بات تھی جو لیشہ حمین شلوار قمیض میں ملبوس تھی وہ بھی دوپٹہ کے ساتھ...!!!

کیا اس کا دماغ چل گیا ہے؟؟..

وہ تعجب سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ کم اور ڈرا

زیادہ رہا تھا اب اس کی ضرورت سے زیادہ کھلی ہوئی بلکے پھٹی ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر لیشہ کو ڈر ہی لگنا تھا

نہ؟؟...

وہ حیران تھا سخت حیران اور ہو بھی کیوں نہ آخر کو لیشہ حمین اس سے ملنے آئی تھی اس کی عیادت

کرنے آئی تھی...

کیوں آئی تھی؟؟...!!

کیا وجہ تھی اس کے یہاں آنے کی؟؟...!!

ان کی گزری ہوئی کسی بھی ملاقات میں خوشگواریت کا تھوڑا سا اثر بھی نہیں تھا...!!

ہمیشہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی ہی کوشش کی تھی...!!

کبھی مسکرا کر سیدھے منہ ایک دوسرے سے بات تک نہ کی...!!

تو پھر کیوں اب وہ امن کی آشا کا جھنڈا لہراتی اس کی خیریت پوچھنے آئی؟؟ وہ بھی اتنے ڈھیروں پھول لے کر....!!

اور ہاں یہ پھول ہی تو تھے جنہیں دیکھ کر اسے مزید شاک لگا..
ہائے رے.. حیرت کی زیادتی سے کہیں بے ہوش ہی نہ ہو جائے بیچارہ..
"تم... یہاں کیسے؟ مطلب... کوئی.. کام تھا؟؟... لیکن ہو سپٹل میں تمہارا کیا کام؟؟.. اور یہ پھول؟؟...!!

اس سے زیادہ بہتر الفاظ نہیں تھے اس کے پاس دریافت کرنے کے لئے.. سخت بے چینی ہو رہی تھی
اپنی جلد باز طبیعت کے ہاتھوں مجبور.. وہ بس جلدی سے اس کے وہاں سے موجود ہونے کی وجہ جاننا چاہتا تھا..

آخر ایسی کیا وجہ تھی جس نے یشفہ حمین کو وہاں آنے پر مجبور کیا...!!
اس کی آنکھیں پہلے تو تحر سے پھیلی تھی حیدر کے تابڑ توڑ سوال پوچھنے پر لیکن دوسرے ہی لمحے اس کے چہرے کے تاثرات بدلے...

کل سے اس کے دل میں حیدر کے زخمی ہونے کر سن کر جو سو فٹ کارنر پیدا ہوا تھا اس پر چار حرف بھیج کر اس نے گھور کر حیدر کو دیکھا...
اس کی وجہ سے اتنی الجھن اور ٹینشن کا شکار رہی میں؟؟...

اف حمزہ حیدر علی اف... تف ہے تم پر...!!

کھا جانے والے میں انداز میں وہ اسے دیکھ رہی تھی جو سر ہاتھ اور پیر پر سفید پٹی بندھی ہونے کے باوجود بھی بیمار نہیں لگتا تھا..

اگر یہ ضبط تھا تو کمال کا ضبط تھا..

اپنی تکلیف وہ کبھی ظاہر نہیں کرتا تھا..

کبھی اپنے چہرے سے مقابل کو یہ نہیں پتا لگنے دیتا تھا کہ اندر سے وہ کتنا پریشان ہے کس قدر گھٹن اور الجھن کا شکار ہے..

ہمیشہ اپنی شوخی و شرارت میں اپنے غم کو چھپا جاتا تھا..

اگر یہ فن تھا تو کمال کا فن تھا...

چار گولیاں وہ بھی اتنے قریب سے کھانے کے باوجود بھی وہ محفوظ تھا..

اللہ کا خاص کرم تھا اس پر ورنہ تو کوئی صرف ایک گولی میں ہی جانبر نہیں رہ پاتا..

"اب بتا بھی دو.. کیسے آگئی تم یہاں؟؟!!"

بس بے صبرے حیدر کی برداشت جواب دے گئی تھی سارا لحاظ بالائے طاق رکھتے ہوئے اس نے سخت

الجھن زدہ انداز میں پوچھ ہی لیا..

یشفہ نے خود کو کو سا تھا اس حیدر نامی بلا کے پیچھے اتنے پریشان ہونے پر... کتنی دُسرُب رہی تھی وہ اس

کے پیچھے..

"فاتحہ پڑھنے آئی ہوں تم پر...!!"

وہ تڑک کر بولی...

"اور یہ پھول بھی تمہاری قبر پر چڑھانے کے لئے لائی تھی.. لکین افسوس سخت افسوس ہو رہا ہے تمہیں
زندہ دیکھ کر...!!"

چھبٹے ہوئے انداز میں اس نے حیدر کے حیرت زدہ چہرے پر نظر ڈالے ہوئے کہا تھا..
"شکر...!!!"

اس کا ذہنی توازن ٹھیک ہے..

اس کا دماغ بھی اپنی جگہ پر ہے...

حیدر نے سکھ کا سانس بھرا...!!

"وہ سب تو ٹھیک ہے.. لیکن کسی کے مرنے پر کوئی بھی یہ "ڈیٹ" والا انداز تو اپنا کر نہیں آتا.. سچ بتاؤ

.. کسی کے ساتھ ڈیٹ ویٹ تو مار کر نہیں آرہی نہ؟!!

اس کے حلیے کے پیش نظر حیدر نے مشکوک انداز میں پوچھا تھا..

اور یہ پوچھنا ہی غضب ڈھا گیا تھا..

"اپنی حد میں رہو حیدر...!!"

اس کے پٹی والے سر کا بھی لحاظ نہ کرتے ہوئے بو کے اس کے سر پر کھینچ مارنے کا شدت سے دل

چاہ رہا تھا

"لو میں نے ایسا کیا کہ دیا؟!!"

ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہ کر وہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو سہارا دیتے دقت سے ٹیک

لگا کر بیٹھا زخم ابھی بھی تازہ تھے..

غیر متوقع طور پر اسے وہاں دیکھ کر جو وہ ہڑبڑاہٹ میں اٹھ کر بیٹھا تھا جھٹکے لگنے اور کھنچاؤ ہونے پر اس کے زخم تکلیف دیے گئے تھے..

"ایسا کیا کہ دیا؟.. ذرا اچھے الفاظ پر غور کرو کے تم نے مجھے کہا کیا ہے؟.. کیا تم نے مجھے ایسا سمجھ رکھا ہے؟...!!"

اس کے غصے کے کا گراف بڑھنے لگا تھا..

"اچھا سوری.. بیمار ہوں نہ.. مجھے اپنا کچھ ہوش نہیں.. اگر کچھ ایسا ویسا کہ دیا تو معذرت...!!"

عادت کے برخلاف وہ جلدی سے نادم انداز میں بولا مبادہ وہ غصے میں چلی جائے...!!

"ہنہ...!!"

منہ پھلائے انداز میں وہ تھوڑا آگے آکر اس کے بیڈ کے قریب رکھی چیئر پر بیٹھی تھی کھڑے کھڑے پیر درد کرنے لگے تھے..

ساتھ ہی تازہ پھولوں کا گلدستہ زبردستی پکڑانے والے انداز میں اس کو تھمایا..

"آہہ ہہ.. کیا کر رہی ہو..؟ لگی ہوئی ہے میرے ہاتھ میں.. دیکھ تو لو...!!"

وہ درد سے کراہایا..

شاید وہ بو کے اس کے زخم کو چھو گیا تھا..

"شکر کرو.. تمہارے منہ پر نہیں مار دیا میں نے...!!"

اس کی تکلیف کو خاطر میں لائے بغیر بیزاری سے بولی..

ساتھ ہی کلچ میں سے پونی نکال کر بالوں کو اونچا سا کر کے اس میں جکڑا تھا..

اس دو گھنٹوں پر بھی لعنت بھیجی جو ان بالوں کو سٹریٹ کرنے میں صرف ہوئے تھے..
"ویسے پھول تو تازہ لگ رہے ہیں جیسے ابھی ابھی انہیں گلہ سستے کی شکل دی گئی ہو.. سچ بتاؤ یہ پھول
تم میرے لیے ہی خرید کر لائی ہو نہ؟...!!!"
بازو میں ہونے والی تکلیف کو نظر انداز کرتے ہوئے اسنے پھولوں کو ناک کے قریب لے جا کر سونگھتے
ہوئے شرارت سے کہا..

"بالکل.. خرید کر ہی لائی ہوں لیکن اگر تمہاری طرح ہوتی تو شاپ والے کو دو چار تمپھڑ مار کر اس پر ایم این
اے کی بیٹی ہونے کا رعب جھاڑ کر ایسے ہی اٹھا لاتی دس بارہ...!!"
وہ ہنس پڑا تھا اس کے منہ بگاڑ کر کہنے پر...
"مجھے نہیں پتا تھا کہ تم مجھے اتنے اچھے سے جانتی ہو...!!!"
وہ ابھی بھی شرارت کے موڈ میں تھا...
یشفہ نے ایک چھبٹی ہوئی نظر اس پر ڈالی کچھ سخت کہنے سے خود کو روکا پھر سر جھٹکتی کمرے کا جائزہ
لینے لگی جو درمیانہ اور سادہ سا تھا

"ویسے تم یہ سفید گلاب لائی ہو.. اس کی جگہ سرخ بھی تو لا سکتی تھی نہ؟؟...!!"
حیدر نے صاف اسے چھیڑنے والے انداز میں کہا...!!
"بالکل لا سکتی تھی.. اور میں شاید لے بھی آتی اگر مجھے تمہاری نیچر کا پتا نہ ہوتا تو... میں جانتی ہوں
میرے دئے گئے سرخ گلاب تمہارے گرد خوش فہمیوں کے محلات کھڑے کر دیتے.. چاہے میرے دل
میں تمہارے لئے صرف ہمدردی ہی کیوں نہ ہو...!!!"

ڈھکے چھپے الفاظ میں وہ بہت کچھ واضح کر گئی تھی ..

گزرے دنوں سے بدلے بدلے حیدر کے انداز نے اسے الجھن کا شکار کر رکھا تھا ..

اب پہلے کی طرح اس کی نگاہوں میں یشفہ کو دیکھ کر ناگواری نہیں ہوتی تھی ..

نہ ہی اس کے انداز سے بے زاریت جھلکتی تھی ..

اور نہ ہی اس کا ہر ایک سے بھڑ جانے والا فوراً سے آستین چڑھا کر مقابل کے پیچھے پڑ جانے والا انداز اسے برا لگتا تھا ..

جانے کیوں وہ سنہرے بالوں والی گرہیا جیسی لڑکی اس کی آنکھوں کو بھلی لگنے لگے تھی ..

ایک دفعہ کے بعد بار بار دیکھنے کی خواہش دل میں انگڑائی لے کر جاگتی ..

"خیر .." صرف تمہاری یہاں موجودگی سے ہی میں خوش فہمی کے گہرے سمندر میں غرق ہو چکا ہوں ..!!"

اس کی لودیتی نگاہیں یشفہ کو کچھ غلط ہونے کا اشارہ دے رہی تھی ..

"گیٹ ویل سون حیدر .. پھر ملیں گے اگر تم زندہ رہے تو ..!!"

پرس کا سٹریپ کندھے پر ڈالتی اٹھ کھڑی ہوئی .. وہ مزید اسے کسی قسم کی غلط فہمی یوں میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی ..

"سنو ..!!"

حیدر کی بھاری آواز پر اس کے قدم رک گئے تھے ..

وہ مڑ کر سوالیہ انداز میں اسے دیکھنے لگی ..

اور ابھی ہی تو یشفہ نے اسے غور سے دیکھا تھا ..

اس واقعہ کی وجہ سے پٹیوں میں جکڑا وہ خاصا کمزور لگا چہرہ بھی پیلا ہو رہا تھا ہلکی سی شیو بھی بڑھی ہوئی تھی ..

یہ وہ حیدر تو کہیں سے نہیں لگ رہا تھا جو ہر وقت بریڈ کپڑوں اور جوتوں میں ملبوس ہمہ وقت پرفیوم میں مہکتا رہتا تھا ..

اسے حقیقتاً افسوس ہوا تھا اس کی حالت دیکھ کر ..

"ترس مت کھاؤ مجھ پریشہ .. صرف چند دنوں کی بات ہے میں کوئی ہمیشہ ایسے نہیں رہنے والا ..!!"

اس کے سکون سے کہنے پر اسے حیرت ہوئی تھی کہ حیدر نے اس کی سوچ کیسے پڑھ لی؟؟ ..

"اگر مزید کچھ نہیں کہنا تو میں جاؤں؟؟!!"

وہ جلد از جلد وہاں سے نکل جانا چاہتی تھی ..

آج پہلی بار حیدر کا سامنا کرنا اسے ناگوار نہیں لگ رہا تھا .. لیکن عجیب لگ رہا تھا بہت عجیب!!

"کون سا میرے کہنے سے رک جاؤ گی؟ اور میں یہ بھی جانتا ہوں تم دوبارہ غلطی بھی سے یہاں آنے کا

سوچو گی بھی نہیں .. لیکن میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ اگر کبھی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر تم میرے

پاس آنے کا ارادہ کر ہی لو تو یہ ... سفید پھول مت لانا!!"

جانے وہ کس جذبے کے تحت بولا ..

وہ مہکتا تازہ پھولوں کا بو کے ابھی بھی اس کے ہاتھ میں تھا ..

یشفہ کی نگاہوں میں ڈھیروں خفگی اتر آئی ..

"ایک تو میں تمہارے لئے بالکل فرش بنوا کر لائی ہوں اور بجائے مجھے شکریہ کہنے کے.. یہ کہہ رہے ہو
...!!!"

وہ ناراضگی سے بولی...!!

"تمہارا دیا گیا تحفہ مجھے عزیز ہے لیکن.... خیر جانے دو.. تم نہیں سمجھو گی...!!!"

"آئندہ میں تمہارے لئے کبھی کچھ نہیں لاؤں گی.. ناشکرا...!!!"

آخری لفظ اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تھا...

ساتھ ہی کلچ میں سے ڈارک گلاسز نکالے ہوئے بغیر اسے دیکھے "اللہ حافظ" کہتی دروازہ کھول کر چلی گئی
تھی..

اس نے آنکھیں موند کر سر پیچھے کوٹکایا تھا..

سفید گلابوں کی مہک ابھی ابھی اس کمرے میں چکراتی پھر رہی تھی..

حیدر کو صرف اس کے کلون کی خوشبو اپنے اس پاس بکھری محسوس ہو رہی تھی

اس نے بیزاری سے فوٹو اسٹیٹ کی شاپ پر گے رش کو دیکھنے کے بعد ہاتھ میں پکڑے نوٹس کے پلندے
کو دیکھا جو اسے آج ہر حال میں کاپی کروانے تھے تین چار دن ویسے ہی سستی میں نکل گئے تھے کے
.. کل پگا کروالوں گی.. اوہ آج تو بہت ہی رش ہے.. کل تو بس ضرور ہی کروالوں گی لیکن نہ تو اس شاپ
پر چمٹے سٹوڈنٹس نے اس کی جان چھوڑی اور نہ ہی اس کی کل آئی..

گلے میں پڑے سکارف سے اس نے گردن پر آیا پسینہ صاف کیا تھا جیسی اس کی نظر کندھے پر بیگ لٹکانے چپس کا بڑا سا پیکٹ ہاتھ میں پکڑے مگن سے انداز میں بزنس ڈیپارٹ کی طرف جاتے ریاض پر پڑی ..

اس نے جلدی سے آواز دے کر اسے روکا ..

"ریاض ... ریاض بات سنو ...!!!"

وہ چونک کر مڑا پھر بیگ کندھے پر ٹھیک کرتے ہوئے اس کے پاس آیا ..

"فرمائیے بھابھی .. مجھے غریب کے لیے کوئی کام ؟؟!!!"

کوئی اور وقت ہوتا تو وہ نوٹس کا پلندہ اس کے سر پر دے مارتی لفظ بھابھی کہنے پر ..

لیکن مسئلہ یہ تھا کہ سارا مسئلہ ہی نوٹس کا تھا ..

"یہ نوٹس کاپی کروادو مجھے .. دیکھو نہ کتنا رش ہو رہا ہے اب میں کہاں اتنے لوگوں کے بیچ میں جاؤں گی

!!!"

چہرے پر بے چاگی سی طاری کرتے ہوئے اس نے کہا تھا ..!!

"ٹھیک ہے کروادیتا ہوں .. اور کوئی کام ؟!!!"

ریاض نے ایسے سر ہلایا جیسے کوئی مسئلہ ہی نہ ہو اور اس کے لئے واقعی میں کوئی مسئلہ نہ تھا ..!!

"اوہ تم کروادو گے .. تمھیںک یو سوچ ..!!!"

زر نور نے خوشی سے نوٹس کے پلندے اس کے ہاتھ میں تھما دیے تھے ..

"ویسے ایک بات بتاؤ زر نور میڈم ..!!!"

ریاض نے اس پلندے کو بازوں کے بیچ میں دباتے ہوئے چپس کا پیکٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے پر سوچ انداز میں کہا...!!

"کیا؟؟...!!"

تھوڑے سے چپس نکال کر اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا..

لیکن وہ اس کی طرف متوجہ ہی نہ تھا وہ سامنے دیکھ رہا تھا جہاں کوریڈور میں احمد عفیرا کے ساتھ موجود تھا ..

زر نور نے بھی اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا..

تخلت ہی اس کے چہرے کا رنگ بدلاتھا..

جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے مسکرا مسکرا کر اس سے بات کرتے ہوئے کوریڈور کو پارک سمجھتے ہوئے چل قدمی کرتے ہوئے وہ اسے آج سے پہلے کبھی اتنا برا نہیں لگا تھا..

"جانتا ہوں احمد عام مردوں سے مختلف ہے.. لیکن پھر ہے تو ایک مرد ہی نہ اور ہم لوگوں کی فطرت تو تم

اچھے سے جانتی ہی ہوں گی سو میرا مخلصانہ مشورہ مانو تو.. ذرا قابو میں رکھو اپنے شوہر کو.. کتنی دفعہ تو میں

نے ہی ان کو ایک ساتھ دیکھا ہے.. لیکن یہ سوچ کر نظر انداز کر دیتا ہوں کے تمہارا پرسنل میٹر ہے

.. لیکن یہ تو کچھ زیادہ ہی...!!"

دانستہ اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی تھی..

اگر زر نور اس کے ضبط سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ لیتی تو وہیں اس کا سر پھاڑ دیتی..

"معاف کرنا اللہ جی میاں بیوی کے درمیان چھوٹ ڈالنے پر لیکن حیدر کی غیر موجودگی میں کسی کو تو اس کی سیٹ سنبھالنی ہے نہ؟!!..!"

دل میں توبہ کرتے ہوئے ساتھ ہی چپس کھاتے ہوئے وہ مزید افسوس زدہ انداز میں احمد اور عفیرا کی خفیہ ملاقاتیں سنانے میں مصروف ہو چکا تھا جو ان کے فرشتوں کے علم میں بھی نہیں تھی..

"دیکھو نہ اب انہیں تو جامعہ کا بھی خیال نہیں کیسے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے گھوم رہے ہیں!!.. غصے سے ریاض کو گھورتے ہوئے وہ تن پھن کرتی ان دونوں کے سر پر پہنچی تھی..

وہ دونوں ہی چونکے تھے اس کے خونخوار انداز کو دیکھ کر..

"کیا ہوا؟!!..!"

احمد نے سوالیہ انداز میں پوچھا تھا جس سے مزید اسے تپ چڑھی..

بغیر کچھ سنے اس نے ایک غصیلی نظر بے نیاز سی کھڑی عفیرا پر ڈالی اور احمد کا بازو کھینچتے ہوئے زبردستی اسے تھوڑی دور موجود اس کے روم میں لے آئی..

"یہ کیا حرکت ہے؟!!..!"

اپنا کوٹ ٹھیک کرتے ہوئے وہ ناراضگی سے گویا ہوا..

"اب یہ بھی میں بتاؤں تمہیں؟!!..!"

دونوں بازوؤں سینے پر لپیٹتے ہوئے اس نے طنز سے کہا..

"بات سنو میری خاندانہ .. اگر میں کچھ کہتی نہیں ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جودل میں آئے کرتے چہرہ جس سے مرضی چاہے فرینک ہو جاؤ .. آخری دفعہ کہ رہی ہوں میں تمہیں اس عفیرا یا کسی بھی لڑکی کے آس پاس نظر مت آنا مجھے ورنہ اچھا نہیں ہوگا تمہارے لئے ..!!!"

اس کا انداز صاف دھمکی دیتا ہوا تھا لیکن ٹیبل کے کونے پر کئے اس کو مسکراتا دیکھ زرنور جی جان ہی جل گئی ..

"کیا میں تمہیں کوئی جوک سنارہی ہوں ؟ ..!!!"

وہ غصے سے بولی ..

"احمد نے گرمی نظر اس کے گلابی چہرے پر ڈالی جو اس وقت غصے کی تمازت سے سرخ ہوا جا رہا تھا .. وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس آیا تھا ..

پر شوق نگاہوں سے اس کا مکھڑا دیکھتے ہوئے احمد نے جھک کر اس کے گالوں پر آئی لٹھوں کو پیچھے کیا تھا ..

اس کی انگلیوں کے لمس سے وہ جھجھک سی گئی تھی لیکن پھر ناراضگی سے چہرہ موڑ لیا ..

"نہ جانے کیوں مجھے بار بار محبت سے زیادہ اپنی وفا کا اظہار کرنا پڑتا ہے .. میں تم سے عشق کرتا ہوں نور

.. جس کا برملا اظہار بھی کرتا ہوں کیا بدلے میں تم مجھ پر صرف اتنا ٹرسٹ نہیں کر سکتی کہ میرا تھوڑا سا

ہی اعتبار کر لو .. میں تم سے کبھی بے وفائی نہیں کر سکتا .. کیا تم نے مجھے کبھی کسی لڑکی کے ساتھ

فرینک ہوتے دیکھا ؟ .. اور رہی بات عفیرا کی تو اس کے ساتھ میرا کسی قسم کا کوئی رلشن نہیں .. بس یوں

سمجھ لو کہ ایک ضروری مشن کے تحت مجھے ایسے ٹریٹ کرنا پڑ رہا ہے اسے ..!!!"

"اور تمہیں لگتا ہے کہ تم جو بھی کہانی سناؤں گے میں اس پر یقین کر لوں گی؟ واؤ.. اتنا بے وقوف سمجھ رکھا ہے تم نے مجھے؟!!..!"

"میں تم سے جھوٹ کیوں کہوں گا؟.. صرف کچھ دنوں کی بات ہے اس کے بعد سب کلئیر ہو جائے گا.. بس مجھے میرا ٹارگٹ اچھو ہو جائے!!..!"

"کیسا مشن؟ کیسا ٹارگٹ؟!!..!"

وہ نہ سمجھ آنے والے انداز میں بولی

"بتاؤں گا لیکن وقت آنے پر.. ابھی مشکل ہو سکتی ہے!!..!"

"سیدھے کہ دو کے مجھے بتانا نہیں چاہتے!!..!"

اس کے نروٹھے انداز پر وہ مسکرایا تھا

"بتا دیتا اگر مجھے پرمشن ہوتی تو!!..!"

"تم کوئی سیکرٹ ایجنٹ ہو کیا؟!!..!"

اس نے مشکوک انداز میں احمد کو دیکھتے ہوئے پوچھا..

"نہیں میں صرف خانزادہ انڈسٹریز کا اوپر اور اس جامعہ کا پروفیسر ہوں.. چلو تمہیں گھر ڈراپ کر دوں!!..!"

موباٹل چیک کر کے کوٹ کی جیب میں رکھتے ہوئے وہ دروازے کی جانب بڑھا تھا..

وہ مطمئن نہیں تھی.. جانے اب اس عفیرا کا کیا چکر تھا...

الجھے ہوئے انداز میں وہ اس کے پیچھے گئی تھی

شاہد لے کر سفر کی تھکان اتارنے کے بعد ڈریسنگ کے سامنے آئینے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے گیلے
بالوں کو سلجھا رہی تھی.. سیاہ دراز

لیکن سوچیں کسی اور ہی جہاں میں پرواز کر رہیں تھیں..

جن کا محور صرف ایک ہی شخص تھا..!!

وہ شخص جس کی چمکتی گہری آنکھیں اسے ابھی ابھی اپنے وجود اور چہرے پر گہری محسوس ہو رہی تھی..

اسے غصہ آیا تھا شام کا منظر یاد کر کے..

"بد تمیز اشعر بھائی کی موجودگی میں بھی کیسے گھورے جا رہا تھا..!!

زور سے ٹیبل پر برش پٹچ کر وہ کھڑی ہو گئی...

وہ انسان اس کی سوچ سے کہیں زیادہ ڈھیٹ تھا..

سو دفعہ کوشش کے بعد بھی وہ "اس ملاقات" کو بھلا نہ پائی تھی تو وہ کیسے آسانی سے بھول جاتا؟..!!

سارے راستے وہ بس ایک ہی دعا مانگتے ہوئے آئی تھی کہ کچھ بھی ہو جائے بس اس شخص سے سامنا

نہ ہو..!

لیکن ہوا کیا تھا؟..

پاکستان پہنچ کر ایئر پورٹ کی عمارت سے باہر آتے ہی اسے سب سے پہلے اسی کا چہرہ نظر آیا..

وہ اشعر کے سوالوں کا جواب دے رہی تھی لیکن خود پر جی اس کی گانگز کے پیچھے چھپی بے خود نگاہوں کو وہ پہچان گئی تھی کے اس کے ڈھیٹ پن میں کوئی فرق نہیں آیا..

"وہ اپنے حسن سے انجان نہیں تھی..

بلکہ اس پر نازاں تھی..

اس کی گردن اٹھی رہتی تھی..

کتنے ہی لوگوں کی نگاہوں میں اس نے اپنے لئے ستائش دیکھی تھی.. مرعوبیت دیکھی تھی..

لیکن ریاض چوہدری...!!!

وہ انسان اس کی سوچ سے بالاتر تھا..

اگر یہ کہا جائے کہ وہ شخص فاریہ آفریدی کے سامنے گھٹنے ٹیک چکا تھا.. اپنا دل ہار چکا تھا تو.. یہ غلط نہ ہوگا..!!!

ہزار تاویلوں اور ہزار بہانوں کے بعد ریاض چوہدری خود سے یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو ہی گیا تھا کہ...

ہاں.. اسے دنیا کا سب سے موزی مرض لاحق ہو چکا ہے..

ہاں اب اس کے تڑپنے کے دن شروع ہو چکے ہیں..

کیوں کے...

کیوں کے اسے عشق نامی بلا چمٹ چکی تھی..

لیکن فاریہ..

اس کے لئے ریاض کا انداز نیا تھا..

وہ کبھی محبت کے خوبصورت احساس سے آشنا نہیں رہی تھی۔۔

اس کے نزدیک محبت محض وقت گزاری کے بعد دھوکہ دیئے کا نام تھا۔۔

ریاض کے انمول جذلوں کی اس کے نزدیک کوئی اہمیت نہ تھی۔۔ وہ صرف اس کے بھائی کا دوست تھا۔۔ بس اور کچھ نہیں۔۔۔

وہ بیڈ پر اوندھا لیٹا موبائل کو تیرٹھا کئے گیم کھیل رہا تھا جبھی ان کمنگ کال پر انوش کا نام دیکھ کر چونکا۔۔ فوراً سے سیدھے ہوتے ہوئے اس نے گرین بت سلائیڈ کر کے کال یس کی تھی۔۔ ضرور کوئی خاص وجہ تھی۔۔

ورنہ انوشے کبھی اسے خود سے فون نہ کرتی۔۔

فون کان سے لگاتے ہی اس کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی تھی جو بے تحاشا روتے ہوئے نانو کی طبیعت اچانک بگڑ جانے کا بتا رہی تھی۔۔

بات ہی ایسی تھی کہ تیمور خود بھی بوکھلا گیا اسے تسلی دیتے ہوئے گاڑی کی چابیاں اٹھاتا وہ عجلت میں وہاں سے نکلتا تھا اور محض دس منٹ میں وہ اس کے گھر پر موجود تھا۔۔

نانو کو بے ہوشی کی حالت میں گاڑی میں ڈال کر وہ انوشے کے ساتھ ہسپتال لے آیا فوری طبی امداد کے باعث وہ دوائیوں کے زیر اثر نیند میں تھیں۔۔

ڈاکٹر سے ان کی حالت محفوظ جان کر اس کے اعصاب بھی پرسکون ہوئے تھے۔۔

تیمور وزنگ روم میں آیا جہاں وہ ابھی بھی دوپٹہ سر پر لیے رونے میں مصروف تھی۔۔

"نانو اب ٹھیک ہیں انوش.. پلیز رونا بند کرو...!!"

اس کے ساتھ بیچ پر بیٹھتے ہوئے اس نے نرمی سے دلا سہ دیا..

"میرا... ان کے سوا.. کوئی بھی نہیں ہے تیمور.. میں کیا کروں گی؟ کہاں جاؤں گی اگر انہیں کچھ

ہو گیا تو؟...!!"

وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپائے رو پڑی تھی..

نانو اس کے لئے گھنے سائے دار درخت کی طرح تھیں..

"ایسے نہیں کہتے انوش.. بلکہ دعا کیا کرو ان کی صحت کے لیے.. اور ہاں ڈاکٹر بتا رہے تھے کے ڈپریشن

کی وجہ سے ان کی حالت خراب ہوئی تھی.. ایسی کیا وجہ ہے؟ جس نے ان کی حالت اس قدر بگڑ گئی

...!!"

وہ حیرانگی سے یاد آنے پر بولا..

"میری وجہ سے...!!"

پلو سے آنکھیں رگڑتے اس نے کرب سے کہا..

"تمہاری وجہ سے؟.. کیا مطلب؟...!!"

وہ الجھا تھا..

انوش نے اپنی بھگی نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا..

"لگے مہینے شادی کا کہ رہی ہیں پھوپھو.. لیکن میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی.. نانو اسی وجہ سے پریشان

ہیں...!!"

وہ پلکیں جھکا گئی ..

تیمور کے لب بھیج گئے تھے اس کی بات پر .. لیکن وہ چونکا تھا اس کے جملے پر ..

"تم وہ شادی نہیں کرنا چاہتی ؟ ..!!"

تیمور حیرت سے بولا ..

اس نے آثبات میں سر ہلایا ..

"لیکن ایک وقت تھا کہ جب تم اسی شادی کے لئے مجھے ٹھکرا کر گئیں تھیں ..!!"

تیمور کا انداز طنزیہ نہیں تھا لیکن اسے پھر بھی لگا تھا ..

"ہاں لیکن اب میں کسی اور سے شادی کرنا چاہتی ہوں ..!!"

انوشے نے لگی لپٹی رکھے بغیر کہا ..

وہ مزید حیران ہوا تھا لیکن دوسرے ہی لمحے سمجھ کر مسکرا دیا تھا ..

"اچھا ذرا نام بتاؤ اس کا .. میں خود تمہاری شادی کرواؤں گا اس کے ساتھ ..!!"

اس کے شرارت سے کہنے پر انوشے محض اسے گھور کر رہ گئی ..

"پاگل نہیں ہوں میں .. اگر میں نے نام بتا دیا تو .. تم تو شوٹ ہی کر دو گے اسے .. پھر میں شادی کس

سے کروں گی ..!!"

بے چاگی سے انداز میں کہتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی ..

"میرے علاوہ .. کیا سچ میں کوئی اور ہے انوش ؟ ..!!"

وہ شاک زدہ انداز میں بولا ..

"میں نانو سے مل لوں...!!"

وہ دامن بچاتی جانے کے لئے مڑی تھی لیکن تیمور نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا..

"پہلے مجھے بتاؤ.. تم جھوٹ کہہ رہی ہو نہ؟...!!"

وہ الجھے ہوئے پریشان زدہ انداز میں پوچھنے لگا..

"اف یہ جنونی انسان...!!"

بھلے سے اس کی آواز آہستہ تھی لیکن آس پاس کے لوگ پھر بھی متوجہ ہو رہے تھے..

انوشے نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑایا..

"اب کیا تم اس ہو سپٹل میں مجھ سے اظہار کرواؤ گے؟؟.. ضروری تو نہیں کے ہر چیز کو کھول کر بیان

کیا جائے.. کچھ باتیں ان کے بھی سمجھ لینی چاہیے...!!"

وہ کہہ کر کی نہیں تھی..

تیمور ولید اس کے لفاظوں پر غور کرتا رہ گیا اور جمع تفریق کے بعد جو جواب اسے ملا تھا اس کا باقاعدہ دل

چاہا تھا وہیں کھڑے ہو کر بھنگڑے ڈالنے کو..

دیر سے ہی سہی لیکن انوشے پہچان گئی تھی اس کے قیمتی جذبات کو..

تیمور کو تو جیسے دنیا بھر کی خوشیاں مل گئیں تھیں..

وہ خوش تھا بے حد خوش..

اس کے جذبات کھرے تھے..

اس کی محبت سچی تھی..

جیسی تو وہ انوشے کے دل میں اپنی محبت جگا پایا تھا..

ایک ماہ بعد...!!

رات کے آٹھ سوا آٹھ بجے کا وقت تھا پوش علاقے کی وہ گلی اس وقت سنسان اور ویران سی پڑی تھی کوئی اکا دکا زی نفس بھی موجود نہ تھا صرف سڑک پولز کی مدہم مدہم سی روشنی ماحول پر اور بھی ہیبت طاری کر رہی تھی..

ایسے میں گلی کے شروع میں ہی بے ایک گھر کے بڑے سے سفید گیٹ کے آگے سیاہ رنگ کی مرسدیز بینز آکر رکی..

ہمیشہ کی طرح بلو جینز اور ٹی شرٹ کے اوپر چیک شرٹ پہنے وہ گاڑی سے باہر نکلا..

اگلے ہاتھ میں بندھے مختلف بینڈز کو سیدھے ہاتھ سے ٹائٹ کرتے ہوئے اس نے ارد گرد چوکے انداز میں گردن گھما کر دیکھا..

خوب تسلی کرنے کے بعد کار میں موجود ساتھیوں کو تھمداپ کا اشارہ کرتے ہوئے دروازہ کے پاس آکر اس نے بیل بجائی..

دو تین بیل دیئے کے بعد جب اندر سے کنڈی کھولنے کی آواز آئی تو وہ سیدھا ہو کر کھڑا ہوا ساتھ ہی جینز

کے ساتھ اڑسی ہوئی پی کیپ نکال کر ہاتھ سے بالوں کو پیچھے کرتے سر پر جمائی..

اتے میں سیاہ ٹراؤزر اور ٹی شرٹ پہنے وہ شخص دروازہ کھول کر باہر نکلا..

"جی فرمائیے.. کس سے ملنا ہے...!!!"

اس نے سر سے پیر تک نووارد کا جائزہ لیتے ہوئے حیران انداز میں پوچھا..

"آپ ابرار راجہ ہیں؟...!!!"

اس نے بغیر کسی تاثر کے پوچھا..

"جی میں ابرار راجہ ہوں لیکن آپ؟؟...!!!"

اس نے اچھنبے سے بات ادھوری چھوڑی..

ریاض نے پی کیپ کو ذرا سا اوپر کرتے ہوئے ایک نظر اس کو دیکھا تھا..

"زرا باہر آئیے راجہ صاحب.. کچھ بات کرنی ہے...!!!"

مسکراتے ہوئے کہہ کر وہ دو قدم پیچھے ہوا..

"کیا میں آپ کو جانتا ہوں؟...!!!"

وہ نہ سمجھ آنے والے انداز میں اسے دیکھنے لگا لیکن اندھیرے اور کیپ پہننے ہونے کے باعث وہ ٹھیک

سے اس کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہا تھا..

"آفلورس جانے ہو.. میں تمہاری منگیت کے کہنے عاشق کا بہت نیک دوست ہوں.. یقین کروں میں یہ

کام کبھی نہ کرتا لیکن اس منحوس نے دس سال پرانی دوستی کے واسطے دے دے کر میرا دماغ خراب کر

رکھا تھا بس اسی وجہ سے میں راضی ہوا ہوں.. ورنہ میں دل کا بڑا صاف بندہ ہوں خود سے کبھی یہ کام نہ

کرتا.. بس تم مجھے معاف کر دینا یا..!!!"

ریاض نے اس کو اپنی باتوں میں ایسے کنفیوژ کیا کہ اسے خبر ہی نہ ہو سکی کہ کب اس سیاہ گاڑی میں سے دو لوگ نکل کر اس کے پیچھے جا کھڑے ہوئے تھے

"کک کیا کہ رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا.. کون ہوں تم؟!!"

پریشانی اس کے چہرے سے صاف جھلک رہی تھی..

"میں بتاؤں؟!!.."

حیدر نے پیچھے سے اس کا کندھا تھپتھاتے ہوئے سرد ہوا میں پوچھا..

"وہ ڈر کر اچھلا تھا.. بے ساختہ مڑ کر پیچھے دیکھا جہاں ہاتھوں کو پشت پر باندھے وہ دو نقاب پوش لڑکے موجود تھے..

ابراہیم کو اپنے رنگے کھڑے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے..

کک کون ہو تم لوگ؟.. دیکھو مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچانا.. جج جو.. جو چاہیے میں دیئے کو تیار ہوں

"!!.."

وہ انہیں کوئی چور ڈاکو سمجھ رہا تھا.. حالانکہ ان کے پاس کسی قسم کا کوئی ہتھیار نہیں تھا پھر بھی ہاتھ اٹھا کر حواس باختہ انداز میں جلدی سے بولا..

"تیری موت چاہیے ہمیں.. دے گا؟ ہاں بول دے گا کیا؟!!.."

حارث کے محفوظ ہونے والے انداز میں کہنے پر وہ دونوں بھی مسکرا دیے تھے..

"شش.. مسئلہ سیرئیس ہے.. ہنسنا بند کرو..!!"

ریاض نے تنہا انداز میں کہا..

دفتا حیدر نے اپنا نقاب ہلکا سانچے کرتے ہوئے آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی تھی ..

"ہاں ... کیا خوشبو ہے .. مزیدار بہت مزیدار ...!!"

اس سے پہلے کے وہ جھومتے ہوئے مزید خوشبو اپنے پھیپڑوں میں اتارتا حارث کا بھاری ہاتھ اس کی گدی پر پڑا تھا ..

"ایجنٹ بنو .. ہم یہاں اس کے ولیمے کی بریانی کھانے نہیں آئیں ہیں .. جس کام کے لئے آئے ہیں اسے پورا کر لیں ؟؟ ...!!"

اس نے بظاہر مسکراتے ہوئے لیکن دانت چباتے ہوئے کہا ..

ادھر ایجنٹ بنو اپنا بڑا سامنہ لٹکا کر رہ گیا لیکن ریاض کی طرف سے ملنے والے مثبت اشارے کے پیش نظر خوشی سے بے قابو ہوتے کھلے دروازے سے اندر بھاگا ..

ان چور لٹیروں کے بیچ کھڑے ان کے مکالمے سنتے اس کی جان خشک ہوئی جارہی تھی .. حیدر کو اپنے گھر میں اندھا دھند گھستا دیکھ وہ مزید بوکھلا گیا ..

اے .. اے .. رکو کدھر جا رہے ہونگے میرے گھر سے ...!!"

اس سے پہلے کے وہ حیدر کے پیچھے لپکتا ریاض نے اسے پشت کی طرف سے شرٹ پکڑ کر روکا ساتھ ہی اپنا مضبوط بازو اس کی گردن میں حائل کیا ..

"چھوڑو ... چھوڑو مجھے .. چھوڑو ...!!"

خود کو آزاد کروانے کی کوشش میں وہ بے ربط انداز میں بولا ..

تبھی سامنے کھڑی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے اشعر نے ہارن بجایا تھا ساتھ ہی جلدی کرنے کا اشارہ بھی کیا۔۔

حیدر نے جیب سے نشیلی دوا میں بھیکا رومال نکال کر اس کے لاکھ ہاتھ پیر چلانے کے باوجود اس کی ناک پر رکھ کر زور سے دبایا۔۔ لمحوں میں مچلتا ہوا ابرار ہوش و خرو سے بے گانا ہو کر ریاض کے ہاتھوں میں جھول گیا۔۔

جس کے بھاری وجود کو سنبھالنے ہوئے اس کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔۔

اس کا سارا وزن جو بے چارے پر آگیا تھا۔۔

حادث جلدی سے اس کی مدد کو لپکا دونوں کو پسینے چھوٹ گئے تھے احتیاط سے اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالنے سے۔۔

اتنے میں حیدر صاحب کا حال ملاحظہ فرمائے جو بریانی کی خوشبو سے بے قابو ہو کر اس کا پیچھا کرتے پورے گھرے میں چکراتے بالآخر کچن میں آنے پر کامیاب ہو ہی گئے تھے۔۔

حیدر نے جیب سے نشیلی دوا میں بھیکا رومال نکال کر اس کے لاکھ ہاتھ پیر چلانے کے باوجود اس کی ناک پر رکھ کر زور سے دبایا۔۔ لمحوں میں مچلتا ہوا ابرار ہوش و خرو سے بے گانا ہو کر ریاض کے ہاتھوں میں جھول گیا۔۔

جس کے بھاری وجود کو سنبھالنے ہوئے اس کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔۔

اس کا سارا وزن جو بے چارے پر آگیا تھا۔۔

حادثہ جلدی سے اس کی مدد کو لپکا دونوں کو پسینے چھوٹ گئے تھے احتیاط سے اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالے سے ..

اتنے میں حیدر صاحب کا حال ملاحظہ فرمائے جو بریانی کی خوشبو سے بے قابو ہو کر اس کا پیچھا کرتے پورے گھرے میں چکراتے بالآخر کچن میں آنے پر کامیاب ہو ہی گئے تھے ..

ناک کی سیدھ میں چلتا وہ وہاں پہنچا تھا ڈائنگ ٹیبل پر بریانی کی ڈش اور رائے کا ڈونگا کھلا پڑا تھا شاید کھانا کھاتے ہوئے ہی اٹھ کر گیا تھا وہ دروازہ کھولے ..

حیدر لپک کر ٹیبل کے پاس آیا ہاتھ سے نقاب ہٹا کر اس نے جلدی سے سائیڈ پر پڑی چمچ اٹھا کر بریانی سے بھر کر منہ میں ڈالی ..

آنکھیں بند کر کے جھومتے ہوئے اس نے ذائقہ محسوس کیا ساتھ ہی دو چار تعریفیں ابرار کی ان دیکھی ماں کی خدمت میں نظر کی ..

پورے کچن میں نظریں دوڑاتے ہوئے وہ کوئی چیز تلاشنے لگا جس میں بریانی بھر کر لے جاسکے .. اس

دوران چمچ بھر بھر کے منہ میں ڈال کر تیز تیز منہ چلاتے ہوئے وہ آدھی ڈش کا صفایا کر چکا تھا ..

جبھی اس کی نظر کاؤنٹر پر پڑے روٹیوں کے ہاٹ پاٹ پر پڑی .. اسے لے کر وہ برنر پر رکھے دیگھی کے

پاس آیا جلدی سے ڈھکن ہٹا کر اندر جھانکا جہاں ڈھیر ساری بریانی دیکھ کر مزید منہ میں پانی بھر آیا خوشبو

سے تو جیسے نشہ سا چڑھتا جا رہا تھا ..

اور کراچی والوں کے لئے بریانی نشتے کی ہی حثیت تو رکھتی تھی ..

گاڑی کے ہارن کی آواز پر وہ چونکا پھر جلدی جلدی ہاتھ چلاتے ہوئے مشکل سے وہ ڈھیر ساری بریانی اس درمیانے سائز کے ہاٹ پاٹ میں منتقل کی ڈھکن بند کرتے ہوئے اس نے پلٹ کر ٹیبل پر پڑے رائے کے ڈونگے کو دیکھا..

اس کے بغیر بریانی کھانے میں مزہ آئے گا گیا؟..

نہیں بلکل بھی نہیں..

دل نے فوراً تردید کی..

"اسے بھی لے چل حیدر.. اٹھا لے اس کو بھی دیکھ تجھے بلارہا ہے..!!"

دماغ کے حکم پر لبیک کہتا وہ اس کی طرف بڑھتا تھا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ ایسی کوئی چیز نظر نہیں آرہی تھی جس میں اسے ڈال کر لے آجایا جاسکتا..

ایک بریانی چور اس شش پنج میں گرفتار تھا کہ رائے کو کس میں ڈال کر اغوا کیا جائے..؟؟
تبھی باہر کچھ کھٹکھا سا ہوا تھا..

لوجی ہو گیا فیصلہ..!!

اس سے پہلے کے کوئی آکر اسے رنگے ہاتھوں پکڑ کر بریانی سے بھی دستبردار کر دیتا..

اس نے بے پردہ ہی اس رائے کو لے جانا بہتر سمجھا..

ہاٹ پاٹ بگل میں دبائے احتیاط سے رائے سے بھرا ڈونگا اٹھائے اس نے باہر کی طرف قدم بڑھائے
تھے

"اوہ شٹ..!!!"

وہ اگلے قدموں واپس پلٹا اپنا ماسک تو وہیں ٹیبل پر چھوڑ دیا تھا ماسک اٹھا کر پہنتے ہوئے وہ دوبارہ باہر بھاگا..

لیکن اس اس کے قدم وہیں تھم گئے کیوں سامنے ہی ایک درمیانی عمر کی عورت کھڑی تھی جو یقیناً ابرار کی ماں ہو تھی..

وہ حیرت زدہ سی لگتی تھی..

"سلام اماں جی...!!!"

اس نے حیدر کے سلام کا جواب نہیں دیا وہ اچھنبے سے اس کے ہاتھ میں پکڑے بلکے دبوچے ہوئے ہاٹ پاٹ اور ڈونگے کو دیکھ رہی..

"کون ہو تم؟.. یہ ماسک کیوں پہنا ہوا ہے؟ اور یہ میرے کچن کا سامان کہاں لے جا رہے ہو؟؟!!"

وہ مشکوک انداز میں اسے گھورنے لگی..

"ارے آنٹی کیا بتاؤں کتنے مزے کی بریانی بناتی ہیں آپ.. اہاں.. مزہ آگیا.. انگلیاں چاٹتا رہ جائے بندہ..!!"

"سیدھے طریقے سے بتاؤ کون ہو تم؟؟!!"

وہ اس کے جھانلے میں نہیں آنے والی تھی..

"دو دیکھیں.. چور نہیں ہوں میں.. میں تو یہاں آ بھی نہیں رہا تھا وہ تو بس خوشبو میاں کھینچ لائی.. ویلے

آنٹی آپ نے سلاد نہیں بنائی؟؟!!"

وہ تو حیرت زدہ رہ گئی تھی منہ کھولے اس معصوم بریانی چور کو دیکھ رہی تھی .. اور معصومیت کی انتہا کے پکڑے جانے کا کوئی ڈر و خوف ہی نہ تھا الٹا سلاذ کا مطالبہ کر رہا تھا ..

"تم تم .. میرے گھر میں گھس کر بریانی چوری کر کے لے کر جاؤ گے ؟؟ .. ٹھر جاؤ ابھی مزہ چکھاتی ہوں
!!!"

اس سے پہلے کے وہ بریانی پلس رائتہ چور کی معصومیت کو بھاڑ میں بھیج کر اسے مارنے کو لپکتی .. اس نے ہڑبڑا کر دوڑ لگا دی .. اور سیدھا باہر آ کر ہی دم لیا جہاں ریاض بے چینی سے یہاں سے وہاں ٹھل رہا تھا حیدر کو آتے دیکھ وہ اس کی جانب آیا تھا لیکن اس کی دل خراش چیخ سن کر بوکھلاتے ہوئے فوراً سے ہاتھ اٹھا کر دو قدم پیچھے ہٹا ..

"کیا کر رہا ہے ریاض ؟؟ .. دیکھ نہیں رہا رائتہ گر جائے گا ..!!!"
"پھولے سانس کے ساتھ اس نے گھور کر پردے سے مطلب ڈھکن سے پاک ڈونگے کی طرف توجہ دلائی

..
"کینیے تو رہ کہاں گیا تھا ؟ ٹائم کم ہے اس سے پہلے کے اس کو ہوش آجائے تم لوگ جلدی کرو یا ..!!!"
اشعر نے ان کو وہیں کھڑے دیکھ کہا تھا ..

"چل چل .. جلدی کر اس کی ماں پیچھے آرہی ہے ..!!!"
حیدر کی بات پر گاڑی کے پاس جاتے ہوئے ریاض چونکا ..

"اس کی ماں تیرے پیچھے کیوں آرہی ہے اب ؟؟ ..!!!"

حارث نے بھی اس کی بات سن لی تھی اس لئے حیرت سے استفسار کیا ..

"اے تو آئی کی بریانی اٹھا لیا نہ میں.. وہ بھی رائے کے ساتھ...!!"

اس کے دانت نکوس کر کہنے پر ان دونوں نے کھا جانے والے انداز میں اسے دیکھا..

"ارے دفع کرو یار.. جلدی بیٹھو اگر کسی نے دیکھ لیا تو گئے کام سے...!!"

اشعر کے کہنے پر وہ دونوں جلدی سے گاڑی میں بیٹھے تھے..

حیدر اشعر کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر تھا بریانی اور رائے کو محبوبہ کی طرح آغوش میں سمیٹے.. اور پیچھے ریاض

اور حارث تھے جن کے قدموں میں ابرار ہوش سے بیگانہ پڑا تھا..

اشعر نے انگنیشن میں چابی گھماتے ہوئے جلدی سے آگے بڑھائی..

"اتنے میں ریاض نے آگے کی جانب جھک کر اس کے ہاتھ سے ہاٹ پاٹ جھپٹ لیا تھا..

"ذرا دیکھیں تو سہی کیا اٹھا لیا ہے...!!"

"دیکھ ریاض.. بریانی کے ساتھ مذاق نہیں واپس کر فوراً ورنہ میں ہماز نہیں کروں گا...!!" پیچھے مڑے

اس نے سنگین انداز میں اسے کہا تھا..

"چپ کر ڈھکن.. تجھے اکیلے تو نہیں ٹھونسے دیں گے اب...!!"

حارث بھی اسے گھورتے ہوئے بریانی کی طرف متوجہ ہو چکا تھا..

"سچ میں ٹیسی ہے یار...!!"

ایک ہی لقمہ کھاتے ہوئے ریاض نے ستائش سے کہا تھا..

"ہاں واقعی...!!"

حارث نے بھی تائید کی...!!

"مجھے بھی کھلا دو کمینو...!!!"

ڈرائیونگ کرتے ہوئے اشعر نے دوہائی دی تھی..

"اؤے.. رائے لے اس سے...!!!"

حادث کے اشارہ کرنے پر ریاض نے اس کے ہاتھ ڈونگا بھی اچک لیا تھا

پھر دو تین چمچ بھر کے تھوڑا آگے آکر اشعر کے منہ میں ڈالی..

"ساری مت کھا جانا.. تھوڑی سی میرے لئے بھی چھوڑ دینا.. قسم سے میں نے چکھی بھی نہیں...!!!"

ان کی کھانے کی رفتار کے پیش نظر حیدر نے بے چینی سے کہا تھا..

"تو ٹینشن مت لے.. چھوڑ دیں گے تیرے لئے بھی...!!!"

رائے مکس کرتے ہوئے ریاض نے بھرپور تسلی دلائی تھی..

اگر کوئی ان اغوا کاروں کی حالت دیکھ لیتا ایک دفعہ تو ہنس ہنس کر مر جاتا..

شکر کے وہ لوگ کوئی پروفیشنل اغوا کار نہیں تھے ورنہ تو کراچی کی عوام چوری ہو جانے کے ڈر سے بریانی

بنانا ہی چھوڑ دیتی.. اگر بنا بھی لیتی تو اس کی حفاظت کے لئے دو تین سیکورٹی گارڈ ضرور ہی رکھتی..

حیدر نے میوزک پلیئر آن کیا تھا..

ہم نے دھڑکن دھڑکن کر کے..

دل تیرے دل سے جوڑ لیا...

آنکھوں نے آنکھیں پڑھ پڑھ کے..

تجھے ورد بنا کے یاد کیا..

تجھے پیار کیا تو تو ہی بتا..
ہم نے کیا کوئی جرم کیا..
اور جرم کیا ہے تو بھی بتا..
تیرے جرم کے قرب کی..
کیا ہے سزا...
تمہیں ہم سے بڑھ کر دنیا...
دنیا تمہیں ہم سے بڑھ کر..
ہم کو تم سے بڑھ کر..
کوئی جان سے پیارا نہ ہوگا..
میرے دل کی دل سے توبہ..
دل سے توبہ میرے دل کی..
دل کی توبہ ہے دل اب پیار..
دوبارہ نہ ہوگا..
بول کفارہ... کفارہ بول کفارہ
کیا ہوگا...

رات کے ہولناک سنائے کو ان چاروں کی بے چارے سنگر کی روح کو جھنجھوڑتی آوازیں ارتعاش سا پیدا
کر رہیں تمہیں..

سر سے سر ملاتے ہوئے وہ سب ہم آواز ہو کر سنگر کے ساتھ چیخنے میں مصروف تھے..
حیدر نے موبائل میں فرنٹ کیمرا آن کر کے اپنے ساتھ ساتھ ان تینوں پر بھی فوکس کر رکھا تھا..

عرصہ دراز سے بند پڑی اس فیکٹری کے سامنے اشعر نے گاڑی روکی تھی..

جان بوجھ کر وہ پیچھے کے راستے سے لے کر آیا تھا تا کے کوئی دیکھ نہ سکے..

حادث اور حیدر نے مل کر احتیاط سے ابرار کو باہر کونکالا...

فون کی ٹارچ آن کیے چلتے اشعر کی معیت میں وہ دونوں اس کے پیچھے تھے..

بڑی سی فیکٹری کا ٹھکباڑ سے بھری پڑی تھی..

جگہ جگہ دھول مٹی مکڑی کے جالے اور عجیب سی بو پھیلی تھی..

لیکن اس کے برعکس ایک کونا قدرے بہتر حالت میں تھا جہاں چند کرسیوں کے ساتھ دو چار پانی کی بوتلیں بھی تھیں جس کا سارا کریڈٹ ریاض کو جاتا تھا.. شام کو آکر اسی نے یہ سارا سیٹ اپ کیا تھا..

"ارے وہاں کہاں رکھ رہے ہو اسے؟ ادھر کرسی پر بٹھاؤ ہاتھ پیر باندھوں اس کے...!!"

اسے فرش پر لٹاتے دیکھ اشعر نے ان کو ٹوکا تھا..

"یہ ہوش میں کب تک آئے گا؟...!!"

اس کے ہاتھ باندھتے ہوئے حیدر نے بے تابی سے پوچھا..

بڑا دل چاہ رہا تھا آج پروفیشنل غنڈے کی اداکاری کرنے کا..

"دو چار گھنٹے مزید لگیں گے.. دوا کا اثر اتنی جلدی ختم نہیں ہوگا...!!"

اشعر نے موبائل میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا تھا جہاں ساڑھے نو بج رہے تھے .. جیسی رنگ ہونے کے ساتھ
"احمد کالنگ" کے الفاظ چمکنے لگے ..

اس نے یس کر کے کان سے لگایا ..

"السلام علیکم .. اٹھالائے لڑکے کو؟؟!!"

"اٹھا تو لائے ہیں لیکن جس کے لئے لائے ہیں وہ پتا نہیں کہاں ہے!!!"

"کیا مطلب؟ تیمور تم لوگوں کے ساتھ نہیں؟!!!"

احمد نے حیرت سے پوچھا ..

"نہیں بھئی .. اسی کا ویٹ کر رہے ہیں .. ابھی تک تو آیا نہیں ... حارث ذرا فون لگا اس ہیرو کو!!!"

احمد کو کہنے کے بعد اس نے ساتھ ہی حارث کو کہا تھا جو آثبات میں سر ہلا کر اپنا موبائل نکالے ہوئے
سائیڈ پر گیا تھا ..

"تیرے کام کا کیا بنا؟ کچھ بولا اس چڑیا نے؟!!!"

وہ دوبارہ احمد کی طرف متوجہ ہوا جو اس کی بات پر ہنسا تھا ..

"ابھی تک تو نہیں لیکن بہت جلد سب اگل دے گی .. فلحال تو ابھی گھر جا رہا ہوں بتانے کے لئے اس

وقت میرے پاس کچھ نہیں .. آج کا دن بھی سمجھو زاع ہی گیا!!!"

"ایسے ہی دن مزید زاع جاتے رہے ہیں گے جب تک تو اپنا طریقہ نہیں آزمائے گا!!!"

"کون سا طریقہ؟؟.."

اشعر کے معنی خیزی سے کہنے پر وہ چونکا تھا

"اہم اہم.. اب کیا میں تجھے تفصیل سے بتاؤں؟؟.. ماشاء اللہ جامعہ کا پروفیسر ہے تو.. اتنا تو جانتا ہی ہوگا کہ لڑکیوں سے راز کیسے نکلوائے جاتے ہیں؟؟!!.."

"نور میری جان لے لے گی..!!.."

اس کی بات سمجھ کر وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا..

"نور کو سائیڈ پر رکھ.. ابھی صرف چڑیا کے بارے میں سوچ جو تیرے لئے دئے انداز کے باوجود تیرے آگے پیچھے گھومتی ہے.. سوچ.. تیرے ذرا سا فلرٹ کرنے سے وہ کیسے اے ٹو زی سب فر فر سنائے گی..!!.."

"لگتا ہے لائبرہ کو ایسے ہی پٹایا تھا تو نے..!!.."

وہ محفوظ ہوتے ہوئے بولا..

"اور نہیں تو کیا ایسے ہی پٹایا تھا.. لڑکیاں آسانی سے مانتی کہاں ہیں..!!.."

"فون نہیں اٹھا رہا تیمور..!!.."

حارث کے کہنے پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوا..!!..

"دفع کر مرنے دے اس کو..!!.."

"اچھا سن اشعر.. اس کام کو جلدی ختم کر لینا.. کوشش کرنا کہ صبح ہونے سے پہلے ہی اسے چھوڑ آؤ..!!.."

احمد کے ہدایت دیئے پر اس نے "جو حکم باس..!!.. کہتے ہوئے اللہ حافظ کہہ کر فون آف کر دیا تھا..

نظر حیدر پر پڑی جو ایک چیئر سے ٹیک لگائے دوسری کو سامنے کر کے اس پر پیر رکھے فون ہاتھ میں لئے بیٹھا تھا غالباً کوئی ویڈیو دیکھ رہا تھا کیوں کہ فون ٹیڑھا کر رکھا تھا..

اشعر نے ایک دفعہ خود تیمور کا نمبر ڈائل کیا تھا جواب کی بار بھی ان وزیبل ملا..

"ڈیم اٹ.. حیدر تو ٹرائے کر.. ایک نمبر کا کمینہ ہے اتنی بڑی مصیبت ہمارے سر ڈال کر خود نجانے کہاں غائب ہو گیا ہے..!!"

اشعر کے کہنے پر عمل درآمد کرتے ہوئے اس نے جینز کی جیب سے اپنا فون نکالا تھا.. (پہلے والا فون حارث کا تھا جسے اس نے صرف ایک ویڈیو دیکھنے کے لئے لیا تھا لیکن اب پوری مووی ڈاؤنلوڈ کئے بیٹھا تھا..)

فون کے ساتھ وہ دوا میں بھیگا رومال بھی اس کے جیب سے گرا تھا جس سے ابرار کو بے ہوش کیا تھا.. اس نے چونک کر نیچے گرے رومال کو اٹھایا اور پھر اتنی دیر سے بے سدھ پڑے ابرار کو دیکھا..

"ایسی کیا دوا ہے جو بندے کو اتنی دیر تک بے ہوش کئے رکھتی ہے..؟؟"

اس نے سوچتے ہوئے اچھنبے سے کندھے اچکائے لیکن ساتھ ہی اس کی مہک سونگھنے کا اشتیاق جاگا کے ایک دفعہ سونگھ کر تو دیکھا جائے کے ایسی کون سی خوشبو ہے اس کی..؟؟

یہی سوچتے ہوئے اس نے وہ رومال ناک کے قریب لے جا کر گرمی سانس لی تھی..

لگے ہی محض اس کی آنکھیں باہر کو نکلی تھی.. لیکن دوسرے سیکنڈ وہ دونوں کرسیوں کے درمیان بیچ میں لڑھک گیا..

ایک پیر کرسی میں اڑا ہوا تھا اور وہ اوندھے منہ نیچے زمین پر گرا پڑا تھا..

پانی کی بوتل سے منہ پر چھینٹے مار کر واپس آتے حارث نے اچھنبے سے اس بے ڈھنگے طریقے سے سوتے حیدر کو دیکھا..

اس کی خود کی آنکھیں نیند سے بوجھل ہوئی جارہی تھی جیسی بار بار پانی کے چھینٹے مار رہا تھا..
اشعر کو دیکھ کر تو مزید چونکا..

لگتا تھا جس نے کچھ کہنے کو منہ کھولا تھا لیکن حیرت کی زیادتی کے باعث الفاظ منہ میں ہی رہ گئے ایک
ہاتھ بھی ہوا میں معلق تھا جو شاید کسی کو روکنے کے لئے اٹھایا تھا..

"تجھے کیا ہوا؟ ایسے اسٹیج کیوں بن گیا؟.. اور یہ ایسے کیوں سو رہا ہے؟؟!!.."

اس نے بوتل کا کیپ لگاتے ہوئے حیرت سے استفسار کیا..

"گھامڑ، احمق، ایک نمبر کا بیوقوف آدمی ہے.. ذرا سی بھی عقل نہیں اس انسان میں.. اب ایک اور
مفت کی مصیبت گلے پڑ گئی.. گدھے کبھی عقل سے کام بھی لیا کر.. اب کیا کریں اس کا؟.. ایک یہ
لاش کم تھی جو یہ بھی...!!.."

ریاض جو تھوڑی دیر کے لئے کھلی فضاء میں سانس لینے کے لئے باہر گیا تھا اشعر کے اونچی آواز سے
بولے پر بھاگ کر اندر آیا تھا کہیں کوئی مسئلہ نہ ہو گیا ہو.. لیکن اندر تو حال ہی مختلف تھا..
دونوں ہاتھ کمر پر جمائے وہ غصے سے بے ترتیب سوئے ہوئے حیدر دیکھتے ہوئے بے نقات سنانے میں
مصروف تھا..

ریاض نے اشارے سے حارث سے وجہ پوچھ جس نے لاعلمی سے شانے اچکائے تھے..
"چھوڑ نہ اشعر.. کیا ہو گیا ہے تجھے؟.. سو گیا تو کیا ہوا؟ کون سی آفت آگئی؟.. اٹھ جائے گا ابھی

تھوڑی دیر میں...!!.."

اچھے اندازے کے مطابق ریاض یہی سمجھتا تھا کہ وہ شاید حیدر کے اس طرح سونے پر ناراض ہو رہا ہے لیکن اسے کیا پتا تھا کہ باقی کا غصہ وہ اس پر ہی نکالے گا..

"اس سے زیادہ عقل سے پیدل انسان میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا.. ارے اگر سویا بھی ہوتا تو خیر تمہی دو تمپڑ مار کر جگایا جاسکتا تھا.. لیکن یہ؟؟... کیا کام سے نہیں اٹھنے والا اب تین گھنٹے سے پہلے.. نان سینس!!"

اس نے گہری گہری سانسیں بھر کر خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کی تھی..
"یار تو کھل کر بتادے کیا بات ہے؟؟!!"

حارث کے بے زاری سے کہنے پر اس نے فمائشی انداز میں اس کو دیکھا..
"کھل کر بتاؤں؟؟... تو سنو حارث ملک کے اس نے وہ رومال سونگھ لیا ہے جس سے ابرار کو بے ہوش کیا تھا...!!"

اس کے طنزیہ انداز سے کہنے پر وہ دونوں بھی حیرت زدہ رہ گئے تھے.. بے ساختہ حیدر کو دیکھا تھا جس کے پاس وہ رومال بھی گرا پڑا تھا..
"یہ پاگل تو نہیں ہے؟؟!!"

حارث نے حیران انداز میں جیسے خود سے کہا...
گھٹنوں کے بل اس کے پاس بیٹھتے ہوئے ریاض نے دو چار تمپڑ اس کے گال پر رسید کئے تھے لیکن وہ تو ایسا مدہوش پڑا تھا کہ ذرا بھی ٹس سے مس نہ ہوا..

"چھوڑنا بھائی.. اپنا کیا جا رہا ہے؟ بے چارہ ایک کونے میں پڑا ہے پڑا رہنے دے اسے...!!"

حادث نے اس کا کندھا سہلاتے ہوئے ٹھنڈا کرنا چاہا تھا جسے آج کچھ زیادہ ہی غصہ چڑھا ہوا تھا اس کے بچپنے سے ..

جبھی حیدر کے پاس پڑے حادث کے فون پر رنگ ہوئی تھی ریاض چونکے پاس ہی بیٹھا تھا اسی لئے ہاتھ بڑھا کر اس نے اٹھا لیا تھا ..

"تیمور کا فون ہے ...!!!"

نام دیکھ کر اس نے دونوں کو آگاہ کیا ..

"سپیکر آن کر ...!!!"

اشعر کے کہنے پر اس نے یس کر کے سپیکر آن کیا تھا ..

"کہاں پر ہے تو؟ کب سے نمبر ڈائل کر رہے ہیں تیرا اٹھا کیوں نہیں رہا تھا؟ ...!!!"

فون کو چہرے کے قریب کرتے ہوئے اس نے پوچھا

"یار میں ہو اسپتال میں ہوں . فون سائیلیٹ پر تھا اس لئے دیکھا نہیں ...!!!"

"اب تو ہو اسپتال میں کیا کر رہا ہے اس مصیبت کو ہمارے گلے ڈال کر ..؟؟"

اشعر نے درشت لہجے میں کہا ..

"یار نانو کی حالت کافی سیرئس ہے .. انوشے کافی پریشان ہے .. میں تم لوگوں کے پاس ہی آ رہا تھا لیکن

راستے میں اس کا فون آگیا تو مجھے جانا پڑا ...!!!"

اس نئی افتاد پر وہ تینوں چپ سے رہ گئے تھے ..

"مطلب کے اتنا ٹائم ویسٹ کر کر کو ڈرامہ کرئیٹ کیا تھا اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا..؟ شاباش ہے تجھے تیمور...!!!"

حارث نے ہاتھ جھاڑے تھے.. اس کی حالت بھی اب اشعر سے مختلف نہ تھی..
"وہ ہمیشہ تجھے ہی کیوں فون کرتی ہے؟ اس کی سگی پھوپھو مر گئی ہے؟ یا پھوپھو کا بیٹا جہنم واصل ہو چکا ہے...!!!"

ریاض کے کھا جانے والے انداز پر وہ نخل ہوا تھا..

"اب یہ تو مجھے نہیں پتا.. ہاں لیکن پوچھ کر میں ضرور بتا سکتا ہوں...!!!"

اس نے شاید مسکراہٹ دبائی تھی..

"فلحال تو تم لوگ.. جتنی جلدی ہو سکے ہو سپیٹل پہنچو...!!!"

"اب کون سے چاند چڑھانے لگا ہے تو؟؟...!!!"

اشعر نے طنزیہ انداز میں کہا تھا..

"یار وہ.. وہ میں.. میں.. نک...!!!"

"اب کیا وہ میں کئے جا رہا ہے سیدھی طرح بک اب کیا مسئلہ کھڑا کیا ہے تو نے؟؟...!!!"

"میں نکاح کر رہا ہوں...!!!"

اس نے ایک ہی سانس میں جلدی سے کہا..

"وہاٹ؟؟؟...!!!"

وہ تینوں ایک ساتھ چیخے..

"اف آہستہ بولو تم لوگ .. کان کے پردے پھاڑو گے کیا؟!!..!"

"اگر تو مذاق کر رہا ہے تو میں تیرا منہ توڑ دوں گا!!..!"

ریاض نے غصے سے کہا..

"اور اگر سچ بول رہا ہے تو میں جان سے مار دوں گا!!..!"

حارث بھی ساتھ ہی بولا..

"بھائی میں اور کیا کرتا؟ ڈاکٹرز نے جواب دے دیا ہے ان کی اتنی زندگی نہیں ہے اب صرف چند گھنٹوں کی مہمان ہیں وہ اس بوڑھی خاتون نے اپنی آخری خواہش کا واسطہ دیتے ہوئے مجھے انوشے سے نکاح کا کہا تھا۔ میں کیسے انکار کر دیتا؟!!..!"

اس کے دردمندانہ گلوگیر لہجے پر اشعر نے تالیاں بجائی تھیں..

"تو انکار کرتا بھی کیوں؟ تیرے تو دل کی مراد بھر آئی تھی.. قسمت تو خود تیرے دروازے پر آکر ڈیرہ جما کر بیٹھ رہی تھی تو۔" تو انکار کرتا بھی تو کیسے؟؟.. خدا نے اسے تیری جھولی میں اتنی آسانی سے جو ڈال دیا تھا!!..!"

اشعر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر گزرے..

"یار جتنا بے عزت کرنا ہے بعد میں کر لینا تم لوگ یہاں پہنچو تو سہی!!..!"

"اب ہمیں کیوں بلا رہا ہے؟ سارے فیصلے جب خود کر سکتا ہے تو نکاح بھی کر لے.. ہمیں بلا کر کیا

کرے گا؟!!..!"

حارث کے تڑک کر کہنے پر وہ بھی تپ اٹھا تھا..

"چوہارے کھلانے کے لئے بلارہا ہوں...!!!"

"شرم کراتنی سیرٹس سچویشن میں بھی تو اتنے اہتمام سے نکاح کرے گا؟؟!!"

ریاض کے شرم دلانے پر وہ اپنا سر پیٹ کر رہ گیا..

"میرے بھائیوں.. مجھے نکاح کرنے کے لیے گواہ چاہیے.. دس منٹ میں یہاں پہنچ جاؤ ورنہ اچھا نہیں

ہوگا...!!!"

اس نے دھمکاتے ہوئے کہا..

"بہتر... اور اس لاش کا کیا کریں؟!!!"

اشعر نے ابرار کی طرف دیکھتے ہوئے طنز سے پوچھا..

"اسے دفع کرو.. ہوش آئے تو گھر چھوڑ دینا.. اور پلیز اب جلدی پہنچ جاؤ تم لوگ...!!!"

اس نے کہتے ہوئے کھٹاک سے فون بند کر دیا تھا..

ریاض "ہیلو ہیلو.." ہی کرتا رہ گیا پھر غصے سے زمین پر مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ حارث نے

بچ میں ہی اچک لیا..

"بھائی اپنا توڑ لے اتنا ہی شوق ہے تو.. میرا کیوں نقصان کر رہا ہے..؟؟"

حالت ایسی ہو رہی تھی کہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کریں؟ ایک طرف حیدر بے ہوش پڑا تھا اور دوسری

طرف رسیوں میں جکڑا ابرار ہوش و خرو سے بیگانا تھا..

"اے اے... پاگل ہو گیا ہے تو؟ چھوڑ اس کو.. اے چھوڑ.. جان لے گا کیا اس کی؟؟!!"

ریاض کو کرسی اٹھا کر غضبناک انداز میں ابرار کی طرف مارنے کے لئے لپکتے دیکھ اشعر اور حارث نے با مشکل اس کو روکا تھا..

اس نے کہتے ہوئے کھٹاک سے فون بند کر دیا تھا..
ریاض "ہیلو ہیلو.." ہی کرتا رہ گیا پھر غصے سے زمین پر مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ حارث نے بچ میں ہی اچک لیا..

"بھائی اپنا توڑ لے اتنا ہی شوق ہے تو.. میرا کیوں نقصان کر رہا ہے..؟؟؟"
حالت ایسی ہو رہی تھی کہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کریں؟ ایک طرف حیدر بے ہوش پڑا تھا اور دوسری طرف رسیوں میں جکڑا ابرار ہوش و خرو سے بیگانا تھا..

"اے اے... پاگل ہو گیا ہے تو؟ چھوڑ اس کو.. اے چھوڑ.. جان لے گا کیا اس کی؟؟!!"
ریاض کو کرسی اٹھا کر غضبناک انداز میں ابرار کی طرف مارنے کے لئے لپکتے دیکھ اشعر اور حارث نے با مشکل اس کو روکا تھا..

"اوکے.. اوکے...!!!"

پیچھے ہوتے ہوئے اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر گہری سانس لے کر خود کو پرسکون کیا تھا..

"ہم میں سے کسی کو تو یہاں رکنا پڑے گا جب تک ان دونوں کو ہوش نہیں آ جاتا..!!!"
حارث کے کہنے پر اشعر نے تائیدی انداز میں سر ہلایا تھا..

"کہو تو میں رک جاتا ہوں.. تم دونوں چلے جاؤ..!!!"

اشعر نے سوالیہ انداز میں ان کو دیکھا..

"تو رہنے دے بھائی.. میں ہوں یہاں.. تم دونوں جاؤ...!!!"

ریاض نے کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے کہا تھا..

"چل ٹھیک ہے پھر.. اگر ہمارے واپس آنے تک اس کو ہوش نہ آئے تو پھر ساتھ ہی چھوڑ آئیں گے اور

دھیان رکھنا کے کوئی گڑ بڑ نہ ہو...!!!"

اشعر اسے تنہا کرتے ہوئے جیب سے چابی نکال کر حارث کو آنے کا اشارہ کرتے ہوئے باہر کی جانب

بڑھا تھا..

اس نے بے چینی سے انوشے کو دیکھا تھا جو ہمیشہ کی طرح سر پر دوپٹہ اوڑھے بیڈ کے پاس چیئر پر بیٹھی

تھی چہرہ آنسوؤں سے بھگیا ہوا تھا آنکھیں اور ناک بھی بہت زیادہ رونے کے باعث سرخ ہو رہی تھیں..

وہ بے بسی سے اسے دیکھتا رہ گیا..

"تیمور.. ادھر آنا ایک منٹ...!!!"

احمد کی آواز پر وہ چونکا تھا جو کمرے میں ایک طرف رکھے صوفے پر مولوی صاحب کے ساتھ بیٹھا نکاح

نامے پر ضروری کوائف فیل کروا رہا تھا..

"جہاں تک میرے علم تھا میں نے فیل کروا دیا ہے ایک دفعہ تو دیکھ لے...!!!"

آثبات میں سر ہلاتے وہ کاغذات دیکھنے لگا تو احمد اٹھ کر عمیر اور ماہین کے پاس آیا جو ابھی ابھی آئے

تھے..

"اب کیسی کنڈیشن ہے؟...!!!"

ماہین کے پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلایا تھا..

"برین ٹیومر لاسٹ اسٹیج پر ہے ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ اگر وہ کوآپریٹ کریں تو کچھ ٹائم اور مل سکتا ہے انہیں.. لیکن اور ایج کے باعث کے وہ سروائیو نہیں کر پارہیں...!!!"

احمد کے تفصیل سے کہنے پر ماہین نے دکھ سے انوشے کو دیکھا تھا جب کے عمیر ڈاکٹر کے پاس آئے تھے جو نانو کے بیڈ کے پاس کھڑے اسٹھسکوپ کانوں میں لگائے ان کا چیک اپ کر رہے تھے..

"ہیلو ڈاکٹر.. میں ہارٹ اسپیشلسٹ ڈاکٹر عمیر ملک ہوں سٹی ہو اسپتال سے...!!!"

"اوہ.. ڈاکٹر عمیر.. کیسے ہیں آپ؟...!!!"

انہوں نے گرم جوشی سے مصافحہ کیا تھا..

"فائن.. کتنے چانسز ہیں ڈاکٹر؟...!!!"

اس نے ان کی زندگی کے بارے میں پوچھا تھا..

"بہت مشکل ہے ڈاکٹر عمیر ان کی وہی کنڈیشن ہے جو ایک لاسٹ اسٹیج کے پیشینہ کی ہوتی ہے..

..ہارٹ بیٹ بھی مسلسل لوہور ہی ہے ہم زیادہ دیر تک انہیں مصنوعی سانس نہیں دے سکتے...!!!"

"کیا ہم روم میں چل کر بات کر سکتے ہیں؟...!!!"

عمیر نے انوشے کی حالات کے پیش نظر پوچھا تھا..

"یاشیور...!!!"

وہ اسے لے باہر چلے گئے تھے..

اس کے رونے میں مزید روانی آگئی تھی..

نانو.. پلیز.. ایک دفعہ اٹھ جائیں.. مجھ سے بات کریں نانو...!!!"

ان کا ڈرپ والا جھریوں زدہ ہاتھ اپنے ہاتھوں میں دبائے ان پر سر رکھے وہ رو پڑی تھی ..
جو نیم بے ہوشی کی حالت میں تھیں ..

دنیا میں صرف وہی تو ایک واحد سہارا تھا اس کا ..
اس کے آنسو تیمور کے دل پر گر رہے تھے بس نہ چل رہا تھا کے اس کے سارے دکھ درد کہیں دور
پھینک دے ..

اس سے پہلے کے وہ اٹھ کر اس کے پاس جاتا ماہین نے اس کا بازو پکڑ کر روکا تھا ..
"تم رہنے دو...!!!"

ماہین کے کہنے پر اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی اثبات میں سر ہلادیا تھا ..
اس نے انوشے کے پاس آکر تسلی دیتے ہوئے اسے گلے لگایا تھا ..
وہ جو پہلے ہی ٹوٹی ہوئی تھی ماہین کی بانہوں میں بکھر سی گئی تھی ...

اشعر اور حارث کے پہنچتے ہی احمد نے قاضی صاحب کو نکاح شروع کرنے کے لئے کہا تھا ..
"اتنا بڑا فیصلہ اکیلے کر لیا اپنے پرنس سے اجازت نہ سہی انھیں بتا ہی دیتے...!!!"
دونوں ہاتھ پشت پر باندھے کھڑے عمیر نے تیمور کو کہا تھا جس کا حلیہ اس وقت کافی رف ہو رہا تھا ..
"سب اتنا ایرجنسی میں ہوا مجھے خود ٹائم نہیں ملا... اور مٹا اور ڈیڈ کا نہ جانے کیاری ایکشن ہوتا اس خبر
کو سن کر اسی لئے میں نے بتایا نہیں...!!!"

"چلو کوئی بات نہیں .. ابھی تو ہم ہے نہ یہاں اور اگر بعد میں بھی کوئی مسئلہ ہوا تو ہم دیکھ لیں گے

"!!!"

اس کا کندھا تھپکتے ہوئے عمیر نے بڑے بھائیوں کے سے انداز میں اسے تسلی دی تھی ..

"تھینک یو عمیر بھائی...!!!"

وہ شکر آمیز انداز میں بولا ..

"کوئی بات نہیں...!!!"

حارث اور اشعر جتنا حیران احمد کی وہاں موجودگی پر تھے اس سے زیادہ عمیر اور ماہین کے وہاں ہونے پر تھے ..

"بھائی آپ بھی یہاں؟...!!!"

حارث کے پوچھنے پر وہ مسکرایا تھا ..

"تمہارے دوست نے تم سے پہلے مجھے فون کیا تھا...!!!"

وہ دونوں تیسرے کو دیکھنے لگے ..

"وہ میں نے سوچا کے ماما اور ڈیڈا تو ہے نہیں لیکن بڑے بھائی کو تو ہونا چاہیے نہ...!!!"

اس نے سر کھجاتے ہوئے کہا ..

"لیکن مجھے تو یہاں عمیر بھائی کے علاوہ بھی ایک بڑا بھائی نظر آ رہا ہے...!!!"

اشعر نے احمد پر چوٹ کرتے ہوئے کہا تھا جو شرٹ کے کف موڑتے ہوئے ماہین کی کسی بات کا جواب

دے رہا تھا ..

"باقی باتیں بعد میں کر لینا ابھی جو ضروری ہے پہلے وہ کر لیں؟...!!!"

اپنی طرف رخ مڑنا دیکھ اس نے کہا تھا ..

"احمد ٹھیک کہ رہا ہے مزید ٹائم زائع کرنا مناسب نہیں...!!!"

عمیر نے اس اسکی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا تھا

موبائل پر گیم کھیلتے ہوئے اس کی غیر ارادی سی نظر ابرار پر پڑی تھی جو بے ہوشی میں کسمسا رہا تھا شاید دوا کا اثر ختم ہو رہا تھا

"اگر یہ حیدر سے پہلے اٹھ گیا تو پرابلم ہو جائے گی میں کیسے سنبھالوں گا اکیلے اسے؟؟...!!!"

کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے جلدی سے حیدر کے پاس پڑا وہ دوا میں بھیگا رومال اٹھا کر دوبارہ سے اس کے منہ پر رکھا تھا وہ جو آنکھیں کھولنے کی کوشش کر رہا تھا دوبارہ سے نیند کی وادی میں اتر گیا..

"اس کے لئے معاف کرنا بھائی...!!!"

وہ اس کے پاس سے ہٹ کر اپنی جگہ پر آیا تھا لیکن تھوڑی دور کرسی کے پاس گرے موبائل کو دیکھ کر چونکا تھا لیکن وہ دور سے ہی اس کے گرین کوور کو دیکھ کر پہچان گیا تھا..

وہ اشعر کا فون تھا جو شاید اس کی بے خبری میں گر گیا تھا..

ریاض نے جھک کر اس کا فون اٹھایا اور دوبارہ سے چیئر پر آکر بیٹھا..

بٹن دبا کر آن کیا تو سامنے ہی پن کوڈ پاس وورڈ نظر آیا..

ہنہ میرا کیا کام اس کے فون میں؟؟...!!!"

سر جھٹکتے اس نے فون بند کر کے سائیڈ پر رکھا تھا اور سر کرسی کی پشت سے لٹکا کر آنکھیں موند لیں..

لیکن تھوڑی ہی دیر میں جھٹکے سے اسکی آنکھیں کھلی ذہن میں جھماکہ سا ہوا..

جلدی سے فون اٹھا کر دوبارہ سے آن کیا جہاں ابھی بھی سسٹم آن کرنے کے لئے پاس ورڈ مانگا جا رہا تھا
WhatsApp : 0344-4499420

اسے پتا تھا اشعر نے اپنی ڈیٹ آف برتھ ڈال رکھی تھی پاس ورڈ میں ..

ہند سے ٹائپ کر کے اس نے آرام سے لوک کھول لیا تھا

ویسے تو یہ ایک غیر اخلاقی حرکت تھی لیکن ریاض چوہدری اس وقت دل کے ہاتھوں مجبور تھا ورنہ تو عام حالات میں وہ اس کا فون کبھی نہ چھیڑتا ..

بغیر کچھ چیک کئے اس نے سیدھا گیلری کو کھولا تھا جو اس کی اور لائبرے کی سیلفیوں کے علاوہ ان کے گروپ کی تصویروں سے بھری ہوئی تھی ..

اس نے ایک بھی تصویر نہیں کلک کی ..

حیرت سی تھی کہ اس کے فون میں فاریہ کی ایک تصویر بھی نہیں تھی ..

مایوسی سے اس نے یونہی واٹس ایپ کھولا تھا جہاں کنٹیکٹس میں تھوڑا سکرول ڈاؤن کرنے کے بعد "فاری" کے نام سے ایک چیٹ مل ہی گئی تھی ..

اس نے مسکراتے ہوئے اس کی پروفائل کھولی تھی ساتھ ہی ڈی پی پر کلک کر کے تصویر بڑی کی تھی جو اس کی اور اشعر کی سیلفی تھی ..

"ہر جگہ اس گھامڑ کو ہونا لازمی ہے .. مجال ہے جو کبھی اسے اکیلا چھوڑ دے .. بے غیرت ...!!"

اس نے بڑبڑاتے ہوئے اپنا فون نکال کر بیک کیمرا آن کیا تھا ..

بہن کو پروٹیکٹ کرنے والا ریاض چوہدری کو بے غیرت لگ رہا تھا

محبت کے معاملوں میں تو ہر کوئی ہی رقیب نظر آتا ہے لیکن اب اس کے بھائی سے کیا حسد کرنا؟ ..

ایک اور غلط اور غیر اخلاقی حرکت اس نے کی تھی ..

اس کا فون سامنے کر کے اشعر کو کاٹ کر صرف فاریہ کی تصویر اس نے اپنے موبائل سے لی تھی..
اگر بلو تھو تھ کرتا تو اندیشہ تھا کہ اسے پتا چل جاتا..

آج تو لگتا تھا کہ خود کو پڑھانے گئے سارے اخلاق کے سبق وہ بھول بیٹھا تھا..
حیدر کو کسمساتے دیکھ اس نے جلدی سے فون آف کر کے سائیڈ پر رکھا اور گھٹنوں کے بل اس کے پاس بیٹھا..

"حیدر.. حیدر.. اوے آنکھیں کھول کیسے..!!"

ریاض نے اس کے گال تھپتھاتے تھے لیکن اسے دوبارہ نیند میں جاتے دیکھ اس نے پانی کی بوتل اٹھا کر
کیپ ہٹانے کے بعد جھٹکے سے اس کے چہرے پر پھینکی تھی..
وہ ہڑبڑا کر اٹھا تھا..

"یہ... یہ میرا سر کیوں گھوم رہا ہے؟؟...!!"

اٹھنے کے باعث اس کے سر میں ٹیسیں اٹھی تھی..

"بے وقوفوں والی حرکتیں کرے گا تو سر تو گھومے گا نہ..؟؟...!!"

ریاض کے کہنے پر اس نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا تھا..

"مطلب؟؟...!!"

"مطلب تو پہلے ہوش میں تو آ جا..!!"

نکاح نامے پر سائن کرتے ہوئے اس کے ہاتھ لرز رہے تھے آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے

احمد نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو کانپتے ہاتھوں سے اس دستخط کر دیے تھے

عمیر نے نانو کو سہارا دیا ہوا تھا تا کے وہ ٹھیک سے دیکھ سکیں ..

ان کے چہرے پر مطمئن سی مسکراہٹ تھی ..

تیمور کے سائن کرنے اور دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہی وہ مسکراتے ہوئے اٹھ کر ساتھ کھڑے
عمیر سے ملنے کے بعد احمد کے گلے لگا تھا ..

"بہت مبارک ہو .. اللہ تمہاری شادی کامیاب کرے ...!!"

احمد نے اسے صدق دل سے دعا دی تھی ..

"زیر لب آمین کہتے ہوئے وہ حارث کی طرف آیا تھا جو پہلے سے ہی اسے گھور رہا تھا ..

تیمور ہنستے ہوئے اس کے بگلگیر ہوا ..

"سوری یار .. جانتا ہوں پہلے تیرا نمبر تھا لیکن قسمت کو میری شادی پہلے مطلوب تھی ...!!"

"شادی نہیں صرف نکاح ...!!"

اشعر نے اس سے ملتے ہوئے تصحیح کی تھی ..

"ایک ہی بات ہے ..!"

اس نے کندھے اچکائے تھے ..

انوشے کی پھوپھو نے اطلاع ملتے ہی ہو سپٹل میں آکر کافی شور شرابہ کیا تھا انھیں تو پہلے ہی اس سے

زیادہ دلچسپی اس کے ہزار گز پر پھیلے بنگلے پر تھی اب جو تیمور اور اس کے نکاح کی خبر ملی تو وہ بھی ہاتھ

سے جاتا دکھائی دیا اب لالچی پھوپھو کو انوشے سے مزید رشتہ نبھانے پر کون سے گولڈ میڈل ملنے تھے ؟ ..

اپنی بھابھی کی ماں کی عیادت کیئے بغیر وہ تن فن کرتی واپس چلیں گئیں تمہیں

ان سے بڑی ٹینشن ان کی زندگی میں موجود تھی ایک تو دھڑلے سے کوئی ان کے گھر میں گھس کر بریانی لے اڑا تھا وہ بھی رائے سمیت اور دوسری طرف ابرار لاپتہ تھا..

اب ایسے میں انھیں موت کے منہ میں جاتے کسی غیر بوڑھے وجود کی فکر ہونے چاہیے تھی یا پھر بریانی اور رائے کی؟؟.. مطلب کے ابرار کی..

خیر اکھڑی سانسوں کے باعث دقت سے بولے ہوئے انہوں نے تیمور سے بہت سے عہد لے تھے جو انوشے سے شروع ہونے کے بعد اسی پر ختم تھے..

وہ بھی سعادت مندی سے انھیں تسلی دیتے ہوئے سر ہلاتا رہا..

جب وہ اس سے پہلی دفعہ ملیں تھیں تب ہی اس کی آنکھوں میں انوشے کے لئے محبت کو بھاپ چکی تھی اور پھر دو تین ملاقاتوں کے علاوہ ایک دفعہ پہلے جب اس نے بیماری میں جس قدر ان کی اور انوشے مدد کی ان کا خیال رکھا ساتھ دیا وہ اس کی سعادت مندی اور فرما برداری کی گرویدہ ہو گئیں تھیں.. انوشے کے لئے تیمور انھیں ابرار سے ہزار درجے بہتر لگا تھا اور پھر جب انوشے نے پہلی دفعہ ابرار سے شادی پر مزمت کی تو وہ جان گئیں تھیں کہ اس کے جذبات بھی تیمور سے مختلف نہ تھے..

اور پھر جب زندگی کی صرف چند سانسیں باقی تھیں تو انھیں سب سے زیادہ فکر انوشے کی ہی تھی کہ ان کے بعد اس کا کیا ہوگا..؟

اسی لئے انہوں نے تیمور کو نکاح کرنے کے لئے اپنی آخری خواہش کا واسطہ دیا تھا لیکن وہ تو ایک دفعہ کے ہی کہنے پر بلاچوں چرامان گیا تھا..

اپنی آنکھوں کے سامنے ان دونوں کو نکاح کے بندھن میں بندھتے دیکھ ان کے چہرے پر ڈھیروں اطمینان پھیلا تھا..

گزرے دنوں کے مقابلے میں آج گرمی کی شدت تھوڑی زیادہ تھی لیکن وقفے وقفے سے چلتے ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے اس شدت کو خاصا کم کر دیا تھا ایسے میں سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھے ہاتھ میں فون پکڑے اس پر جھکا ہوا تھا چہرے کے تاثرات بھی سخت تھے یقیناً جو کچھ وہ فون پر دیکھ رہا تھا وہ اس کے اشتعال میں اضافے کا باعث بن رہا تھا..

اس کے ساتھ ہی ریاض اور حارث بیٹھے تھے جو زور و شور سے کسی ٹوپک پر بحث کر رہے تھے آج آخری دن تھا یونی میں چارپانچ دن بعد ان کے فائنل سمسٹرز سٹارٹ ہونے والے تھے...

"مطلب کے جب یہ سب ہو رہا تھا تو میں بے ہوش تھا..؟؟!!"

موبائل گھاس پر رکھتے اس نے بے تاثر انداز میں کہا

نکاح کے بعد تیمور اب باقی سب سے گلے مل رہا تھا.. اتنی دیر سے وہ جو مشکل سے ضبط کئے حارث کے موبائل میں بنائی گئی نکاح کی ویڈیو دیکھ رہا تھا اب برداشت کا دامن ہاتھ سے چھوٹ چکا تھا..

لیکن ان دونوں کو متوجہ نہ ہوتے دیکھ اس کا غصہ بڑھا تھا..

"مجھے بتانا تک ضروری نہ سمجھا تم لوگوں نے ے ے؟؟!!"

وہ اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ وہ دونوں بوکھلا کر پیچھے کی جانب گرے تھے..

"اوے بیوقوف.. ہم پر کس بات کا غصہ اتار رہا ہے بے؟؟ نہ تو ہم نے نکاح کیا ہے اور نہ ہی تجھے

بے ہوش.. جو کرنا ہے اس کے ساتھ کر ہمارا دماغ مت کھا.. کیوں ریاض ٹھیک کہا میں نے؟؟!!"

حادث نے اس کو کہنے کے ریاض کی جانب مڑ کر کہا تھا جس نے زور سے سر آثبات میں ہلایا۔۔
"بلکل بلکل...!!!"

اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتا تیمور وہاں چلا آیا تھا کندھے پر بیگ لٹکائے خوشبوؤں میں بسا گزری رات کے مقابلے میں فریش لگ رہا تھا۔۔
"اوے۔۔ کیسا ہے حیدر؟؟ لیکن تو نے وہ کیا بیوقوفی کی؟ رومال کیوں سونھکا تو نے؟ جب پتا تھا کہ وہ ڈیفکنڈ ہے۔۔ خود کو کون بے ہوش کرتا ہے؟؟...!!!"

تیمور کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ انجانے میں اپنی موت کو آواز دے رہا ہے۔۔
اپنی ہی دھن میں کہتے ہوئے اس نے جواب غور سے حیدر کی شکل دیکھی تو چلتی زبان کو بریک لگی۔۔
نہ محسوس انداز میں اس نے بہت آہستہ سے کندھے پر سے بیگ اتار کر نیچے گھاس پر رکھا تھا ہلکے ہلکے پیچھے ہٹتے اس نے تکلت ہی دوڑ لگا دی تھی کیوں کہ حیدر بھڑے انداز میں اس کا خون پینے کی شدید خواہش دل میں لے آسب کی طرح اس کے پیچھے پڑ چکا تھا
"اے حیدر۔۔ پاگل ہو گیا ہے تو۔۔؟ جان سے مارے گا کیا؟؟۔۔ پیچھے ہٹ۔۔ میں کہ رہا ہوں ہٹ جا پیچھے
...!!!"

تیزی سے یونی کے گراؤنڈ میں دوڑتے ہوئے وہ مسلسل اپنے پیچھے بھاگے حیدر کو دہائیاں دے رہا تھا جس کے سر پر شاید خون سوار ہو چکا تھا۔۔

"میں جانتا ہوں یہ تم لوگوں کی سازش تھی۔۔ جان بوجھ کر تم لوگوں نے مجھے بے ہوش کیا تھا۔۔ تاکہ میں تیرے نکاح میں نہ آسکوں۔۔!!!"

وہ بھی حلق کے بل چلایا..

"اوے بے وقوف.. وہ رومال تو نے خود سونگھا تھا.. ہم نے زبردستی نہیں رکھا تھا تیرے منہ پر.. اور میں تو تھا ہی نہیں وہاں..!!"

تیز تیز دوڑتے ہوئے اس نے چیخ کر کہا تھا..

"یہی.. یہی تیری غلطی ہے تو وہاں پر نہیں تھا.. کیوں کے تو نکاح کر رہا تھا.. وہ بھی میرے بغیر.. حمزہ حیدر علی کے بغیر.. میں ایم این اے کا بیٹا ہوں کھینے.. تیری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے بغیر اتنا بڑا کام کرنے کی؟؟...!!"

ایک ہی جست میں اس نے تیمور کو جالیا تھا اسے نیچے زمین پر گرائے خود اس پر چڑھے وہ غصے سے کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اس کا گلا دبا رہا تھا.. تیمور خود کو چھڑوانے کی کوشش میں بے حال ہوا جا رہا تھا وہ تو شکر کے حارث اور ریاض نے آکر اسے زبردستی حیدر کے چنگل سے آزاد کروایا..

"میری توبہ... آئندہ کبھی بھولے سے بھی تیرے باپ کو ووٹ نہیں دوں گا... ایم این اے وہ بٹے ہیں اور دماغ اس نے ہمارا خراب کر رکھا ہے..!!"

نیچے زمین پر ہی ایک پیر کھڑا کئے دوسرا لٹائے وہ مسلسل کھانستے ہوئے کہ رہا تھا..

"بات کو گھما مت تیمور.. ورنہ میرا میٹر گھوم جائے گا..!!"

"میرے بھائی.. بات کو سمجھ.. سب اتنا ایرجنسی میں..!!"

اس نے درشتی سے اس کی بات کاٹی تھی..

"ہاں سب ایرجنسی میں ہوا.. تو نے نکاح پڑھوا لیا، نانی اوپر چلی گئی بس ایک حیدر کو ہی ہوش نہ آیا..

دونوں ہاتھ کمر پر جمائے وہ لڑکا انداز میں پھر سے دھاڑا تھا..

"کیا پرالیم ہے آپ کے ساتھ؟.. کیوں اتنا لاؤڈلی بول رہے ہیں؟؟!!"

ان کے روزانہ کے ڈراموں سے پوری یونی واقف تھی اور کسی حد تک بیزار بھی پہلے پہل تو سٹوڈنٹس بھی ان کی اس طرح کی حرکتوں پر شغل میلا سمجھ کر تماشا دیکھنے رک جاتے تھے لیکن اب تو کوئی غلطی سے بھی پاس نہیں پھٹکتا تھا... اور اس مار کٹائی والے ڈراموں سے تو سو گز دور رہتے تھے ورنہ حیدر ان کو بھی لپیٹ میں لے لیتا تھا اور دو چار کلمے ٹھڈے مفت میں ہی کھانے کو مل جاتے تھے بیچاروں کو...!!

پروفیسر تقی کی پاٹ دار آواز پر حارث اور ریاض تو فوراً سے نو دو گیارہ ہو گئے تھے..

"سر اس کو دورہ پڑ گیا ہے...!!" کپڑے جھاڑ کر اٹھتے ہوئے تیمور نے حیدر کی جانب اشارہ کر کے کہا تھا.. جو سر کی موجودگی میں بالکل ہی معصوم بن کر کھڑا ہو گیا تھا..

پندرہ منٹ کا لیکچر ان دونوں کو دیئے کے بعد جیسے ہی سر تقی وہاں سے آگے بڑھے حیدر نے پھر سے اس کے پیچھے دوڑ لگا دی جو جان بچا کر وہاں سے بھاگا..

فجر کے وقت نانو کی وفات ہو گئی تھی ان کی آخری رسومات ادا کرنے کے بعد تیمور انوشے کو گھر لے جانا چاہتا تھا لیکن عمیر نے اسے روک دیا کہ پہلے اپنے پیرنٹس کو انفارم کر دو پھر انوشے کو لے کر جانا اس کی حالت پہلے ہی ٹھیک نہ تھی اور پھر جانے کیاری ایکشن ہو اس کے ماں باپ کا..

وہ تو غم سے نڈھال تھی رو رو کر حال برا کر رکھتا تھا اسے اکیلے گھر میں چھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اسی لئے ماہین اسے اپنے ساتھ گھر لے آئی تھی زرنور نے اسے زبردستی تھوڑا سا کھانا کھلانے کے

بعد نیند کی دوا دے کر اچھے ہی کمرے میں کر سلا دیا تھا مناہل اور لائبرہ بھی یونی جانے کے بجائے زرنور کے گھر ہی آگئیں تھیں جو مسلسل اس کی دلجوئی کر رہیں تھیں...!!

کھانے کی ٹرے ہاتھ میں پکڑے اندر آتے ہوئے اس کی نظر سیدھی بیڈ پر گھٹنوں کے گرد بازوؤں کا گھیرا بنا کر ان پر سر رکھے بیٹھی انوشے پر پڑی تھی تاسف سے دیکھتے ہوئے وہ اس کے پاس آئی تھی..

"انوشے.. میں جانتی ہوں تمہارا دکھ بہت بڑا ہے لیکن کھانے سے تو نارا ضلگی مت نکالو کل رات سے کچھ نہیں کھایا تم نے پلیز تھوڑا سا کھا لو...!!"

زرنور کے لجاجت سے کہنے پر اس نے اپنا سر اٹھایا تھا بکھرے بال، بے ترتیب لباس، شدت گریہ سے سرخ ہوتی آنکھیں..

یہ پہلے والی انوشے تو کہیں سے نہیں لگ رہی تھی

"میں کیسے کھانا کھالوں زرنور؟ میرے ماں باپ نہیں رہے نہ میرا کوئی بہن بھائی ہے ایک نانو تھی بس انھیں بھی اللہ نے اپنے پاس بلالیا میں تو اکیلی رہ گئی نہ اس دنیا میں؟ کوئی نہیں رہا میرے پاس میں کس کو اپنے دکھ سناؤ کس کے ساتھ اپنی خوشیاں بانٹوں؟...!!"

اس کے کندھے سے لگی وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی زرنور کے لئے اس کو سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا..

"چپ ہو جاؤ انوشے.. ایسے روؤ گی تو پھر طبیعت خراب ہو جائے گی.. اور تمہیں کس نے کہا کہ تم اکیلی ہو؟ کیا ہمیں تم کچھ نہیں سمجھتی؟ پل میں ہی تم نے ہمیں پرایا کر دیا...!!"

زرنور کے نروٹھے انداز پر وہ نادام ہوئی تھی..

"میرا وہ مطلب نہیں تھا زری...!!"

اس سے الگ ہوتے ہوئے اس نے زرنور کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر جلدی سے کہا تھا..
"نانو کے بعد تم لوگ ہی تو جن کی موجودگی میں 'میں آزادی سے دو گھڑی سانس لے سکتی ہوں...!!!"
اس کی آواز پھر بھرا گئی تھی..

"انو.. تم مجھے ماہین آپی کی طرح ہی عزیز ہو.. تمہیں دکھ میں دیکھ کر ہمیں بھی تکلیف ہوتی ہے.. ہم میں
سے سب نے ہی ایک نہ ایک دن چلے ہی جانا ہے کسی کو بعد میں تو کسی کو پہلے آئی نو کے تم نانو سے
بہت زیادہ اٹیچ تھی لیکن اگر تم ایسے روگی تو کیا انہیں تکلیف نہیں ہوگی؟...!!!"
"مجھے ٹائم گے گا سنبھلنے میں...!!!"

اس کے جواب میں آنکھیں رگڑتے ہوئے اس نے جھکی نظروں سے کہا تھا
"ٹھیک ہے کوئی بات نہیں جتنا ٹائم لینا ہے لو.. لیکن وعدہ کرو کے اب نہیں روو گی اور کھانا بھی کھاؤ
گی...!!!"

زرنور نے اس کے سامنے اپنی ہتھیلی پھیلاتے ہوئے کہا تھا.. اس نے بھی مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ اس
کے ہاتھ پر رکھ دیا تھا..

پرفیوم میں بے سفید شلوار قمیض پہنے گیلے بالوں کو موز سے پیچھے کی طرف سیٹ کئے آستین کے کف
لگاتے ہوئے سٹپس پھلانگ کر نیچے آتے ہوئے سیدھا کچن میں آیا تھا
"گڈ مارنگ می...!!!"

مارنگ وش کر کے وہ شیشے کی بنی ڈانگ ٹیبل کی چیر گھسیٹ کر بیٹھا تھا ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر ٹوکری میں رکھا سیب اٹھا کر ایک باٹ لی تھی ..

"صبح بخیر بیٹا.. آج تو یونی نہیں جانا تو پھر صبح ہی صبح اتنی تیاری کس لئے؟؟!!"

نازولید نے اخبار فولڈ کر کے سائیڈ پر ڈال کر کافی کاگ اٹھاتے ہوئے حیرت سے اپنے خوب رویے کو دیکھا تھا

"بس کہیں جانا تھا کام سے.. پاپا آفس نہیں گئے ابھی تک؟؟!!"

سپورٹس کی خبروں پر سرسری سی نظر ڈالنے ہوئے اس نے بات کو ٹالا تھا اب انہیں کیا بتانا کہ

"یار ماما.. ایک دن کا دولہا ہوں اتنی تیاری تو چلتی ہی ہے..!!"

"انہیں ذرا دیر سے جانا تھا تم بتاؤ.. ناشتہ بنا دوں؟؟!!"

"جی بنا دیجئے.. لیکن صرف آلیٹ اور بریڈ دے دیں.. پراٹھے کا موڈ نہیں آج..!!"

"چلو اچھا ہے دونوں کو ساتھ ہی بتا دوں گا..!!"

"ٹھیک ہے.. بنا دیتی ہوں!!"

وہ اٹھ کر کاؤنٹر کے پاس گئیں تو اس نے جیب سے اپنا موبائل نکال کر آن کیا..

وہ اس کے پاس نہیں تھی لیکن اس کا احساس اسی ہرپل اپنے اس پاس محسوس ہوتا تھا..!!

فائل سمسٹر بھی جلد ہی سٹارٹ ہونے والے تھے کل سے وہ پڑھنے میں اتنا مصروف رہا کہ زرنور کے گھر

جانے کا وقت ہی نہیں ملا..

اس کی سوچو کارخ انوشے کی جانب ہی مڑ گیا تھا

چہرے پر آپ ہی مسکراہٹ آگئی

محبت کو فتح کر لینے کا جوشہ ہوتا ہے وہ کوئی تیمور سے ولید سے پوچھتا..

وہ ابھی بھی بے یقین تھا کہ انوشے اس کے نکاح میں آچکی تھی ہمیشہ کے لئے اس کی بن چکی تھی..

"اب کیسی طبیعت ہے اس کی؟؟!!"

دانتوں سے سیب کاٹے ہوئے اس نے موبائل پر جھکے زرنور کو ٹیکسٹ بھیجا تھا جس کا اگلے ہی لمحے شرارتی سا جواب آیا تھا..

"خود آکر دیکھ لو.. اب تو کوئی پابندی بھی نہیں...!!!"

اس ہے ہنستے ہوئے موبائل سائیڈ پر رکھا..

واقعی.. اب تو کوئی پابندی نہیں تھی

نازولید غور سے اپنے بیٹے کے چہرے پر بکھرے رنگوں کو دیکھ رہیں تھیں..

"کیا بات ہے تیمور؟.. آج موڈ بڑا اچھا ہے تمہارا...!!!"

نازولید نے اس کے سامنے ناشتے کی ٹرے رکھتے ہوئے پوچھا تھا..

"کچھ نہیں.. بس آپ کو اور ڈیڈ کو کچھ بتانا تھا...!!!"

"کیا بتانا تھا؟!!!"

انہوں نے چونک کر استفسار کیا..

"پہلے ڈیڈ تو آجائے نیچے.. پھر بتاتا ہوں...!!!"

اس نے فریش اورنج جوس کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگایا تھا جبھی موبائل پر میسج ٹون بجی تو دوسرے ہاتھ سے اٹھا کر ان باکس کھولا جہاں احمد کا ٹیکسٹ آیا ہوا تھا جوس کے گھونٹ بھرتے ہوئے تیمور نے اس کے نام پر کلک کیا تو اس کا پیغام سامنے تھا..

"becarefull..!!"

اس نے اچھنبے سے دو تین بار اس پیغام کو پڑھا لیکن سمجھنے سے قاصر تھا کہ احمد نے اس قسم کا میسج اسے کیوں بھیجا؟؟..

"شاید غلطی سے سینڈ کر دیا ہوگا..!!"

کندھے اچکاتے ہوئے وہ اپنے ناشتے کی جانب متوجہ ہوا تھا..

آلیٹ کا ٹکڑا منہ میں رکھا ہی تھا کہ ذہن میں ایک دم سے جھماکا سا ہوا چند لمحوں کے لئے وہ فریز ہو گیا تھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا ایک آواز اس کے کان میں پڑی تھی

"دیساداراجہ میرے بابل کا پیارا..

امڑی دے دل داسہارا..

وے ویر میرا گھوڑی چڑھے یا..!!"

اس نے فوراً مڑ کر اپنے پیچھے دیکھا

اس کے بدترین خیال کی تصدیق ہو چکی تھی..

دونوں ہاتھ "بلے بلے" کے سے انداز میں اٹھائے بھنگڑا ڈالے ہوئے وہ گلے میں سپیکر فٹ کئے سیدھا وہیں آیا تھا اور صرف وہ ہی نہیں اس کے پیچھے حارث اور ریاض بھی تو تھے جن کے چہرے پر معنی خیزی مسکراہٹ تھی..

تیمور کو اب سمجھ آیا تھا احمد کا میسج...!!"

"ارے.. یہ آج میرے بیٹے ادھر کا راستہ کیسے بھول گئے؟...!!"

نازولید ان سب کی وہاں موجودگی پر بے ساختہ خوشی سے گویا ہوئیں...!!"

"آج گھر والوں نے بغیر ناشتہ دئے ہی نکال دیا ہوگا جمبھی یہاں آ گئے...!!"

بریڈ کترتے ہوئے تیمور بڑبڑایا تھا..

"تیمور...!!"

انہوں نے سرزنش کی..

"ارے ناشتہ کیا.. اب تو ہم پوری دعوت اڑا کر جائیں گے.. کیوں بھائی لوگ؟...!!" ریاض نے کہتے

ہوئے تیمور کے ہاتھ سے دو بریڈ کے اندر بیچ میں آملیٹ ڈال کر بنایا گیا سینڈوچ جھپٹ لیا تھا..

جوس کا آدھا گلاس حارث پہلے ہی اٹھا چکا تھا ایک حیدر تھا بس جسے تیمور کے اس پاس کچھ "کھانے لائق

"نہیں ملا تو پورے کچن میں گھومنے اور ایک ایک چیز تلاش کرنے کے بعد اب فریج میں سے پلیٹ میں رکھی تین

چاکلیٹ پیسٹری نکال چکا تھا..

تیمور انھیں کھا جانے والے انداز میں دیکھ رہا تھا..

کہیں کچھ بک نہ دیں..

"ایک تو چھوڑ دیتا کہیں...!!!"

پیسٹریز کھانے کے بعد اب انگلیوں کو چاٹے حیدر کو اس نے دانت پیس کر کہا تھا..

"اوہ سوری.. میں بھول گیا...!!!"

معصومیت کے ریکارڈ توڑتے ہوئے وہ اب ناز ولید کی طرف متوجہ ہوا تھا..

"جو حارث اور ریاض سے مجھ گفتگو تمہیں..

"باقی دونوں کدھر ہیں؟ وہ کیوں نہیں آئے؟...!!". انہوں نے اشعر اور احمد کے بارے میں پوچھا تھا..

"دونوں ہی شادی شدہ ہیں آنٹی اور دونوں ہی جو رو کے غلام.. اب آپ اندازہ کر سکتی ہیں کے دونوں

اپنی جو رو کے علاوہ اور کس کے ساتھ ہو سکتے ہیں؟؟...!!!"

ہا ہا شریر...!!!"

انہوں نے مصنوعی گھورتے ہوئے حیدر کو چپٹ لگا ئی تھی

"اچھا بتاؤ ناشتہ بناؤں تم لوگوں کے لے؟؟...!!!"

اتنے دنوں کے بعد ان سب کو وہاں دیکھ کر وہ بے حد خوش تھی ان کے آنے سے رونق جو لگ جاتی تھی

گھر میں..

"جی جی بالکل.. میرے لے تو آپ اپنے قیمے والے اسپیشل پراٹھے بنالیے جن پر آپ اوپر سے مکھن ڈالتی

ہیں.. اہاں.. قسم سے مزہ آجاتا ہے.. اور ساتھ میں الائچی والی چائے بھی!!!"

حیدر کا فرمائشی پروگرام شروع ہو چکا تھا..

"ابھی بنا دیتی ہوں.. ریاض حارث.. تم دونوں بتاؤ کیا کھاؤ گے؟؟...!!!"

"آج ہم بھی یہی کھالیں گے...!!!"

دونوں نے ہی شریفانہ انداز میں کہا تھا..

"واہ دلے میاں.. بڑی خوشبویں بکھر رہا ہے آج تو...!!!"

ریاض نے اس کی جانب جھک کر شرارت سے کہا تھا جس پر تیمور نے گھورتے ہوئے اس کے پیٹ میں
کھنی ماری تھی..

"اوہ تیری.. ظالم خالی پیٹ ہوں کچھ تو خیال کر...!!!"

اس نے کراہتے ہوئے دہائی دی..

"گڈ مارنگ ینگ بوائز...!!!"

جسبھی سیاہ رنگ کے تمھری پیس سوٹ میں ملبوس ایک ہاتھ میں بریف کیس پکڑے ولید صاحب نے اوپن
کچن میں آتے ان سب کو وہاں دیکھ کر خوشگوارای سے کہا تھا..

جو خاصی گریس فل سی شخصیت کے مالک تھے اور ایک دفعہ ملنے پر ہی جن کی پر سنیلپیٹی سے مرعوب
ہو جائیں..

وہ تینوں ہی مودب سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے..

"السلام علیکم انکل.. کیسے ہیں آپ...!!!"

"بیٹھو بیٹھا بیٹھو آرام سے.. میں بالکل ٹھیک ہوں تم لوگ سناؤ یونی ختم ہوئی تو آج انکل اور آئی کا خیال آ

گیا؟...!!!"

خوشگواریت سے کہتے ہوئے وہ بریف کیس سائیڈ پر رکھے اپنی مخصوص نشست سنبھال چکے تھے

"وہ بات کچھ ایسی ہے انکل کے .. تیمور آپ دونوں سے کچھ کہنا چاہ رہا تھا کوئی بہت ضروری بات تو ہم نے سوچا کے ہمیں بھی تو یہاں ہونا چاہیے...!!!"

حیدر کے پیٹ میں کوئی بات ٹک ہی نہیں سکتی تھی تھوڑی دیر کے لئے بھی ..

"ہاں تیمور بات ہے ؟ تم کہ رہے تھے اپنے پاپا کے آنے کے بعد بتاؤ گے کیا کہنا چاہ رہے تھے تم ؟
...!!!"

نازولید نے پیڑے میں قیمے کی فلنگ بھرتے ہوئے پوچھا تھا

"وہ....!!!"

اس نے سٹیٹاتے ہوئے پانی کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگاتے ہوئے خشک ہوتے حلق کو تر کیا تھا ..
اتنا بڑا جو معرکہ وہ بغیر کس ڈر و خوف کے انجام دے چکا تھا اب ماں باپ کو بتانے میں اتنا ہی ہاتھ کانپ رہے تھے ..

"ولید صاحب بھی سوالیہ انداز میں اسے دیکھنے لگے ..

"آئی آپ نے تیمور کی شادی کا نہیں سوچا ابھی تک ..؟؟...!!!"

حارث کے کہنے پر اسے بلاوجہ ہی کھانسی آگئی تھی ..

"کوئی بات نہیں . لے پی لے...!!!"

حیدر نے جلدی سے اس کا کندھا تھپکتے ہوئے پانی کی بوتل زبردستی اس کے ہاتھ میں تھمائی تھی ...

"اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں...!!!"

شیخے کے باؤل میں سے مٹھی بھر کر ڈرائے فروٹس اٹھا کر منہ میں ڈالے ریاض نے شرارت سے کہا تھا

..

اگر وہ سب وہاں موجود نہ ہوتے تو تیمور کے لئے بہت ایزی تھا ناز اور ولید صاحب کو بتانا ..
لیکن اب وہ کوشش کے باوجود بھی کنفیوژ ہو رہا تھا ..

"احمد...!!!"

فون کان سے لگائے سیڑھیاں اترتے ہوئے وہ زرنور کی جھنجھلائی آواز پر چونک کر رکا ..

"کیا ہوا؟...!!!"

اس نے ریلنگ پر جھکی زرنور کو ہاتھ کے اشارے سے پوچھا ..

جو دو سیکنڈ میں اس کے پاس آئی تھی

"فون بند کرو پہلے...!!!"

"وہاٹ؟؟...!!!"

فون بند کرو خا ن زادہ...!!!"

اس کے کڑے انداز سے کہنے پر احمد نے اچھنبے سے اسے دیکھتے ہوئے ہونٹوں کے قریب موبائل لے جا

کر "آئی کال یو بیک" کہ کر بند کر دیا تھا

"اب بتاؤ۔ کیوں اتنے مصروف ہو تم؟ کب سے ڈھونڈ رہی ہوں تمہیں .. لیکن تمہارے تو نہ اندر باہر کے

چکر ختم ہو رہے ہیں اور نہ ہی اس فون پر میسنگ ... کب سے دیکھ رہی ہوں صبح سے اس فون کے ساتھ

چمٹے ہوئے ہو .. آخر ہے کون جس کے ساتھ تمہاری باتیں ہی نہیں ختم ہو رہیں؟؟؟...!!!"

اس کے خالص "بیوی" والے سٹائل پر وہ چکرا کر رہ گیا تھا..

"یار کیوں الزام لگا رہی ہو؟ دو دن سے میں جامعہ نہیں گیا آفس کی میں نے شکل نہیں دیکھی نہ جانے کتنی ہی میٹنگ تو مجھے کینسل کرنا پڑ گئی اور تم کہہ رہی ہو کہ میں فون پر آفئیر چلا رہا ہوں؟!!..!"

وہ برا مان کر بولا لیکن اس کا جلا بھنا انداز اسے لطف دے رہا تھا..

"اچھا.. تو تم کہہ رہے ہو کہ تم فون پر آفئیر چلانے کے بجائے میٹنگز بگھتا رہے ہو؟!!..!"

"ہاں تو.. چاہو تو میرا فون دیکھ لو ساری کالز جامعہ اور آفس کی ہیں!!..!"

احمد نے صرف کہا تھا لیکن اسے یہ نہیں پتا تھا کہ وہ سچ میں اس کے ہاتھ سے فون جھپٹ لے گی...
"دکھاؤ ذرا!!..!"

موبائل چھین کر اس نے پیٹرن ڈرا کر کے سیدھا کال ہسٹری چیک کی تھی جہاں متعدد کالز کی لسٹ تھی پہلے ہی نام پر نظر پڑتے اس کی تیوری چڑھی..

اور احمد کا اپنا سر پیٹنے کا جی چاہا تھا کہ وہ کون سی گھڑی تھی جب اس نے زرنور کو اپ پیٹرن پاس ورڈ دیا تھا

اس نمبر سے صبح سے تین کال آچکی تھی اور دو احمد نے خود کی تھی..

"کون ہے یہ حیات؟ اور کہاں سے آرہی ہے اس کی کال؟ جامعہ سے یا پھر آفس سے؟!!..!"

اس نے طنزیہ انداز میں پوچھا..

"یار میری سیکریٹری ہے!!..!"

"تم نے ایک لڑکی کو سیکریٹری رکھا ہوا ہے احمد؟.. ابھی فائر کرو اسے... پہلے ہی تمہیں اس عفریہ سے فرصت نہیں ملتی اور اب یہ حیات.. نجانے اٹلی میں بھی کن کن سے تمہاری "دوستی" رہی ہوگی.. اور مجھے کہتے...!!!"

اس کا دماغ گھوم چکا تھا اتنی سوالوں پر

زر نور کی بات کاٹ کر وہ دونوں ہاتھ اس کے سامنے جوڑ کر بولا تھا..

"معاف کر دو مجھے میری توبہ جو آئندہ کسی کی کال اٹینڈ کروں تو.. ایسا کرو یہ فون بھی تم اپنے پاس ہی رکھ لو.. اور یقین کرو وہ صرف میری سیکریٹری ہے چاہے تو ڈیڈ سے پوچھ لو...!!!"

"ہنہ...!!!"

وہ تو فون پر قبضہ جمائے سیڑھیاں چڑھ گئی تھی اور وہ خراب موڈ کے ساتھ نیچے اترنے لگا..

"اس بیوی نامی مخلوق سے تو اب واسطہ پڑا تھا اس کا..

"اب بتا بھی دے بھائی کیوں اتنا سسپنس کرٹیٹ کر رہا ہے؟...!!!"

ریاض کے کہنے پر جہاں تیمور نے اسے گھورا تھا وہیں ولید صاحب اور ناز بھی اسے الجھن بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے

"بات کیا ہے تیمور؟ بتا بھی دو اب...!!!"

ناز نے گھبراہٹ زدہ انداز میں کہا..

"وہ.. ماما.. وہ میں نے...!!!"

اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتا حیدر نے اسے ہاتھ اٹھا کر روک دیا تھا اور اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر ہلکا سا جھکا تھا

"میں ہوں نہ .. میں ہی کر لیتا ہوں یہ زحمت ..
تیمور سے اسے روکنا چاہتا تھا لیکن تب تک وہ ان دونوں کی جانب گھوم چکا تھا ..
"مبارک ہو انکل آنٹی .. خیر سے لڑکی بیاہ لایا ہے آپ کا لڑکا .. اب آپ پوچھیں گے کے "مطلب ؟؟" تو
مطلب یہ کے ..

"میں نے نکاح کر لیا ہے ...!!!"

اس کی بات کاٹ کر تیمور جلدی سے بولا کے کہیں وہ پھر سے کوئی گل افشانی نہ کر دے ..
"حیدر نے پہلے حیرت سے اسے دیکھا پھر تو صیفی انداز میں اس کا کندھا تھپکا ..
"نکاح کر لیا ؟ ..

"کھل کر بتاؤ تیمور ...!!!"

ولید صاحب کے سنجیدگی سے کہنے پر اس نے سرسری سا بتایا تھا کے اسے مجبوری میں اپنی یونی فیلو کی مدد کرنا پڑی ..

حارث برنر کے سامنے کھڑا تو بے پردا لے پراٹھے پر احتیاط سے گھی لگا کر فرائی کرتے اور اس کے برابر
میں موجود ریاض چائے کپوں میں نکالے ہوئے وہ دونوں ہی تیمور کی حالت سے محفوظ ہو رہے تھے
کیوں کے ناز ولید اسی کی جانب متوجہ تھی ..

"ہے کون وہ لڑکی ؟ .. مجھے تو تم نے آج تک کبھی اس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا ...!!!"

"مما میں نے کہا نہ کے سب اتنا ایرجنسی میں ہوا کے مجھے کچھ بتانے کا موقع ہی نہیں ملا...!!"

اس کے لجاجت سے کہنے پر وہ شاکی انداز میں اسے دیکھنے لگیں..

"ہاں تو پھر ابھی بھی بتانے کی کیا ضرورت تھی؟ اپنے ولیے پر ہی بتا دیجئے...!!"

وہ سخت ناراض لگ رہیں تھیں..

"میں نے نکاح کر لیا ہے.. خبر تو تم ایلے دے رہے ہو جیسے کوئی نیو برانڈ کی گاڑی خرید لائے ہو.. نکاح کا مطلب بھی پتا ہے تمہیں؟ کیا اتنے بڑے فیصلے ماں باپ کو بغیر بتائے اکیلے میں کئے جاتے ہیں؟؟...!!"

نازولید اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھی آخر کو اس نے حرکت ہی ایسی کی تھی

"ٹیک اٹ ایزی آنٹی.. اس حرکت میں ہم بھی اس کے ساتھ برابر کے شریک ہیں.. کیوں کے اکیلے تو یہ کبھی چھت پر بھی نہیں گیا ہوگا اور کہاں اکیلے نکاح کرتا...!!!"

حیدر نے انھیں ٹھنڈا کرنے کے لئے کہا تھا

"اس وقت کہاں ہے وہ لڑکی؟ بقول تمہارے کے اب اس کا گارجین کوئی نہیں تو پھر کس کے ساتھ ہے وہ؟؟...!!"

ولید صاحب نے اس سے استفسار کیا تھا..

"عباد انکل کے گھر ہے.. ماہین آپی اور عمیر بھائی زبردستی لے گئے تھے ورنہ میں اسے یہیں لے کر آتا

...!!!"

ان کو جواب دیتے ہوئے اس نے اپنی ماں کو دیکھا تھا پھر گرمی سانس بھرتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے ناز کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں دبائے تھے۔۔

"مما آپ جانتی ہیں میں کبھی کوئی غلط کام نہیں کر سکتا۔۔ ہاں میں مانتا ہوں مجھے انوشے کے بارے میں آپ کو پہلے ہی بتا دینا چاہیے تھا لیکن میں سہی وقت کا انتظار کر رہا تھا لیکن مجھے نہیں پتا تھا کہ مجھے اتنی ایرجنسی میں اس سے نکاح کرنا پڑے گا۔۔ مماپلیز۔۔ آپ تو مجھے سمجھنے کی کوشش کریں۔۔!!"

"ٹھیک ہے میں نے مانا کہ تمہاری مجبوری تھی لیکن۔۔ میرے دل میں بہت ارمان تھے تمہاری شادی کے تیمور۔۔!!"

انہوں نے جواب میں ٹشو سے آنکھیں پوچھتے ہوئے افسردہ لہجے میں کہا تھا

"ہاں تو ممہ۔۔ میں نے کون سا ڈھنگ سے شادی کی ہے۔۔ آپ ابھی بھی دھوم دھام سے میری شادی کر کے اپنے سارے ارمان نکال سکتی ہیں۔۔!!"

اس کے شرارت سے کہنے پر وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی تھیں۔۔

"یہ سہی جا رہا ہے۔۔ یہاں ہمیں ایک نہیں مل رہی اور یہ دوسری کے چکروں میں ہے۔۔!!"

حیدر کے بٹے ہوئے انداز سے کہنے پر وہ دونوں حیرت سے ان کی جانب متوجہ ہوئے تھے جو ڈائنگ ٹیبل کے گرد بیٹھے ولید صاحب کے ساتھ مزے سے اپنے ہی ہاتھوں سے بنایا گیا ناشتہ کرنے میں مصروف تھے

"آپ کیا کہتے ہیں انکل اس بارے میں؟۔۔!!"

فلاسک میں سے چائے کپ میں انڈیل کر حارثے ان کے سامنے رکھتے ہوئے پوچھا۔۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں کیوں کے تیمور اسے پسند کرتا تھا تو پھر اس سے کیا فرق پڑتا ہے کے شادی جلد ہو یا بدیر..!!"

کندھے اچکا کر کہتے ہوئے انہوں نے کپ اٹھا کر لبوں سے لگایا تھا
"ہرے رے رے...!!"

ان تینوں نے زور دار انداز میں نعرہ بلند کیا تھا..

"اوتے.. ویر میرا گھوڑی چڑھیا...!!"

تیمور کو زبردستی اپنے ساتھ ملائے وہ بھنگڑا ڈالنے لگے تھے..

"دیکھو انوشے.. کون ملنے آیا ہے تم سے...!!"

زر نور کی کھنکھاتی آواز پر اس نے چونک کر اس کے پیچھے اندر آتی لائے اور فاریہ کو دیکھا تھا پھر خوشگوار انداز میں سپارہ چوم کر بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھتی وہ ان کے پاس آئی تھی

"کیسی ہو انوشے؟ تمہاری نانو کا بہت افسوس ہوا..!!"

لائے کہتے ہوئے محبت سے اس کے گلے لگی تھی..

"بہتر ہوں...!!"

"اللہ آپ کو صبر دے...!!"

فاریہ نے اس سے گلے ملتے ہوئے کہا تھا..

"تم کیسی ہو فاریہ؟ آخری دفعہ تم سے ملاقات لائے کی شادی پر ہی ہوئی تھی...!!"

"الحمد للہ میں ٹھیک ہوں اور ابھی تو دو چار مہینے یہیں ہوں میں...!!"

"اس نے بیڈ کے کنارے پر ٹکٹے ہوئے کہا..

"کیا مطلب؟ اب تم دوبارہ واپس جاؤ گی؟!!"

زر نور نے حیرت سے پوچھا..

"میرا یہاں دل ہی نہیں لگتا.. ابھی بھی صرف بھا بھی کے انسٹیٹ کرنے پر آئی ہوں...!!"

اس نے مسکرا کر توجہ پیش کی تھی..

"دل تو لگانا پڑتا ہے فاری.. یہ اور بات ہے کے تم یہاں رہنا نہیں چاہتی...!!"

لائبہ کے مصنوعی ناراضگی سے کہنے پر وہ ہنس دی تھی..

"بس ایسا ہی کچھ ہے...!!"

"زری.. منابل کہاں ہے؟ اتنی دیر ہو گئی میں نے دیکھا ہی نہیں اسے...!!"

انوشے نے زر نور سے پوچھا تھا

"وہ ماہین آپ کی ساتھ ہے کچن میں.. میں بھیجتی ہوں اسے...!!"

"سوئم کی فاتحہ لگوادی؟!!"

لائبہ کے پوچھنے پر اس نے کہا تھا

"ہاں اشعر اور احمد نے لگوادی تھی پاپا کے ساتھ...!!"

"مجھے حیرت ہو رہی ہے زر نور.. تمہارے گھر سی اتنی خاموشی پر.. یہ شیطان پلٹن نہیں پہنچی ابھی تک

؟!!.. لائبہ نے شرارت سے پوچھا تھا اشارہ ان چاروں کی جانب ہی تھا..

"ابھی تو ان لوگوں نے دوڑے میاں کے گھر پر دھاوا بولا ہوا ہے.. کہ رہے تھے اسے ساتھ ہی لے کر آئیں گے لیکن مجھے تو ناز آئی کا سوچ کر افسوس ہو رہا ہے جن کے جانے کے بعد ان کے کچن کا نقشہ ہی بگڑ کر رہ جاتا ہے کوئی چیز اپنی جگہ پر نہیں ہوتی اور آدھا فریج تو تقریباً خالی ہی ہو جاتا ہے...!!"

اس کے ساتھ وہ تینوں بھی ہنس پڑی تھی..

"لو میں تمہیں ہی بلانے آرہی تھی...!!"

منابل کو آتے دیکھ اس نے کہا تھا..

"میرے دل نے تمہاری آواز سن لی تھی جیسی میں خود ہی آگئی.. وہ بھی ایک اہم اطلاع دیتے.. اور وہ یہ کے انوشے جی آپ کے سسر اور ساس صاحبہ تشریف لانے والے ہیں...!!"

"کک کیا مطلب؟...!!"

منابل کی بات پر وہ فوراً ہی گھبرا گئی تھی..

"ارے تم تو ایسے پریشان ہو رہی ہو جیسی تمہیں رخصت کروانے آرہے ہیں.. ریلکس یار.. صرف تم سے ملنے آرہے ہیں...!!"

لائبہ نے اسے ساتھ لگاتے ہوئے پیار سے کہا تھا..

"لل لیکن میں کیسے..؟؟...!!"

"اف کس قدر گھبرا رہی ہو ہم ہیں نہ تمہارے ساتھ...!!"

اس کی حواس باختگی پر زرنور نے بھی اسے تسلی دی تھی..

"اے رک جا.. کہاں بھاگے جا رہا ہے...!!!"

بخاری ہاؤس کے پورچ میں گاڑی رکھے ہی تیمور کو اترتے دیکھ حارث نے اس کا بازو پکڑ کر روکا تھا..
"اصولاً تو تجھے یہاں آنا نہیں چاہیے تھا کیوں کے نکاح کے بعد ہمارے معاشرے کے اصول کے مطابق
میاں بیوی کا رخصتی تک پردہ ہوتا ہے اور اس سے پہلے ان کا ایک دوسرے کے سامنے آنا معیوب سمجھا
جاتا ہے لیکن اگر تو یہاں آ ہی گیا ہے تو کوئی بات نہیں لیکن یہ پھلوں کے ٹکرے اٹھا کر لے آجب تک
ہم اندر تم دونوں کے پردے کا انتظام کروا دیتے ہیں...!!!"

حارث نے بیک سیٹ پر پڑے دو تین ٹوکروں کی طرف اشارہ کر کے تفصیل سے کہا تھا جس پر وہ سلگ
اٹھا تھا..

"اور کیا میں پوچھ سکتا ہوں کے احمد اور زرنور کا یہ پردہ کیوں نہیں کروایا جاتا؟؟...!!!"
اس نے طنز سے پوچھا

"بھائی وہ اٹلی کی پیداوار ہے اس پر یہ رول لاگو نہیں ہوتا...!!!"

تبھی اس کے سائیڈ سے کھڑکی پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے

ریاض نے اندر جھک کر کہا تھا..

ناز اور ولید ان کے ساتھ ہی عباد بخاری کے گھر آ گئے تھے راستے سے انہوں نے پھلوں کے ٹکرے بھی
لے لئے تھے

"اے رک جا.. کہاں بھاگے جا رہا ہے...!!!"

بخاری ہاؤس کے پورچ میں گاڑی رکھے ہی تیمور کو اترتے دیکھ حارث نے اس کا بازو پکڑ کر روکا تھا..
"اصولاً تو تجھے یہاں آنا نہیں چاہیے تھا کیوں کے نکاح کے بعد ہمارے معاشرے کے اصول کے مطابق
میاں بیوی کا رخصتی تک پردہ ہوتا ہے اور اس سے پہلے ان کا ایک دوسرے کے سامنے آنا معیوب سمجھا
جاتا ہے لیکن اگر تو یہاں آ ہی گیا ہے تو کوئی بات نہیں لیکن یہ پھلوں کے ٹکرے اٹھا کر لے آجب تک
ہم اندر تم دونوں کے پردے کا انتظام کروا دیتے ہیں...!!!"

حارث نے بیک سیٹ پر پڑے دو تین ٹوکروں کی طرف اشارہ کر کے تفصیل سے کہا تھا جس پر وہ سلگ
اٹھا تھا..

"اور کیا میں پوچھ سکتا ہوں کے احمد اور زرنور کا یہ پردہ کیوں نہیں کروایا جاتا؟؟...!!!"
اس نے طنز سے پوچھا

"بھائی وہ اٹلی کی پیداوار ہے اس پر یہ رول لاگو نہیں ہوتا...!!!"

تبھی اس کے سائیڈ سے کھڑکی پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے ریاض نے اندر جھک کر کہا تھا..
ناز اور ولید ان کے ساتھ ہی عباد بخاری کے گھر آ گئے تھے راستے سے انہوں نے پھلوں کے ٹکرے بھی
لے لئے تھے

"اس نے "ہنہ" کہہ کر سر جھٹکا تھا

حارث اور ریاض ہنستے ہوئے اندر جانے لگے تھے جب وہ پیچھے سے چلایا..

"یار کچھ تو خیال کرو مجھے سے یہ ٹوکریں اٹھوا رہے ہو میں ایک رات کا دولہا ہوں...!!!"

وہ روہانسا ہو گیا تھا

"بیٹا جی رات گئی بات گئی.. شرافت سے اٹھا کر لے آ اور دیکھ تیرا ہی فائدہ ہے انوشے بھا بھی خوش ہو

جائیں گی کے میرا میاں میرے لئے بنفس نفیس لوکرے اٹھا کر لایا ہے.. ہاؤ سوئیٹ...!!"

وہ دونوں اس کو چھیڑتے ہاتھ پر ہاتھ مارتے اندر کی جانب بڑھنے گے تھے جبکہ وہ دل میں ان کو گالیاں دیتا بھناتے ہوئے گاڑی میں سے لوکرے نکالے لگا..

ریاض کے سیل پر کال آرہی تھی حارث کو اندر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے اس نے شرٹ کی جیب سے فون نکالا تھا گلاس ڈور کے پاس ہی کھڑے اس نے فون کان سے لگایا تھا دوسری جانب اس کی والدہ رباب تمہیں وہ ان سے بات کرنے لگا جان بوجھ کر شرارت سے وہ دروازے کے بیچ و بیچ پھیل کر کھڑا تھا ایک ہاتھ بھی پھیلا رکھا تھا تاکہ اسے جانے کا راستہ نہ ملے اتنے میں وہ بھی قریب آ گیا تھا دونوں بازوؤں میں بھاری بھاری لوکرے اٹھائے..

"ہٹ جا کمینے...!!"

اس نے دانت پیس کر دبی آواز میں کہا..

"ذرا می سے بات کر لوں پھر دونوں ساتھ چلیں گے...!!"

اس کے شرارتی انداز پر تیمور کا دل کیا تھا وہ اسی کے سر پر دے مارے..

"پھر تقریباً پانچ منٹ تک ریاض نے اسے وہاں روکے رکھا تھا جو جگہ بھنے انداز میں اسے گھور رہا تھا

ریاض کا اس کی حالت پر قہقہہ لگانے کا جی چاہا تھا پھر جلدی سے خدا حافظ کہہ کر وہ نہایت ہی ادب سے

سائیڈ پر کھڑا ہوا تھا اور جھک کر اسے جانے کا اشارہ کیا..

"دیکھ لوں گا تجھے تو...!!"

اس کو گھورتے ہوئے وہ ٹھکمار کے اندر بڑھتا تھا جس کے نتیجے میں ریاض کا فون نیچے گرا..

"اے ٹکریں کیوں مار رہا ہے؟...!!"

اس نے جھک کر اپنا فون اٹھایا تھا..

اندر جانے کے لئے قدم بڑھائے ہی تھے کہ وہیں تمہم کر رہ گیا دل کی دنیا میں عجب ہی شور سا اٹھا تھا سوچا بھی نہیں تھا کہ جسے رات بھر خوابوں میں دیکھتا رہا ہے سوچتا رہا ہے وہ ایسے اچانک سے نظر آ جائے گی گلابی رنگ کے کپڑوں میں ملبوس بلوچی کڑھائی والی چادر سے خود کو ڈھانپے وہ اس کے دل میں ہی تو اترتی جا رہی تھی محلے کے ہزارویں حصے میں وہ ہوش میں آیا تھا بغیر پلک جھپکے وہ جو سامنے اشعر اور زرنور کے ساتھ کھڑی فاریہ کو دیکھے جا رہا تھا خفیف سے ہوتے ہوئے سائیڈ سے اندر آیا تھا کیوں کے ان دونوں کا رخ بھی باہر کی طرف ہی تھا وہ دامن بچا کر گزر جانا چاہتا تھا لیکن اشعر کے آواز دینے پر ناچار رکنا پڑا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اشعر اس کی وارفتگی دیکھ لے..

"کہاں گم ہے ہیرو؟...!!"

اشعر خوشگواہی سے کہتے ہوئے اس سے گلے ملا تھا

"تجھے نہیں بتا سکتا...!!"

ریاض کی زو معنی بات پر اس نے گھور کر دیکھا

"ایسی کیا بات ہے جو مجھے نہیں بتا سکتا؟...!!"

فاریہ ان دونوں کو باتیں کرتے دیکھ دانستہ رخ موڑ کر زرنور سے بات کرنے لگی تھی ریاض نے کن انکھیوں سے اس کا یہ گریز دیکھا تھا

"یار تھوڑی پرسنل ہے سمجھا کر نہ...!!!"

"ہمارے بیچ کب سے کچھ پرسنل ہونے لگ گیا؟...!!!"

"جب سے تیری بہن کو دل دیا ہے...!!!"

وہ دل میں بولا تھا زبان سے اگر کہتا تو اشعر سے دو جھانپڑ تو کھا ہی لیتا..

"بعد میں بتاؤں گا نہ تفصیل سے...!!!"

وہ ٹالے ہوئے ہال میں بیٹھے ان لوگوں کے پاس آیا تھا جہاں عباد بخاری عدیل خانزادہ ولید صاحب کے ساتھ عمیر حارث تیمور اور احمد بھی بیٹھے تھے وہ بھی مشترکہ سلام کرتے نیچے فلور کشن پر احمد کے ساتھ بیٹھا تھا..

"حیدر نظر نہیں آ رہا...!!!"

اس کی کمی محسوس کرتے ہوئے ریاض نے پوچھا تھا

"نکلا تو ہمارے ساتھ ہی تھا ابھی تک پہنچا نہیں؟...!!!"

"ایم این اے صاحب زبردستی اسے اپنے پارٹی آفس لے گئے جتنی اس کی جان جاتی ہے سیاست سے

ظہور انکل اتنا ہی اس کو انووڈ کرتے ہیں...!!!"

جواب تیمور کی جانب سے آیا تھا..

"چلو اچھا ہے جتنا وہ ایم این اے کا بیٹا ہونے کا رعب جھاڑتا رہتا ہے اس کی بھرپائی بھی تو کرنی پڑے گی نہ..؟"

حادث کی بات پر وہ سب متفق تھے

"فاریہ تھوڑی دیر تو رک جاؤ...!!!"

زر نور اسے روکنے پر مصر تھی جب کہ وہ جانے پر بضد تھی..

"میں بعد میں آجاؤں گی زرنور...!!!"

"تمہاری بعد تو جانے کب آئے گی اشعر تم چھوڑ دو تھوڑی دیر کے لئے اسے.. یہاں تو سب موجود ہیں یہ

وہاں اکیلی گھر میں کیا کرے گی؟...!!!"

اسے کہنے کے بعد وہ اشعر سے بولی..

"یار میں کہاں منع کر رہا ہوں؟... فاری رک جاؤ اگر زرنور اتنا اصرار کر رہی ہے تو...!!!"

اشعر کے کہنے پر وہ تذبذب سی ہوئی تھی ریاض کی موجودگی میں وہ وہاں رکنا نہیں چاہتی تھی جیسی تو اس

کے آنے سے پہلے ہی نکل جانا چاہتی تھی

ریاض ان کی جانب سے پیٹھ کئے بیٹھا تھا لیکن سامنے گے بڑے سے آئے میں وہ تینوں کھڑے صاف

دکھائی دے رہے تھے فاریہ کا اسی کی جانب رخ تھا..

وہ گہری نظروں سے اس کے چادر سر پر اوڑھنے کی وجہ سے ادھ چھپے چہرے کا بغور جائزہ لے رہا تھا شاید

پاکستان کی ہوا اسے راس آگئی تھی پہلے سے کہیں زیادہ نکھر گئی تھی..

"ٹھیک ہے میں کچھ دیر کے لئے رک جاتی ہوں لیکن اس کے بعد آپ کو مجھے جانے کی اجازت دینا پڑے گی...!!"

وہ بولتی ہوئی اتنی معصوم سی لگتی تھی زرنور نے بے ساختہ اسے اپنے ساتھ لگایا تھا..

"جو آپ کا حکم...!!"

اس کے شوخی سے کہنے پر وہ جھینپ گئی تھی

چہرہ پہلے ہی کسی کی پر حد نگاہوں کے لمس سے جھلس رہا تھا وہ اچھے سے جانتی تھی صرف ایک ہی شخص تھا جو سب کی موجودگی میں اتنی دیدہ دلیری سے اسے دیکھ سکتا تھا..

"ریاض چوہدری.. مرو گے تم...!!"

دل میں بڑبڑاتی پھر وہ وہاں کی نہیں تھی زرنور کے ساتھ فوراً اندر چلی گئی تھی

سر جھکائے وہ مسکرا دیا تھا..

نازولید کے پہلو میں بیٹھی وہ مسلسل نروس ہو رہی تھی تیمور کے والدین سے وہ پہلی دفعہ ملی تھی لیکن ایسا لگ بلکل نہیں رہا تھا دونوں ہی خاصی محبت سے اس سے لے لے تھے نازولید جو سارے راستے یہ سوچتی آئیں تھیں کہ جانے وہ لڑکی کیسی ہوگی تیمور نے کیسے پسند کیا ہوگا؟

انوشے کو دیکھنے کے بعد ان کے سارے خدشے آپ ہی دم توڑ گئے تھے

وہ گریبا سی نرم و نازک ڈری سہمی سی انوشے انھیں اس قدر پیاری لگی تھی کہ انہوں نے بے ساختہ ہی اسے ساتھ لگاتے اس کی پیشانی چومی تھی..

"میں جانتی تھی میرے بیٹے کی پسند معمولی ہو ہی نہیں سکتی .. مجھے افسوس ہے بیٹا آپ کی نانو کا .. لیکن کوئی بات نہیں آج سے آپ میری بیٹی ہیں اور ہمارے ساتھ ہی رہیں گی ..!!!"
وہ پر جوش سی ہو گئیں تمہیں جب کے نانو کے زکر پر اس کی آنکھیں پھر مہل مہل بہنے لگیں تھی ..
"بیٹا کیوں آپ ایلے رو رہی ہو؟ .. آج سے میں صرف تیمور کی ہی نہیں آپ کی بھی ماما ہوں .. ہوں چلو اب آنسو صاف کرو ..!!!"

پیار سے کہتے ہوئے وہ خود ہی اس کے آنسو صاف کرنے لگیں ..
"ساری زندگی مجھے یہی قلق تھا کہ میری کوئی بیٹی نہیں جس سے میں اپنے دل کی ہر بات شیئر کروں کچھ اس کی سنو کچھ اپنی سناؤ .. اور دیکھو اللہ نے میری خواہش پوری کر دی تمہاری صورت میں ..!!!"
وہ پیار سے اس کے مہیگے چہرے کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی
انوشے تو اپنی قسمت پر ہی حیران تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ نانو کے علاوہ بھی کوئی اس سے اتنی شفقت سے پیش آئے گا اتنے پیار سے بات کرے گا اس کی دلجوئی کرے گا .. ناز کے گلے گے وہ اختیار کھوتی پھوٹ کر رونے لگی تھی وہ تو پریشان ہی ہو گئیں تمہیں اس کے رونے سے ..
"کوشش بے کار ہے آنٹی .. آپ تیمور کو بلائیے .. وہیں محترمہ کا رونا بند کروائے گا ..!!!"
مناہل کے شرارت سے کہنے پر اس کا چہرہ گلنار ہو گیا تمہارونے کی وجہ سے آنکھوں اور ناک سے ساتھ اب چہرہ بھی لال ہو گیا تھا

"کیسے تو بلا لیتی ہوں وہ تو ویلے ہی غصے میں بھرا بیٹھا ہے کہ کوئی اسے اپنی بیوی سے ملنے نہیں دے رہا

"!!!"

لائبہ کے ہنستے ہوئے کہنے پر وہ جھینپ گئی تھی۔۔
نازولیدان کی شرارت پر مسکرا دی تھیں

"ارمان.. تمہارا فون کہاں ہے؟!!..!"

ان لوگوں سے باتیں کرتے ہوئے عدیل خانزادہ کے اچانک سے پوچھنے پر وہ گر بڑایا تھا نظر سیدھی ہی
تھوڑی دور ملازمہ کے ساتھ ڈائنگ ٹیبل پر کھانا لگاتی زرنور کی طرف گئی تھی
جو بے ساختہ ادتی مسکراہٹ کو چھپانے کو چہرہ جھکا گئی تھی

"چارج ہو رہا ہے ڈیڈ..!!..!"

نظریں ملاتے بغیر اس نے نارمل سے انداز میں جھوٹ کہا تھا اب یہ تو کہ نہیں سکتا تھا کہ آپ کی بہو
نے چھین لیا۔۔

"جسبھی تو میں کہوں یہ آج ہمارے ساتھ کیسے بیٹھا ہے؟ اور اس پر یہ کہ باتیں بھی کر رہا ہے!!..!"
اشعر کے شرارت سے کہنے پر اس نے گھورا تھا۔۔

"اچھا یہ لوحیات کی دس کالز آچکی ہیں مجھے، تم سے بات کرنا چاہ رہی ہے کسی فائل کا پوچھ رہی تھی
!!..!!..!"

عدیل صاحب نے اپنا فون اس کی جانب بڑھایا تھا

"اوہو... حیات!!..!"

ان سب نے آنکھیں گھماتے ہوئے ہونٹنگ کی تھی۔۔

"دیکھ رہی ہوں زور.. شوہر کے بعد اب سر صاحب کے سیل پر بھی کالز آنے لگیں ہیں حیات میڈم کی .. سنبھال لو اسے ورنہ وہ لے اڑے گی اسے اٹلی..!!"

ریاض نے گردن موڑ کر اونچی آواز میں اسے خبردار کیا تھا..

"بھلے سے لے جائے.. مجھے پروا نہیں..!!"

اس کے ناک چڑھا کر کہنے پر ان سب نے بے ساختہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لئے تھے..

"باہ.. دیکھ احمد کیا کہہ رہی ہے..!!"

"مطلب تم اجازت دے رہی ہو اسے حیات سے دوسری شادی پر؟؟..!!"

حارث ایک دم ہی پر جوش ہوا..

احمد اسے گھورتے ہوئے فون لے کر کچن کے ساتھ ہی بنی سیڑھیوں پر جا بیٹھا تھا جو ڈائنگ ٹیبل کے ٹھیک سامنے تھی دو سٹیپس چھوڑ کر بیٹھے اس نے موبل پر نمبر پریس کر کے کان سے لگایا تھا نظریں تو اسی پر جم تھی جو ملازمہ کو ہدایتیں دے رہی تھی..

"میری بلا سے دوسری کیا تیسری اور چوتھی بھی کر لے آخر کو ان کا رائٹ ہے لیکن شادی کے بعد آپ سب ان کے مرد کی خبر سننے کے لئے پہلے سے تیار رہیے گا کہ دوسری شادی کے فوراً بعد کسی نے سر

میں ہتھوڑے مار کر قتل کر دیا... میں نہ ٹھیک کہا نہ احمد..؟؟..!!"

معصومیت کے ریکارڈ توڑتے ہوئے اس نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا تھا

ان سب کے فلک شکاف قہقہے پورے گھر میں گونج رہے تھے احمد خفیف سا ہوتے ہوئے فون پر میسنگ

سے مطلق اسے ہدایتیں دے رہا تھا..

”کدھر شہزادے؟...!!“

نظر بچا کر زرنور کے کمرے کی جانب بڑھتے ہوئے جانے کہاں سے ریاض اور حارث نے اسے گھیر لیا تھا

..

وہ دانت پیس کر رہ گیا..

”تین گھنٹے ہو گئے مجھے یہاں آنے ہوئے میں نے ابھی تک اپنی بیوی کو نہیں دیکھا اس سے ملا نہیں

.. یہ کہاں کا انصاف ہے؟...!!“

دانت پر دانت جمائے وہ انھیں کھا جانے والے انداز میں دیکھ رہا تھا

”بیٹا.. یہ نکاح کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا اور ویلے بھی تیری بیوی پر اس وقت تین چار چڑیلوں کا

قبضہ ہے جو تجھے کسی صورت اس سے ملنے نہ دیں گی.. بہتر ہے تو اپنی جگہ واپس جا کر بیٹھ جا...!!“

حارث کا اشارہ لائبریری زرنور منابل اور فاریہ کی طرف تھا ناز ولید زارا بخاری اور ماہین کے ساتھ ڈرائنگ روم

میں تھیں..

”کدھر شہزادے؟...!!“

نظر بچا کر زرنور کے کمرے کی جانب بڑھتے ہوئے جانے کہاں سے ریاض اور حارث نے اسے گھیر لیا تھا

..

وہ دانت پیس کر رہ گیا..

"تین گھنٹے ہو گئے مجھے یہاں آنے ہوئے میں نے ابھی تک اپنی بیوی کو نہیں دیکھا اس سے ملا نہیں
.. یہ کہاں کا انصاف ہے؟!!!"

دانت پر دانت جمائے وہ انھیں کھا جانے والے انداز میں دیکھ رہا تھا
"بیٹا.. یہ نکاح کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا اور ویلے بھی تیری بیوی پر اس وقت تین چار چڑیلوں کا
قبضہ ہے جو تجھے کسی صورت اس سے ملنے نہ دیں گی.. بہتر ہے تو اپنی جگہ واپس جا کر بیٹھ جا..!!!"
حارث کا اشارہ لائبریری زور منابل اور فاریہ کی طرف تھا ناز و لید زارا بخاری اور ماہین کے ساتھ ڈرائنگ روم
میں تھیں..

"ارے جاؤ یار.. دیکھتا ہوں کون روکتا ہے مجھے..!!!"
خطرناک تیور لے اس نے دروازے کی ناب گھمائی تھی لیکن کمرہ اندر سے لاک تھا..
دروازہ تو نہیں کھلا لیکن تیمور کا خون ضرور کھول گیا تھا
"چہ چہ.. دیکھ لے بھائی ان کو شاید پہلے سے پتا تھا کہ تو یہ غیر اخلاقی حرکت ضرور کرے گا جیسی پہلے
سے حفاظتی اقدامات کئے ہوئے ہیں..!!!"
ریاض کے چوٹ کرنے پر وہ غصے کے گھونٹ بھر کر رہ گیا تھا..
"چل کوئی بات نہیں.. تو دروازہ بجا لے..!!!"

اشعر نے آرام سے حل پیش کیا جس پر اس نے فوراً ہی عمل درآمد کرتے ہوئے دروازہ پیٹ ڈالا تھا..
وہ تو غصے میں پاگل ہو رہا تھا اس لئے جانتا نہیں تھا کہ سا کیا کر رہا ہے لیکن پیچھے کھڑے وہ تینوں
اچھی طرح سے جانے تھے..

ایک تو وہ اتنے زوردار انداز میں دروازہ بجا رہا تھا وہ بھی کس کا؟

جی ہاں زرنور کا...!!"

وہ بوکھلاتے ہوئے وہاں سے بھاگنے کا سوچ ہی رہے تھے کہ جھٹکے سے دروازہ کھلا..

"تمہیں تمیز نہیں ہے؟ ایسے ناک کرتے ہیں؟.. توڑو گے کیا؟...!!"

زرنور نے بغیر کسی لحاظ کے تیز لہجے میں کہا..

"مجھے انوشے سے ملنا ہے...!!"

اس نے بھی بغیر لگی لپٹی رکھے کہا..

"وہ... انوشے سو رہی ہے...!!"

زرنور نے پورا دروازہ نہیں کھولا تھا صرف سر باہر نکالا ہوا اس لئے کوئی دیکھ نہیں پا رہا تھا کہ وہاں ہو کیا رہا ہے؟..

"دیکھو زرنور.. میں صرف پانچ منٹ کے لئے ملوں گا میں نے کل سے اسے دیکھا بھی نہیں...!!"

تیمور کے التجایا انداز پر وہ اس سے نے با مشکل مسکراہٹ چھپائی تھی لیکن ان تینوں نے ایسی کوئی کوشش نہیں کی تھی زرنور کے آنکھیں دکھانے کی بھی پرواہ کئے بغیر دل کھول کر ہنستے وہ مسلسل اس کا ریکارڈ لگا رہے تھے..

"اس کی طبیعت خراب ہے تیمور بڑی مشکل سے سوئی ہے اس لئے اسے اٹھانا مناسب نہیں ورنہ وہ پھر

رونے لگ جائے گی لیکن تم فکر مت کرو وہ جیسے ہی اٹھے گی میں تمہیں بلا لوں گی.. اب بھاگو یہاں سے

"!!.."

جھپاک سے سر اندر کئے وہ پھر سے لاک لگا چکی تھی لیکن دوسرے ہی لمحے پھر سر باہر نکالا..
"اور ہاں.. دوبارہ ناک کرنے کی غلطی مت کرنا ورنہ ساری زندگی دیدار سے محروم رہو گے.. سمجھ گئے دوہا
بھائی؟!!..!"

تیمور کا دل کر رہا تھا کہ اسی بند دروازے سے اپنا سر پھوڑ لے جسے وہ دوبارہ لاک کر چکی تھی..
ہنسی سے بے حال ہوتے ان لوگوں کو غصے سے گھورتے وہ دھم دھم کرتا وہاں سے نکلتا تھا..

بری سی شکل بنائے وہ بیزاری سے ڈرائیونگ کر رہا تھا اسے جتنا برا سیاست میں حصہ لینا لگتا تھا شاید اس
سے زیادہ برا کچھ اور نہیں لگتا تھا اس کے والد ظہور دلاور ایک بہت ہی مضبوط حلقے کے منتخب نمائندے
تھے اسی لئے وہ اپنے اکلوتے بیٹے حیدر کو اس کی تمام تر ناگواری اور حیلو بہانوں کے باوجود اکثر ہی پارٹی
آفس لے جاتے تھے بقول ان کے..

"میرے بعد اس سیٹ پر تم نے ہی بیٹھنا ہے..!!..!"

اور وہ ہر بار ہی پر زور مخالفت کرتا تھا جسے وہ کسی خاطر میں نہ لاتے تھے..

آج بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا اس کا ارادہ پہلے تیمور کی طرف اور پھر وہاں سے زر نور کے گھر جانے کا تھا
لیکن وہ صبح ہی صبح زبردستی اسے لے آفس چلے گئے تھے

جب انھیں حیدر کو کہیں اپنے ساتھ لے جانا ہوتا تھا تو وہ ایک دن پہلے ہی بتا دیتے تھے جس کے اگلے دن
وہ ان کے جاگنے سے پہلے ہی نو دو گیارہ ہو جاتا یا پھر امپورٹنٹ کلاس یا پھر پریکٹل کا بہانہ بنا دیتا لیکن
اس بار وہ پھنس گیا تھا کیوں کہ ظہور دلاور نے اسے پہلے سے نہیں بتایا تھا لیکن جیسے ہی وہ تیار ہو کر

نکلنے لگا انہوں نے وہیں اسے دھر لیا..

وہاں جا کر تو وہ سخت بیزار ہوا تھا اب اسے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی بوڑھے بوڑھے سیاستدانوں، کمپیٹن مینیجر اور دیگر سٹاف سے ملنے اور عوام کو درپیش مسائل سن کر ان کے حل کے بارے میں جاننے کی

..؟

سب سے بڑی چیز مخالف پارٹی کے خلاف مواد مل جانے پر وہ کیوں کر خوشی سے بے قابو ہو جاتا؟ لیکن پھر اپنے باپ کی گھوریوں کے باعث اپنی ڈھیروں ناگواری چھپاتے ہوئے اس نے ایک چھوٹی سی سیچ کر ہی دی تھی جس کا آدھے سے زیادہ میٹرئل اس کے باپ کا ہی تھا جو وہ کبھی کبھی ٹی وی پر ان کے ٹاک شوز میں سنتا رہتا تھا..

خیر اس ٹوٹی پھوٹی تقریر پر بھی جی بھر کے اس کے لئے تالیاں پیٹی گئیں مبارکباد دی گئیں وہ الگ کچھ نے تو اسے لگے ایم این اے کے طور پر ابھی سے قبول کر لیا تھا.. کہیں دو بجے کے قریب جا کر ظہور صاحب نے اس پر ترس کھاتے ہوئے جانے کی اجازت دی تھی وہ تو لمحہ زائع کے بنا فوراً سے گاڑی بھگالے گیا تھا حالانکہ سب نے کافی اصرار کیا تھا کہ کھانا تو کھا کر جانے آخر کو بالخصوص اس کے لئے دعوت کا اہتمام کیا تھا لیکن اس نے شائستگی سے معذرت کر لی تھی

ابھی گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے بھی اس کے ذہن میں لوڈشیڈنگ اور ٹوٹی سڑکیں ہی گھوم رہیں تھیں..

"حد ہے یار...!!"

چکراتے سر کو اس نے با مشکل تھاماتھا

ایک تو نیوی بلیو شلوار قمیض پہنے دونوں استینوں کے کف بند کئے آنکھوں پر ڈارک گلاسز لگائے شریف
بچہ بنا وہ خاصا پیارا لگ رہا تھا اسے یاد بھی نہیں تھا کہ اس نے کتنی تعداد میں آج لوگوں کے ساتھ
سیلفیز بنوائی ہے ..

اب جو بھی سنتا کہ یہ ظہور دلاور کا بیٹا ہے فوراً ہی موبائل میں کیرہ لگاتے اس کے پاس پہنچ کر ایک
سیلفی کی فرمائش داغ دیتے ..

گاگلز آنکھوں سے ہٹ کر سر پر کئے تھے اور آستینیں فولڈ ہو کر کہنی سے بھی اوپر جا پہنچی تھی ..

بیزاری سی بیزاری جھلک رہی تھی اس کے ہر انداز میں ..
سگنل پر گاڑی روکے وہ پھر کوفت کا شکار ہوا تھا جتنی جلدی وہ وہاں پہنچنا چاہتا تھا اتنی ہی اسے دیر ہو
رہی تھی ..

آنکھیں موند کر اس نے سر سیٹ کی بیک سے ٹکا لیا تھا چند گہرے سانس لے کر خود کو پرسکون کرتے
اس نے آنکھیں کھولی تھی جانے کس احساس کے تحت اس نے گردن موڑ کر اپنی جانب سے کھڑکی سے
باہر دیکھا .. سگنل ابھی تک بند تھا ..

وہاں سامنے کوئی شاپنگ پلازہ تھا اور اسکی پارکنگ لاٹ میں کھڑی اس لڑکی پر اسے یشفہ کا گمان ہوا تھا
وہ چونک کر سیدھا ہوا ..

حیدر اسے پہچان گیا تھا وہ وہی تھی لیکن اکیلی نہیں تھی ساتھ میں راحم بھی تھا وہ اسے صرف احمد کے
دوست کی حیثیت سے ہی جانتا تھا ..

اسکی تیوریاں چڑھی تھی .

ایک تو راحم کے ساتھ ہونے پر اور دوسرا اس کی ڈرینگ پر ..
جس نے ہمیشہ کی طرح بلیک ٹائٹس پر بلیک ہی کلر کا گھٹنوں سے ذرا نیچے تک جاتا ٹاپ پہن رکھا تھا چھوٹا
سا سکارف گلے میں بے پرواہی سے پڑا تھا جو شاید اس نے بے دلی سے لیا ہوا تھا بال بھی اونچی پونی میں
بندھے تھے ..

اب مانا کے ساری زندگی باہر رہ کر آئی ہے لیکن اس کا مطلب یہ تو ہرگز نہیں کے وہاں کے رنگ ڈھنگ
یہاں بھی اپنائے رکھے ہزاروں لوگ وہاں موجود تھے کیا پتا کون کیسی نظروں سے دیکھ رہا ہو ..

یشفہ کے کپڑوں پر اسے پہلی دفعہ جی بھر غصہ آیا تھا ..
راحم اسے چھوڑ کر گاڑی میں بیٹھ کر جا چکا تھا وہ بھی پرس کندھے پر لٹکاتی پلازہ چلی گئی تھی ..
سگنل کھولنے ہی حیدر نے یوٹرن لیا تھا اور گاڑی سیدھا اسی پلازہ کے سامنے لا کر روکی جھٹکے سے دروازہ
کھول کر وہ باہر نکلا تھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اندر آیا تھا پورا مال شیشے کی طرح چمک رہا تھا اس کی تلاش
میں اس نے نظریں دوڑائی تمھیں جو ایک پرفیوم شاپ میں کھڑی مختلف خوشبوئیں ہاتھ کی پشت پر لگا لگا
کر چیک کر رہی تھی شاپ کیپر کا انداز دیکھ کر اس کی رگیں تن گئیں تمھیں جو یشفہ کو دیکھ کر مسکراتے
ہوئے اپنے ساتھ کھڑے دوسرے لڑکے کی طرف دیکھ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے کر رہا تھا ..
اس کی برداشت سے باہر ہو رہا تھا یہ سب ..

وہ فوراً اندر کی جانب بڑھا پہلی ہی کلاتھ شاپ سے بڑی لیکن سادی سی کریم کلر کی چادر خرید لایا جس
کے صرف کنارے ہی مہرون کلر کے دھاگوں سے بچے ہوئے تھے وہ سیدھا اس کی طرف آیا تھا جو ابھی
بھی وہیں کھڑی تھی ..

"اف تم یہاں ہو؟ اور میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہا ہوں...!!!"

حیدر نے اس کے شانوں پر چادر پھیلا کر اپنے گھیرے میں لیتے ہوئے ایسے کہا جیسے نہ جانے کتنی اچھی انڈرا سٹینڈنگ ہو دونوں کی..

یشفہ حیرت سے حیدر کو اور اس چادر کو دیکھ رہی تھی جس میں وہ پوری چھپ گئی تھی..

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ اور یہ..؟؟!!!"

اس سے پہلے کے وہ کچھ کہ کر چادر ہٹا دیتی حیدر نے مزید اسے قریب کیا تھا..

"باہر چل کر بات کریں؟!!..."

حیدر نے دانت پیستے لیکن بظاہر مسکراتے ہوئے کہا تھا

"یہ کیا حرکت ہے حیدر؟.. چھوڑو مجھے..!!!"

قربان نگاہ ان دونوں سیلز بوائیز پر ڈالے وہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے باہر لے آیا تھا جو اس کی اینٹری پر بد مزہ سے ہوئے تھے..

"دل کر رہا ہے ایک رکھ کر تمہیں لگاؤں تمہارے منہ پر..!!!"

وہ دونوں مال کے اندر ہی تھے لیکن قدرے سنسان گوشے میں..

"وہ تو بلبلایا ہی اٹھی تھی ایک تو اسے پرفیوم نہیں خریدنے دئے زبردستی چادر پہنا کر یہاں لے آیا اور اب تمہیں مارنے کی بات کر رہا ہے؟

"دماغ تو نہیں خراب ہو گیا تمہارا؟.. ایک تو میرا پیچھا کرتے یہاں پہنچ گئے اور اوپر سے یہ..!!!"

اس نے ناگواری سے شانوں پر پڑی اس چادر کو دیکھا تھا..

"پوچھ سکتی ہوں کیوں کی ہے تم نے یہ گھٹیا حرکت؟!!!"

"کاش کے یہ گھٹیا حرکت تم خود کر لیتیں..

خود کو ڈھکنا تمہارے نزدیک گھٹیا ہے؟..

تمہیں شرم نہیں آتی اس طرح کے کپڑے پہن کر گھر سے باہر جاتے ہوئے؟..

ہزاروں روپے ایسے ہی خرچ کر دیتی ہو ڈھنگ کے کپڑے نہیں خرید سکتی؟؟..

اس کی آواز اونچی نہیں تھی لیکن لہجہ ضرور تیز تھا..

اس کے لفظوں کی کاٹ سے اس کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا..

"آئندہ اگر تم مجھے ان واہیات کپڑوں میں نظر آئیں تو پھر دیکھنا کیا کرتا ہوں تمہارے ساتھ...!!!"

اتنے درشت لہجے میں وہ اسے دھمکی دے رہا تھا...

یشفہ حمین کو دھمکی دے رہا تھا..

جس سے آج تک کسی نے سخت انداز میں بات تک نہ کی تھی..

وہ اس پر غصہ ہو رہا تھا؟

وہ بھی صرف اس کے کپڑوں کی وجہ سے؟

مٹے میں اس کی آنکھیں لال انگارہ ہوئیں تمہیں..

"تم.. باپ نہیں ہو میرے نہ ہی میں تمہاری سرونٹ ہوں.. بہتر ہوگا کہ اپنی اوقات میں رہ کر بات کیا

کرو مجھ سے.. آئندہ اگر تم نے مجھے چھونے کی کوشش کی تو "تم" دیکھنا پھر....!!!"

خود پر ضبط کرتے ہوئے وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بے خوفی سے بول رہی تھی ورنہ دل تو چاہ رہا تھا کہ اس کا سر بھاڑ دے...

آخر وہ ہوتا کون تھا اس کی ذات پر حکم چلانے والا؟

نوچنے کے سے انداز میں چادر اتار کر اس نے حیدر کے منہ پر ماری تھی..

"چہرے سے کونا ہٹاتے وہ لب بھنجے اسے دیکھ رہا تھا..

"یہ کوشش میں ہزار دفعہ اور کروں گا.. اگر نہیں مانو گی میری بات تو اپنا ہی نقصان کرواؤ گی.. تمہارے

باپ کو بھلے سے فکر نہیں.. لیکن میں ہر گز.. ہر گز برداشت نہیں کروں گا تمہارا بے پردہ ہو کر گھر سے

باہر نکلنا..!!"

"اور کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ کس رشتے کے ناتے آپ مجھ پر پابندی لگا رہے ہیں؟.."

سینے پر بازو لپیٹے وہ چھپتے ہوئے لہجے میں پوچھ رہی تھی..

آج سے پہلے اس نے کبھی حیدر کا ایسا جارحانہ انداز نہیں دیکھا تھا..

اس کا سر تو پہلے ہی دکھ رہا تھا مزید اس کی ہٹ دھرمی کے باعث دکھنے لگا تھا موڈ الگ خراب ہو چکا تھا..

"بتا دوں گا میری جان اتنی بھی کیا جلدی ہے؟ فلحال تو یہ پہنو اور باہر آؤ میں ویٹ کر رہا ہوں..!!"

معنی خیز سے کہہ کر چادر اس پر اچھالے ہوئے وہ جانے کو مڑا تھا لیکن اس کی سخت آواز پر پنچوں کے

بل واپس پلٹا..

"میں کہیں نہیں جا رہی تمہارے ساتھ..!!"

"کوئی بات میں لے جاتا ہوں..!!"

حیدر نے اچانک ہی اس کا بازو پکڑ لیا تھا..

"تم.. تم.. زبردستی نہیں کر سکتے میرے ساتھ...!!"

وہ تو حیران ہی رہ گئی تھی اس کی اتنی جرات پر..

"یہ زبردستی میں تھوڑی دیر پہلے بھی کر چکا ہوں شاید بھول گئی ہیں آپ...!!"

اس کی مزاحمت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے وہ کھنچتے باہر لے آیا تھا اور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول اسے اندر دکھایا تھا..

"تم اچھا نہیں کر رہے میرے ساتھ...!!"

وہ دروازہ کھول کر اتر جانا چاہتی تھی لیکن وہ لاک لگا کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا..

"ایک منٹ محترمہ...!!"

احمد نے کو بیڈور میں ہی ٹرے میں سوپ کا پیالہ رکھ کر لے جاتی زرنور کو روکا تھا..

"فرمائیے محترم...!!"

شرارت چھپائے وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی..

"میرا فون واپس کر دیجیے...!!"

"کیوں؟ کسے فون کرنا ہے؟ حیات کو یا پھر عفیہا کو؟...!!"

عنایہ کو...!!"

اس کے سنجیدہ انداز پر وہ چونکی تھی لیکن دوسرے ہی لمحے غصہ عود کر آیا..

"عنایہ؟ اب یہ عنایہ کون ہے؟.. اور کس کس سے تمہاری دوستی ہے آج ہی بتا دو سب کے نام...!!"

"یار لمبی لسٹ ہے اب کس کس کا بتاؤں؟!!!"

احمد کے لاپرواہی سے کہنے پر اس کی جان جل گئی تھی..

"ہمم.. تو تم چاہتے ہو کہ میں یہ باؤل تمہارے اوپر الٹ دوں؟!!!"

"یار تو ابھی تک گیا نہیں؟.. مریم ناراض ہو جائے گی نہ پھر اور تو جانتا تو ہے وہ تیرے لیٹ پہنچنے پر کتنا

غصہ کرتی ہے؟!!!"

"اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا جانے کہاں سے آکر ریاض نے ایک ہاتھ اس کی گردن میں ڈال کر

ناراضی سے کہا تھا..

"مریم؟؟؟... آ... ہاں.. مریم مریم...!!!"

اس نے سوالیہ نظروں سے ریاض کو دیکھا تھا لیکن اس کے اشارہ کرنے پر ایک دم ہی کچھ سمجھ کر

جھٹ بولا تھا..

زرور حیرت سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی..

"یہ مریم کون ہے؟!!!"

"میری اٹلی کی دوست ہے تم نہیں جانتی...!!!"

بے پرواہی سے کہتے ہوئے وہ بازل کی جانب متوجہ ہوا تھا جو ان کے پاس آکر رکا تھا..

"یہ لیں احمد بھائی.. آپ کا فون میں نے چارج کر دیا...!!!"

"شکریہ بازل...!!!"

فون پکڑتے اس نے خوش دلی سے کہا تھا..

"اچھا سن .. مریم کو میرا سلام کہنا...!!"

ریاض کے خوشدلی سے کہنے پر جہاں زر نور کا منہ کڑوا ہوا تھا وہیں بازل چونکا تھا..

"کون مریم؟؟...!!"

اس نے پوچھا ریاض سے تھا لیکن جواب زر نور کی طرف سے آیا تھا..

"تمہارے احمد بھائی کی اٹلی کی گرل فرینڈ...!!"

اس نے تپ کر لیکن "گرل فرینڈ" پر زور دیتے ہوئے کہا تھا ساتھ ہی احمد کو گھورا بھی تھا جو فون ملتے ہی

اس پر مصروف ہو چکا تھا..

"ہیں؟ احمد بھائی کی فرینڈ؟ پھر تو میرا بھی سلام کہئے گا...!!"

بازل کے خوشی سے کہنے پر جہاں وہ دونوں بے ساختہ ہنسے تھے وہیں وہ پیر پختی واک آؤٹ کر گئی تھی

ٹی وی لائونج میں جاتے اس کی نظر غیر ارادی طور پر باہر کی جانب اٹھی تھی جہاں وہ لان کے سٹیپس پر

منہ پھلائے بیٹھا تھا ماہین کو ہنسی کے ساتھ اس پر ترس بھی آیا تھا جو انوشے سے ملنے کی سر توڑ کوششوں

کے بعد ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ان لوگوں کے پاس سے اٹھ گیا تھا جنہوں نے اس کا ریکارڈ

لگاتے ہوئے ناک میں دم کر رکھا تھا..

"تمیور...!!"

ماہین کی آواز پر اس نے چونک کر سر گھما کر اسے دیکھا تھا..

"جی آپی...!!"

فوراً سے مؤدب سا اٹھا تھا..

"چلو میرے ساتھ...!!"

اس کا بازو پکڑتے ہوئے اس نے اندر کی طرف قدم بڑھائے تھے..

"لیکن کہاں؟!!"

وہ حیرت سے بولا..

"ابھی پتا چل جائے گا...!!"

ماہین کے لبوں پر شرارتی سے مسکراہٹ تھی..

"ایڈیٹ گاڑی روکو.. سنا نہیں تم نے؟ آئی سیڈ اسٹاپ دا کار...!!"

وہ مسلسل چیخ رہی تھی لیکن وہ بھی ڈھیٹ بے کان لپیٹے اپنی ساری توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کئے ہوئے تھا

"میں تمہیں جان سے مار دوں گی حیدر...!!"

وہ غصے سے غرارہی تھی..

ساتھ ہی دونوں ہاتھوں سے حیدر کا بازو بھی جھنجھوڑ کے رکھ دیا تھا..

"بہت شوق ہے تمہیں میرے ساتھ مرنے کا؟!!"

اس کی گرفت سے اپنا بازو چھڑاتے ہوئے وہ غصے سے بولا کیوں کے لیشفہ کے مسلسل مزاحمت سے گاڑی ڈس بیلنس ہو رہی تھی..

"میں کہہ رہی ہوں گاڑی روک دو ورنہ اچھا نہیں ہوگا...!!"

"ابھی کون سا اچھا کر رہی ہو؟!!"

وہ معلق پرواہ نہیں کر رہا تھا..

بے بسی کے مارے اس کی آنکھوں میں آنسو آٹھرے تھے جنہیں اس نے بے دردی سے رگڑا تھا..
دھیان سے ڈرائیونگ کرتے اس پر لعنت بھیج کر وہ اس کی طرف سے رخ موڑ کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی
تھی..

جب مزاحمت بے کار تھی تو کیا فائدہ خود کو ہلکان کرنے کا؟..
حیدر نے اس کی لا تعلقی دیکھی ضرور تھی لیکن کہاں کچھ نہیں..
"اچھا ہے کچھ دیر خاموش رہے...!!!"

جانے پہچانے راستوں پر گاڑی دوڑتے دیکھ وہ چونکی تھی..
حیرانی سے وہ گنگ رہ گئی تھی جب اس نے پندرہ منٹ بعد ٹھیک اسی کے گھر کے سامنے کار روکی..
سلور کلر کا بڑا سا گیٹ.. جس پر لگی یشفہ پیلس کی نیم پلیٹ..!!
ہاں وہ اسی کا گھر تھا..

"اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہیں.. ماں, بہن, بیٹی گھر کی عزت ہوتی ہیں اور گھر کی عزت گھر میں
ہی اچھی لگتی ہے.. میری کافی فی میل فرینڈز ہیں.. لیکن میں نے کبھی انہیں اس قسم کے کپڑوں میں
نہیں دیکھا حتیٰ کے اگر وہ ہم سے یا کسی بھی لڑکے سے بات کرتی ہیں تو ایک حد میں رہ کر کرتی ہیں لیکن
جیسے تم...!!!"

"تو تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ وہ کس قدر پاکیزہ ہے اور میں اتنی ہی بے پردہ..؟؟...!!!"

اس کی بات کاٹ کر وہ زخمی نظروں سے اسٹئیرنگ پر جمے اس کے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے بولی تھی..

"تم ہوتے کون ہو مجھے جج کرنے والے؟ ہاں؟... میری مرضی میں جہاں جاؤں، جیسے دل کرے
ویلے کپڑے پہنوں.. جس سے چاہے بات کروں تم ہوتے کون ہو مجھے صحیح غلط بتانے والے؟؟ جب
میرے باپ کو مجھ پر اعتراض نہیں تو تمہارا بھی کوئی حق نہیں بنتا مجھ پر پابندیاں لگانے کا...!!"
شدید غصے سے اس کی تھوڑی لرز رہی تھی بس نہیں چل رہا تھا کے سامنے موجود اس شخص کو گولیوں
سے چھلنی کر دے..

حیدر نے سکون سے اس کی ساری بات سنی تھی
"میں تم پر کوئی پابندی نہیں لگا رہا.. نہ ہی مجھے یہ حق حاصل ہے لیکن... میں نہیں جانتا کہ میں کیوں
تمہارے لئے اس قدر پوزیسو ہو رہا ہوں اوکے.. اور میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ میرے علاوہ تمہیں کوئی اور
دیکھے.. اور رہی بات حق کی تو...!!"

حیدر کی نظریں اس کے گال پر موجود سیاہ تل پر پھسلی تھیں..
"وہ بھی میں بہت جلد حاصل کر لوں گا...!!"

اس کے ٹھوس انداز پر وہ محض غصے و بے بسی کے گھونٹ بھر کر رہ گئی تھی..
"میرا وقت بھی تو آئے گا نہ...!!"

حیدر نے اس کی جانب جھکتے ہوئے لاک کھول دیا تھا..

وہ جو اس کے جھکنے پر نہ گواری سے پیچھے کو ہوئی تھی اب قہر بارنگاہ اس پر ڈالتی سرعت سے دروازہ
کھول کر اترنے اور زور سے بند کرنے کے بعد جلدی سے گیٹ کھول کر اندر چلی گئی تھی بے خبری میں

وہ کریم کلر کی چادر بھی اچھے ساتھ ہی لے گئی تھی جو حیدر نے دوسری مرتبہ اس کے شانہ پر ڈالی تھی

..

سر سے گاگلز اتار کر آنکھوں پر لگاتے ہوئے اس نے سیٹی پر شوخ دھن بجاتے پھر سے کار سٹارٹ کی تھی...!!!"

"چلو لڑکیوں نکلو باہر کب سے یہاں ڈیرہ جما کر بیٹھی ہو...!!!"

ناب گھما کر اندر آتے اس نے مصنوعی گھوری سے ان سب کو نوازا تھا جو خاصے آرام دہ انداز میں بیڈ پر براجمان باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ انوشے کی دل جوئی میں مصروف تھیں ماہین کے ساتھ تیمور کو دیکھ کر سب ہی سیدھی ہو کر بیٹھی تھی..

جو عادت کے برخلاف نظریں جھکائے سنجیدہ سا لگ رہا تھا..

انوشے کی نظر بے ساختہ اس پر اٹھی تھی جو سفید شلوار قمیض میں ڈیشنگ سا لگ رہا تھا لیکن ساتھ ہی ڈھیروں ناراضگی بھی چہرے پر سجائی ہوئی تھی..

"کسی اور کو بھی ملاقات کا موقع دو...!!!"

ان چاروں کو وہیں جھے دیکھ اس نے تنہہ کرتے ہوئے شرارت سے کہا تھا..

جس پر وہ لوگ معنی خیزی سے انوشے کو دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئیں تھیں..

تبھی تیمور نے اس کی آنکھوں میں جھانکا تھا

نگاہیں چار ہونے پر اس نے فوراً سے نظریں جھکالی تھیں..

"ٹھیک ہے تیمور میاں.. صرف بیس منٹ ہے تمہارے پاس جتنی بھی حکایت دل بیان کرنی ہے کردو
...!!!"

ماہین کے چھیڑنے پر وہ جھینپ گیا تھا..
"تم ہی سنبھالو اپنی بیگم کو.. ہم باہر ہی کھڑے ہیں جیسے ہی ٹائم پورا ہوگا ہم آجائیں گے...!!!"
زر نور شرارت سے وارننگ دیتے ہوئے باہر چلی گئی تھی
جس کے پیچھے مناہل لائبہ اور فاریہ بھی تھیں..

دروازہ لاک کرتے وہ آہستہ رومی سے چلتے اس کے پاس آکر بیڈ کے کنارے پرٹکا تھا
بیڈ کی بیک سے ٹیک لگائے بلینکٹ اوڑھے وہ نیم دراز تھی تیمور کو اپنے پاس بیٹھتے دیکھ نہ محسوس انداز
میں پیچھے کو ہوئی تھی نظریں بدستور جھکی ہوئیں تھیں...
تیمور نے شدت سے محسوس کیا تھا اس کا گریز لیکن کہا کچھ نہیں..
"اب کیسی طبیعت ہے؟...!!!"

گود میں دھرے اس کے ہاتھ کو تیمور نے استحقاق لیکن نرمی سے اپنے ہاتھ میں لیا تھا
ٹھیک ہے...!!!"

آواز جانے کیوں بھرا گئی تھی..
"اس نے آہستہ سے انوشے کا چہرہ اوپر کیا تھا گرمی سیاہ آنکھیں پانی سے بھری ہوئی تھیں تیمور کے
مضطوب ہاتھ میں موجود اس کا نازک سا ہاتھ لرز رہا تھا..

"زندگی کی نئی شروعات ایسے رو دھو کر تو نہیں کی جاتی یار...!!!"

اس نے نرمی سے اس کے گال پر بہتے آنسوؤں کو صاف کیا تھا..

"میں نے ایسا کبھی نہیں سوچا تھا..!!"

"چاہا تو میں نے بھی کبھی نہیں تھا کے ایسا ہو لیکن شاید ہماری قسمت میں ایسے ہی ملنا لکھا تھا..!!"

اس کے مومی ہاتھ کو ہولے سے دباتے ہوئے وہ نرمی سے کہ رہا تھا..

"مما چاہتی ہیں کے تمہیں ابھی گھر لے جائیں لیکن زارا آئی تمہیں بھیجنے پر راضی نہیں اب بتاؤ تم کیا

چاہتی ہو؟ چلو گی میرے ساتھ؟..!!"

"ابھی؟؟..!!"

"اس نے گھبرا کر بے ساختہ پوچھا..

"ہاں تو.. تمہارا کیا رخصت ہونے کا ارادہ نہیں؟..!!"

اس کا انداز چھیڑنے والا تھا

"ابھی ڈرائنگ روم میں یہی بحث چل رہی ہے لیکن آخری فیصلہ تو تمہارا ہی ہوگا..!!"

"میں نہیں جانا چاہتی ابھی.. یہ سب اتنا اچانک سے ہوا.. مجھے.. کچھ وقت گئے گا..!!"

وہ دھیمے انداز میں لب کاٹے ہوئے بولی کے کہیں اسے برا نہ لگ جائے

"کوئی بات نہیں تمہیں جتنا ٹائم چاہیے لے سکتی ہو لیکن یہ مت بھولنا کے تم نے آنا میرے پاس ہی ہے

"!!.."

اس کی پر شوق نظریں اپنے چہرے پر جمے دیکھ وہ کنفیوژ سی ہو رہی تھی..

"وہ.. انکل اور آئی نے تمہیں کچھ کہا نہیں؟.. میرا مطلب ڈانٹا نہیں ایسے شادی کرنے پر؟..!!"

انوشے نے اس کا دھیان خود پر سے ہٹانے کے لئے پوچھا تھا اشارہ ان کے نکاح کی طرف ہی تھا..
ساتھ ہی اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کی تھی جو وہ چھوڑنے پر
راضی نہیں تھا..

"شادی نہیں صرف نکاح.. شادی تو تب ہوتی جب تم رخصت ہو کر میرے ساتھ چلتی اور رہی بات ما
پا کی تو خیر وہ دونوں کافی ناراض تھے مجھ سے ما تو غصہ ہی ہو گئیں تھیں کے نجانے میں کس سے
نکاح کر لیا لیکن تم سے ملنے کے بعد وہ کافی پر سکون ہیں اس کا مطلب تو یہی ہوا نہ کے ما کو تم پسند آ
گئی ہو...!!!"

انوشے کو بے ساختہ ناز ولید کا انداز یاد آیا تھا جو وہ اس سے ملتے ہی کتنی خوش لگ رہیں تھیں کتنا پیار کر
رہیں تھیں لگ ہی نہیں رہا تھا جیسے کے پہلی دفعہ وہ ان سے مل رہی ہو..
"ایگزائز کے بارے میں کیا سوچا پھر؟ دیئے ہیں یا نہیں؟...!!!"
تیمور کی آواز اسے خیالوں کی دنیا سے باہر نکال لائی تھی..

"میری کوئی تیاری نہیں.. جتنا بھی پڑھا تھا کچھ بھی یاد نہیں مجھے...!!!"
اس کی آواز پھر سے نرم ہو گئی تھی..

"کوئی بات نہیں نیکسٹ ایئر کلئیر کر لینا.. ویلے اگر تم چاہو تو میں پڑھا سکتا ہوں تمہیں....!!!"
وہ بھگی آنکھوں سے مسکرا دی تھی..

"تم بزنس کے سٹوڈنٹ ہو اور میں آرٹس کی.. کیسے پڑھاؤ گے پھر؟...!!!"

وہ تو اس کے چہرے کی شادابی میں ہی کھو گیا تھا مہبت ہو کر وہ بھگیے مکھڑے کو دیکھ رہا تھا

"بزنس کے علاوہ بھی میں کافی کچھ پڑھا سکتا ہوں اگر تم پڑھنا چاہو تو...!!!"

اس نے خاصی زومعنی بات کہی تھی..

"اب تم جاؤ.. سب کیا سوچ رہے ہوں گے کہ اتنی دیر سے تم یہاں بیٹھے ہو...!!!"

وہ گڑبڑا کے بولی مزید اس کی نظروں کا۔ سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی اس میں

"کوئی کچھ نہیں سوچتا.. ہاں لیکن تم زبردستی مجھے یہاں سے نکالنا چاہو تو یہ اور بات ہے...!!!"

وہ چھپڑنے سے باز نہیں آیا..

"پلیز تیمور...!!!"

وہ ملتجی انداز میں گویا ہوئی..

"اب ایسے کہو گی تو تمہیں اپنے ساتھ ہی لے جاؤں گا...!!!"

ایک ہاتھ میں اس کا ہاتھ تھامے دوسرے سے اس نے قمیض کی جیب سے ایک کیس نکال تھا پھر اسے کھول کر ایک جگہ مگ کرتی سرخ یاقوت سے مزین ڈائمنڈ کی رنگ نکال کر اس کی انگلی میں سجادی تھی..

"تمہارا نکاح کا تحفہ...!!!"

اس کا ہاتھ اٹھا کر نظروں کے سامنے کر کے تنقیدی انداز میں دیکھنے کے بعد اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا..

"اب زیادہ اچھی لگ رہی ہے.. تم بتاؤ کیسی لگی؟!!!"

"بہت خوبصورت ہے...!!!"

اسے سچ میں وہ نازک سی انگوٹھی پسند آئی تھی ..

"ہاں ہے تو سہی .. لیکن میری بیوی سے زیادہ نہیں ...!!"

"وہ پھر شوخی سے بولا ..

"کچھ زیادہ ہی نہیں پھیلنے گئے تم ؟ ...!!"

اس نے مصنوعی گھور کر کہا ...

"اب تو باقاعدہ پرمٹ مل چکا ہے مادام ...!!"

خوشی تو اس کے انگ انگ سے جھلک رہی تھی آخر کو اس کا عشق اس کا جنوں ہمیشہ کے لئے ہم سفر جو بن چکا تھا

"کیا کھانے کے بعد چائے پلانے کی روایت ختم ہو چکی ہے ؟ ...!!"

ڈائنگ ٹیبل کی چیئر گھسیٹ کر ماہین کے سامنے بیٹھتے وہ بے زاری سے بولا تھا ..

آنکھیں الگ بوجھل ہو رہی تھیں ..

"یا اللہ ..! تم لوگ کیا چائے کے نشئی ہو .؟ کیا اشعر تیمور اور وہ حیدر .. جسے دیکھو بس دن رات چائے

پلاتے رہو .. اور وہاں اگر حارث کو چائے نہ دو تو ان صاحب کی آنکھیں نہیں کھلتی ...!!"

شامی کباب کی ٹکیاں بنا کر ٹرے میں رکھتے ماہین نے تعجب سے کہا تھا ..

"اس کی ویلے بھی نہیں کھلتی ...!!"

منابل نے کر کہا ..

"ویلے ایک چائے لور کو آپ فراموش کر گئیں ہیں بھابھی...!!!"
"کسے؟...!!!"

اس کے حیرت سے پوچھنے پر مناہل نے شرارت سے زرنور کی طرف اشارہ کیا تھا جو برنر کے سامنے کھڑی
سوچی کا جلوہ بھون رہی تھی..

"یہ تو ان سب کی بھی سردار ہے...!!!"
ماہین کے کہنے پر وہ سب ہی ہنس دی تھی..

بھابھی!!!.. چائے!!!"

ریاض نے ٹیبل بجا کر اسے پھر سے اپنی جانب متوجہ کیا تھا.

"صبر کر جاؤ لڑکے بنا تو رہی ہے فاریہ...!!!"

"ہیں..؟؟؟!!!"

وہ جو کرسی پر ڈھیلا سا بیٹھا تھا سنبھل کر سیدھا ہوا..

چائے کی طلب میں یہاں وہاں دیکھے بغیر وہ سیدھا ماہین کے پاس آیا تھا اب جو گردن گھما کر اندر دیکھا تو

کاؤنٹر کے سامنے اسے زرنور اور فاریہ کھڑی دکھائی دی تھیں..

لیکن بد مزہ ہوتے ہوئے اس نے نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا..

"ایک اشعر کم تھا جواب یہ سو گز کی چادر بھی؟؟...!!!"

"ریاض.. تمہیں چائے اتنی ہی پسند ہے تو پھر کسی کو لے کیوں نہیں آتے جو تمہیں صبح شام کے علاوہ

بھی چائے بنا بنا کر پلاتی رہے...!!!"

لائبہ کے چھیڑنے پر وہ سب بھی متوجہ ہوئی تھیں۔۔

"مطلب کسے لے آؤں؟؟!!"

وہ نا سمجھی سے بولا۔۔

سر میں جیسے ٹیسس اٹھ رہیں تھیں۔۔

"ڈفر۔۔ شادی کر لو اور بیوی کو لے آؤ۔۔ پھر وہ پوری کرے گی تمہاری چائے کی فرمائشیں۔۔!!"

مناہل کے کہنے پر وہ لوگ بھی ہنسنے لگیں تھیں۔۔

"ویلے آئیڈیا تو برا نہیں۔۔!!"

زر نور نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔۔

"ہاہ۔۔ مجھے کون دے گا اپنی لڑکی؟!!"

وہ سرد آہ بھرتے ہوئے بولا۔۔

"ہائے۔۔ کیوں نہیں دیگا؟ آخر کمی کیا ہے میرے ویرے میں؟۔۔ تم نام لو لڑکی کا ابھی جا کر اس کا

ہاتھ مانگ آئیگے۔۔!!"

لائبہ فوراً ہی پر جوش ہو گئی تھی۔۔

"سچی لائبہ؟؟!!"

وہ اس سے بھی زیادہ پر جوش ہوا۔۔

"ہاں ہاں۔۔ تم بس نام بتاؤ اگر کوئی پسند ہے تو۔۔!!"

"پسند تو مجھے ہے۔۔ لیکن جانے دو۔۔ تمہارے بس کی بات نہیں۔۔!!!"

افسردگی سے کہتے ہوئے وہ پیچھے کو ٹیک لگا کر بیٹھا تھا..

"یہ کیا بات کردی تم نے؟.. میں نے کہا نہ تم بس مجھے اس کا اتلپتہ بتاؤ باقی میرا کام ہے..!!"

وہ کمر کس کر میدان میں اتر آئی تھی..

"نام تو میں تمہیں سہی وقت آنے پر بتاؤں گا لیکن سوچ لو پھر.. بعد میں مکرمت جانا..!!"

"اگر نہ کر سکوں تو بولنا..!!"

اس نے ناک چڑھا کر فخر سے کہا تھا..

وہ سر جھکائے مسکرا دیا تھا..

"چلو تھوڑا تو راستہ آسان ہوا..!!"

"اس سے وعدہ کرنے سے پہلے ایک دفعہ سوچ لو لائبر.. کہیں لینے کے دیئے نہ پڑ جائیں.. اور ریاض چوہدری تو ویسے ہی جان کو آجاتا ہے.. اور جب تک اسے اپنی من پسند چیز نہ مل جائے یہ اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کا بھی چین و سکون غارت کئے رکھتا ہے..!!"

حلوے پر بادام پستے کی ہوائیاں چھڑکے ہوئے زرنور نے ریاض کو چھیڑتے ہوئے کہا تھا..

جو فوراً سے کورنش بجالایا تھا..

"تعریف کے لئے شکریہ بھا بھی.. لیکن میں تو ایسا ہی ہوں اب کوئی بھلے سے مجھے ضدی، خود سر یا پھر آنا پرست کہے.. مجھے فرق نہیں پڑتا.. مجھے بس اپنی "من پسند چیز" سے مطلب ہے.. اب چاہے سے وہ میرے کسی دوست کے پاس ہو یا دشمن کے پاس اگر وہ دیئے پر راضی ہوا تو ٹھیک.. ورنہ آپ تو جانتی ہیں کہ مجھے چھین کر لینے میں بھی کوئی عار نہیں.. ایسے نہ سہی تو ویسے سہی..!!"

اس نے کندھے اچکا کر کہا تھا لہجہ خود باخود ہی سنجیدہ ہو گیا تھا..

کپوں میں قہوہ ڈالنے فاربیہ کے ہاتھ کانپ اٹھے تھے اتنی دیر سے وہ اسے نظر انداز کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس کی آخری بات پر انجانا سا خوف اس کے دل میں جاگا تھا..

بقول فاربیہ کے..

اس کی خراب نیت وہ پہلی ملاقات میں ہی پہچان گئی تھی...!!"

اگر ریاض کی اس کی سوچوں تک رسائی ہوتی تو وہ اس وقت وہاں بیٹھا قہقہے لگا رہا ہوتا..

"خراب نیت اور وہ بھی میری؟؟ اوہ گاڈ...!!"

زرنور اور مناہل نے لاؤنج میں رکھی شیشے کی سینٹرل ٹیبل پر کپوں کی اور شیشے کی کٹریوں میں نفاست سے سجے حلوے کی ٹرے رکھی تھی ساتھ ہی مناہل نے زبردستی حارث سے ریوٹ جھپٹ کر ٹی وی بند کیا تھا جس پر وہ پچھلے دو گھنٹوں سے کرکٹ میچ دیکھ رہے تھے..

"یار تھوڑا سا رہ گیا تھا...!!"

اشعر نے بد مزہ ہوتے ہوئے کہا..

"ایک گھنٹے سے یہی کہے جا رہے ہو...!!"

زرنور نے گھور کر کہا..

"رہنے دے بھائی.. ہمارے ٹی وی دیکھنے سے اس کا الیکٹریسیٹی کا بل زیادہ آجائے گا...!!"

تیمور کے شرارتی بے تکلف انداز پر وہ کچھ کہنے ہی لگی تھی جمبھی ریاض کی بد مزہ سی آواز پر وہ سب اس کی

جانب متوجہ ہوئے تھے جو ایک کپ ہاتھ میں پکڑے برا سا منہ بنائے ہوئے تھا

"ایک گھنٹے سے میں چائے کے لیے پاگل ہو رہا ہوں.. اور ملا دیکھو کیا ہے؟ یہ پھیکا ابلا ہوا قہوہ؟!!!"
وہ سخت ناراض لگ رہا تھا

"اے گدھے.. یہ پھیکا ابلا ہوا نہیں پشاور کا اسپیشل الائچی قہوہ ہے!!!"
وہ اشعر کی پہنچ سے دور سنگل صوفے پر بیٹھا تھا جیسی اس نے کہتے ہوئے ایک کشن اسے کھینچ مارا تھا..

"ہاں ریاض تم چیک تو کرو.. سچ میں بہت ٹیسی ہے!!!"

"معاف کرو.. مجھے کوئی شوگر نہیں جو یہ پھیکا قہوہ پیوں!!!"

"یہ لو.. یہ گڑ کی ڈلی منہ میں رکھ لو.. پھر پینے میں مزہ آئے گا!!!"

لائبہ نے ایک پلیٹ اس کی طرف بڑھائی تھی جس میں گڑ کے چھوٹے چھوٹے ٹکرے رکھے تھے..
"اس نے بے دلی سے ایک پیس اٹھا کر منہ میں ڈالا تھا اور پھر قہوے کا کپ لبوں سے لگا کر گھونٹ
بھرا تھا..

اس کے چہرے پر پسندیدگی کے رنگ نمایاں ہوئے تھے..

"ہمم.. ٹیسٹ تو واقعی میں لا جواب ہے!!!"

اس نے ایک اور گھونٹ بھرا..

تھوڑی دیر پہلے کی چھائی کثافت اب چھٹ چکی تھی..

فاریہ کے ہاتھ میں ذائقہ بہت ہے.. میں نے بھی ایک دو بات ٹرائے کیا تھا لیکن مجال ہے جو یہ ذائقہ آ

جائے!!!"

حلوے کی چیچ بھر کر منہ میں رکھتے ہوئے لائبہ نے حسرت سے کہا تھا..

"بھئی یہ ان پٹھانوں کی ڈش ہے اور میرے خیال سے تو ان دونوں پٹھانوں میں سے صرف فاریہ ہی ٹھیک سے بنا سکتی ہے کیوں کے پہلی بات تو پٹھان مردیہ اشعر.. کبھی ہاتھ پیر نہیں ہلانے گا صدا کا سست اور کاہل اور دوسرا یہ اب پٹھان کہیں سے لگتا نہیں...!!"

حارث نے اشعر پر چوٹ کرتے ہوئے کہا تھا..

فاریہ کے ہاتھ میں ذائقہ بہت ہے.. میں نے بھی ایک دو بار ٹرائے کیا تھا لیکن مجال ہے جو یہ ذائقہ آ جائے...!!"

حلوے کی چج بھر کر منہ میں رکھتے ہوئے لائبہ نے حسرت سے کہا تھا..

"بھئی یہ ان پٹھانوں کی ڈش ہے اور میرے خیال سے تو ان دونوں پٹھانوں میں سے صرف فاریہ ہی ٹھیک سے بنا سکتی ہے کیوں کے پہلی بات تو پٹھان مردیہ اشعر.. کبھی ہاتھ پیر نہیں ہلانے گا صدا کا سست اور کاہل اور دوسرا یہ اب پٹھان کہیں سے لگتا نہیں...!!"

حارث نے اشعر پر چوٹ کرتے ہوئے کہا تھا..

"کیوں بے ؟ میں کہاں سے پٹھان نہیں لگتا ؟...!!"

وہ فوراً تیوری چڑھا کر سیدھا ہو بیٹھا

"میں بتاتا ہوں...!! دیکھ پہلا تو یہ کے.. تو نسوار نہیں کھاتا...!!"

اس نے شہادت کی انگلی اٹھا کر کہنے کے بعد ایک اور انگلی اٹھائی..

"اور دوسرا یہ کے تو پشتو نہیں بولتا اور تیسرا تو پشاوری کھانے بھی نہیں کھاتا اور سب سے بڑی وجہ.. تو

پشتو میں گالیاں بھی نہیں دیتا...!!"

اخری بات تیمور نے شرارت سے کہی تھی ..

"میں اتفاق کرتا ہوں ...!!!"

وہ ہنس پڑا ..

"لیکن میں دس سال کا تھا جب پشاور سے کراچی آیا اور اب تو چودہ پندرہ سال ہو گئے مجھے یہاں رہتے ہوئے .. مکمل طور پر رنگ چکا ہوں میں کراچی کے رنگ میں لیکن یہ مت بھولنا پٹھان کی غیرت جاگے میں وقت نہیں لگتا .. بھلے اوپر سے میں کیسا ہی بن جاؤں لیکن اندر سے تو ایک پٹھان ہی رہوں گا نہ اور فطرت بھی کبھی بدلا کرتی ہے ؟ ...!!!"

"امیزنگ ...!!!"

اشعر کے تفصیلی جواب پر حارث نے تالیاں پیٹ کر مصنوعی ستائش سے کہا ..

"لگتا ہے انوشے نے اسے دو جوتے نہیں لگائے .. جیسی اتنا بول رہا ہے ...!!!"

ریاض نے وہی کشن اٹھا کر اس کے منہ پر مارا تھا جو کچھ دیر پہلے اشعر نے اس کی سمت اچھالا تھا .. زرنور نے آنکھوں ہی آنکھوں میں لائے اور مناہل کو اشارے کئے تھے جسے سمجھتے ہوئے ان دونوں نے مسکراہٹ دباتے ہوئے سر آثبات میں ہلایا تھا ..

"کیسا لگا قہوہ ؟ ...!!!"

لائے اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے برابر والے سنگل صوفے پر براجمان ہو چکی تھی ..

ریاض کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ موبائل پر نیوز فیڈ دیکھتے دیکھتے تین کپ پی چکا تھا ..

"کافی اچھا ہے ...!!!"

اس نے ستائش سے کہا نظریں بدستور سکرین پر ہی جمی تھی

"کتنا اچھا؟؟!!"

کشن گود میں رکھتے ہوئے مناہل نے ابرو اچکاتے ہوئے شرارت سے پوچھا..

کی پیڈ پر ٹائپنگ کرتیں اس کی انگلیاں رکی تھی نظر اٹھا کر اس نے سامنے دیکھا تو مشکل سے تھوک نگلتے سیدھا ہو کر بیٹھا..

انداز میں ہلکی سی گھبراہٹ تھی جیسے چوری پکڑے جانے کا خدشہ ہو..

وہ تینوں بھی تو ٹھیک اس کے سامنے معنی خیزی سے مسکراتے ہوئے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے کرتی اسے تک رہیں تھیں..

"پھنس گیا بیٹا..!!"

اس نے خود سے کہا..

"یہ لوریاض..!!"

زر نور نے خوش دلی سے کہتے ہوئے ایک کپ مزید اس کی جانب بڑھایا تھا..

"نہ.. نہیں اس کی ضرورت نہیں..!!"

اس نے جلدی سے منع کرتے کن آنکھوں سے تیمور، حارث اور اشعر کو دیکھا تھا جو اپنی ہی کسی بحث میں الجھے تھے ان کی طرف متوجہ نہ تھے..

"کوئی بات نہیں.. لے لوریاض.. جاں تین کپ پی لے وہاں ایک اور سی..!!"

لائبہ نے زبردستی کپ اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا..

"تم رباب آنٹی کی پریشانی ختم کیوں نہیں کر دیتے؟!!..!"

"کون سی پریشانی؟؟.."

کپ میں چچ گھماتے ہوئے اس نے حیرت سے منابل سے پوچھا..

"اہم اہم.. شادی والی..!!..!"

زرور نے آنکھیں گھمائی..

"جب نصیب میں لکھا ہوگا ہو جائے گی..!!..!"

اس نے لاپرواہی سے کہتے ہوئے کپ ہونٹوں سے لگایا تھا.. لیکن دوسرے ہی لمحے منابل کی بات پر اچھو لگ گیا..

"جیسے.. نظریں چار ہوئیں اور محبت ہوئی ایسے شادی بھی ہو جائے گا..!!..!"

لائبہ نے جلدی سے اسے پانی کا گلاس پکڑایا..

"تمہیں نہیں کہہ رہی بدھو.. وہ اپنی اور حارث کی بات کر رہی ہے..!!..!"

زرور نے اسے مصنوعی آنکھیں دکھائی لیکن لبوں پر شرارت ہنوز موجود تھی..

ٹشو سے لب تھپتھپاتا وہ فوراً ہی اٹھ کھڑا ہوا ان لڑکیوں سے کچھ بعید نہیں تھی کچھ بھی اگلا سکتی تھی منہ سے..

"ارے کدھر بیٹھو تو صحیح.. ارے روکو تو..!!..!"

لائبہ نے اسے لاؤنج کے دروازے پر ہی جالیا..

"اگر کہو تو بات چلائیں؟.. سچ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں تمہیں اپنا ننڈوئی بنانے پر..!!..!"

لائبہ تو پر جوش سی ہو گئی تھی ..

"مجھے کوئی انٹرس نہیں تمہاری نند میں ...!!!"

لجے کو بے نیاز بناتے فولڈ کی گئی آستینوں کو ٹھیک کرتے ہوئے کف بند کر رہا تھا ..

"جیہی تین کپ قہوے کے پی گئے .. سوری چار ..!!!"

منابل نے ہنستے ہوئے زرنور کو ٹھکا دیا تھا ..

"بلکل .. اور پتا نہیں جب انٹرس ہوگا تو کیا تعداد ہوگی ان کپوں کی ...!!!"

ریاض کا سہی معنوں میں اپنا سر پیٹ لینے کا دل کیا تھا ..
جانے کہاں بھول چوک ہوئی اور یہ چریلیں اس کے سر پڑ گئیں تھی اور ان چریلوں کو ان تینوں نے بھی
دیکھا تھا ..

"آیت الکرسی پڑھ لے ...!!!"

ان کے نرغے میں بری طرح پھنسنے ریاض کو دیکھ کر حارث نے ہانک لگا کر مفید مشورہ دیا تھا ..

"لائبہ .. زرنور .. منابل .. ایسا .. کچھ بھی نہیں ہے جیسا تم لوگ سوچ رہی ہو ...!!!"

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا ..

"ایسا کچھ نہیں تو پھر روشنی ڈالو ان چار کپوں پر ...!!!"

منابل کی بات پر ان دونوں نے بھی ہاں میں ہاں ملائی تھی ..

"یار مجھے بس اچھا لگا اور میں نے پی لیا .. ڈیٹس اٹ .. تم لوگ تو پیچھے ہی پڑ گئیں ہو ...!!!"

وہ زچ ہو گیا تھا جان چھڑوا کر بس بھاگ جانا چاہتا تھا کہیں راز دل کسی پر عیاں نہ ہو جائے ..

"ان تینوں نے رخ موڑ کر ڈرائنگ روم میں سے آتی فاریہ اور ماہین کو دیکھا تھا جو کسی بات پر ہنس رہی تھیں..

اور دیکھا تو ریاض نے بھی تھا لیکن پھر جلد ہی خود کو بے نیاز کر لیا..
اسے دیکھ کر ہوش کھودے کا نہ وہ موقع تھا اور نہ ہی محل..

"اہم.. اہم...!!!"

گلے کھنکھارتی وہ پھر اسے چھیرنے کے موڈ میں تھیں..

"خدا حافظ...!!!"

چبا کر کہتے ہوئے وہ وہاں رکا نہیں تھا تیز قدم اٹھاتا فوراً ہی چلا گیا تھا

بیچھے ان کی ہنسی کی جھنکار ہر سو گونج رہی تھیں..

"یا اللہ خیر.. یہ میں ہمیشہ راستہ بھٹک کر مبھوتنیوں کے ڈیرے پر کیوں آجاتا ہوں...!!!"

ان کا ارادہ اب فاریہ کی خبر لینے کا تھا لیکن نو وارد کی آواز پر چونک کے مڑی جہاں حیدر محتاط انداز میں

دونوں ہاتھ سامنے کو اٹھائے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے اندر آ رہا تھا..

نیلی جینز پر ریڈ ٹی شرٹ پہنے دوپہر کے مقابلے میں کافی فریش لگ رہا تھا..

"اوائے... حیدر آگیا...!!!"

تیمور نے وہیں سے بیٹھے بیٹھے نعرہ مارا..

"ہاں.. آگیا...!!!"

اس نے بھی اسی جوش سے جواب دیا

"پہلے یہ بتاؤ.. تھے کدھر تم؟؟!!..!"

ماہین نے اس کا کان مروڑ دیا تھا..

"ارے.. ارے کان تو چھوڑیں.. بتا رہا ہوں نہ...!!!"

وہ چلایا..

ماہین نے اس کا کان چھوڑ دیا تھا

"اب پہلے آپ لوگ مجھے یہ بتائیے کے ریاض کو کیا کہا ہے؟ میں نے اتنی آوازیں دی اسے لیکن سنی ہی

نہیں اس نے.. کیا کوئی بات ہوئی ہے؟؟!!..!"

اس نے کان کی لو گرڑتے ہوئے سوالیہ انداز میں ان سے پوچھا..

"ضرور تم تینوں نے ہی کچھ کہا ہوگا؟؟!!..!"

حیدر نے منابل، لائبہ اور زرنور کو کہا تھا جو ہنس رہیں تھیں..

"ہم تو مذاق کر رہے تھے.. وہ سیرٹس ہو گیا..!!..!"

زرنور نے کندھے اچکائے..

"وہ تو میں اس سے پوچھ ہی لوں گا لیکن نوربانو.. مجھے زبردست سی چائے بنا کر دو پہلے.. تم شاید دنیا کی

واحد لڑکی ہو جسے کچھ بنانا نہیں آتا کچھ کرنا نہیں آتا لیکن.. چائے تم بڑی مزیدار بناتی ہو...!!..!"

"یہ تم میری تعریف کر رہے ہو یا انسلٹ؟؟!!..!"

اس نے ماتھے پر بل ڈال کا گھورا..!!..!"

"تم جانتی ہو نور بانو میں مر کر بھی تمہاری تعریف نہیں کروں گا سوا سے تم انسلٹ سمجھ سکتی ہو اپنی
...!!!"

اس نے تپانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا تھا اس دوران لائے اور مناہل فاریہ کی جانب متوجہ ہو
چکی تھیں..

"زہر کتنی چمچ ڈالوں؟...!!!"

زر نور نے بھی اسے کے انداز میں کہا

"اس کی ضرورت نہیں تم اپنی انگلی گھما دینا.. اور یقین کرو اگر اس کا صرف ایک گھونٹ بھی کسی آدم
خور جن کو پلا دیا نہ تو وہیں تڑپ تڑپ کر اپنی جان دے دیگا اور اس کے سارے چیلے تمہیں اپنا آقا نامزد کر
لیں گے..

اوہو.. کیا منظر ہوگا جب سارے جنات تمہیں اپنی ملکہ بنا کر ساتھ لے جا رہے ہوں گے...!!!"
آنکھیں میچیں وہ تصور کرتے ہی خاصا لطف اندوز ہو رہا تھا..

"کر لی بکواس؟...!!!"

اس نے گھورتے ہوئے پوچھا..

"تمہاری شان میں بکواس کرتے ہوئے تو میں پوری رات یہیں کھڑے کھڑے بتا سکتا ہوں ڈیئر نور بانو
...!!!"

ریاض وہاں موجود ہوتا تو ضرور ہی حیدر کو گلے لگا لیتا..

چلو اس نے میرا بدلہ پورا کر دیا...!!!"

"حیدر تم بیٹھو.. میں بنا دیتی ہوں چائے...!!!"

ماہین نے ان کی بحث ختم کرواتے ہوئے کہا

"اوکے ماہین بھابھی.. لیکن کھانا آپ اسی سے گرم کروائیے گا.. اس سے بھی کچھ کام کروالیا کریں

"!!!"

"کیا مطلب؟ تم کیا ہمیشہ کی طرح بھوکے ہی آئے ہو؟؟...!!!"

زرور نے مصنوعی حیران انداز میں طنز کیا..

"ہاں بالکل.. کیوں کے مجھے تمہارا بڑا خیال تھا مجھے پتا تھا میری نوربانو میرے انتظار میں ابھی تک بھوکی پیاسی دروازے پر لٹکی میری راہ تک رہی ہوگی کے میں آؤں تو پھر ساتھ کھانا کھائیں.. اور دیکھو میرا کما سچ ہوا تم مجھے یہیں مل گئیں...!!!"

وہ اور بھی کچھ بولتا لیکن اسے خونخوار انداز میں بچے جھاڑتے دیکھ فوراً سے چیختے ہوئے ان لوگوں کی جانب دوڑ لگا دی

وہ مغموم سی کچن کے ساتھ اوپر جاتی سٹیپس پر بیٹھی تھی دونوں بازوؤں کو گھٹنوں کے گرد باندھ رکھا تھا ایک کپ بھی ساتھ ہی پڑا تھا جس میں موجود چائے کب کی ٹھنڈی ہو چکی تھی اس نے ایک گھونٹ بھی نہ لیا تھا..

کتنا مشکل ہے سارا دن خوشی کا ماسک چہرے پر سجانے رکھنا کسی کو یہ نہ پتا چل سکے کے کتنی اداسیوں نے اس کے اندر ڈیرے ڈال رکھے ہیں..

اس کی سوچوں کا محور صرف احمد کے گرد ہی گھوم رہا تھا..

وہ جو کہتی تھی کہ اسے کسی چیز سے فرق نہیں پڑتا تو..
غلط کہتی تھی..

اسے فرق پڑتا تھا اور بہت زیادہ پڑتا تھا..

وہ اپنی چیزیں بانٹنے کی عادی نہ تھی.. خاص کر وہ چیزیں جو اس کی من پسند ہوں..
بھلے سے احمد کوئی چیز نہیں تھا ایک آزاد جیتا جاگتا انسان تھا لیکن تھا تو زورور کا عشق نہ؟..
ایک رشتہ تھا ان کے درمیان جس نے دونوں کو ایک دوسرے سے باندھ رکھا تھا
وہ اس کی پہلی محبت تھا.. اور شاید آخری بھی

احمد کا رویہ اسے دکھ دیتا تھا اپنے علاوہ اور کسی کے ساتھ وہ اسے برداشت نہیں کر سکتی تھی..
ہاں وہ اس کے لئے شدت پسند تھی کیوں کہ وہ اس سے محبت کرتی تھی..
ایک موتی پلکوں کی بار توڑ کر رخسار پر بہ گیا تھا جسے اس نے بہنے دیا تھا..

رات کے ساڑھے بارہ بج رہے تھے اور وہ جانتا بھی نہیں تھا کہ زورور اس کے انتظار میں اب تک جاگ
رہی ہے..

سارا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا انوشے بھی کب کی سوچکی تھی وہ خود بھی تو نیند کی کتنی دیوانی تھی..
بوجھل دل لئے وہ اٹھنے کا ارادہ کر ہی رہی تھی جب کوئی ہولے سے اس کے برابر میں بیٹھا تھا..
اس نے چونک کر اپنے ساتھ بیٹھے شخص کو دیکھا پھر لب بھینچ کر چہرے پر ڈھیروں ناراضگی طاری کر لی

"ناراض ہو؟!!"

وہ ملائمت سے پوچھ رہا تھا

"نہیں...!!!"

"کیوں؟؟...!!!"

"کیوں کے میں تھک گئی ہوں تم سے ناراض ہو ہو کر...!!!"

"لیکن میں تو نہیں تھکا تمہیں مننا کر...!!!"

"جیسی بار بار میرا دل توڑ دیتے ہو...!!!"

نہ چاہتے ہوئے بھی انداز میں شکوہ در آیا..

"جوڑتا بھی تو خود ہو نہ پھر...!!!"

احمد نے نیچے دھرا اس کا سرد ہوتا ہاتھ اٹھا کر اپنے ہاتھوں میں قید کر لیا تھا..

"کیا ضرورت تھی ابھی بھی آنے کی؟ بیٹھے رہتے کسی عفیرا یا مریم کے پاس...!!!"

"دونوں میں سے کوئی بھی اس وقت اویلیبل نہیں تھی اس لئے مجبوراً واپس آنا پڑا...!!!"

"بہت افسوس ہو رہا ہے نہ؟...!!!"

وہ طنز سے پوچھنے لگی ساتھ ہی اپنا ہاتھ بھی اس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی جو چھوڑنے

پر آمادہ نہ تھا

"نہیں افسوس تو نہیں ہے.. کیوں کے مریم کا کوئی وجود نہیں اور عفیرا اس وقت اسپیشل برانچ والوں

کے قبضے میں ہے...!!!"

"کیا مطلب؟...!!!"

مزاحمت چھوڑ کر وہ اچھنبے سے پوچھنے لگی..

"وہ اس لے کے عفیرا کا باپ انڈر ورلڈ کے لے کام کرتا ہے جن کا وہ خاص آلہ کار ہے جس کا کنکشن کہیں نہ کہیں را سے بھی ملتا ہے اور رہی بات عفیرا کی تو اس کا کوئی لینا دینا نہیں اپنے باپ سے کے وہ کیا کچھ کرتا پھر رہا ہے کس قسم کی تنظیم سے وابستہ ہے لیکن وہ اتنی بے خبر بھی نہیں یقیناً کچھ نہ کچھ تو وہ جانتی ہی ہوگی جس کی وجہ سے اس گروہ کو پکڑا جاسکے...!!"

"تمہیں اتنی ڈیٹیل کس نے دی؟ اور یہ کام تو ایجنسی والوں کا ہے.. اب یہ مت کہنا کہ تم کوئی ایجنٹ ہو...!!"

اس کے منہ بنانے پر وہ مسکرایا تھا..

"وہ اس لے کے جو کام میں نے کیا وہ سیکرٹ ایجنٹ سیف یاسر کو کرنا تھا لیکن اتفاق سے وہ میرا دوست ہے میں یونی میں پہلے سے تھا اور ایک ایک سٹوڈنٹ کو اچھے س جانتا تھا تو اس نے آفیسرز سے بات کر کے یہ ذمہ داری میرے سر لگا دی کیوں کے عفیرا کو اپنی جانب متوجہ کر کے گھیرنے میں بھی ٹائم لگنا تھا اور وہ تو ویلے ہی میرے آگے پیچھے گھوم رہی تھی اس لے پھر میں ہی موزوں لگا انھیں اس کام کے لے...!!"

کندھے اچکاتے ہوئے اس کا لہجہ آخر میں شرارتی ہو گیا تھا..

اسے اپنے اندر سکون سا اترتا محسوس ہوا تھا اسے کوئی مطلب نہیں تھا عفیرا کون ہے؟ کہاں گئی کیا ہوا اس کے ساتھ.. وہ جہاں کہیں بھی رہے بس احمد سے دور رہے.. اس کے آس پاس وہ اسے برداشت نہیں کر سکتی تھی

"جب اٹھے دنوں سے ڈرامہ کر رہے تھے تو بتایا کیوں نہیں؟ فضول میں میری جان جلاتے رہے...!!"

اتنی جلدی ناراضگی ختم کرنے کے موڈ میں تو وہ بھی نہیں تھی..

"کیوں کے مجھے رول فولو کرنا تھا جس میں سختی سے منع کیا گیا تھا کسی کو اچھے مشن کے بارے میں بتانے سے.. خاص کر کسی لڑکی کو کیوں کے تم لوگ پیٹ کی ہلکی ہوتی ہو بغیر سوچے سمجھے کسی کے بھی سامنے کچھ بھی بول دو...!!!"

"سیدھے کہو نہ کے تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں تھا.. اگر بتا دیئے تو میں بھی تمہاری ہیلپ کر دیتی...!!!"

"کس میں؟.. عفیرا اور میرا سین آن کروانے میں؟...!!!"

اس نے شرارتی انداز میں اپنا بازو اس کے کندھے سے ٹکرایا تھا..

"زیادہ پھیلو نہیں اب...!!!"

وہ اس کی شوخی پر گڑبڑاتی اٹھنے لگی تھی لیکن اس کا ہاتھ ابھی بھی احمد کی گرفت میں تھا جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے دوبارہ کھینچ کر بٹھالیا..

"میں پورے دن کا تھکا ہارا اس وقت گھر آیا ہوں اور تم بجائے میرا حال چال پوچھنے کے مجھ سے باتیں کرنے کے اٹھ کر جا رہی ہو؟...!!!"

اس کے شکوے پر زرنور کو ہنسی آگئی تھی..

"رات کا ایک بج رہا ہے احمد.. اس وقت میں تم سے کیا باتیں کروں؟...!!!"

وہ اپنا رخ اس کی جانب موڑے کہ رہی تھی..

نیم روشنی میں بھی وہ اس کے چہرے پر پھیلی تھکن کو صاف دیکھ سکتی تھی اسے بے ساختہ پیار سا آیا تھا

"اچھا میں تمہارے لئے چائے بنا دیتی ہوں...!!"

"میں چائے نہیں پیتا یا...!!"

"اور بلیک کافی مجھے بنانی نہیں آتی...!!"

اتنے برجستہ جواب پر دونوں ہی ہنس دئے تھے

"میں بنا لوں گا تم میرے ساتھ کھڑی ہو جانا.. سیکھ بھی جاؤ گی...!!"

"لیکن مجھے نہیں سیکھنا.. میں چاہتی ہوں ہمیشہ تم ہی کافی بناؤ مجھے اچھے ساتھ کھڑا کر کے...!!"

اس کا انداز چھیڑنے والا تھا..

"ٹھیک ہے کوئی مسئلہ نہیں لیکن جس دن مجھے پتا چل گیا کہ تمہیں کافی بنانی آگئی ہے تو اس دن

سے تمہاری ڈیوٹی میں سنبھال لوں گا.. یعنی کے ساتھ کھڑے رہ کر تنگ کرنے کی...!!"

"جھوٹ.. میں نے کب تمہیں تنگ کیا؟...!!"

وہ حیرت سے بولی..

وہ ہلکے سے اس کی جانب جھکا تھا اپنی گرے آنکھیں اس کے سبز کانچ جیسی آنکھوں میں گاڑی تھیں..

"تم کچھ نہیں کرتیں.. لیکن تمہاری یہ آنکھیں...!! کیا میں جانتا نہیں کہ کتنی بار میری طرف اٹھتی ہیں

...!!"

اس کے گالوں پر حیا کی سرخی چھا گئی تھی وہ سہی کہ رہا تھا اتنا بے خبر وہ تھا نہیں جتنا بنتا تھا..

"تو کیا ہوا اگر میں تمہیں دیکھتی ہوں تو؟ میرا حق ہے تم پر...!!"

اس نے ناز سے گردن اٹھا کر کہا تھا..

"تم تو اپنے حق کا استعمال کرتی رہتی ہو.. لیکن جس دن میں نے کیا نہ تو پھر شکایتیں مت کرنا...!!!"
خود کو اس کے سحر سے نکالتا وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا..

یہ لڑکی اس پر جادو سا ہی تو کر دیتی تھی..

"آجاؤ تمہیں کافی بنانا سکھاؤں...!!!"

احمد نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تھا..

"میں صرف ساتھ کھڑی رہوں گی...!!!"

اس نے مسکراتے ہوئے اپنا مرمیں ہاتھ اس کے چوڑی ہتھیلی پر رکھ دیا تھا..

سارا سال بے فکری اور موج مستی میں گزارنے کے بعد موسمی پڑھا کو یونی کے کونے کونے میں بکھرے دکھائی دے رہے تھے ہر کسی کی سرخ ڈورو والی آنکھیں کئی رت جگوں کی کہانیاں بیان کر رہی تھی خیر اللہ اللہ کر کے جیسے تیسے ہوا پیپرز دے کر آگئے اب تو بس دعاؤں کا ہی سہارا تھا احمد پر تو دہری مصیبت آن پڑی تھی پروفیسر کی حثیت سے جامعہ کے متعدد کام نمٹانے کے بعد اسے راتوں کو دیر تک جاگ کر ان لوگوں کو بھی پڑھانا ہوتا تھا جو فائلز تک کے لئے بوریہ بستر سمیٹ کر اسی کے گھر شفٹ ہو گئے تھے

..

امتحان کا جن واپس بوتل میں بند ہوا تو کچھ سکون نصیب ہوا جیسے سر سے بھاری دیوار ہٹ گئی ہو جس کے گرنے کے پل پل خدشہ رہتا ہو

پورا مہینہ سر جھاڑ منہ پھاڑ پھرنے والے پھر سے اپنی پرانی روٹین میں لوٹ آئے تھے..

جامعہ میں فیئرویل پارٹی کی تیاریاں عروج پر تھی ہر کوئی ہی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا نظر آ رہا تھا اس کے لئے مختلف گروپس میں بڑے سٹوڈنٹس نے ہفتہ بھر پہلے سے ہی تیاری شروع کر دی تھی کوئی ڈرامے میں پرفارم کر رہا تھا کچھ ہینڈ مینڈ کرافٹ پر کام کر رہے تھے اس کے علاوہ پچاس سے ساٹھ سٹوڈنٹس نے فلیش موب بھی تیار کر رکھا تھا سب سے زیادہ محنت بھی اسی پر لگی تھی کیوں بیس گانوں پر ایک جیسے سٹیپس پرفارم کرنا کوئی آسان کام تو نہ تھا..

حیدر نے بھی ایک پلے لکھا تھا مشہور مغل اعظم اکبر پر جس کا رول وہ خود ہی کر رہا تھا سلیم کا رول اس نے اشعر کو دیا تھا اور انار کلی کا وقار کو.. اس پلے میں اس نے کسی لڑکی کو نہیں لیا تھا ہر کسی کا رول آل ٹو آل سب لڑکے ہی کر رہے تھے اس کی تیاری میں انھیں پورا ڈیڑھ ہفتہ لگا تھا..

حادث اور تیمور کیرے سنبھالے کچھ نہ کچھ شوٹ کرتے پھر رہے تھے فیئرویل پارٹی کے لئے انہوں نے ایک چھوٹی سی پندرہ سے بیس منٹ کی ڈاکیومنٹری بھی بنانی تھی جس کی شوٹنگ کا سارا کام وہ دونوں ہی سنبھالے ہوئے تھے

پروفیسرز و سٹوڈنٹس کے اظہار خیال اور پلے کے ڈائریکٹر و ایکٹرز وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے سے انٹرویوز بھی جس میں شامل تھے..

بلاخرہ دن بھی آن پہنچا جس کے لیے سب نے اپنی جان لگا دی تھی وہ دن یونی میں ایک افراتفری لے کر آیا تھا ہر کوئی ہی پر جوش تھا

ان میں صرف ایک ریاض تھا جو پر سکون سا گراؤنڈ میں ایک طرف کرسی ڈالے بیٹھا تھا..

لاکھ منت سماجت کرنے کے باوجود بھی اس نے کسی کام میں حصہ لینے سے صاف انکار کر دیا تھا

نتیجاً سب کے چہروں پر گھبراہٹ واضح تھی اور وہ مطمئن تھا کسی چیز کوئی ٹینشن نہ تھی..
جبھی مناہل اور زرنور اسے ڈھونڈتے ہوئے وہاں پہنچی تھی

"ریاض... ریاض.. بات سنو بہت ضروری کام ہے تم سے...!!!"

ان کے سانس پھولے ہوئے تھے..

حیدر نے ان کو بھی اپنے ساتھ خوار کر رکھا تھا

کوئی نہ کوئی کام وہ ان کے ذمہ لگا ہی دیتا تھا..

"حکم کرو میری بھابھیوں...!!!"

وہ شوخ انداز میں بولا..

دونوں ہاتھ بھی سر کی پشت پر باندھے تکیہ سا بنا رکھا تھا

"تمہیں ابھی اور اسی وقت انار کلی بننا ہوگا...!!!"

انہوں نے کوئی بھی لگی لیٹی رکھے بغیر کہا تھا..

"وہاٹ...!!!"

وہ حیرت سے سیدھے ہوتے چیخ پڑا تھا..

"میں انار کلی بنو گا؟ دماغ تو نہیں خراب ہو گیا تم لوگو کا؟

"مجبوری ہے دیور جی.. ہماری انار کلی نے عین وقت پر دھوکہ دے دیا.. وقار نے آنے سے صاف منع کر

دیا کیوں کے ایک دفعہ تیمور نے اس کی جم کے پٹائی کی تھی جس کا اس نے بدلہ نکالا...!!!"

ان دونوں کو کافی غصہ تھا اس پر کیوں کے اس کی وجہ سے اتنے دنوں کی محنت پر پانی پھرنے والا تھا

..

"میں ریاض ہوں یار.. رضیہ نہیں.. کیسے بن جاؤں انار کلی؟.. اور مجھے تو ڈانگوں سٹوری سینز وغیرہ مجھے کچھ نہیں معلوم...!!!"

وہ زچ ہو گیا تھا..

"اس کی فکر تم مت کرو اشعر اور حیدر دیکھ لیں گے تم بس اسٹیج پر کھڑے ہو جانا...!!!"

"بلکل نہیں.. میں کوئی نہیں بن رہا انار کلی...!!!"

"ہیو یہ ایسے نہیں مانے گا.. مجھے اٹھا کر ہی لے جانا پڑے گا اپنی بہو کو...!!!"

جبھی ان دونوں کو پیچھے ہٹاتے ہوئے زرق برق لباس پہنے مغل اعظم بے ہاتھ میں تلوار لہراتے ہوئے حیدر اس کی طرف بڑھا تھا..

"ریاض نے تو اس کو اپنی جانب آتے دیکھ بوکھلاہٹ میں دوڑ لگا دی تھی..

ان دونوں نے پوری یونی گھوم لی تھی سب نے ہی مزے لے کر یہ تماشا دیکھا تھا کچھ نے موبائل میں بھی محفوظ کر لیا تھا

تلوار لہراتے اکبر بادشاہ انار کلی کے پیچھے پیچھے بھاگ رہے تھے کے بس آج ہی اس خود سر کنیز کا نکاح اپنے شہزادے سے پڑھوانا ہے..

بڑے سے اسٹیج پر دربار سج چکا تھا اونچی سی سچی ہوئی کرسی پر لباس پھیلائے شان و تمکنت سے گردن

اکڑائے بادشاہ اکبر (حیدر) بیٹھے تھے شہزادہ سلیم بھی (اشعر) مغرور انداز اپنائے اس کے برابر میں براجمان

تھا ان کے پیچھ دو غلام بڑے سے پنکھے آہستہ آہستہ جھل رہے تھے اس کے سامنے تین چار وزیر بھی قربانی کے بکرے کی طرح سجے نیچے ریشم کی چادر بچھے گدوں پر گاؤں تکیوں سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے

"آج ہم بہت خوش ہیں...!!!"

بادشاہ اکبر کی بھاری آواز دربار میں گونجی ..

"کیوں مہاراج؟.. آپ کا جیتو پاکستان میں دس تولہ سونا نکل آیا ہے؟...!!!"

وزیر شاہ ویز نے انتہائی شائستگی سے پوچھا..

"نہیں مند بدھی.. اگر ایسا ہوتا تو ہم یہاں "کانٹالگا" والا ناچ کر رہے ہوتے...!!!"

"ابا حضور.. پھر کیا ایسی خوشی آپ کو ملی ہے جو "کانٹالگا والا ڈانس" کرنے سے روک رہی ہے..؟!!!"

سلیم نے گردن موڑ کر استفسار کیا..

"یہ خوشی تم سے منصوب ہے نقلی شہزادے....!!!"

"اہم اہم...!!!"

سلیم کے کھنکھارنے پر اس نے جلدی سے تصحیح کی..

"میرا مطلب ہے شہزادے سلیم...!!!"

"کیا آپ اپنا تخت شہزادے کے حوالے کر رہے ہیں حضور؟...!!!"

وزراؤں نے پوچھا..

"نہیں میرے وزیروں.. ہم نے سلطنت کوفتہ کی شہزادی "روح افزاء" سے اپنے شہزادے کا رشتہ طے کر دیا ہے.. جلد ہی ہم ان دونوں کو گھول کر پی جائیں گے.. ہمارا مطلب ہے کہ شادی کر دیں گے..!!"

سلیم کے سستے ایکسپریشن..
وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا..

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ابا حضور.. ہم روح افزاء سے شادی ہرگز نہیں کریں گے..!!"
وہ سخت لہجے میں بولا..

"تمہاری شادی روح افزاء سے ہی ہوگی سلیم.. اور خبردار جو تم نے کسی بد چلن "نورس یا جام شیریں" کا نام لیا تو..!!"

"سرکار.. اگر سلطنت کوفتہ میں کوئی شاہی کڑا ہی ٹائپ خاتون ہوں تو ہماری بات بھی چلائیے..!!"
بوڑھے وزیر شاہ ویز نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے کہا..

"اوقات میں رہو پاپی بڑھے.. اس پر اپنی رال مت ٹپکاؤں.. کیوں کہ ہم اس پر اپنی نیت خراب کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں.. اور بہت جلد اس کام سے فارغ ہو کر ہم کڑا ہی سے بیاہ چائیں گے..!!"

"سرکار آپ کی اور شہزادے کی شادی کیا ایک ہی دن ہوگی؟..!!"
"نہیں.. پہلے شہزادے اور روح افزاء کی ہوگی اور پھر ہم اپنے ولیمے میں روح افزاء سے ناگن ڈانس کروائیں گے..!!"

شہزادہ سلیم سوچ میں گم تھا کہ کیسے ابا حضور کو اپنے معاشقے کی خبر دے..

"ہماری خوشی کو بڑھایا جائے.. انار کالی کو پیش کیا جائے.. ہمیں اس کے تباہ کن ناچ سے فیض یاب ہونا ہے...!!!"

"سرکار.. انار کالی نہیں انار کلی...!!!"

پنکھا جلتے غلام نے سرگوشی کی..

"نام میں کیا رکھا ہے مند بدھی؟ ہمیں تو ناچ سے مطلب ہے پیش کیا جائے ہماری کنیز کو...!!!"
اکبر کے سائیڈ رخ سے تالی بجا کر حکم دیے پر سائیڈ پر کھڑی دو کنیزیں آداب آداب کرتی جلدی سے پردے کے پیچھے گئیں تمہیں..

بیک اسٹیج وہ تینوں ریاض کو زبردستی پکڑے کھڑے تھے جو بس بھاگنے کے موقع ڈھونڈ رہا تھا..
"دیکھ صرف دو منٹ میں تیری اینٹری ہے.. گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں اشعر اور حیدر سنبھال لیں گے تجھے بس خاموش رہنا ہے...!!!"
موبائل پر وقت دیکھتے حادثہ اسے سمجھا رہا تھا..

"خاموش کیا رہنا ہے؟ وہ کمینہ مجھے ناچنے کے لئے بلا رہا ہے...!!!"
ریاض کے غصے سے کہنے پر زرنور نے جلدی سے ایک نقاب اٹھا کر اس کے چہرے پر باندھ دیا تھا اب صرف اس کی آنکھیں ہی نظر آرہی تھیں..
"تو مسئلہ کیا ہے؟ جا کر بیٹھنا آہستہ سے کھڑے ہونا اور دو چار بار گھوم کر واپس آ جانا تمہیں کون مدد ہو

بالا والا اصلی ڈانس کرنے کے لیے کہ رہا ہے...!!!"

"یار لیکن...!!!"

"کوئی لیکن ویکن نہیں.. اور یہ انار کلی فراک پہنتی تھی شرارہ نہیں...!!"

حارث نے اس کا لہنگا اوپر سے فولڈ کر دیا تھا نیچے اس کی بلیک جینز اور نائیک کے جوتے صاف نظر آ

رہے تھے مناہل نے اسے دوپٹہ اوڑھا کر لمبا سا گھونگٹ نکال دیا تھا

"خود سے مت اٹھانا یہ.. اگر حیدر کہے ہو تو اٹھا لینا...!!"

وہ دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے ساتھ ہدایتیں بھی دے رہی تھی..

اسٹیج کا سرخ بڑا سا پردہ ایک دفعہ پھر سے ہٹا تھا لیکن منظر وہی تھا شاہی کرسیوں پر براجمان اکبر اور

سلیم اور نیچے گدو پر مؤدب انداز میں نیم دراز وزرا..

دفعۃً ایک طرف سے لمبی چوڑی دو کنیزو کے پیچھے انار کلی آتی دکھائی دی جس نے دوپٹے سے بڑا سا گھونگٹ نکال رکھا تھا..

جاں سلیم کی آنکھوں میں چمک در آئی وہیں اکبر کو اسے دیکھ کر مایوسی ہوئی تھی وہ تو کسی اٹھارہ انیس سالہ دوشیزہ کا تصور کر رہا تھا لیکن یہ انار کلی تو شاید کچھ زیادہ ہی خوش خوراک تھی..

"یہ کلی تو کہیں سے نہیں لگ رہی.. البتہ پورا درخت ضرور ہے...!!"

اکبر نے اپنی بات کا خود ہی مزہ لیا تھا..

"کیا کھا کر آئی ہو انار کلی؟ صحت تو ماشاء اللہ ہے تمہاری...!!"

سلطان نے اسے نیچے سے اوپر بغور دیکھتے ہوئے پوچھا..

"گھونگٹ کے اندر تلملاتے ہوئے وہ خاموش رہا تھا..

"کیا اس نے سیمنٹ کھائی ہے؟...!!"

اکبر نے تعجب سے اس کے ساتھ کھڑی کنیز سے پوچھا..

"نہیں سرکار...!!"

علی نے اپنا بڑا سا سر نفی میں ہلایا

"تو پھر یہ جواب کیوں نہیں دے رہی؟...!!"

اکبر برہم ہوا..

"وہ سرکار انار کلی کل شمشان گھاٹ گئی تھی...!!"

"شمشان گھاٹ؟؟ وہ کیوں؟...!!"

اس نے حیرت سے سیدھے ہو کر پوچھا..

"اصل میں اسے چلہ کاٹنا تھا لیکن جانے کیا تنتر منتر پڑھ کر آئی ہے کے خود کی ہی زبان ہی بند ہو گئی

بے چاری کی...!!"

"تم کس لے چلہ کاٹے گئی تھیں انار کلی؟...!!"

اس نے غضبناک انداز میں پوچھا..

"بولو.. دو جواب...!!"

اس کی مسلسل خاموشی پر وہ چلا کر بولا..

ریاض نے دانت پیستے ہوئے علی کو ٹھکا دیا..

جو گرہڑاتے ہوئے سامنے آیا..

"وہ جی .. جاہ پناہ ابھی ہم نے بتایا نہ کہ انار کلی اپنی زبان شمشان گھاٹ ہی چھوڑ آئی ہے .. وہ بول نہیں سکتی ...!!"

"دفع کرو زبان کو اور شمشان گھاٹ کو .. ہمیں کوئی دلچسپی نہیں اس کی آواز سننے میں .. ہمیں بس اس کے ناچ سے مطلب ہے ...!!"

"مند بدھی .. گانا بجاؤ ..!!"

انگوٹھیوں سے بھرے ہاتھ کو کرسی کے ہتھے پر زور سے جھاتے ہوئے اس نے سائیڈ پر گے میوزیشنز کو حکم دیا تھا جو ریشمی لباس اور ٹوپی پہنے مختلف انسٹرومنٹس سنبھالے بیٹھے تھے ..

"کک کون سا گانا بجاؤ انار کلی ؟ ...!!"

انیس نے ٹوپی ٹھیک کرتے دانت نکالے ہوئے ریاض کو دیکھ کر پوچھا ..

"انار کلی تمہاری ماں ہے جو اس سے پوچھ رہے ہو ؟؟ ...!!"

اکبر بری طرح بگڑا تھا ..

"مم معاف کر دیں سرکار .. وہ میں نے سوچا کہ ناچنا جب اسے ہے تو اسی سے پوچھ لیتا ہوں ...!!"

دونوں ہاتھ جوڑے وہ لجاجت سے بولا ..

"سوچنے کا کام تمہارا نہیں پاپی مورخ وہ ہم پر چھوڑ دو .. تم صرف گانا بجاؤ ؟ ...!!"

کک کون سا بجاؤ سرکار ؟ لیلیٰ میں لیلیٰ یا پھر دلبر دلبر ...!!؟؟"

"نہ ہمیں لیلیٰ پسند ہے اور نہ ہی دلبر ..!!"

"تو پھر ؟ ...!!"

"تم بجاؤ.. دیسی پسیتو...!!!"

"ہیں؟ یہ پسیتو کیا ہے جاہ پناہ؟...!!"

ڈھول پر ہاتھ رکھے وہ حیرت سے بولا..

"ابا کا مطلب ہے دیسی پسیتو...!!!"

سلیم نے جلدی سے تصحیح کی تھی..

"لیکن ہمیں وہ نہیں آتا عالی جاہ...!!!"

انیس نے ڈرتے ڈرتے کہا..

"اچھا تو پھر.. دوپگ مار اور گھوم جا بجاؤ...!!!"

خلاف توقع اکبر نے کچھ نہیں کہا..

"ابا جان.. گھوم جا نہیں بھول جا ہے.. بھول جا...!!!"

اس کے کان میں گھس کر سلیم نے کہا تھا..

"تم کیا یہاں گوگلی (گوگل) بن کر بیٹھے ہو جو ہماری غلطیاں نکال رہے ہو؟...!!!"

اس کی جانب رخ کئے وہ غصے سے بولا..

"میری کیا مجال ابا حضور...!!!"

وہ جلدی سے گڑبڑا کر بولا..

"کیا بجاؤں حضور؟ بھول جایا پھر گھوم جا؟...!!!"

انیس نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا..

"ہمارا سر بجا دو.. سارا موڈ خراب کر دیا...!!!"

اس نے بگڑے انداز میں گال تلے ہاتھ کی مٹھی بنا کر رکھی تھی..

ڈھول سینے سے لگائے وہ فوراً ہی پیچھے ہو کر بیٹھا تھا..

"کیا انار کلی کو واپس لے جائیں سرکار؟...!!!"

علی نے عرض کی ..

لیکن جواب سلیم کی طرف سے آیا..

"ٹھہرو ابھی.."

"ہمیں آپ سے کچھ بات کرنی ہے ابا حضور...!!!"

علی سے کہنے کے بعد اس نے حیدر کو مخاطب کیا..

"کرو بکواس...!!!"

اس کا موڈ بدستور خراب تھا..

"ہمیں انار کلی سے شادی کرنی ہے...!!!"

وہ کوئی بم تھا جو وہاں بیٹھے سب وزراؤ اور کنیزوں پر پھٹا تھا اپنی اپنی جگہ سب اچھل گئے تھے.. اور اچھلا

تو اکبر بھی تھا لیکن دوسرے ہی لمحے اس نے رکھ کر تمپڑ اس کی گدی پر مارا تھا..

"منع بھی کیا ہے تمہیں مت بیٹھا کرو دربار میں نشہ کر کے.. لیکن تم نے تو جیسے ضد ہی پکڑ لی ہے ہماری

ناک کٹوانے کی...!!!"

اتنے بھاری ہاتھ کا تمپڑ کھانے کے بعد وہ بلبلا اٹھا تھا..

"ہم اچھے ہوش و حواس میں ہیں ابا.. کوئی نشہ نہیں کیا ہوا ہم نے...!!"

وہ ناراضگی سے بولا تھا..

باقی سب سانس روکے ان کی گفتگو ملاحظہ کر رہے تھے اور ریاض کا دل کا کر رہا تھا ابھی سب چھوڑ چھاڑ وہاں سے بھاگ لے..

آخر کو ہزاروں لوگوں کا مجمعہ اسٹیج سے نیچے بیٹھے ان کا ڈرامے سے لطف اندوز ہو رہے تھے..

"نشہ نہیں کیا تو پھر انار کلی کا نام کیسے نکلا تمہارے منہ سے؟ کیا تم نے آنکھیں کھول کر دیکھا نہیں کبھی اسے؟ وہ کنیز ہے.. کنیز اور بہت لمبی چوڑی.. ہماری سات پشتو میں کبھی اتنی بھاری جسامت کی ملکہ نہیں گزری...!!"

"ہم اس کا وزن کم کروادیں گے ابا...!!"

وہ سمنایا...!!

"کوئی ضرورت نہیں.. ہم کسی صورت اسے اپنی بہو نہ بنائیں گے.. اور تم انار کلی.. کیا اسی کے شمشان گھاٹ گئیں تھی تاکہ جنید بنگالی سے کہہ کر ہمارے بیٹے پر کالا جادو کروا سکو؟.. ہم تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے.. غلاموں.. لے جاؤ اس بد بخت کنیز کو اور لے جا کر چھت پر چنوا دو...!!"

"سرکار اگر یہ موٹی.. چھت توڑ کر کسی پر گر گئی اور اس کا دہانت ہو گیا تو؟...!!"

"اوہ.. یہ تو ہم نے سوچا ہی نہیں.. کافی پیسے کی بات کئے ہو بدھی مان...!!"

اکبر کے کہنے پر شاہ ویز نے فوراً ہی گردن اکڑائی تھی..

"ایسا کرو.. اس گستاخ کو اس پلر میں چنوا دو.. ہمارا شہزادہ اسے پکڑ کر روز جھولا جھولے کرے گا...!!"

اس نے چھت کو سہارا دئے کھڑے بڑے سے گول پلر کی طرف اشارہ کیا..

"انار کلی ہماری محبت ہے ابا.. ہم آپ کو ایسا ہرگز نہیں کرنے دیں گے...!!"

میان سے تلوار کھینچ کر نکالے ہوئے وہ گستاخی سے کہتے ہوئے جھٹکے سے اٹھا تھا لیکن اکبر اسی سکون سے بیٹھا رہا..

"تو تم اس کنیز سے شادی کرنا چاہتے ہو؟...!!"

"ہاں...!!"

سینے پر ہاتھ رکھے اس نے مضبوط لہجے میں کہا ساتھ ہی مڑ کر انار کلی کو دیکھا تھا جیسے تسلی دلائی ہو..

اور وہ تو بھاگنے کے چکروں میں تھا لیکن علی اور میر نے اسے دونوں طرف سے پکڑ رکھا تھا..

"شرم تو تم بچ کھائے ہو سلیم.. کیسے بے شرمی سے ہمارے سامنے بار بار اس کا نام لے رہے ہو...!!"

اکبر نے گرج دار انداز میں گھور کر کہا..

"جب پیار کیا تو ڈرنا کیا ابا؟...!!"

سلیم نے جس بے خوفی سے ڈانٹوگ مارا تھا اتنی ہی زور سے ایک تھپڑ اور پڑا تھا اسے اکبر سے..

"روح افزاء کا کیا ہوگا گستاخ شہزادے؟ جسے ہم نے تمہاری آس دلائی ہے؟...!!"

"اسے گھول کر پی جائیں ابا حضور.. ہمیں روح افزاء نہیں صرف انار کلی چاہیے...!!"

گدّی سہلاتے اس نے ٹھوس انداز میں کہا..

"غلاموں...!!"

اس نے تالی بجا کر پاٹ دار آواز میں زور سے کہا..

"اس بے شرم شہزادے کو بھی انار کلی کے ساتھ پلر میں قید کر دو...!!"

"یہ یہ.. کیا کہہ رہے ہیں آپ ابا حضور؟؟!!"

وہ بوکھلا اٹھا..

"تمہارے لئے یہی ٹھیک ہے.. نہ تمہیں اپنے باپ کی فکر ہے اور نہ اس کی دی گئی زبان کی...!!"

"تمہارے سامنے دو راستے ہیں یا تو انار کلی کے ساتھ اس پلر میں قید ہو جاؤ یا پھر روح افزاء سے بیاہ کر لو

...!!"

وہ شش پنج میں پڑ گیا تھا پھر تھوڑا سا انار کلی کے پاس آکر رکا..

"ہمیں معاف کرنا انار کلی.. ہم روح افزاء سے شادی کر رہے ہیں کیوں کے ہم تمہیں ایسے مرنے نہیں

دے سکتے.. ہمیں تم سے بہت انسیت ہے.. اگر تم پلر میں چلی گئیں تو ہم تو...!!"

"اسے چپ کرواؤ کوئی...!!"

اکبر نے بے زاری سے اسے ٹوکا تھا

"ہمیں اپنی محبت کا یقین تو دلانے دیں ابا...!!"

وہ شکوہ کنناہ انداز میں گویا ہوا..

"ضرورت نہیں اس کی.. اور اب دفع ہو جاؤ یہاں سے.. کیوں کے ہم آخری بار انار کلی کو ناپختہ ہوئے

دیکھنا چاہتے ہیں...!!"

وہ بھاری دل لئے ایک الوداعی نگاہ اس پر ڈالے ہوئے وہاں سے چلا گیا تھا..

"بجاؤ گانا...!!"

اس کے حکم دیے پر اونگھتے ہوئے میوزیشنز فوراً سے ہوش میں آئے تھے ..

"جب پیار کیا تو ڈرنا کیا .. تھا .. تمھیا .. تمھیا .. تھا .."

پیار کیا کوئی چوری نہیں کی .. تھا تھا تھا .."

چھپ چھپ آہیں بھرنا کیا .. تمھیا تمھیا تمھیا .. تھا .. تمھیا .."

ایک کان پر ہاتھ رکھے اس کی تمھیا تمھیا کی رٹ پر بد مزہ ہوتے وہ چیخ اٹھا تھا ..

"بند کرو اسے .. یہ کیا تھا تھا تمھیا لگایا ہوا ہے ؟!!"

سس سرکار .. انار کلی تو اسی پر ناچتی ہے ..!!"

انیس نے ایک طرف سے ڈھلکتی ٹوپی پھر سے سر پر جماتے ہوئے ڈرے انداز میں کہا ..

"تم ناچ کیوں نہیں رہیں انار کلی ؟!!"

وہ غضبناک انداز میں اس پر برسا ..

ریاض کا بس نہ چل رہا تھا کے اسے کچا چبا جائے ..

اس نے زور سے میر کے پیٹ میں کہنی ماری ..

یہ سب ان کی کلاس کے ہی تو تھے ..

"ہائے سرکار .. میرا گردہ تو رڈالا اس نے ..!!"

کنیز نے بلند آواز میں دوہائی دی ..

"کنیز ... تمھاری اتنی جرات ؟ ہمارے سامنے ہمارے ہی غلاموں پر تشدد کر رہی ہو ؟ .. سپاہیوں .. لے

کر جاؤ اسے .. اور قید کر دو ..!!"

اس کے حکم دیے پر پیچھے کھڑے پنکھا جھلتے غلام فوراً سے پنکھے پھینک کر آگے آئے تھے..

"ایک سے بڑھ کر ایک بیوقوف ہے ہماری ریاست میں...!!!"

اکبر نے ان دونوں کو گھورا تھا جو انارکلی کو وہاں سے لے جا رہے تھے..

"سرکار... اب کون ناچے گا آپ کے لئے؟...!!!"

انیس کو کچھ زیادہ ہی دکھ تھا اکبر کے لیے..

"ہمارے لئے روح افزاء ناچے گی...!!!"

وہ بغیر افسردہ ہوئے بولا..

"وزیروں.. سلطنت کوفتہ کے بادشاہ کو ہماری طرف سے خط لکھو.. اور انہیں ہماری دعوت کا بتاؤ...!!!"

شاہ ویز نے جلدی سے سائیڈ پر دھرا کاغذ قلم اٹھایا تھا..

"سرکار.. کوئی گیت سناؤ آپ کو؟...!!!"

"ہاں سناؤ...!!!"

چھوٹی سی ٹیبل پر ٹوکری میں سے سیب اٹھا کر دانتوں سے کترتے ہوئے اس نے اجازت دی تھی

"کون سا سناؤ حضور؟...!!!"

اس نے ڈھول سیدھا کرتے ہوئے لجاجت سے پوچھا..

"ایک تو ہم سے یہ نہ پوچھا کرو کہ کون سا بجاؤں کون سا سناؤں... بس گالیا کرو...!!!"

اکبر نے بے زاری سے جواب دیا تھا..

"اچھا سرکار.. تو پھر سنیے..

او حضور رررر... تھا تھا تھا...

"تیرا تیرا سرور... رررر... تھا تھا تھا تھا...!!!"

اکبر نے ہاتھ میں پکڑا ادھ کھایا سیب اسے کھینچ مارا تھا..

جو "ر" اور تھا تھا کا ملاپ کروانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا

"انار کلی سے پہلے اسے دیوار میں چنواؤ...!!!"

غصے سے بولے ہوئے وہ اپنی پوشاک جھٹکتا وہاں سے اٹھا تھا..

دربار برخاست...!!!"

فیئر ویل پارٹی میں بھی پورے ہال کو اس خوبصورتی سے سجایا گیا تھا کہ کسی اسپیشل تقریب کا گمان ہوا

تھا یہاں سے وہاں خوش گپیاں کرتے ہوئے ٹہلتے ہوئے سٹوڈنٹس بے فکری سے گھوم رہے تھے..

بیک ٹوبیک تین اسٹیج پلے ہوئے تھے بزنس ڈیپارٹ کے سٹوڈنٹس یعنی حیدر کی کلاس نے انار کلی اور

سلیم پر کیا تھا اور انجینئرنگ کے فائٹل ائیر کے سٹوڈنٹس نے ہیرا نہجہا پر پرفارم کیا لیکن ابھی ایک پلے

باقی تھا جو بی کام پارٹ ٹو کے سٹوڈنٹس یعنی ان لوگوں کے جو نئیرز نے کرنا تھا..

اور حیدر لاکھ کوشش کے بعد بھی یہ جانے میں کامیاب نہ ہو پایا تھا کہ وہ لوگ آخر کس چیز پر پرفارم

کرنے والے ہیں..

دو ہفتے سے وہ لوگ اتنی رازداری سے پریکٹس کر رہے تھے کہ کوئی چاہنے کے باوجود بھی سن گن نہ لے

پایا تھا.. حیدر کو بس اسی چیز کی بے چینی تھی..

ابھی بھی یونی کا چپا چپا دیکھنے اور ریاض سے مار کھانے کے بعد بوفے اسٹینڈ سے پلیٹ میں دو تین سینڈوچ رکھے وہ حارث اور اشعر کے ساتھ ایک جانب رکھی کرسیوں میں سے ایک پر جا بیٹھا تھا ان کا پلے توقع سے بھی زیادہ پسند کیا گیا تھا حارث ہینڈی کیم میں اشعر کو اپنی بنائی گئی ڈاکیو مینٹری کی ویڈیو دکھا رہا تھا جسے فائل ٹچ تو تیمور نے ہی دینا تھا کیوں کے ایڈیٹنگ کا کام اسے ہی اچھا تھا..

"جونئیرز کا کچھ پتا چلا؟ آخر کرنے کیا والے ہیں وہ؟!!"

حیدر نے ان دونوں سے پوچھا تھا..

"تو فکر مت.. کتنا ہی اچھا کر لیں وہ لوگ لیکن فرسٹ پرائز تجھے ہی ملنا ہے..!!"

حارث نے اس کے شانے پر تھپکی دیتے ہوئے تسلی دلائی تھی..

"وہ تو مجھے پتا ہے کے فرسٹ پرائز مجھے ہی ملنا ہے لیکن ان کا بھی تو کچھ پتا چلے نہ.. اب ہیرا نہجھا کی پریکٹس تو ہمارے سامنے ہی ہوئی تھی اور اس کا فائل شو بھی دیکھ لیا اسی لیے مجھے اس کی ٹینشن نہیں لیکن اب یہ عادل اینڈ ٹیم کی طرف سے وہ مجھے تھوڑا ڈر لگ رہا ہے.. اتنی جویہ لوگ رازداری دکھا رہے ہیں ضرور ہی کچھ اسپیشل ہوگا..!!"

اس کا انداز تشویش زدہ تھا اور وہ سہی کہ رہا تھا اسے واقعی میں ان کی طرف سے ٹینشن تھی..

عادل اینڈ ٹیم میں اسے ملا کر کل چھ بندے تھے..

اب دیکھنا یہ تھا کے حیدر سے اچھا کام یہ لوگ کر سکتے ہیں یا نہیں..

ایک عجیب سی بے چینی نے اس کے گرد گھیرا سا کیا ہوا تھا جس کی وجہ بھی وہ اچھے سے جانتی تھی

ریاض چوہدری..!!!"

ہاں وہی تو تھا جو اس کے ذہن و دل پر قابض ہوا جا رہا تھا.. وہ جتنا اسے اپنی سوچوں سے جھٹکنے کی کوشش کرتی اس کا خیال اتنی ہی شدت سے اس پر حاوی ہوتا تھا..

وہ اس کے سامنے نہیں تھا لیکن ایسا لگتا تھا کہ جیسے اس کی گہری براؤن آنکھیں اسے ہی دیکھ رہی ہوں اسی کے چہرے کا طواف کر رہی ہوں..

فاریہ کے جھنجھلاہٹ کا باعث اس کی پراسرار سی خاموشی تھی..

وہ کچھ کہتا ہی تو نہیں تھا.. لیکن اس کی آنکھیں..

کچھ نہ کہتے ہوئے بھی بہت سی کہانیاں سنادیتی تھیں..

وہ ڈر جاتی تھی اس کی بھید بھری آنکھوں کی چمک سے..

دل کو عجب سادھڑکا لگا رہتا تھا کہ یہ انسان کچھ نہ کچھ غلط ضرور کرے گا..

اس کی خاموشی ایسے ہی نہیں ہے کسی بہت بڑے طوفان کا پیش خیمہ لگتی تھی..

اور جس دن اس نے اپنی چپ توڑی...!!"

اس نے دہل کر اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا اس سے آگے وہ سوچ نہ پاتی تھی..

ساری زندگی اس نے پاکستان سے باہر ایک آزاد ملک کے ماحول میں زندگی گزاری تھی..

اپنے لے ریاض کی بدلتی نظر وہ پہلی ملاقات میں ہی پہچان گئی تھی جب...!!"

چار ماہ پہلے..

اشعر اور لائٹہ کی مہندی کی رات...!!"

گرین اور یلو امتراج کا لہنگا پہنے بڑا سانیٹ کا دوپٹہ سلیقے سے شانو پر پھیلائے ہاتھوں میں کانچ کی میچنگ چوٹیاں چڑھاتے ہوئے وہ کوریڈور سے گزر رہی تھی تقریب کی ارتجمنٹ لان میں کی گئی تھی ..

لیکن ایک تو اسے اونچی ہیل پہنے کا پیلے کوئی تجربہ نہیں تھا جانے کیسے لہنگا اسکے پیروں میں الجھا تھا وہ بوکھلا کر گرنے ہی لگی تھی کے عین اسی وقت اشعر کے کمرے سے گفٹس کے باکسز لے نکلتے ریاض کی نگاہ اس پر پڑی تھی جلدی سے ڈبے ایک طرف اچھال کر وہ اس کی جانب بڑھا تھا لیکن اسے سنبھالنے سنبھالنے خود بھی گر پڑا تھا ..

فاریہ کی چوٹیاں ساری یہاں وہاں بکھر گئیں تھیں آدھی تو ویلے ہی ٹوٹ گئیں تھیں .. وہ کاجل سے لبریز آنکھیں تحیر سے پھیلائے اسے دیکھ رہی تھی جو یک ٹک اس کی آنکھوں میں ہی دیکھے جا رہا تھا ..

مہندی سے سجے اس کے دونوں ہاتھ ریاض کے سینے پر دھرے تھے .. جن کی نرماسٹ وہ اپنے دل میں اترتی صاف محسوس کر سکتا تھا ..

اس کے لئے تو جیسے وقت ہی رک سا گیا تھا ..

ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں اس نے گرنے کی وجہ سے فاریہ کے چہرے پر آئی لٹھوں کو پیچھے کیا تھا ..

وہ تو حیرت زدہ ہی رہ گئی تھی اس کی اس قدر بے بے باکی پر .. صد شکر کے اس وقت سب لان میں تھے وہاں کوئی نہ تھا لیکن اگر کوئی انھیں اس حالت میں دیکھ لیتا تو؟ ..

اسے شرم سے جھرجھری آگئی تھی ڈوب مرنے کا مقام تھا اس کے لئے تو ..

"پیچھے ہٹو...!!"

اس کے سینے پر دباؤ ڈالے ہوئے وہ اسے خود سے دور کرنے کی کوشش میں دبی آواز میں غرا کر بولی تھی

..

ریاض کا تو جیسے سکتہ ٹوٹا تھا.. جھٹکے سے وہ حال کی دنیا میں واپس آیا اور جب فاریہ کے سرخ چہرے پر نظر کی تو شرمندہ سا وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا اسے سہارا دیئے کے لئے ہاتھ بھی بڑھایا تھا جسے نظر انداز کرتی وہ خود ہی لہنگا سنبھالتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی..

ریاض اس سے سوری کہنا چاہتا تھا لیکن وہ تو کچھ کہے سنے بغیر ہی تیکھی نظروں سے اسے گھورتی جلدی سے وہاں سے چلی گئی تھی ریاض کو لگا تھا جیسے ساری روشنیاں ہی ماند پڑ گئی ہو اس نے بے ساختہ خود کو اپنی اس حرکت پر کوسا تھا..

لیکن یہ بھی سچ تھا کہ وہ خالی جسم لئے وہاں کھڑا رہ گیا تھا وہ حیران تھا اپنے دل کی بغاوت پر..

"اشعر کی بہن؟؟...!!!"

اس نے چونک کر اس راستے کو دیکھا جہاں سے وہ گئی تھی..

"نہیں.. نہیں!!"

وہ سر تھام کر رہ گیا تھا..

"یار چارج گئے ہیں تم لوگ ابھی تک ہال میں نہیں گئے؟ ان کا شو بس شروع ہی ہونے والا ہوگا...!!"

حیدر نے ان سب کو آرام دہ انداز میں وہیں گراؤنڈ میں کرسیوں پر بٹھے دیکھ کہا تھا..

اسے کچھ زیادہ ہی جلدی تھی ان کا شوق دیکھنے کی ..

"بیٹھ جا...!!"

تیمور نے ایک کرسی اس کی طرف بڑھائی تھی ..

"لیکن...!!"

اسے کچھ کہنا چاہا تھا ..

"بیٹھ جا بھائی .. ان کا شو یہیں ہونے والا ہے ..!!"

حارث کے لاپرواہی سے کہنے پر وہ حیران سا کرسی پر بیٹھا تھا اور ایک نظر گراؤنڈ میں مزے سے گھومتے ان سٹوڈنٹس کو دیکھا ..

"یہاں؟؟؟...!!"

اس نے کنفرم کرنے کے لئے ایک دفعہ اور پوچھا تھا ..

اشعر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے چپس کا پیکٹ اس کی جانب بڑھایا تھا ..

جسے اس نے تھام تو لیا تھا لیکن اب ایک نئی بے چینی ہونے لگی تھی کہ اتنے رش میں وہ کیسے پر فارم کریں گے ..؟؟

ہاتھ سے پنکھا جھلتے وہ بے زاری سے یہاں وہاں دیکھ رہا تھا جیسی احمد اس کے برابر میں آ بیٹھا تھا پروفیسر ہونے کی وجہ سے بلیک کلر کے کوٹ پینٹ میں ملبوس تھا لیکن کوٹ کے بٹن کھول رکھے تھے گرے

آنکھوں کو بھی ڈارک گلاسز سے چھپا رکھا تھا ..

ٹانگ پر ٹانگ رکھے کہنی کرسی کے ہتھ پر ٹکائے ہاتھ کی مٹھی سی بنا کر گال تلے رکھی ہوئی تھی گا ہے
بگا ہے کلائی پر بندھی گھڑی پر بھی نگاہ ڈال لیتا تھا..

وہ مغرور نہیں تھا لیکن اسے پہلی دفعہ دیکھنے والے سب یہی رائے اس کے بارے میں قائم کرتے تھے
..

"برو.. تو پروفیسرز کے ساتھ کیوں نہیں بیٹھا؟!!..!"

حیدر نے اس کی جانب جھک کر رازداری سے پوچھا تھا.. کیوں کے اصولاً تو اسے وہیں بیٹھنا چاہیے تھا..

"عادل نے ریکویسٹ کی تھی مجھ سے.. کے میں تم لوگوں کے ساتھ بیٹھوں.. ڈیٹس وائے..!!..!"

اس نے ہلکے سے شانے اچکائے تھے..

تب حیدر نے دیکھا تھا وہ سب واقعی میں ایک لائن میں ہی بیٹھے تھے..

"اف.. کیا کرنے والا ہے یہ عادل؟!!..!"

اس پر پھر بے چینی سوار ہو گئی

جبھی ایک طرف بڑی سی میز پر اتنی دیر سے تین چار رکھے ایکو میں سے بچتے گانے رک گئے تھے..

"فریزر..!!..!"

آواز گونجی تھی..

وہاں چلتے پھرتے سینکڑوں سٹوڈنٹس جیسے فریزر ہو گئے تھے..

جو جاں تھا وہیں تمہم گیا..

"مطلب کے یہ سب؟!!..!"

انہوں نے ابھی اتنا ہی سوچا تھا کہ سامنے سٹیئرس پر بیٹھے گروپ میں سے ایک لڑکا اٹھا تھا.. سب کی نظریں اس پر اٹھی تھیں جو دو دو سٹیئرس پھلانگ کر نیچے اترتا تھا اور پاس ہی فریز ہوئے کسی لڑکے کو بلاوجہ تھپڑ رسید کر کے اس سے سن گلاسز چھین کر آنکھوں پر لگا چکا تھا..

"ایم این اے کا بیٹا.. حمزہ حیدر علی ہوں میں...!!!"

ایکو میں سے بجتی تیز آواز پر وہ سب حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے..

"مجھ سے پنگا کیا تو اسی وقت جیل کے اندر پٹخ سکتا ہوں...!"

دونوں ہاتھ جینز کی جیبوں میں اڑسے گردن اکڑائے وہ سر اونچا کئے کھڑا تھا..

وہ عادل کے گروپ کا ہی لڑکا تھا جو اس وقت غالباً حیدر بنا ہوا تھا..

ہزاروں لوگوں سے بھرا جامعہ کا گراؤنڈ سیٹیوں اور تالیوں سے گونج اٹھا تھا..

دفعتاً اس نے دونوں ہاتھ سر کے اوپر لے جا کر شکریہ کے سے انداز میں جوڑے تھے پھر چٹکی بجائی تھی

جس سے فریز ہوئے سٹوڈنٹس ہوش میں آکر پھر سے موو کرنے لگے تھے سیٹی پر دھن بجاتے اچھلتا

کھودتا دوبارہ سا سیرھیاں چڑھ گیا تھا..

جونیر حیدر...!!!"

تیمور نے ہنستے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ مارا تھا جو شاک سے نکلنے کے بعد سر نفی میں ہلائے ہنس

دیا تھا..

"کیا میں ایسے کرتا ہوں؟...!!!"

وہ مصنوعی ناراضگی سے ان سے پوچھنے لگا تھا..

"بلکل...!!!"

وہ یک زبان بولے تھے..

اتنے میں پھر سے ایکو میں تیز میوزک بجاتا تھا..

سب کی نظریں مین گیٹ کی جانب اٹھی تھیں جہاں دھواں دھواں سا ہو رہا تھا کچھ ٹھیک سے دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن اچانک ہی ایک ہیوی بائیک دھویں کو چیرتی تیزی سے اس طرف آتی دکھائی دی.. لکھا تھا جسکا مطلب صاف "RC بائیک سوار نے ہیلٹ پہن رکھا تھا لیکن بائیک کے آگے ہی بڑا سا" تھا..

ریاض چوہدری..

"لے تو بھی آگیا...!!!"

اشعر نے ہنستے ہوئے اسے کہا تھا..

لیکن اس بائیک سوار کے پیچھے بیٹھے پر جوش انداز میں دونوں ہاتھ اٹھائے حاضرین محفل کے شور کا جواب دیتے وہ لڑکا..

حیدر؟!!... پھر سے؟!!..."

یہ اتنی جلدی وہاں کیسے پہنچا...!!"

وہ سب حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے...

اپنا ہیلٹ ہٹا کر وہ گردن اکڑائے سٹائل سے بائیک سے نیچے اترتا تھا..

لیکن ایک جانب سے لڑکیوں کے ٹولے کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ وہ گھبراتے ہوئے وہاں سے بھاگا تھا..

سب جانے تھے اس کی گرلز الرجک عادت کو..

ان کا رش کچھ ہٹا تو سامنے کا منظر بالکل صاف تھا کوئی بھی نہیں تھا صرف ایک شخص کے جو بلیک جینز اور ہڈی والی شرٹ پہنے ہڈ سر پر گرائے سیڑھیوں پر ایک پیر کھڑا کیے دوسرا لٹائے پراسرار انداز میں بیٹھا تھا..

دلربا.. مانا ہے قاتل تیری ادا..

لاکھوں ہیں تجھ پے فدا..

یوں نہ ہم سے نظریں چرانا..

"میں دیوانہ.. ہوں میں دیوانہ..

ایسے جانے نہ دوں گا جانا..!!"

جھٹکے سے ہڈ اٹھا کر کھڑے ہوتے ہوئے اس نے ایک آنکھ دبائی تھی

"کون ہوں میں؟..!!"

ایک ہاتھ کان کے پاس رکھے اس نے چیخ کر کہا

"ارمان.. احمد... خانزادہ ہ ہ ہ ہ ہ...!!!"

سب کی یک زبان چنگھاڑی ہوئی آواز گونجی..

شرارتی انداز میں سب کی گردنیں احمد کی جانب مڑی تھیں.. جو مسکراہٹ دبانے کی کوشش کر رہا تھا..

..اپنے پیچھے ایک طرف اشارے کرتے وہ سائیڈ پر ہو گیا تھا جہاں سے غصے میں بھری دو لڑکیاں آتی دکھا

ٹی دی تھی..

اور ان کے پیچھے فدا انداز میں گرتے پڑتے آتے اشعر اور حارث کے کاپی ..
کچھ تو بتا ارے کچھ تو بتا ..
فون کا نمبر گھر کا پتا ...

ان کی حرکتوں پر ایکو بھی ساتھ ساتھ زور و شور مچ رہا تھا ..
مناہل اور لائبہ کے منہ حیرت سے کھلے تھے .. سب کے ہونٹ گرنے پر انہوں نے چہرے ہی چھپا لئے
تھے لیکن اشعر اور حارث نے ایسی کوئی کوشش نہیں کی تھی دانت نکالے ڈھٹائی سے ہنستے رہے تھے
...

ہے اپنا دل تو آوارہ ...
نہ جانے کس پے آئے گا ..
کانوں میں ہینڈز فری لگائے وہ مگن سا چلتا جا رہا تھا ایک جگہ چونک کر رکا ..
کیوں کے سامنے ہی دو لڑکے کھڑے کسی بات پر جھگڑ رہے تھے ..
"اب تیری باری ہے .. بے غیرتاں ..!!"

حیدر نے تیمور کی جانب جھک کر شرارت سے کہا تھا ..
ایک کان سے ہینڈز فری کھینچ کر نکالے ہوئے وہ ان پر پل پڑا تھا ..
"کیا ہوا؟؟ ... ارے کیا ہوا بھائی کیوں مار رہا ہے اسے؟!!"
زور زور سے کلمے مارتے ہوئے وہ ساتھ ہی چیخ کر دوسرے سے وجہ بھی پوچھ رہا تھا ..

"اے میں نے اس کا برگر گرایا ہے ...!!"

وہ سرعت سے اپنے ساتھی تیمور سے بولا جو بنا بلائے نہ صرف اس کی مدد کو آیا تھا اوپر سے بات جانے بغیر اس کا ساتھ بھی دے رہا..

"اوہ.. مطلب میں غلط بندے کی سائیڈ لے رہا تھا اتنی دیر سے..!!!"
اس نے سر پر ہاتھ مارا دوسرے ہی لمحے وہ آستین چڑھاتا اسے کالر سے پکڑ کر نیچے گرا چکا تھا..
"اوے.... او تیمور..!!!"

سائیڈ پر سے آنی والی زوردار آواز پر سب کو گردنیں گھومی تھیں.. جہاں ایک دفعہ پھر حیدر صاحب کتابیں ہاتھ میں لے موجود تھا..

اسے وہیں گرا چھوڑ کر وہ اس کی جانب بھاگا تھا..

تین لڑکے اب سامنے آرکے تھے جنہوں نے پلے کارڈز ہاتھ میں اونچے کر کے اٹھا رکھے تھے جن پر لکھا تھا
..

A Tribute to

The Kings of KU (Karachi Uni)

The Best Buddies..

وہ سب چپ تھے ایک دم چپ.. دم سادھے سامنے دیکھ رہے تھے.. آج سے پہلے کبھی اتنا اسپیشل فیل نہیں ہوا تھا.. کیا واقعی میں جامعہ میں رونق ہم سے ہے؟..

چھ ہیوی بائیکس ایک ساتھ وہاں آکر رکی تھیں..

آنکھوں پر گے گاگلز اتار کر ایک طرف پھینکے وہ سب ایک لائن میں کھڑے تھے..

تیرے ساتھ جو میرا ساتھ ہے ..

پھر کیا مشکل کی بات ہے ..

پھر دیکھو سہارے ..

دوستوں سے بہاریں ..

اس رشتے کو ہے یہ دعا

دکھ مل کر سنوارے سکھ مل کر گزاریں ..

یار یاروں سے ہونہ جدا ..

چاہیے جتنی دیواریں حوصلہ پھر نہ ہارے ..

یار یاروں سے ہونہ جدا ..

نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ

اس دفعہ ان چاروں کا حیران ہونا بنتا تھا .. وہ لوگ حیران تھے بہت زیاد کیوں کے سامنے موجود ان سب کے کاہیز گرین کلر کا کپڑا سا گلے میں ڈالے ایک ساتھ ایک جیسے سٹیپس پر پر فارم کر رہے تھے اور ایکٹ بھی کون سا ؟ ..

وہ جوان سب نے چودہ اگست کے فنکشن میں کیا تھا ..

سٹیپ بائے سٹیپ .. سیم ایکسپریشن کے ساتھ ..

تیز بچتے ایکو اور سامنے پرفارم کرتے ان سب کو دیکھ کر حیدر ایک ٹرانس سے نکلا تھا جیسے اس کا کنٹرول
اتنا ہی تھا دوسرے ہی لمحے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کے ساتھ شامل ہو چکا تھا.. خوشی سے بے قابو
ہوتے عادل نے ایک گرین بڑا سا دوپٹہ ٹائپ اس کے گلے میں ڈال دیا تھا
سٹیپس تو اسے ابھی بھی ازبر تھے..

کیا ہے من میں کہیں..

دل میں یہ جھانک لے..

رنگ چہرے کے سارے پڑھے..

وہ جو ہر درد کے

سامنے آگئے..

خود کو مشکل کے آگے کرے...

سارے مل کے پکارے..

غم مل کے سدہارے..

اس رشتے کو ہے یہ دعا..

سکھ مل کے گزاریں

دکھ مل کے سدھاریں..

یار یاروں سے ہونہ جدا..

ٹیم کے لڑکے انھیں بھی اپنے ساتھ وہاں کھینچ لائے تھے..

"اس گستاخی کے لئے معافی...!!!"

عادل کی دیکھا دیکھی ان پانچ لڑکوں نے بھی کان شرارت سے کان پکڑ لئے تھے..

"میں نے تو آج آئینہ دیکھا...!!!"

حیدر نے ہنستے ہوئے بے ساختہ اپنے کاپی کو گلے لگایا تھا..

"لیکن میرے لئے بہت مشکل تھا تمہیں کاپی کرنا.. یار اتنی تباہی کیسے مچا لیتے ہو؟...!!!"

"حیدر بننا ہر کسی کے بس کی بات نہیں بیٹا.. اس کے لئے بہت زیادہ کیوٹنس اور ڈھیٹ ہونا چاہیے

...!!!"

اس نے آنکھ مارتے ہوئے اس کا کندھا تھپکا تھا..

"آئی کین انڈر سٹینڈ...!!!"

وہ بھی ہنس پڑا تھا..

گروپ سلفیاں لیتے سب ہمیشہ ایک دوسرے سے رابطہ میں رہنے کے وعدے وعید لے رہے تھے..
اب طالب علمی کا دور گزر چکا تھا کل ڈگری بھی مل جانی تھی سب اپنے اپنے خوابوں کی تعبیر کو پانے
کے سفر پر نکل پڑتے ایسے میں کسے یاد آتا کہ کبھی ہمارا کوئی دوست کوئی غمگسار بھی ہوا کرتا تھا جس
کے ساتھ مل کر ہم کتنے ہی شرارتیں کیا کرتے تھے لڑتے جھگڑتے بھی تھے لیکن پھر مان بھی تو جاتے
تھے..

بھگی آنکھوں اور مسکراتے لبوں کے ساتھ وہ سب نہ چاہتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو الوداع کہہ رہے

تھے..

کچھ تو ایسے بھی تھے جن کی ایک دن بھی ایک دوسرے سے نہ بنی تھی غصہ اتنا آتا تھا کہ اس کی شکل دیکھتے ہی راستہ بدل لیا کرتے تھے لیکن آج کے دن تو وہ بھی سارے شکوے شکایتیں بھلائے ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے فون نمبرز کے تبادلے کر رہے تھے کہ جانے پھر کبھی ملاقات ہو یا نہ ہو...

چار سال کا یہ طویل عرصہ کیسے گزرا پتا ہی نہ چلا ابھی کل ہی کی تو بات لگتی تھی جب ان سب نے بی کام میں ایک ساتھ ایڈمشن لیا تھا کتنے ہی خوبصورت پل، یادیں اس جامعہ سے جڑی تھیں سٹوڈنٹ لائف ہی تو پوری زندگی کا سب سے سنرا دور ہوتا ہے جس میں صرف بے فکری ہوتی ہے مستی ہوتی ہے اور کچھ نہیں..

جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ سٹیپس پر کھڑے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے نیچے گراؤنڈ میں دیکھ رہا تھا جہاں ان کی کتنی ہی یادیں بکھری ہوئیں تھیں..

پروفیسرز کو تنگ کرنا اور سٹوڈنٹس کا جینا حرام کئے رہنا ان کے گروپ کی خاصیت سمجھی جاتی تھی.. اور وہ کونے میں لگا بڑا سادرخت جس کی چھاؤں میں بیٹھ کر انہوں نے کتنی کلاسز بنی تھیں اس درخت کو تو انہوں نے جیسے اپنی ذاتی پروپرٹی سمجھا ہوا تھا کوئی بھولے بھٹکے سے بھی وہاں آ جاتا تھا تو اس کی ایسی درگت بنتی تھی کہ بیچارہ کانوں کو ہاتھ لگاتے وہاں سے بھاگتا تھا..

مٹھے کے لئے حارث تمہم گیا تھا وہ صاف دیکھ سکتا تھا اس درخت کے نیچے وہ احمد کے ساتھ بیٹھا تھا جس کے پیروں پر سر رکھے تیمور سو رہا تھا اسے اچھے سے یاد تھا جب ان سب نے مل اس کا چہرہ خراب کر کے اس پر پانی پھینک کر جگایا تھا اور پھر سیلفز بھی تولی تھیں.. اور پہلے کتنی نیند آتی تھی تیمور کو.. ہر

جگہ ہی سویا ہوا پایا جاتا تھا لیکن پھر یہ عادت اس سے حارث میں ٹرانسفر ہو گئی

کسی نے پشت سے اس کا کندھا تھپکا تھا وہ چونک کر مڑا تھا پیچھے تو کوئی بھی نہ تھا لیکن ..
سرپٹ دوڑنا حیدر اور اس کے پیچھے جان لینے کے درپے بھاگتا تیمور ..

"حادثہ...!!... ادھر.. ادھر دیکھو...!!!"

زر نور کی آواز پر اس نے سائیڈ پر دیکھا تھا جہاں سے وہ اور مناہل باتیں کرتی ہوئی جا رہی تھی لیکن ایک جگہ
وہ رکی تھی کیوں کے حیدر ان کے سامنے آکھڑا ہوا تھا تیز کے دائرے میں رہتے ہوئے نجانے اس نے
کیا کہا تھا اور پھر زمین پر لٹکتا اس کا دوپٹہ اٹھا کر جھاڑ کر اسے تھما کے سیلیوٹ کرتے ہوئے وہ واپس
وہیں آکر بیٹھا جہاں اشعر، ریاض، تیمور کے ساتھ وہ خود بھی تو تھا .. ہاں حادثہ بھی وہیں تھا اور زر نور کے
ہرے سفید کپڑوں پر ہنس رہا تھا کے وہ چودہ اگست کا فلیگ لگ رہی ہے ..

"کیا ہوا؟...!!!"

احمد کی بات پر وہ چونک کر خیالوں سے باہر آیا تھا

یادوں کا بلبہ ہوا میں تحلیل ہو گیا تھا .. اب سامنے کوئی بھی نہ تھا گہری سانس بھرتے ہوئے وہ اس
کی جانب متوجہ ہوا تھا ..

"اداس ہوں .. بہت زیادہ...!!!"

اس کے افسردگی سے کہنے پر احمد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا ..

"خیر ہے .. اب تو ساری زندگی ہی یہاں نہیں گزار سکتے نہ .. کبھی تو یہ دن آنا ہی تھا...!!!"

ان لوگوں کے برعکس احمد کو زیادہ وقت نہیں ہوا تھا وہاں ..

"پھر بھی یار.. یہ بے فکری کے دن بھی کتنی جلدی ختم ہو گئے.. کل کو نوو کیشن ہے.. ڈگری مل جائے گی اس کے بعد شادی پھر آفس، بچے، گھر کی ذمہ داریاں.. جانے پھر کب یوں ساتھ مل بیٹھنا ہوگا...!!"

وہ اداسی سے کھ جا رہا تھا..

احمد کے پاس تسلی دلا سے دیئے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا وہ اچھے سے اس کی فیلنگز سمجھ سکتا تھا..

ایسے موقعوں پر تسلی دلا سے دیئے کے لئے شاید الفاظ بے ہی نہیں..

یہ تو وہ وقت ہوتا ہے جب آزادی کو چھوڑ کر ذمہ داریوں کو مجبوری میں ہی سہی لیکن اپنا ناپڑتا ہے..

تین مہینے بعد...!!"

بلیو جینز اور براؤن ٹی شرٹ پر سیاہ رنگ کا کوٹ پہننے بالوں کو جیل سے سیٹ کئے ایک ہاتھ میں سو فٹ ڈرنک کا کین پکڑے وہ.. "خانزادہ انڈسٹریز" کی شاندار سی بلڈنگ میں داخل ہوا تھا لفٹ کے ذریعے تیسرے فلور پر آتے ہوئے وہ ایک روم کے سامنے آیا تھا اور بغیر ناک کئے کین سے گھونٹ بھرتے سیدھا اندر بڑھا تھا جس کے باہر بیٹھی اس کمرے کے مالک کی سیکریٹری نے بھی کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی..

وہ ضرور اس غیر اخلاقی حرکت پر نوٹس لے کر اسے روک کر باز پرس کرتی اگر اسے جانتی نہ ہوتی تو..

تین مہینے بعد...!!"

بلیو جینز اور براؤن ٹی شرٹ پر سیاہ رنگ کا کوٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کئے ایک ہاتھ میں سوفٹ
ڈرنک کا کین پکڑے وہ .. "خانزادہ انڈسٹریز" کی شاندار سی بلڈنگ میں داخل ہوا تھا لفٹ کے ذریعے
تیسرے فلور پر آتے ہوئے وہ ایک روم کے سامنے آیا تھا اور بغیر ناک کئے کین سے گھونٹ بھرتے
سیدھا اندر بڑھا تھا جس کے باہر بیٹھی اس کمرے کے مالک کی سیکریٹری نے بھی کوئی خاص توجہ نہیں
دی تھی ..

وہ ضرور اس غیر اخلاقی حرکت پر نوٹس لے کر اسے روک کر باز پرس کرتی اگر اسے جانتی نہ ہوتی تو .. سر
جھٹک کر وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی ..
پر تعیش خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کئے اس روم کی
"پاور چیئر پر پیچھے کوٹیک لگائے بیٹھے احمد نے تعجب سے اسے دیکھا تھا ..
"سلام ...!!!"

آدھا سلام کر کے خالی کین کو ڈسٹ بین میں اچھال کر وہ سائیڈ پر پڑے کاؤچ پر جا بیٹھا تھا ..
"خیریت ہے برو؟!!!"

صوفے پر دونوں پیر اوپر کر کے گود میں کشن پر لیپ ٹاپ پر کام کرتے ریاض نے سر اٹھا کر چونک کر
اسے دیکھا تھا ..

"ہاں .. خیریت ہے کیوں؟!!!"

حیدر کو ان کا حیران سمجھ نہیں آیا ..

پوچھا اس نے ریاض سے تھا لیکن جواب احمد کی جانب سے آیا تھا ..

"سو.. خانزادہ انڈسٹریز کے ٹوئٹی پرسنٹ شیئر ہولڈر کو کنٹریکٹ سائن کرنے کے دو ہفتے بعد آفس کو شکل دکھانے کا خیال آ ہی گیا...!!"

دونوں ہاتھوں کو باہم پھنسانے راکنگ چیئر کو ہلکا سا گھماتے ہوئے اس نے نارمل سے انداز میں کہا تھا ..

"اب تو مجھے شرم دلانے کی کوشش مت کرنا کیوں کے تو اچھے سے جانتا ہے میری اور اس کی نہیں بنتی ...!!"

لاپرواہی سے کہتے ہوئے اس نے ٹیبل پر پڑا فون اپنی جانب کھسکایا تھا..

"میری کیا مجال کے تجھے شرم دلاؤں؟ جب کے میں جانتا ہوں کے اگر شرم سے تیرا سامنا ہو جائے تو وہ بھی شرما کر بھاگ جائے...!!"

"تعریف کے لئے شکریہ...!!"

سر جھکا کر کورنش بجالاتے ہوئے اس نے نمبر ڈائل کر کے فون کان سے لگایا تھا جہاں لگے ہی لمحہ رابطہ مل چکا تھا..

"حیات باجی.. زبردست سی ایک کپ چائے بھجوائے ملائی مار کے اور ساتھ میں کچھ سنیکیس بھی...!!"

احمد کی سیکریٹری حیات مصطفیٰ جسے ایک دفعہ حیدر نے "حیات ڈئیر" کہہ دیا تھا جس پر اس نے خاصا برا مناتے ہوئے احمد سے فوری اس کی کمپلین کی تھی اور بعد میں پھر احمد سے جھاڑ کھانے کے بعد نہ

صرف اس نے حیات کو "سسٹر" کہہ کر سوری کہا تھا اب تب سے اسے باجی ہی کہتا آ رہا تھا

"گیارہ بج رہے ہیں حیدر صاحب.. ناشتہ نہیں کیا؟...!!"

احمد نے دو تین فائلیز اٹھا کر ان پر سرسری سی نظر ڈالے ہوئے اس سے پوچھا تھا... جو بے فکری سے پیر جھلاتے موبائل پر جھک چکا تھا..

"وہ تو یہاں آنے میں ہی ہضم ہو گیا..!!"

اسے جیسے اسی جواب کی توقع کی تھی حیدر سے.

"گڈ.. ناشتہ کرنے کے بعد انھیں بھی دیکھ لینا.. اور ایک گھنٹے بعد نشاط اینڈ کمپنی سے جو میٹنگ ہے وہ بھی تجھے ہی کرنی ہے.. اور سب سے امپورٹنٹ چیز.. اگر ڈیل فائل نہ ہوئی تو تیری خیر نہیں...!!"

احمد نے وہ فائلیں اس کی جانب کھسکائی تھیں

اس نے موبائل سے نظریں ہٹا کر ایک ابرو اٹھا کر اسے دیکھا..

"میں کیسے میٹنگ کر سکتا ہوں؟.. میں نے تو کوئی تیاری ہی نہیں کی پریزنٹیشن کی.. نہ مجھے "ا" پتا

ہے نہ "ب" ایسے منہ اٹھا کر میٹنگ کرنے جاؤں گا تو دو جوتے مار کر بھگا دیں گے مجھے..!!"

"ریاض...!!"

احمد نے اسے مخاطب کیا تھا..

"میں نے کل میل کی تھی تجھے.. کیا تو نے چیک کی حیدر؟..!!"

احمد کا اشارہ سمجھتے ہوئے اس نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے اس سے پوچھا..

"نہیں تو...!!"

اس کا جواب برجستہ تھا..

"لیکن اس میٹنگ کا تو تجھے کنٹریکٹ والے دن ہی بتا دیا تھا..!!"

احمد نے اسٹینڈ پر پڑا کوٹ اٹھا کر پہنتے ہوئے اسے یاد دلایا تھا..

اب صحیح معنوں میں اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی تھی.. اچھے سے جانتا تھا کہ احمد کام کے معاملے میں کتنا سخت ہے..

"میٹنگ ہی تو ہے صرف.. میری جگہ ریاض کر لے گا آخر کو وہ بھی تو تھری پرسنٹ پارٹنر ہے اس کمپنی کا...!!"

فون کو ایک طرف رکھے اس نے لجاجت سے کہا تھا..

"مطلب تو نہیں جائے گا میٹنگ کرنے؟...!!!"

سیل فون کوٹ کی جیب میں رکھتے ہوئے اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا..

"نیکسٹ ٹائم پکا چلا جاؤں گا برو.. وہ بھی پوری تیاری کے ساتھ...!!"

اس کے منت بھرے انداز پر احمد اور ریاض نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا..

"چل ٹھیک ہے.. لیکن ہمارے واپس آنے تک آفس کو مانیٹر تو کر سکتا ہے نہ؟...!!"

"ہاں ہاں.. بالکل کر لوں گا تم دونوں ٹینشن فری ہو کر جاؤ.. اور نشاط انکل سے معذرت کر لینا میری

طرف سے اور کہنا کہ میٹنگ کے لئے تو حیدر نے ہی آنا تھا لیکن ضروری کام کی وجہ سے آ نہیں سکا...!!"

اس نے ریلکس انداز میں کاوچ پر نیم دراز ہوتے ہوئے کہا تھا اتنا ہی بہت تھا کہ احمد مان گیا تھا..

"پہلی بات تو یہ کہ "نشاط" کمپنی کے اوپر کی بیٹی کا نام ہے اور دوسری بات یہ کہ اس میٹنگ پر پہلے

بھی مجھے اور احمد کو ہی جانا تھا اور ابھی بھی ہم ہی جا رہے ہیں کیوں کہ تجھے بغیر کسی تیاری کے

میٹنگ پر بھیج کر ہمیں اس کمپنی کا جنازہ نہیں نکالنا تھا...!!"

موبائل پر نمبرز پریس کرتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے لیپ ٹاپ اٹھائے وہ دروازے کی جانب بڑھا تھا..
"ریاض.. قریشیز کی فائل کا کام فائل ہو گیا تو مجھے میل کرنا.. کب سے پینڈنگ میں پڑی ہے ان کے
ساتھ میٹنگ.. اور حیدر.. ہمارے واپس آنے تک یہ کام ختم ہو جانا چاہیے...!!!"
ریاض کو ہدایت دیتے ہوئے اس نے ٹیبل پر پڑی دو تین فائلز کی طرف بھی اشارہ کرتے ہوئے حیدر کو
یاد دہانی کروائی تھی..

جامعہ سے ریزائن دیئے کے بعد اب وہ سارا ٹائم اپنا کمپنی کو دے رہا تھا
عدیل خانزادہ بھی ساری ذمہ داریاں اس پر ڈال کر ریٹائرمنٹ لے چکے تھے..
ریاض کے والد ہاشم و سیم پیشے کے لحاظ سے وکیل تھے ان کے کہنے کے باوجود اس نے وکالت نہیں پڑھی
تھی.. اس لئے جب ڈگری کے بعد بزنس کا مسئلہ ہوا تو اس نے احمد سے مشورہ کیا تھا جس پر اس نے
خود کے ساتھ پارٹنرشپ کی آفر کی تو اس نے خوشدلی سے قبول کر لی تھی اب ایک مہینے سے وہ تیس فیصد
شئیر ہولڈر کی بیس پر اس کے ساتھ کام کر رہا تھا.. یہی حال حیدر کا بھی تھا موروثی سیاست سے بھاگ
کر وہ احمد کے پاس ہی آیا تھا اب وہ بھی پچھلے دو ہفتے سے اس کا بیس فیصد پارٹنر تھا..
اشعر اور حارث نے بھی پارٹنرشپ میں کارز کا شوروم کھول لیا تھا جبکہ تیمور اپنے باپ کے بزنس میں ہی
ان کا ہاتھ بٹا رہا تھا..

کھڑکی سے چھن چھن کر آتی سورج کی روپہلی کرنیں سیدھے اس کے چہرے پر پڑی تھیں کسماتے
ہوئے اس نے بلینکٹ سر تک تان لیا تھا لیکن دوسرے ہی لمحے کسی نے جھٹکے سے اس کے چہرے پر
سے ہٹایا تھا..

"مناہل میڈم.. دس بج رہے ہیں ابھی بھی نہیں اٹھنا کیا؟ بھول گئیں آج مایوں بیٹھنا ہے تم نے
...!!!"

"وہ تو شام کو ہے نہ.. ابھی سونے دو مجھے زر...!!!"

کسلمندی سے کہتے ہوئے اس نے پھر سے بلینکٹ اوڑھنا چاہا تھا لیکن زر نور نے ایسا کرنے نہیں دیا تھا
اس کے پاس سے اٹھا کر صوفے پر رکھ دیا تھا..

"تو تم کیا پھر شام کو ہی اٹھو گی؟.. دیکھو ذرا شادی ہوئی نہیں اور ابھی سے حارث کی عادتیں اپنانے لگی
ہو...!!!"

زر نور کے باتیں سنانے پر جہاں وہ جھینپی تھی وہیں اندر آتی انوشے بھی ہنس دی تھی.. اب تو صرف حارث
کا نام لینے پر ہی اس کے چہرے پر حیا کے رنگ بکھر جاتے تھے..
"اٹھ گئے دلے میاں؟...!!!"

زر نور نے انوشے سے پوچھا تھا..

"حیرت انگیز طور پر نہ صرف اٹھ گئے ہیں بلکہ ڈیکوریشن بھی کروا رہے ہیں...!!!"

انوشے شرارت سے کہہ کر صوفے پر پھیلے شاپنگ بیگز کو اور باکسز کو اٹھا کر سائیڈ پر رکھنے لگی تھی دس
دفعہ صاف کرنے کے بعد بھی جانے کیوں کمرہ بکھرا بکھرا ہی رہتا تھا..
شادی والے گھر میں کتنی ہی صفائی کر لو کم ہی ہوتی ہے..

باہر بھی چہل پہل شروع ہو چکی تھی شاید لاسٹنگ کا کام سٹارٹ ہو چکا تھا..

"اب تو اٹھ جاؤ...!!!"

اسے دوبارہ سے سونے کی تیاری کرتے دیکھ زرنور نے کہا تھا..

"یار بس پانچ منٹ...!!"

اس نے منت بھرے انداز میں کہتے ہوئے تکیہ چہرے پر رکھ لیا تھا۔

وہ پھر سے اٹھانے لگی تھی لیکن انوشے کے اشارہ کرنے پر رک گئی تھی..

حادثہ.. تم کیوں آگے یہاں؟ فوراً باہر جاؤ.. دلہن کے کمرے میں آنے کی کسی کو اجازت نہیں...!!"

انوشے کے پاٹ دار انداز پر کہنے پر مناہل ہڑبڑا کر اٹھی تھی کے حادثہ اس کے کمرے میں کیا لینے آیا

ہے؟ لیکن سامنے حادثہ کے بجائے ان دونوں کی شرارتی مسکراہٹ دیکھنے کو ملی تو جھینپ مٹاتے اس

نے اٹھنے کو ہی ترجیح دی تھی..

ایسے لہرا کے تو روبرو آگئی..

دھڑکنے لے تحاشا تڑپے لگی..

تیر ایسا لگا درد ایسا جگا

چوٹ دل پے وہ کھائی مزہ آگیا..

ایکو کی چنگھاڑتی ہوئی آواز پر ان دونوں کے کان جھنجھاٹھے تھے بے ساختہ کانوں پر ہاتھ رکھے تھے..

مناہل وارڈروب سے کپڑے لے واش روم جا چکی تھی..

اتنے تیز میوزک پر گھر کی دیواریں ہلتی ہوئی محسوس ہو رہیں تھیں.. لیکن یہ تو سائن تھا کے.. ہاں حمزہ

حیدر علی کی تشریف آوری ہو چکی ہے..

گزشتہ ایک مہینہ شادی کی تیاریوں میں ہی نکلتا تھا لیکن ابھی بھی دسوں چیزیں تھیں جو خریدنا باقی تھی زرنور اور انوشے تو ایک ہفتے پہلے ہی وہاں رہنے آگئی تھیں صبح شام مارکیٹوں اور ٹیلر کے ہاں چکر لگا کر اور پھر کپڑوں اور جیولری وغیرہ کو پیک کرنے میں پورا دن کیسے گزرتا تھا پتا بھی نہیں چلتا تھا لائبر اور فاریہ بھی صبح آتی تو کہیں رات کو جا کر واپس جا پاتی تھی تیاریوں میں تو وہ سب ہی گھن چکر بنی ہوئی تھیں ابھی بھی آدمی چیزیں کوئی رہتی تھی لیکن حارث اور مناہل کی امی کے کہنے پر ہی اسے تین دن پہلے ہی مایوں بٹھایا جا رہا تھا کے باقی چیزیں تو بعد میں آتی رہیں گی

کھلتے میلے رنگ کے چوڑی دار پا جامے اور لونگ شرٹ پر شیفون کا بڑا سا دوپٹہ کندھے پر ڈالے وہ فریج میں سے پھولوں کا بڑا سا شا پر نکال رہی تھی جس میں ریاض کو زبردستی بھیج کر پھولوں کے زور تیار کروائے تھے ..

"بیٹے نور بانو.. آج تو سورج مکھی کا پھول لگ رہی ہو...!!"

حیدر کے چھیڑنے پر اس نے زور دار آواز سے فریج کا دروازہ بند کیا تھا ..

"شٹ اپ حیدر...!!"

"اچھا یہ بتاؤ کے ہال کیسا لگ رہا ہے ؟...!!"

حیدر نے اس کی توجہ ہال کی جانب مبذول کروائی تھی جہاں اشعر اور ریاض ابھی بھی فائل ٹچ دے رہے تھے ..

دیواروں پر جانجا لڑیوں کی صورت میں لٹکتے گیندے کے پھول اور لائٹس .. اور ٹھیک سامنے بڑے سے

تخت کو میلے رنگ کے کپڑے سے کوور کئے گیندے کے ہی پھولوں سے سجایا گیا تھا ..

نشست کا انتظام بھی نیچے فرش پر ہی سفید اور سیلے رنگ کی چادر بچھا کر کیا گیا تھا۔۔
تخت کے سامنے رکھی شیشے کی ٹیبل کو بھی پھولوں سے سجایا ہوا تھا۔۔

گو کے فنکشن بس چھوٹا سا ہی گھر میں کرنا تھا جس میں زیادہ مہمانوں کو بھی مدعو نہیں کیا گیا تھا لیکن ان لوگوں نے اس پر بھی کافی محنت کی تھی بڑی خوبصورتی سے ہال کو سجایا تھا۔۔
بے ساختہ اسکے لب ستائش سے واؤ کے انداز میں کھلے تھے۔۔

"بس بس۔۔ تعریف کی ضرورت نہیں۔۔!!"

صرف اس کے انداز پر ہی حیدر نے گردن اکڑالی تھی۔۔
زرور نے اسے دیکھا تھا بے ساختہ اس کے حلیے پر ہنسی تھی۔۔
چند پھولوں کی لڑیاں اس کی گردن مفلر کی صورت میں لپیٹی ہوئی تھیں چہرے اور بالوں پر بھی جا بجا پتیاں چپکی ہوئیں تھیں۔۔

"جا کر اپنا حلیہ ٹھیک کرو۔۔ بالکل بندر لگ رہے ہو۔۔!!"

"مجھے دیکھ کر تمہیں بندر کیوں یاد آ جاتا ہے؟۔۔!!"

منہ بناتے ہوئے وہ ہاتھ سے بال سنوارنے لگا تھا۔۔

"میری غلطی نہیں۔۔ تمہاری حرکتیں ہی اس کی یاد دلادیتی ہیں۔۔!!"

بے نیازی سے کہتے ہوئے وہ پھول ٹرے میں منتقل کئے وہاں سے جا چکی تھی۔۔

"بھلے سے بندر ہوں۔۔ لیکن تم تو جانتی ہی ہوں گی نوربانو کے بندروں کا بھی ایک بادشاہ ہوتا ہے۔"

Themonkeyking

اور وہ کنگ میں ہوں...!!!"

وہ پیچھے سے چلایا تھا..

"

پیلے رنگ کا لباس اور پھولوں کے زیور پہنے ہاتھوں میں سوٹ کے ہم رنگ ڈھیروں چوڑیاں چڑھائے دوپٹے کا گھونگھٹ سائیکالے وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی حارث کی امی نے سب سے پہلے اسے ہلدی لگا کر رسم کا آغاز کیا تھا پھر باقی سب نے بھی اسے ہلدی لگائی تھی..

"ایک منٹ.. ایک منٹ.. کدھر چلے آرہے ہو؟...!!!"

سیڑھیوں سے اوپر آتے دیکھ ان لوگوں کو زرنور اور لائبر نے وہیں روک لیا تھا..

ملک ہاؤس ڈبل سٹوری تھا جہاں اوپر کے پورشن میں حارث کی فیملی رہتی تھی اور نیچے مناہل کی لیکن شادی کی وجہ سے لڑکیوں کے اصرار پر انھیں اوپر شفٹ کر دیا گیا تھا کے نیچے سب مہمانوں کا آنا جانا لگا رہے گا اور ابھی مایوں کا انتظام بھی اوپر ہی کیا گیا تھا..

صبح سے ڈیکوریشن کے کام میں حال سے بے حال ہونے کے بعد ابھی سب نہاد ہو کر فریش سے اوپر آئے تھے تا کہ رسم میں شرکت کر سکیں..

"انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ سب واپس نیچے تشریف لے جائیں.. کیوں کہ یہ فنکشن

خالصتاً لڑکیوں کا ہوتا ہے آپ سب کا یہاں کوئی کام نہیں..!!!"

چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے لائبر نے شرافت سے انھیں دفع ہو جانے کے لئے کہا تھا..

"یہ کیا بات ہوئی؟.. چار گھنٹے لگا کر محنت ہم نے کی صبح سے مارکیٹ کے چکر لگا کر پاگل ہم ہو رہے ہیں کبھی پھول ختم ہو گئے کبھی تھال گم ہونے پر پھر سے لینے جا رہے ہیں اور ہمیں ہی یہاں سے بھگایا جا رہا ہے؟..۔"

سب سے زیادہ موڈ تیمور کا خراب ہوا تھا وہ صحیح کہ رہا تھا صبح سے اس کا ایک پیر گھر میں تھا اور دوسرا مارکیٹ میں ..

سب سے بڑا دکھ تو انوشے کو نہ دیکھ پانے کا تھا کہ جانے زرد رنگ میں کیسی لگ رہی ہوگی ایک تو وہ اس سے اتنا کتراتے رہتی تھی

"شکریہ تمہاری قربانیوں کا.. لیکن ہم تمہیں پھر بھی نہیں بلا سکتے...!!!"

لاؤنج چونکے کھلا سا تھا اس لئے ایک سرے سے دوسرے تک بڑا سا میلے رنگ کا ہی کپڑا سا لگا دیا گیا تھا اور اب وہ لوگ لاکھ اچک اچک کر جھانکنے کے بعد بھی ٹھیک سے دیکھ نہیں پا رہے تھے ..

"کیا لنگوروں کو طرح اچھل رہے ہو سیدھے کھڑے رہو...!!!"

زر نور نے گھور کر کہا تھا ..

"نور بانو.. مجھے تو بلا لو.. ایک ڈی جے کی ضرورت تو پڑے گی نہ تم لوگوں کو میں گانے گایا کروں گا !!!..

حیدر نے خوشامدی انداز میں اسے کہا تھا ..

"کوئی ضرورت نہیں.. تمہارے گانے سن کر ہمیں سر درد نہیں کروانا...!!!"

بازو سینے پر لپیٹے اس نے بے زاری سے کہا ..

"اوے.. تیری بے عزتی کر رہی ہے...!!"

تیمور نے حیدر کی جانب جھک کر کہا تھا..

"نہیں.. نہیں یہ بے عزتی تھوڑی ہے یہ تو پیار ہے اس کا...!!"

"اوے.. آگے تم لوگ؟...!!"

جبھی پردے کا کونہ ہلکا سا ہٹاتے ہوئے اشعر نے سر باہر نکال کر باچھیں کانوں تک پھیلائے مصنوعی حیرت سے کہا تھا لیکن اسے اندر دیکھ کر پہلے تو وہ اب شک زدہ رہ گئے تھے لیکن اس کے بعد چیخ پڑے تھے..

"یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟.. اسے کیوں اندر آنے دیا؟.. اسے کیوں منع نہیں کیا..؟؟...!!"

"چپ کرو.. کیوں اتنا شور مچا رہے ہو؟...!!"

دونوں نے کانوں پر ہاتھ رکھ لے تھے..

"وہ وہاں کیا کر رہا ہے؟...!!"

سب کا ایک ہی سوال تھا..

صدمہ ہی تو پہنچا تھا اسے وہاں دیکھ کر..

"کیرہ مین کے فرائض سنبھال رہا ہے...!!"

"اس سے اچھی فوٹو گرافی تو مجھے آتی ہے...!!"

تیمور بد مزہ ہوا تھا..

"یار مجھے تو آنے دو اندر.. مجھے تو خود بلایا تھا تم لوگوں نے...!!"

وائٹ کاٹن کے شلوار قمیض پہنے حارث نے دوہائی دی تھی ..

"ہاں تو صرف تمہیں ہی بلایا تھا ساتھ میں ان بندروں کو لانے کی کیا ضرورت تھی ؟!!..!"

"میں تھوڑی لایا ہوں .. خود آئے ہیں میرے پیچھے پیچھے ..!!..!"

اس کی لا تعلق پر وہ چیخ اٹھے تھے ..

پہلے اشعر اور اب یہ ..

"کمینے ... بے وفا تجھے جانے نہیں دیں گے ہم اکیلے ..!!..!"

حیدر اور تیمور نے اسے دونوں بازو سے پکڑ لیا تھا ..

"چھوڑو .. اے چھوڑو ..!!..!"

"زر نور .. لائبرہ بیٹا آنے دو بچوں کو اندر .. یہ بھی رسم کر لیں گے ..!!..!"

سحرش بیگم کے اجازت دیئے پر جہاں وہ دونوں بس مزہ ہوئی تھیں وہیں وہ لوگ بھی ایک دم ہی پر جوش ہو گئے تھے ..

"بھابھی جان .. پلیز سائیڈ پر ہو جائیں ..!!..!"

ریاض نے مسکراتے ہوئے شرافت سے ہاتھ کے اشارے سے اسے ایک طرف ہونے کو کہا تھا ..

جس پر انھیں گھورتے ہوئے نہ چاہتے ہوئے بھی اندر آنے دیا تھا ..

ابن کی تھال لے وہ ابھی وہاں پہنچی تھی جب ریاض اور حیدر کی آواز کان سے ٹکرائی تھی ..

تیری اماں نے آج تجھے بھیجا ..

یہ ڈھیلا جوڑا .. یہ نیلی پیلی چوڑیاں ..!!..!"

سٹیل کی پلیٹ کو الٹا کئے اس پر پے در پے تمپٹر رسید کرتے ہوئے ایک ہی لائن کا راگ الاپے جا رہے تھے ..

مناہل کی سات کلیوں والی فراک کو وہ دونوں "ڈھیلا جوڑا" کہہ رہے تھے .. شکر کے وہ مایوں بیٹھی تھی ورنہ ان کی خیر نہیں تھی ...

اور اسے ہوش ہی کب تھا کسی چیز کا ..؟

حادث کے برابر میں بیٹھنے سے ہی وہ خود میں سمٹی جا رہی تھی ..

خلاف عادت نظریں بھی جھکا رکھی تھیں ..

"تم لوگ اپنے منہ ٹھیک کر لو پہلے ہی ان سیلے کپڑوں میں بھونٹیاں لگ رہی ہو ...!!"

"ریاض نے ان کے خراب موڈ پر چوٹ کی تھی جو ان کی وہاں موجودگی کی وجہ سے ہی تھا .. حیدر اور اشعر

نے اس کی اتنی دیدہ دلیری پر کندھے تھپک کر شاباش دی تھی ..

"بڑی ہمت کی ہے بھائی جو منہ پر آئینہ دکھایا ..

"شکریہ شکریہ ...!!"

میز پر سے ابٹن کی تھال اٹھا کر وہ حادث کی سمت آیا تھا ..

"بھائی لوگ .. دوسرا بکرا بھی قربانی کے لئے تیار ہو چکا ...!!"

پچھے مڑ کر ان لوگوں کو کہتے ہوئے اس نے آستین چڑھاتے ہوئے تقریباً آدھی کٹوری ابٹن کی ہاتھ میں

بھر کر حادث کے چہرے پر مل دی تھی ..

اور صرف وہی نہیں ان سب نے بھی بے چارے کا وہی حشر کیا تھا پورا چہرہ، بال، کپڑے.. سب ابٹن میں بھر چکے تھے..

زر نور کا چہرہ غصے سے لال پڑ چکا تھا ایک تو ان لوگوں نے فنکشن خراب کیا اور دوسرا احمد وہاں موجود نہیں تھا..

اس کی نظریں بار بار سیڑھیوں کی جانب اٹھ رہی تھیں کے شاید اب آجائے.. لیکن ایک وہ تھا کے شاید نہ آنے کی قسم ہی کھا کر بیٹھا ہو جیسے..

"نور بانو.. نور بانو..!!"

حیدر کی کے آواز دیئے پر جیسے خیال سے چونکی تھی.. ابھی کچھ کہنے ہی لگی تھی کے حیدر نے خوب سارا ابٹن اس کے چہرے پر لگا دیا تھا.. چند لمبے تو حیرت زدہ ہی رہ گئی کے یہ ہوا کیا ہے اس کے ساتھ؟؟.. دوسرے ہی لمحے غصے میں بھری وہ اس کو مارنے کو لپکی تھی..

لیکن فاریہ کے علاوہ ماہین انوشے اور لائبہ کے ہلدی میں بھرے چہرے دیکھے تو اور بھی زیادہ غصہ آیا.. "تم.. ٹھہر جاؤ ابھی بتاتی ہوں..!!"

میز پر دھرا شوپیز اٹھا کر وہ اسے مارنے کو لپکی ہی تھی کے وہ چکما دے گیا..

"بقول حیدر کے اب صحیح والی بھوتنیاں لگ رہی تھیں وہ لوگ.. جب کے وہ سب جیسے آئے تھے ابھی

بھی ویلے ہی تھے مجال ہے جو ہلدی کا ایک چھینٹا بھی لگا ہو ان کے چہرے یا کپڑوں پر..

اشعر نے ان سب کو وہاں سے نکلنے کا سگنل دیا تھا..

"ہمیں بہت اچھا لگا آپ کی تقریب میں آکر.. بہت شکریہ ہمیں انوائٹ کرنے کے لئے...!!"

جاتے جاتے حیدر نے اچھے سمجھی ہونے کے فرائض نبھائے تھے..

"بھابھیوں.. ہم لڑکے والے ہیں آفت تو مچائیں گے ہی نہ؟...!!"

وہ سب تو حادثہ کو لے وہاں سے بھاگ لے تھے ایک ریاض ہی تھا جو شیخی بھگوانے سیرھیں پر رک گیا تھا..

منابل کا دوپٹہ ٹھیک کرتی فاریہ کی غیر ارادی نظر اس پر پڑی تھی ریاض نے بھی جیسی اسے دیکھا تھا.. نگاہوں کے تصادم پر جہاں وہ رخ ہی موڑ گئی تھی وہیں وہ مسکراتے ہوئے گہری سانس بھرتے ہوئے نیچے اتر آیا تھا..

"کچھ تو کرنا پڑے گا...!!"

"اوے.. چربیل دیکھے گا؟...!!"

حیدر نے صوفے پر نیم دراز ریاض کے کان سے ہینڈ فری کھینچتے ہوئے پوچھا تھا...!!

"کہاں ہے؟...!!"

موبائل سائیڈ پر رکھتے ہوئے وہ فوراً سیدھا ہو کر بیٹھا..

"وہ دیکھ...!!"

اس کے ہاتھ کے تعاقب میں اس نے دیکھا تھا جہاں زرنور کچن میں سے پانی سے بھرا جگ لے نکل رہی تھی

..

"نور بانو.. رات کے دو بجے تم ایسے کیوں گھوم رہی ہو؟ اگر کسی نے تمہیں دیکھ لیا اور ہارٹ اٹیک سے مر گیا تو؟!!!"

اس کے وہاں سے گزرنے پر حیدر نے کڑے انداز میں استفسار کیا تھا..

"کوئی مجھے دیکھ کر ہارٹ اٹیک سے کیوں مرے گا حیدر؟ میں کوئی بھوت ہوں کیا؟ اور تم لوگ کیوں ابھی تک جاگ رہے ہو؟!!!"

پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا صرف لاؤنج کی لائٹس آن تھیں جہاں وہ تینوں بیٹھے تھے تیمور تو سنگل صوفے پر دونوں پیر اوپر کئے موبائل میں گھسا ہوا تھا جب کے وہ دونوں ویسے ہی وہاں بیٹھے تھے

"ہم چڑیل کو بلانے کا منتر پڑھ رہے تھے اور دیکھو اثر ہو گیا اور تم آ گئیں!!!"

"تو پھر بچ کر رہنا کہیں یہ نہ ہو کے تمہاری ہی گردن اڑ جائے!!!"

حیدر کی بات پر اسے غصہ تو بہت آیا تھا لیکن ضبط کر کے بولی تھی..

"میں تو شدت سے منتظر ہوں.. اڑاؤں نہ میری گردن.. پلیز اڑاؤں نہ!!!"

وہ دلنشیں انداز میں بولا

"بلکہ اس بند کرو حیدر اور تمیز سے بات کیا کرو مجھ سے بھابھی ہوں میں تمہاری!!!"

"ہیں!!!"

وہ دونوں اپنی جگہ اچھلے تھے..

"نیندوں میں ہے بے چاری...!!"

ریاض نے اس کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے تسلی دی تھی جس کا حیرت کی زیادتی سے برا حال ہو رہا تھا..

اس کے گھورتے ہوئے وہ جانے لگی تھی جب ریاض کی آواز پر رکی..

"ارے زرنور.. آئس کریم تو کھا لو.. ہم نے اسی لئے تمہیں روکا تھا..

"آئس کریم؟ کون سی آئس کریم؟ اور تم دونوں کے پاس کہاں سے آئی اس وقت؟...!!"

وہ حیرت سے پوچھنے لگی..

"ہے نہیں.. لیکن منگوا کر دے سکتے ہیں اگر تم شرط پوری کر دو تو...!!"

ریاض کا انداز شرارتی تھا

"کیسی شرط؟...!!"

وہ الجھن سے بولی تب ریاض نے حیدر کے اشارہ کرنے پر سینٹرل ٹیبل پر اخبار سے ڈھکی ہوئی شیشے کی کٹوری اٹھائی تھی..

جس میں موجود ابٹن دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیلی تھیں..

"ابٹن تو ختم ہو گیا تھا.. پھر تم لوگوں کے پاس؟...!!"

تکلت ہی اس کے تیور بدلے تھے

شام کا منظر اچھے سے اس کی نگاہوں میں گھوم گیا تھا جو حال ان سب نے مل کر تقریب اور ان کا کیا

تھا.. وہ کسی طور بھی نظر انداز کئے جانے کے قابل ہر گز نہیں تھا لیکن پھر خاموش ہو گئی کیوں کے

بدلہ لے بغیر تو ان کو بھی سکون نہیں ملتا تھا اور جس قسم کا بدلہ لینے کا انہوں نے سوچ رکھا تھا اب اس حرکت کو نظر انداز کرنا تو بنتا تھا..

"ہم نے چھپا لیا تھا..!!"

حیدر نے آنکھ میچ کر کہا..

"کیا کروں میں اس کا؟..!!"

زر نور نے پیالی پکڑتے ہوئے سرد انداز میں پوچھا..

"کیا مطلب کیا کروں اس کا؟ جا کر اپنے میاں کے لگاؤ..!!"

صرف احمد تھا جو ان دونوں سے بچ گیا تھا وہ دور دور ہی رہتا تھا اس قسم کی رسموں سے اشعر اور لائبرہ کی شادی کی رسموں میں بھی اس نے مارے باندھے ہی شرکت کی تھی لیکن ابٹن کی رسم میں جب وہ سب ہلدی لگانے کے لئے اس پر ہاوی ہونے لگے بہت مشکل سے خود کو بچاتے ہوئے وہ وہاں سے بھاگ نکلا تھا اور اس دفعہ تو وہ اندر ہی نہیں آیا تھا..

زر نور اچھے سے اس کی عادت جانتی تھی جبھی ابٹن ہاتھ میں پکڑے تھوڑا ہچکچائی تھی..

"کیا ہوا ڈر گئی؟.. ارے فکر مت کرو تم تو احمد کی نور ہو تمہیں بالکل نہیں ڈانٹے گا وہ.. لیکن کیا پتا

غصے میں وہ تمہیں ایک آدھ لگا ہی دے..!!"

وہ دونوں تسلی دیئے سے زیادہ اسے ڈرا رہے تھے

"میں زر نور ہوں.. حیدر یا ریاض نہیں ہوں جو وہ مجھے ڈانٹے گا.. میں بیوی ہوں اس کی مجھے کچھ نہیں کہے

گا وہ..!!"

اس نے اندر کے ڈر کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے گردن اکڑا کر کہا تھا..

"اچھا تو پھر جاؤ.. اور شرط کے مطابق دونوں گالوں پر لگانا ہے ورنہ بھول جانا آئس کریم کو...!!"

حیدر نے اسے جاتے دیکھ پیچھے سے آواز لگا کر کہا تھا
لیکن بیس منٹ بعد بھی جب ابٹن ہاتھ میں پکڑے وہ جھنجھلائی سی وہاں سے گزرتی دکھائی دی تو حیدر چونکا
تھا اس کے جانے کے بعد وہ دونوں سیل میں مومی لگا چکے تھے..

"اے نوربانو.. ابھی تک ایسے ہی چکرا رہی ہو...!!"

"نہیں ملا احمد.. میں نے پورے گھر میں دیکھ لیا...!!"

وہ بیزار سی بولی آئس کریم کے لالچ میں اس نے شرط مان تولی تھی لیکن اب پچھتا رہی تھی پیچھے بھی
نہیں ہٹ سکتی تھی کہ وہ دونوں ریکارڈ لگا کر جینا حرام کر دیں گے..
آدھی سے زیادہ رات کو اتنی تیز خوشبو والا ابٹن لے وہ پورے گھر میں گھوم رہی تھی ڈر الگ لگ رہا تھا کہ
کہیں کو جن بھوت نہ نظر آجائیں..

"وہ تمہیں یہاں انسانوں کی دنیا میں لے گا بھی نہیں اس وقت.. وہ چاند سورج کا عاشق بیٹھا ہوگا ٹیرس
پر اور سگریٹ پھونکتے چودھویں کے چاند میں تمہاری شکل ڈھونڈ رہا ہوگا...!!"

ان کے مذاق اڑانے پر وہ گھورتی ہوئی سٹیس چڑھنے لگی تھی..
پہلے ان کا ارادہ مناہل کے ساتھ شرط لگانے کا تھا لیکن ایک تو وہ مایوں بیٹھ چکی تھی دوسرا اب ان سب
سے پردہ کر رہی تھی اور تیسرا وہ آرام سے یہ شرط جیت جاتی کیوں کے حارث صاحب اس وقت خراٹے
بھر رہے تھے مطلب کہ وہ آرام سے اسے ہلدی لگا کر شرط جیت لیتی..

اور لائبہ سے اس لے نہیں لگائی کے اس سے بھی ہارنے کا پکا پکا خدشہ تھا کیوں کے اس کے صرف ایک بار ہی کہنے پر اشعر نے اس کٹوری میں ہی اپنا منہ دے لینا تھا ...
ہمنہ جو رو کا غلام ..

اشعر کے لے ان سب کی سوچ یہی تھی ..

جیسے ہی ٹیرس کا دروازہ کھول کر اندر قدم رکھا ایک سرد ہوا کے جھونکے نے اس کا استقبال کیا تھا ..
نظریں احمد کی جانب ہی اٹھی تھیں جو ریلینگ پر دونوں ہاتھ جمائے کھڑا چاند کو ہی تک رہا تھا سیدھے ہاتھ کی انگلیوں میں سگریٹ بھی دبئی تھی ..
"احمد...!!!"

زر نور کی آواز پر اس نے چونک کر اسے دیکھا تھا جولان کے ہرے رنگ کے پرنٹڈ کپڑوں میں ملبوس تھی ..
دوپٹہ نیٹ کا تھا لیکن سلیقے سے شانو پر پھیلا رکھا تھا ..
"اس وقت یہاں کیوں آئی ہو نور؟ ٹھنڈ لگ جائے گی...!!!"
اس کے انداز میں تشویش تھی ..

اکتوبر کے مہینے میں کراچی میں دن میں تو اتنی ٹھنڈ نہیں ہوتی تھی لیکن رات میں خنکی میں اضافہ ہو جاتا تھا ..

وہ سگریٹ بوٹ تلے مسل کر اس کے پاس آیا تھا اور تب زر نور کو یاد آیا کے وہ تو اس سے ناراض تھی شام کو مایوں میں نہ آنے کے لے ..

لیکن پھر آسکریم کا سوچتے ہوئے ناراضگی کسی اور وقت کے لئے اٹھا رکھتے ہوئے اس اپنا موڈ ٹھیک کیا تھا..

"وہ.. مجھے پوچھنا تھا.. تمہیں.. تمہیں ابٹن سے کوئی الرجی تو نہیں ہے نہ؟!!..!"

اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا..

"وہاٹ؟؟!!..!"

احمد کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ رات کے دو بجے اس سے یہ پوچھنے آئی ہے..

"بتاؤ نہ.. کسی قسم کی کوئی الرجی تو نہیں ہے نہ؟!!..!"

اس نے بچپنی سے پوچھا..

ٹھنڈی ہوا اس کے جسم سے ٹکرا رہی تھی اسے اب واقعی ٹھنڈ لگنے لگی تھی..

"نہیں تو..!!..!"

اس کا اتنا ہی کہنا تھا کہ زرنور نے جلدی سے دو قدم آگے آکر ہلدی سے بھرے ہاتھ اس کے چہرے پر

مل دئے تھے..

وہ تو بھونچکا ہی رہ گیا تھا..

زرنور سے وہ کبھی اس قسم کی حرکت کی ایکسپکٹ نہیں کر سکتا تھا..

"what is this Noor?"

وہ ناراض نہیں تھا لیکن حیران ضرور تھا..

"سوروی احمد.. دیکھو ڈانٹنا نہیں مجھے.. اگر میں تم سے اجازت مانگتی تو مجھے پتا ہے تم کبھی نہ دیتے
.. اسی لئے میں نے ایسے...!!!"

انگلیاں مروڑتی وہ اپنے کئے پر نادام بھی تھی..
"ہاں ٹھیک ہے لیکن تم نے ایسا کیا کیوں ہے؟...!!"
ہاتھ سے اپنے گال پر لگا ابٹن ہٹا کر اس نے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا..
"کیا واقعی نور نے یہ حرکت کی ہے؟ اسٹریج...!!"

"صاف نہیں کرو...!!!"
اسے رومال نکالنے دیکھ وہ بے ساختہ بولی..
وہ پے در پے اسے حیران کر رہی تھی..
"ٹھیک ہے نہیں کر رہا.. لیکن لگایا کیوں ہے تم نے؟ وہ بھی اس وقت؟...!!"
"آئی.. آئیں کریم کے لئے...!!"
اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا..
اب تو پکا ڈانٹے گا..
"ہیں..؟!!"

"حیدر اور ریاض نے مجھ سے شرط لگائی تھی اگر میں تمہیں ہلدی لگا دوں تو وہ مجھے آئیں کریم منگوا کر دیں
گے...!!!"

ایک ہی سانس میں اس نے جلدی سے کہہ دیا تھا..

لیکن لب بھنجے اس کے دیکھنے پر گر بڑا کر سر ہی جھکا لیا..

دوسروں کے سامنے خونخوار شیرینی بے گھومنے والی اس کے سامنے بھگی بلی بنی ہوئی تھی..

"تمہیں لگتا ہے وہ دونوں تمہیں آئس کریم منگوا کر دیں گے؟!!.."

اس کا انداز بے تاثر تھا..

"کیوں نہیں منگوائیں گے؟ جب شرط ہاں گے تو پینلٹی تو بھرنی پڑے گی نہ!!.."

وہ جوش سے بولی تھی..

"بیوقوف ہو تم نور.. ایک تو بیٹ بھی کن سے لگا آئی ہو اور چلو اگر آئس کریم منگوا بھی دی انہوں نے جو

کے ایک نہ ممکن سی بات ہے پھر بھی فرض کر لیتے ہیں اگر رات کے اس وقت آئس کریم آ بھی گئی تو

کیا تمہیں لگتا ہے میں تمہیں کھانے دوں گا؟!!.."

وہ اسے ڈانٹ نہیں رہا تھا لیکن فکر مند ضرور تھا..

"نہیں صاف کرو نہ پلیز!!.."

اس کا رومال والا ہاتھ چہرے کی جانب بڑھتے دیکھ وہ ملتجی ہوئی تھی..

"جب تک وہ دونوں دیکھیں گے نہیں یقین بھی نہیں کریں گے کہ میں نے شرط پوری کر دی ہے!!.."

"ٹھیک ہے نہیں کر رہا صاف.. لیکن میری بھی ایک شرط ہے!!.."

زر نور اس کی آنکھوں کی شرارتی چمک دیکھ نہ سکی تھی ابھی صرف و صرف آئس کریم کا ہی جو خیال تھا..

"اب کیا؟!!.."

وہ جھنجھلا گئی تھی..

"یہ جوابن میرے لگایا ہے اچھے بھی لگاؤ...!!"

"ہیں؟؟؟...!!"

اس کی عجیب فرمائش پر وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی..

"لیکن.. وہ تو ختم ہو گیا...!!"

اس نے بے چارگی سے کہتے ہوئے غلط بیانی سے کام لیا تھا.. ابن لگانے کا سارا شوق اس کا شام کو ہی پورا ہو چکا تھا مزید کی آرزو نہ تھی..

"یہ تو کوئی مسئلہ نہیں...!!"

احمد کی گہری مسکراہٹ اسے سمجھ نہیں آئی تھی اور پھر دوسرے ہی لمحے وہ اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا

..

تھوڑی دیر میں وہ نیچے اترتی دکھائی دی تھی منہ بسورتی رومال سے گال رگڑتے وہ سخت ناراض لگتی تھی..

"نوربانو.. تمہیں احمد کو ابن لگانے بھیجا تھا خود ہی لگوا کر آگئی؟؟؟...!!"

وہ دونوں ہنستے ہوئے اسے چھیڑ رہے تھے..

اس سے پہلے کے وہ کوئی جواب دیتی اس کے پیچھے ہی بلیو جینز پر بلیک کلر کی ڈریس شرٹ پہنے اگلے ہاتھ سے بال سنوارتا احمد نیچے اترتا دکھائی دیا تھا جس کے بھی دونوں گال ابن میں بھرے تھے..

مطلب زرنور اپنی شرط پوری کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی اس نے احمد کو ہلدی لگا دی تھی لیکن کیسے

؟؟..

"کس نے شرط لگائی ہے میری بیگم سے؟؟...!!"

اس نے آتے ہی حیدر اور ریاض کو مخاطب کیا تھا تیمور بدستور موبائل میں مگن تھا جانے اتنی دیر سے کیا کر رہا تھا..

"میں نے لگائی ہے...!!!"

دانت نکوستے وہ فخر سے کہتے اٹھ کھڑا ہوا جیسے کوئی عظیم کام کیا ہو..

"دیکھ لو کردی میں نے شرط پوری.... اب لاؤ میری آئس کریم...!!!"

احمد کے چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس نے ہاتھ پھیلا دیا تھا..

"کون سی آئس کریم نوربانو؟.. ہم نے تو کوئی آئس کریم کی بات ہی نہیں کی تھی صرف ابٹن لگانے کی

بات ہوئی تھی کیوں ریاض سہی بول رہا ہوں نہ میں؟...!!!"

حیدر نے فوراً پینترا بدلہ تھا

"ہاں بلکل...!!!"

اس نے زور و شور سے ہاں میں گردن ہلائی تھی..

"احمد.. جھوٹ بول رہے ہیں یہ دونوں تم... تم تیمور سے پوچھ لو بھلے سے.. اس کے سامنے ہی ساری

بات ہوئی تھی...!!!"

وہ ٹھوس انداز میں احمد کو یقین دلانے لگی تھی جو دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا تھا گالوں پر ابٹن ویلے

ہی لگا تھا اس نے صاف نہیں کیا تھا

"اس سے کیا پوچھ رہا ہے احمد؟ تجھے اپنے بھائی کی بات کا یقین نہیں؟ شرم کرو زور کیسے منہ پر

جھوٹ بول رہی ہو.. ہم پاگل ہیں جو رات کے اس پہر تمہیں ایسی حرکت کرنے کو کہیں گے؟...!!!"

ریاض تو برا ہی مان گیا تھا

"مطلب میں الزام میں لگا رہی ہوں؟!!..!"

وہ تلملا اٹھی تھی..

"اور نہیں تو کیا..!!!"

"تیمور.. تم بتاؤ نہ احمد کو کیسے ان لوگوں نے مجھے روکا تھا..!!!"

زرور نے اس کا کندھا جھنجھوڑ دیا تھا

"اسے تنگ مت کرو.. یہ تمہاری بات کا جواب نہیں دے گا.. صاحب مصروف ہیں اپنی محترمہ سے

حلال چیٹنگ کرنے میں..!!!"

حیدر کے طنز کرنے پر اس نے دو گھنٹے سے موبائل پر جھکا سر اٹھایا تھا اور بے تاثر نظروں سے اسے

دیکھتے ہوئے ہاتھ میں پکڑے فون کی سکرین اس کے سامنے کی تھی جہاں..!!

"کینڈی کرش؟؟!!..!"

ریاض اور حیدر نے بے ساختہ ایک دوسرے کو دیکھا..

"تو اتنی دیر سے کینڈی کرش کھیل رہا تھا برو؟!!..!"

وہ حیرت سے چیخ پڑے..

وہ دونوں تو نجانے کتنی باتیں اسے سنا چکے تھے کتنا اس کا مذاق بنایا تھا.. انہیں پکا یقین تھا کہ وہ

انوشے سے بات کر رہا ہوگا لیکن..

"میری محترمہ گیارہ بجے ہی سو گئی تھی اور ابھی..!!"

اس نے ہاتھ کو چہرے کے قریب کر کے گھڑی میں ٹائم دیکھا..

"ساڑھے تین بج رہے ہیں...!!!"

دانت پیستے ہوئے وہ ان کو گھور رہا تھا..

"اوہ.. ہمیں غلط فہمی ہو گئی تھی...!!!"

ریاض نے سر کھجاتے ہوئے خجالت سے کہا تھا..

"احمد.. میری آٹس کریم...!!!"

موضوع سے دھیان ہٹتے دیکھ اس نے احمد کا بازو کھنچا تھا

"کون منگوا رہا ہے تم دونوں میں سے؟...!!!"

اس نے باری باری دونوں کو دیکھا..

"میں تو نہیں... اگر میری منگوائی گئی آٹس کریم کھانے کے بعد اس کا گلہ خراب ہو گیا اور آواز بیٹھ گئی

تو یہ حلق پھاڑ کر گانے نہیں گاسکے گی اور سارا الزام مجھے دے گی...!!!"

ریاض تو دامن بچاتا فوراً سے صوفے پر نیم دراز ہو کر ہینڈ فری لگا چکا تھا..

"میری طرف تو دیکھنا بھی نہیں.. نہ تو میرے پاس پیسے ہیں اور نہ ہی موبائل.. جس پر میں آرڈر کر سکوں

"...!!!"

یہ لے فون...!!!"

تیمور نے اپنا فون اس کی طرف اچھالا تھا جسے اس نے سرعت سے کینچ کیا تھا..

"اور پیسوں کی فکر مت کر.. وہ ہم تیری جیبوں میں سے نکال ہی لیں گے...!!!"

تیمور نے اس کی حالت سے مزہ لیتے ہوئے کہا اسے بھی موقع مل گیا تھا بدلہ لینے کا..

"اوہ.. مجھے ابھی یاد آیا اتنی رات ہو گئی مجھے تو بہت نیند آرہی ہے..!!"

ہاتھ سے جمائیاں روکے وہ بھاگنے لگا تھا لیکن احمد نے اسے گردن سے پکڑ کر روک لیا تھا.. اور پھر تیمور کی جانب دکھیلا جس نے اسے پیچھے سے پکڑ کر قابو کر لیا تھا

"میری بیوی سے شرط لگانے سے پہلے تجھے ہزار دفعہ سوچ لینا چاہیے تھا حیدر..!!"

"تم.. اپنے شوہر کو بیچ میں کیوں لے آتی ہو؟..!!"

اس نے غصے سے زرنور کو آنکھیں دکھائی..

"تم بھی لے آؤ اپنی بیوی کو کس نے منع کیا ہے؟..!!"

وہ بھی چمک کر بولی لیکن حیدر کو تو گہرا صدمہ لگا تھا..

"ہائے.. میرے زخموں پر نمک چھڑک رہی ہے یہ لڑکی..!!"

تیمور کے ہی گلے گے وہ رونی شکل بناتے ہوئے بولا تھا..

"بس.. ختم کر اپنا ڈرامہ.. اور آرڈر کر..!!"

احمد کے حکمیہ انداز پر تپ کر سیدھا ہوا..

"میرے ابا پارٹ ٹائم میں آئس کریم پارلر نہیں چلاتے ادھی رات کو کس کو آرڈر دوں؟ آتمائیں آئیں گی

ڈیلیور کرنے؟..!!"

"شرط کیوں لگائی تھی پھر؟..!!"

وہ غصے سے پوچھنے لگی

"دے جواب...!!"

احمد نے حیدر کو کہا تھا..

"دل کر رہا تھا...!!"

اس نے مسکراتے ہوئے ہلکا ہلکا جھومتے زرنور کو آنکھ ماری تھی جس کا منہ حیرت سے کھلا تھا اور اگلے ہی لمحے اس کی گردن احمد کے ہاتھ میں تھی اس نے جھٹکے سے اسے صوفے کی پشت سے گرایا تھا جو سیدھا

ریاض پر گرا تھا..

"یا وحشت...!!"

وہ ہڑبڑا کر اٹھا..

"اچھا خاصا شور شرابا مچ چکا تھا..

اپنی گردن چھڑوانے کی تگ و دو کرتے وہ ساتھ ہائے وائے بھی کر رہا تھا..

"زرنور ارمان کون ہے حیدر؟؟...!!"

بدستور گردن دبوچے اس نے نرمی سے پوچھا.

"بھا.. بھا بھی ہے میری...!!"

وہ مشکل سے بولا..

"گڈ.. اب نوربانو کھے گا اسے؟...!!"

"نہیں.. کبھی بھی نہیں کہوں.

"بس.. ختم کر اپنا ڈرامہ.. اور آرڈر کر..!!"

احمد کے حکمیہ انداز پر وہ تپ کر سیدھا ہوا..

"میرے ابا پارٹ ٹائم میں آس کریم پارلر نہیں چلاتے ادھی رات کو کس کو آرڈر دوں؟ آتمائیں آئیں گی
ڈیلیور کرنے؟؟!!!"

"شرط کیوں لگائی تھی پھر؟؟!!!"

وہ غصے سے پوچھنے لگی

"دے جواب...!!!"

احمد نے حیدر کو کہا تھا..

"دل کر رہا تھا...!!!"

اس نے مسکراتے ہوئے ہلکا ہلکا جھومنے زرنور کو آنکھ ماری تھی جس کا منہ حیرت سے کھلا تھا اور گلے ہی
مٹے اس کی گردن احمد کے ہاتھ میں تھی اس نے جھٹکے سے اسے صوفے کی پشت سے گرایا تھا جو سیدھا
ریاض پر گرا تھا..

"یا وحشت...!!!"

وہ ہڑبڑا کر اٹھا..

"اچھا خاصا شور شرابا مچ چکا تھا..

اپنی گردن چھڑوانے کی تگ و دود کرتے وہ ساتھ ہائے وانے بھی کر رہا تھا..

"زرنور ارمان کون ہے حیدر؟؟!!!"

بدستور گردن دبوچے اس نے نرمی سے پوچھا.

"بھا.. بھا بھی ہے میری...!!!"

وہ مشکل سے بولا..

"گڈ.. اب نوربانو کھے گا اسے؟...!!!"

"نہیں.. کبھی بھی نہیں کہوں گا اس چڑیل کو نوربانو...!!!"

اس نے مزید دباؤ ڈالا تھا..

"بھائی... بھائی چھوڑ دے کبھی نہیں کہوں گا قسم لے لے...!!!"

ریاض اور تیمور ہنس ہنس کر پاگل ہو رہے تھے..

چلو کوئی تو تھا جو اس شیطان کو قابو کر سکتا تھا..

احمد کے جھٹکے سے چھوڑنے پر وہ کھانستے ہوئے گہرے گہرے سانس لے رہا تھا..

شور کی آواز پر نیند سے بند ہوتی آنکھیں با مشکل کھولے ہوئے ماہین باہر آئی تھی لیکن ان سب کو وہاں

دیکھ کر بری طرح چونکی..

وال کلاک پر نظر کی تورات کے چار بجنے والے تھے..

اور وہ لوگ ایسے وہاں موجود تھے جیسے شام کے چار بج رہے ہو...

"تم لوگ سوئے کیوں نہیں ابھی تک؟ اور یہ کیا شور شرابہ مچایا ہوا ہے؟ رات کو تو چین لے لیا کرو

"!!!..

ماہین ان سب پر برہم ہو رہی تھی ایک تو پورے دن کی تھکن سے جسم درد کر رہا تھا اوپر سے رضا کو خاصی مشکل سے سلانے کے بعد جب دو گھڑی کے لئے آنکھ لگی تو ان کے شور کرنے پر وہ بھی خراب ہو گئی

..

"بھا بھی بچائیں مجھے.. یہ سب مل کر مجھے قتل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں...!!"

وہ چیختا ہوئے ماہین کے پیچھے جا چھپا تھا

جو پہلے ہی نیندوں میں تھی حیدر کی بات پر سر ہی گھوم گیا..

"قتل؟؟...!!"

اس نے نہ سمجھی سے پوچھا..

"احمد.. میرا دوپٹہ نہیں خراب کرو...!!"

موبائل کو سامنے کئے اس کی بند سکرین پر دیکھتے ہوئے وہ زرنور کے دوپٹے کے پلو سے گال پر لگی ہلدی صاف کر رہا تھا اس کے چیخنے پر سکون سے بولا تھا..

"میں اور دلا دوں گا...!!"

"میرا نیا سوٹ تھا...!!"

وہ رونے والی ہو گئی تھی صدمے س اس ہلدی میں بھیگے پلو کو دیکھ رہی تھی..

"زرنور بھا بھی آپ کے ساتھ تو وہی کہاوت ہو گئی.. کھایا پیا کچھ نہیں گلاس توڑا بارہ آنے کا.. ہا ہا.. اسے

کستے لاچ بری بلا.. آئس کریم بھی نہیں ملی اور نئے دوپٹے کا بیڑا غرق بھی کروا لیا...!!"

ریاض اور تیمور ہنستے ہوئے اسے چھوڑے جارہے تھے جس کے تاثرات غضبناک ہو رہے تھے حیدر تو اس کی پہنچ سے دور تھا لیکن ریاض تو پاس ہی کھڑا تھا اور اس ڈرامے میں تو وہ برابر کا شریک تھا..

"تم.. ٹھہر جاؤ ابھی بتاتی ہوں...!!!" صوفے پر سے کشن اٹھا کر وہ اسے مارنے کو لپکی تھی لیکن وہ ہنستے ہوئے چکما دے گیا تھا..

"تب تک حیدر کوئی ستر و جہات ماہین کے گوش و گزار کر چکا تھا جس کی بیس پر وہ سب وہاں اسے قتل کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے.. ماہین کو اس کی ایک بات بھی پلے نہیں پڑی تھی..

"ارے دفع کریں بھابھی.. آپ سو جائیں.. میں بھی چلا...!!!"

ہاتھ سے جمائی روکے ہوئے ایک مسکراہٹ ان کی طرف اچھالتا وہ ریاض کے پیچھے بھاگا تھا..

زرور کا تو بس نہیں چلتا تھا کے سب تمس نہس کر دے.. لگ رہا تھا جیسے "لاچ بری بلا" ہے والی کہاوت اس کے لئے ہی کہی گئی تھی..

ماہین ان کو لائٹس آف کر کے سونے کی ہدایت کرتی پھر سے کمرے میں جا چکی تھی..

ایک شاکی نظر ان دونوں پر ڈال کر وہ بھی جانے کے لئے مڑ گئی تھی جب تیمور نے پیچھے سے آواز دی..

"بھابھی جان...!!!"

"کیا مسئلہ ہے؟...!!!"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی

"ڈرا کیوں رہی ہو؟.. میں تو بس اتنا کہ رہا تھا کے یہ.. اپنا پانی کا جگ لیتی جاؤ اپنا...!!!"

تیمور نے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے پھر خود ہی تعظیماً وہ جگ اٹھا کر اس کی جانب بڑھایا تھا جو اس کے جھپٹ کر لیا تھا.. ساتھ ہی گھور کو احمد کو بھی دیکھا تھا جو صوفے پر لیٹ کر آنکھوں پر بازو رکھ چکا تھا

..

"کیا ہوا سونے کا ارادہ نہیں؟!!!"

تیمور نے اس کے جانے کے بعد احمد سے پوچھا تھا..

اشارہ اس کے صوفے پر لیٹنے پر تھا.

"اب تو ٹائم ہی نہیں سونے کا.. تھوڑی دیر میں فجر ہو جائے گی تو پھر نماز پڑھ کر ہی سوؤں گا شاید ہی

نیند آئے..!!"

"ہاں اب نیند آئے گی بھی کسے..؟ کل نکاح جو ہے..!!!"

تیمور نے اس کی بات کو اچھے ہی رنگ میں لے کر شرارت سے کہا تھا..

اور وہ کیسے بھول سکتا تھا؟..

کچھ ٹائم پہلے اشعر سے لگائی گئی اسے اپنی شرط یاد آگئی تھی جب اس نے کتنے یقین اور وثوق سے کہا تھا

کے وہ اس سے پہلے برات لے کر جائے گا..

دنیا میں ایسی کوئی چیز نہیں تھی جو ارمان خانزادہ کو اس کی بات سے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر سکتی سوائے

اس کی محبت اس کے عشق کے..

یہاں بھی وہ اسی کے ہاتھوں مجبور تھا..

سات اکتوبر کی سنہری سی صبح پورے لان میں بکھری تھی گیارہ بجے ہی چل پہل سی شروع ہو گئی تھی ایک تو دیر سے سونے اور پھر جلدی اٹھنے کے باعث ابھی ابھی اس کی آنکھوں میں نیند کا خمار تھا سر الگ بھاری ہو رہا تھا.. لیکن خوشی و سرشاری ہر کیفیت پر حاوی تھی..

آج اس کا نکاح تھا احمد کے ساتھ.. وہی احمد جسے وہ پہلی نظر میں دیکھ کر ہی اپنا دل ہار بیٹھی تھی.. وہی احمد جسے پانے کے لئے وہ بے تحاشا روٹی تھی جانے کتنی ہی دعائیں اس نے مانگی تھی لیکن خوش قسمتی بھی شاید اسی کو کہتے ہیں کہ جسے وہ اپنی نمازوں میں گڑ گڑا کر مانگا کرتی تھی وہ تو بچپن سے اس کا محرم تھا اس کا شوہر تھا..

تھوڑی دیر پہلے ہی انوشے نے اس کا ہلکا پھلکا سا میک اپ کر دیا تھا.. سفید لمبی قمیض اور کیپری جس کے گلے اور آستینوں پر سرخ نگینوں کے ساتھ سنہرے دھاگوں سے کام ہو رہا تھا اس پر سرخ رنگ کا دوپٹہ کندھے پر ڈالے وہ آئے میں اپنا عکس دیکھتی مسلسل اسے ہی سوچے جا رہی تھی.. کتنا فورس کیا تھا اس نے شادی کے لئے لیکن اس نے صاف منع کر دیا تھا صرف اس وجہ سے کہ.. "میں مناہل اور حارث کی شادی انجوائے نہیں کر پاؤں گی"۔

"یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی تم اپنی شادی کے بعد بھی تو ان کی شادی میں شرکت کر سکتی ہو...!!!"۔ وہ برا ہی مان گیا تھا..

"تب وہ مزہ نہیں آنے گا نہ...!!!"

اپنے مزے کے آگے وہ اس کی خوشیوں اور خواہشات کو نظر انداز کر رہی تھی..

"لیکن تم نے کہا تھا کہ ڈگری کے بعد شادی کرو گی...!!!"

"ہاں کہا تھا میں نے.. اور میں کروں گی نہ لیکن پہلے مناہل کی ہوگی...!!"

اور پھر جانے کتنی ہی طویل بحث چلی تھی دونوں کی جس میں جیت زرنور کی ہی ہوئی تھی کیوں کے وہ

جانتا تھا اسے ہارنا پسند نہیں اور اس سے وہ جیتنا نہیں چاہتا تھا...

کتنے صبر سے وہ اس کی پڑھائی ختم ہونے کا ویٹ کر رہا تھا لیکن قسمت میں تو شاید یہ صبر اور انتظار ہی لکھا تھا..

"چلو کوئی نہیں.. جہاں اتنا انتظار کیا وہاں تھوڑا اور سہی...!!"

اور پھر اس نے ہی ہتھیار ڈالے ہوئے دل کو سمجھا لیا تھا..

اور شادی سے پہلے اس نکاح کی فرمائش بھی تو اسی کی تھی..

"تمہیں یاد ہے نہ احمد جب سی سائیڈ پر حادثے نے مناہل کو پرپوز کیا تھا تم نے بھی مجھ سے وعدہ کیا تھا

کے مجھ سے نکاح کرو گے...!!"

وہ اسے ایک جذب سے یاد دلارہی تھی..

"یاد ہے.. اور تب میں نے کہا تھا کہ ہمارا نکاح ہو چکا...!!"

اس نے بھی ساتھ ہی جتایا..

"اور میں نے کہا تھا کہ میرا نکاح ارمان سے ہوا تھا اور مجھے احمد سے کرنا ہے...!!"

"سو وہاٹ یار.. ارمان اور احمد دونوں میں ہی تو ہوں...!!"

اس نے ہاتھ جھلایا تھا..

"میں اٹلی والے ارمان کو نہیں جانتی .. میں نے احمد کو دیکھا تھا اسی سے محبت کی ہے اب نکاح بھی اسی سے کروں گی ..!!"

اس نے جامعہ میں اپنا نام ہمیشہ احمد ہی رکھا تھا تا کہ اسے شک نہ ہو
"لیکن یہ بھی مت بھولو کہ تم سے محبت وہ اٹلی والا ارمان ہی کرتا ہے یونی والا روڈ احمد نہیں ..!!"
اس کا انداز شرارتی تھا ..

"لیکن مجھے پسند بھی تو وہی تھا ..!!"

"جلدی کرو بنورانی .. اب کیا یہیں کھڑی رہو گی ؟ ..!!"
انوشے نے اسے مسلسل ڈریسنگ کے پاس جھے دیکھ کر چھیڑا تھا ..
خیالوں کا تسلسل ٹوٹا تو وہ بھی حقیقت کی دنیا میں واپس آئی ..
"زرور تم تیار نہیں ہوئیں ابھی تک ؟ ..!!"

لاٹہ بھی نک سک سی تیار اسے لینے آئی تھی .. نکاح کی رسم بس شروع ہی ہونے والی تھی ..
ڈریسنگ کے شیشے میں سے اس نے پیچھے بیڈ پر پڑا وہ گرین کلر کا پرنٹڈ دوپٹہ دیکھا تھا جو احمد نے صبح ہی اسے بھجوا یا تھا ..

ہو بہو وہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا اس نے کل رات پہن رکھا تھا اور احمد نے اسے ہلدی سے خراب کر دی تھا

جانے صبح ہی صبح کہاں سے وہ ڈھونڈ ڈھانڈ کے لایا تھا ..

اتوار اور چھٹی کے دن بھی سب کی دوڑیں لگ گئیں تمہیں نیند میں جھومتے ان لوگوں کو زبردستی اٹھا کر
 احمد اچھے ساتھ خانزادہ والا لے گیا تھا وہاں سے تیار ہونے اور ناشتہ کرنے کے بعد ابھی سب بخاری
 ہاؤس پوری شان و شوکت کے ساتھ پہنچے تھے آنکھوں میں جتنی بھی نیند تھی سب احمد کے پے در پے
 پڑنے والے تمپڑوں نے بھگادی تھی ابھی سب نہائے دھوئے فریش سے بیٹھے تھے۔۔
 آج چھٹی ہونے کے باوجود بھی ان کی چھٹی نہیں تھی نکاح کی رسم کے بعد دوبارہ ملک ہاؤس جانا تھا
 مہندی بھلے سے دو دن بعد تھی لیکن اس کی تیاری میں دو ہفتے بھی کم تھے۔۔
 اس کی ساری آرینجمنٹس دیکھنا تھی ہال کا فائٹل ٹیچ دیکھنا تھا ٹیلر سے کپڑے اٹھانے تھے مینز سیلون
 کا چکر لگانا تھا اور سب سے بڑی بات ڈانس پریکٹس۔۔!!
 کتنی رازداری سے وہ سب اس کی تیاری کر رہے تھے تاکہ لڑکیاں ان کے آئیڈیاز اور اسٹیس کاپی نہ
 کر سکے۔۔
 ابھی یہ صرف دو گھنٹے ہی تھے ان کے پاس فرصت کے اس کے بعد پھر کام پر لگ جانا تھا۔۔
 "ارے دلہن کو لے آئیے۔۔!!"
 ہاتھ میں کیمرا سنبھالے وہ دروازے پر آکھڑا ہوا تھا۔۔
 فاریہ اس کا دوپٹہ پن اپ کر رہی تھی۔۔
 "دکھاؤ ذرا۔۔!!"
 لائبر اور انوشے بھی وہیں آگئی تھی۔۔

سفید لباس میں لال رنگ کا دوپٹہ سر پر اوڑھے ہاتھوں میں موتیے کے گجروں کے علاوہ بغیر کسی زیور و آرائش کے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی.. مزید سبز نم آنکھوں نے اس کے حسن کو دہکا دیا تھا.. آنکھیں تھی کے بار بار نم ہوئی جا رہی تھی..

صرف دو ہفتے ہی تو رہ گئے تھے اس کی رخصتی میں..

یہ احساس اسے پل پل بے چین کئے دے رہا تھا

"بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ...!!"

براؤن کلر کی فراک اور چوڑی دارپا جامے میں سلیقے سے سر پر دوپٹہ اوڑھے فاریہ نے محبت سے کہتے ہوئے گلے لگایا تھا..

وہ مسکرا دی تھی..

"چوکھٹ سے ٹیک لگائے وہ بے زاری سے ان کا جذباتی سین دیکھ رہا تھا..

"تجھے کیا ہوا؟...!!"

سیٹی پر دھن بجاتا وہ انھیں بلانے ہی آیا تھا جب دروازے پر ہی اسے جھمک کر پوچھا..

جس نے کچھ نہیں کہا تھا لیکن ہاتھ سے اندر اشارہ کیا تھا..

ریاض نے کھلے دروازے سے اندر جھانکا تھا جہاں زرنور زارا بخاری کے سینے سے لگی رونے میں مصروف تھی قریب ہی ماہین، انوشے، لائبہ اور فاریہ کی آنکھیں بھی آنسوؤں سے بھگی ہوئی تھی..

صرف مناہل نہیں تھی وہاں اور وہ شدت سے اسے مس کر رہی تھی..

"اس وقت رونے کی کیا تک بنتی ہے؟...!!"

وہ اچھنبے سے انہیں دیکھ رہا تھا..

"میں بھی آدھے گھنٹے سے یہی پوچھ رہا ہوں لیکن.. نو جواب...!!!"

"ماہین بھا بھی.. قاضی صاحب ویٹ کر رہے ہیں..!!!"

اس نے ادب سے کہتے ہوئے وقت کا احساس دلایا تھا..

"ہاں بس آرہے ہیں...!!!"

اس کے جواب پر وہ کچھ مطمئن ہوا تھا..

"دس بار کہ چکی ہیں یہ ہی بات...!!!"

حیدر کی بات پر وہ چونکا..

"تو پھر؟...!!!"

"پھر کیا اب مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا.. اب دیکھ اپنے بھائی کا کمال...!!!"

فورا ہی اس نے اپنی آواز کو بھاری بنایا تھا

زارا آئی.. احمد نے نکاح کینسل کر دیا ہے وہ ناراض ہو کر جا رہا ہے...!!!"

دروازہ بجا کر بدحواسی میں اس نے کہا تھا..

"ہیں؟.. کینسل کر دیا کیا مطلب؟...!!!"

وہ سب ایک دم ہی بوکھلا گئیں تھیں..

"پتا نہیں کہ رہا ہے مجھے نوربانو سے شادی نہیں کرنی۔ جلدی کریں آپ روکیں اسے ورنہ وہ چلا جائے گا

"!!...."

حیدر کی کمال اداکاری پر ریاض اسے داد دیے بغیر نہیں رہ سکا تھا..
انوشے اور فاریہ کے علاوہ وہ تینوں احمد کو روکنے کے لئے بوکھلاتے ہوئے وہاں سے گئی تھی
"اے جا جلدی کر...!!!"

حیدر کا اشارہ سمجھتے ہوئے وہ زرنور کے پاس آیا تھا..
جو ٹشو سے آنکھیں رگڑ رہی تھی لیکن آنسو تھے کے پھر بھی بھے جارہے تھے
"بس کرو.. تم نے کیا ڈیم بنانے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے...!!!"
احمد والی بات پر وہ گھبرائی نہیں تھی کیوں کے اچھے سے جانتی تھی کے احمد ایسا کبھی کر ہی نہیں سکتا
اور دوسرا حیدر کی ڈرامے بازی بھی سب سمجھتی تھی..
"تم لڑکی ہوتے تو پتا ہوتا اس وقت کیا فیلنگز ہوتی ہیں...!!!"
وہ بھرائی ہوئی آواز میں ناراضگی سے بولی تھی
"معاف کرو.. ایک دفعہ انار کلی بن چکا کافی ہے...!!!"
اس نے کہا تو زرنور کو تھا لیکن نگاہیں کسی اور پر ہی جمی تھی جسے دیکھ کر وہ چونکا تھا.. اور اس اتفاق پر
بے ساختہ مسکرایا تھا..

"اوہو.. ایک جیسے کپڑے...!!!"
حیدر نے شرارت سے ان دونوں کو چھیڑا تھا جو ایک جیسے سیم براؤن کپڑوں میں ملبوس تھے..
فاریہ تو سٹیٹا ہی گئی تھی پہلے ہی اس کے دیکھنے پر تلملارہی تھی..
زرنور اور انوشے بھی اس کے گھبرانے پر مسکرا دی تھی..

"نوربانو.. ابھی بھی موقع ہے تمہارے پاس...!!"

"کیسا موقع؟"

حیدر کے سنجیدہ انداز پر زرنور سمیت وہ سب اسے دیکھنے لگے تھے

"بھاگ چلو میرے ساتھ.. یہ نہ ہو کہ بعد میں تمہیں پچھتنا پڑے.. پھر تم مجھے آواز بھی دو گی تو میں

نہیں آؤں گا.. اسی لئے کہ رہا ہوں سوچ لو...!!"

وہ سنگین انداز میں کہہ رہا تھا

"لے منہ...!!"

فاریہ اور انوشے کے دل نے ایک ہی بات کہی تھی..

"اگر مجھے ہزار دفعہ بھی موقع ملے گا نہ تو میں اسی سے شادی کروں گی حیدر...!!"

وہ پرسکون لہجے میں بولی..

حیدر کچھ دیر تو اسے دیکھتا رہا پھر رونی شکل بنا کر ریاض کے گلے جا لگا..

"اب مجھ سے کون کرے گا شادی؟...!!"

"فکر مت کر.. تیرے جیسی بھی کوئی ہوگی دنیا میں جسے اللہ نے تیرے لئے بنایا ہوگا...!!"

وہ مسکراتے ہوئے اسے تسلی دے رہا تھا..

وائٹ کاٹن کے سفید شلوار قمیض میں مہرون کلر کی شال سی اس نے گردن میں گھما کر ڈال رکھی تھی

جس کا ایک سر آگے تھا تو دوسرا پیچھے لٹک رکھا تھا..

ہمیشہ کی طرح وہ ہینڈسم لگ رہا تھا آستینوں کو فولڈ کرنے کے بجائے کلائی تک کئے کف بند کر رکھے تھے۔۔

اس کے منع کرنے کے باوجود بھی کتنی ہی تصویریں ان لوگوں نے اس کی اتاری تھی۔۔
تھوڑی ہی دیر میں ان کا نکاح ہو گیا تھا۔۔

اس کے برابر میں بیٹھی سائن کرتے ہوئے اس کے ہاتھ کپکپا گئے تھے۔۔
پہلی دفعہ میں تو اسے کچھ ہوش نہیں تھا۔۔

پیدا ہوتے کے ساتھ ہی نکاح پڑھوا دیا گیا تھا۔۔

لیکن اب احساس ہو رہا تھا کتنا مشکل ہوتا ہے ایسے ہی خود کو کسے کے نام کر دینا۔۔
ماں باپ کے گھر کی دہلیز چھوڑ کر کسی اور کے آنگن کو آباد کر دینا۔۔
اس کے لئے وہ نکاح تو پہلی دفعہ ہی تھا۔۔

زر نور بخاری تو وہ کبھی تھی نہیں ہمیشہ سے ہی زر نور ارمان تھی اور ایک دفعہ پھر سے وہی بنی تھی۔۔
عباد بخاری اور زارا بخاری کے گلے گے وہ اس شدت سے روئی تھی کہ سب کی ہی آنکھیں نم ہو گئیں
تھی یہاں تک کہ

The devil partner's

ریاض اور حیدر کی بھی۔۔ واقعی میں کتنا مشکل ہوتا ہے لڑکی کے لئے یہ لمحہ۔۔

ماحول ایک دم ہی بوجھل ہو گیا تھا۔۔

جسے کم کرنے کے لئے حیدر نے ڈیک چلا دیا تھا۔۔

"سجدے کئے ہیں لاکھوں ..

لاکھوں دعائیں مانگی ..

پایا ہے میں نے پھر تجھے ..

چاہت کی تیری میں نے ..

حق میں ہوائیں مانگی ..

پایا ہے میں نے پھر تجھے ..

"سوچ رہا ہوں گے ہاتھوں میں بھی نکاح پڑھوا ہی لیتا ہوں ...!!"

حادث نے فیرونی سے انصاف کرتے ہوئے ان کو سوالیہ انداز میں دیکھا تھا ..

"اپنی یہ سوچ اپنے تک ہی رکھ .. ہم شدید کنوارے لڑکوں کے سامنے یہ نکاح شادی کی باتیں کر کے

زخموں پر نمک مت چھڑکا کرو ...!!"

ریاض تو جانے کس بات پر بھرا بیٹھا تھا

اشارہ خود کی اور حیدر کی طرف ہی تھا ..

"ارے بھائی تو نام بتائے گا لڑکی کا جیسی تو بات آگے چلائیں گے .. چل شاباش جلدی سے بتانا م ...!!"

اشعر نے اسے پچکار تے ہوئے کہا تھا ..

ریاض کو بے ساختہ ہی ہنسی آگئی تھی ..

(ابھی نام لوں گا تو یہیں منہ توڑ دے گا کمینہ ..)

"لے تجھ سے نام پوچھا ہے اور تو ہنس رہا ہے ...!!"

ان کی سمجھ نہیں آیا تھا اس کا ہنسنا..

"رہنے دے بھائی...!!"

وہ ابھی بھی ہنسنے ہی جا رہا تھا..

"مرضی ہے تیری نہ بتا... لیکن جب دل کرے میں حاضر ہوں.. تیری شادی میں ہی کرواؤں گا...!!"

اشعر نے بالکل بڑے بھائیوں کے سے انداز میں کہا تھا..

تیمور اور حارث نے آنکھوں آنکھوں میں ایک دوسرے کو اشارے کئے تھے..

"اہم اہم.. اشعر تجھے کیا کچھ زیادہ ہی پسند ہے یہ چوہدری؟...!!"

تیمور نے مصنوعی گلہ کھنکارتے ہوئے پوچھا تھا..

"اباں.. زیادہ نہیں بس تھوڑا سا...!!"

اس نے مسکرا کر جواب دیا تھا

"ماشاء اللہ تھوڑے سے میں یہ حال ہے جب زیادہ پسند ہوگا تب تو پتا نہیں کیا ہوگا...!!"

حارث نے کہتے ہوئے ریاض کو دیکھا تھا جو سنگل صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا..

انداز لا تعلق تھا لیکن اس کی مسکراہٹ صاف دکھائی دے رہی تھی جس کا مطلب تھا کہ وہ ان کی باتوں

کو انجوائے کر رہا تھا..

چوکنے انداز میں یہاں وہاں دیکھتے ہوئے وہ دونوں چھپتے چھپاتے وہاں پہنچے تھے

"علاقہ کلئیر ہے.. نکل لے برو...!!"

حیدر نے گردن اونچی کر کے دیکھنے کے بعد مطمئن لیکن محتاط انداز میں اسے کہا تھا

"چیک رکھنا.. اگر گڑبڑ ہو تو مس کال دینا مجھے...!!!"

گلے میں سے مہرون شال اتار کر اس کی جانب اچھالتا وہ ناب گھما کر دروازے کے پیچھے غائب ہو چکا تھا

..

"یہ ہی کام رہ گیا حمزہ حیدر علی کا.. بس دوسروں کی ہی ملاقات کرواتے رہو ہمنہ...!!!"

وہ بڑبڑا کر رہ گیا..

وہ جو اپنی پھولے پھولے بالوں والی سفید رنگ کی بلی مانو کو گود میں لے بیٹھی پیار سے اس پر ہاتھ پھیر رہی تھی اچانک سے دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز پر چونکی تھی..

لیکن وہاں احمد کو دیکھ کر حیرانی سے بلی کو بیڈ پر بٹھا کر وہ کھڑی ہو گئی تھی..

(احمد اس سے ملنے آیا تھا..؟؟ وہ بھی ایسے چوری چھپے..؟؟)

اسے یاد تھا جب اس نے ماہین کے سامنے کچھ دیر کے لے اس سے ملنے کا کہا تھا تو اس نے صاف منع کر دیا تھا..

"کوئی ضرورت نہیں.. شادی کے بعد جتنی دل چاہے اتنی باتیں کر لینا لیکن رخصتی تک کوئی ملاقات نہیں سمجھے؟...!!!"

اس وقت تو وہ سعادت مندی سے سر جھکا کر اس کی بات مان کر وہاں سے چلا گیا تھا..

لیکن اب..؟؟!!"

"دیکھو ذرا محبت میں کیا کیا کرنا پڑتا ہے...!!!"

اس کے انداز پر وہ مسکراہٹ چھپا گئی تھی..

اس نے چلیج نہیں کیا تھا ابھی بھی انہی کپڑوں میں ملبوس تھی ..

وہ چلتے ہوئے اس کے پاس آٹھرا تھا ..

"ہاں تو جناب ہو گئی آپ کی خواہش پوری احمد سے نکاح کرنے کی ؟!!..!"

نگاہوں کو خیرہ کرتے اس کے حسین سراپے کا بغور جائزہ لیتے ہوئے اس نے بظاہر سنجیدگی سے پوچھا تھا

لیکن آنکھوں میں شرارتی چمک بھی صاف نظر آرہی تھی

"ہاں ہو گئی ..!!..!"

اس نے بھی خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا تھا ..

ساری افسردگی اس کا چہرہ دیکھنے کے بعد جیسے ختم ہی ہو گئی تھی ..

"لیکن میری تو نہیں ہوئی نہ ..!!..!"

اس نے انداز میں افسردگی سموتے ہوئے کہا ..

"ہو جائے گی خاندان .. صبر کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے ..!!..!"

اک نزاکت سے سرخ آنچل جھٹک کر وہ جانے لگی تھی لیکن تبھی اس کی نازک سی چوڑیوں اور ہنسی سے

سچی کلائی احمد کی گرفت میں آئی تھی ..

"یہ دنیا ہمیشہ سے کچھ دو اور کچھ لو کے اصولوں پر چل رہی مسز زور ارمان .. میں نے تمہاری خواہش

پوری کی رخصتی منسوخ کروا کر اب تمہاری باری ..!!..!"

اسے اپنے حصار میں قید کئے چہرے کے ایک ایک نقش کو نگاہوں سے چومتے ہوئے وہ بے خود ہوا جا رہا

تھا ..

ملکیت کا یہ شدید احساس دوسری دفعہ نکاح کرنے کے بعد ہی کیوں محسوس ہوا تھا..؟
"اہاں.. پہلی بات تو یہ کے میں زرنور ارمان نہیں زرنور احمد ہوں مسٹر.. اسی نام سے مجھے مخاطب کیا کرو
...!!"

اس کے چوڑے کندھے پر اپنی کہنی ٹکائے براہ راست اس کی گہری گرے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے وہ
جس اعتماد اور بے نیازی سے کہ رہی تھی وہ ارمان احمد خاندانہ کو پاگل کرنے کے لیے کافی تھا..
"اور دوسری بات.. آج میں بہت خوش ہوں اپنی مرضی کے بندے سے میں نے دوسری دفعہ نکاح کیا
ہے.. مانگو جو مانگنا ہے.. لیکن رخصتی کے علاوہ...!!"
فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نے ساتھ حد بھی عائد کی تھی..
"میں مر ہی نہ جاؤں اس دریا دلی پر..!!"

سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا اس کے گلابی رخسار پر پھیرتے ہوئے وہ اسے چھیڑنے کو بولا تھا..
"میں جانتی ہوں رخصتی کروائے بغیر تم نہیں مرو گے...!!"
زرنور نے شرارت سے کہتے ہوئے نچلا لب دانتوں تلے دبایا تھا..
"کیا تمہیں مجھ سے شرم نہیں آرہی؟...!!"

احمد کا اشارہ اس کے خود سے بے حد قریب ہونے پر تھا کہاں تو وہ صرف ہاتھ پکڑنے پر ہی حیا سے سرخ
پڑ جاتی تھی اور کہاں اب پٹر پٹر جواب دے رہی تھی
"دو دفعہ نکاح کر چکی ہوں.. اب کہاں کی شرم؟...!!"
"لیکن رخصتی تو نہیں ہوئی نہ...!!"

"چلو اس کے بعد شرما لوں گی...!!!"

سر سے ڈھلکتے ستاروں سے سجے آنچل کو دوبارہ سے جماتے ہوئے اس نے کہا تھا..

"تم مجھے ارمان کیوں نہیں کہتی؟...!!!"

"تم بھی تو مجھے زرنور نہیں کہتے صرف نور کہتے ہو...!!!"

جواب بر جستہ تھا..

"تم میری زندگی کا نور ہو میرے عشق کا نور ہو میری نگاہوں کا نور ہو میری جان . تمہارے بغیر یہ خانزادہ نہ

پہلے کچھ تھا نہ اب ہے...!!!"

محبت سے چور لہجے میں کہتے ہوئے احمد نے اس کا آنچل پیچھے کرتے ہوئے استہراق سے پہلی دفعہ اس کی پیشانی چومی تھی..

زرنور نے مسکراتے ہوئے آسودگی سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں..

"ایک بات تم بھول گئے...!!!"

وہ اس کا جھومر ٹھیک کر رہا تھا جب اس کی بات پر چونکا..

"وہ کیا؟...!!!"

"دل...!!!"

"مطلب؟...!!!"

"کیا میں تمہارے دل کا نور نہیں ہوں؟...!!!"

اس کی معصومیت بھری مصنوعی خفگی پر وہ مسکراہٹ چھپا نہیں پایا تھا..

"تم احمد کی نور ہو یا ر.. میری روح میں بستی ہوں میرے جسم و جان کی مالک ہو...!!"

"احمد...!!"

اس نے شکایاتی انداز میں اس کا نام لیا تھا..

"اب کیا؟...!!"

وہ حیران ہوا تھا..

زر نور نے جھٹکے سے اس کے کالر پکڑ کر اپنی جانب کھنچا تھا..

"مجھے تمہارے "دل" سے مطلب ہے خاں زادہ...!!"

اس کے یہ انداز احمد کو پل پل گھاٹل کئے دے رہے تھے

"لیکن میرے پاس دل نہیں ہے...!!"

وہ بے چارگی سے بولا

پہلے تو وہ اس کی بات پر حیران ہوئی تھی لیکن پھر تیور بد لے..

"کسے دیا؟...!!"

وہ برہم نظر آتی تھی..

"کافی سال پہلے تمہیں ہی دیا تھا جب تم لٹل اینجل تھی.. اچھے پاس ہی چیک کرو کہیں رکھ کر بھول

گئیں ہوں گی...!!"

کالر چھڑوا کر اس کا مومی ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں لے کر احمد نے لبوں سے لگایا تھا..

"پاگل ہو تم احمد...!!"

زرور نے ہنستے ہوئے اس کے کندھے پر سر رکھا تھا..

"میں ہوش و حواس اپنے, اس بات پے کھو بیٹھا..

تم نے جو کہا ہنس کر, یہ ہے میرا دیوانہ...!!

وہ اس کے کان کے پاس گنگنایا تھا..

"شاعری سے کام نہیں چلے گا میرا گفٹ نکالو...!!"

اس کے شانے پر نازک سے ہاتھ کا مگّا مارتے ہوئے اس نے باور کروایا تھا..

"بعد میں لے لینا...!!"

اس کے سرخ زرتار آنچل سے ڈھکے سر پر اپنے لب رکھے اس نے آنکھیں بند کئے ہی کہا تھا..

"تم نے آج تک مجھے کبھی کوئی گفٹ نہیں دیا احمد...!!"

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی شکوہ کر گئی تھی..

"رخصتی کروا لو نہ روزانہ ایک تحفہ دیا کروں گا...!!"

زرور کو لگا وہ ایسے ہی کہ رہا ہے لیکن وہ مذاق کے موڈ میں نہیں تھا مکمل طور پر اس کے سحر میں کھویا

ہوا تھا..

"احمد...!!"

وہ اس کے حصار میں کسمسار ہی تھی..

اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھے پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن سب بے سود..

احمد نے اسے خود میں بھنچا ہوا تھا..

"کیا ہوا؟...!!"

اس کا سندر مکھڑا ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا..

"لیومی...!!"

اس نے ناراضگی سے کہا تھا..

"نہ چھوڑوں تو؟...!!"

اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے وہ چیلنج کر رہا تھا..

زر نور کی سانس اٹکنے لگی تھی اس کے حصار میں..

"سب سب.. ویٹ کر رہے ہوں گے.. تم.. تم تو آکر ہی بیٹھ گئے ہو.. چھوڑو مجھے...!!"

احمد نے اس کے مزاحمت کرتے دونوں ہاتھوں کو کلائیوں سے پکڑ لیا تھا..

"تم نے ہی کہا تھا جو مانگنا ہے مانگ لو...!!"

احمد نے اس کی بات دلائی تھی..

"ہاں تو مانگ لو نہ میں دے دوں گی منع کب کیا میں نے؟.. لیکن پہلے میرے ہاتھ چھوڑو...!!"

اس کا انداز جھنجھلائے کے ساتھ التجائیہ ہو گیا تھا..

(نہ جانے سب کیا سوچ رہے ہوں گے باہر)

"تم زحمت مت کرو.. میں خود لے لوں گا...!!"

اس کی نگاہوں میں خمار اتر آیا تھا..

"کیا؟.. کیا لے لو گے؟...!!"

وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگی ..

لیکن اس نے کچھ نہیں کہا تھا بس زو معنی انداز میں مسکرا دیا تھا ..

"زرور کی نظر اس کے کلین شیو گال پر پڑتے ڈمپل پر پڑی تھی جو اس کی آنکھوں کی طرح گہرا تھا ..

اس کی ڈیپ گرے آنکھوں کے بعد اس ڈمپل نے ہی تو اسے دیوانہ کیا تھا ..

بے خودی میں اس نے اپنی مخروطی انگلیوں سے اس ڈمپل کو چھوا تھا ..

ایک وقت تھا جب اس کے دل میں اسے چھونے کی شدید حسرت ہوا کرتی تھی لیکن اب تو جیسے وہ اسے

چھونے کی اس کی حقدار بن گئی تھی ..

گردن آپ ہی ناز سے اٹھی تو شبہی ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ در آئی ..

"میرے جذبات کو بہکاؤ مت یار ..!!"

اس کا لہجہ آنچ دیتا ہوا تھا ..

"اتنی سی بات پر ہی اس کی پلکیں رخساروں پر سایہ فگن ہو گئیں تھیں

اب مجھے یقین ہو گیا ہے .. تم صرف میرے ہوا احمد صرف میرے ..!!"

مطمئن انداز میں کہتے ہوئے زرور نے اس کے سینے پر سر دھرا تھا ..

"میں تو ہمیشہ ہی کہتا تھا تم ہی یقین نہیں کرتی تھیں ..!!"

احمد نے اسے پھولوں کی طرح خود میں سمیٹ لیا تھا ..

"دھڑ .. دھڑ دھڑ ..!!"

جیسی دروازے پر ہونے والی زور دار دستک سے دونوں سحر سے نکل آئے تھے ..

دروازہ پوری شدت کے ساتھ بجایا جا رہا تھا جیسے ابھی کوئی توڑ کر اندر آ جائے گا..

"آ رہا ہوں یار...!!"

بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ دُور کے پاس آیا تھا ایک نظر مڑ کر اسے دیکھا دل پر ہاتھ رکھے بیڈ کے کونے پر ٹکی تھی..

آنکھوں میں خفگی تھی جیسے کہ رہی ہو

(کہا تھا نہ میں نے چلے جاؤ.. اب پتا نہیں کتنا آگورڈ گئے گا..)

اس کی ناراضگی بھی بجا تھی..

آنکھوں میں اس کی موہنی سی صورت سموتے ہوئے اس نے دروازہ کھول دیا تھا لیکن باہر جو کوئی بھی تھا شاید دروازہ توڑنے کی نیت سے دھکا مارنے لگا تھا لیکن اسی وقت دروازہ کھولنے کے باعث حیدر سیدھا احمد سے ٹکرایا تھا اور اس ٹکراؤ کے نتیجے میں دونوں ہی فرش پر گرے تھے..

"اف.. کیا حرکت ہے یہ؟!!"

اس نے خود پر گرے حیدر کو دیکھ کر دانت پیستے ہوئے پوچھا..

جس نے فوراً سے دانت نکالے تھے لیکن پھر اندر کر کے چہرے پر غضبناک تاثرات سجائے..

"ٹائم پتا ہے کتنا اوپر ہو چکا؟!!"

"ہاں تو پیسے دئے تھے نہ تجھے؟!!"

"اپنے پاس ہی رکھ لے تو وہ پانچ ہزار.. پتا ہے کتنی مشکل سے ان بھوتنیوں کو روک رکھا تھا میں نے

"!!.."

"یہ جھوٹنیوں کسے کہ رہے ہو؟...!!"

کھلے دروازے پر کھڑی لائبرے نے گھور کر پوچھا اندر تو جا نہیں سکتی تھی کے دونوں بچ میں ہی گرے پڑے تھے..

"تمہیں ہی کہ رہا ہوں...!!!"

وہ بگڑے انداز میں اٹھا تو احمد بھی کپڑے جھاڑتا ساتھ ہی کھڑا ہوا..

وہ جو اسے سخت سست کہنے لگی تھی ماہین نے روک دیا تھا

"لائبرے دفع کرو اسے.. پہلے ان صاحب کی خبر لو...!!!"

اس کا اشارہ احمد کی طرف تھا جو بس بھاگنے کے چکر میں تھا لیکن برا ہوا جو ان سے سامنا ہو گیا..

"کیا کر رہے تھے یہاں؟...!!!"

ماہین نے کڑے تیوروں کے ساتھ پوچھا..

"محفل میلاد کی دعوت دیئے آیا تھا...!!!"

حیدر کے ٹکڑا لگانے پر لائبرے نے اسے تیز نظروں سے دیکھا تھا..

"تم تو چپ کرو...!!!"

"اوائے اشعر.. سنبھال اپنی بیوی کو...!!!"

اس نے بھی زور سے اشعر کو آواز لگائی تھی..

"میں کچھ نہیں کر رہا تھا ماہین آپ!..!!!"

اس نے جس بھولپن سے کہا تھا لائبرے اور حیدر کو ہنسی آگئی تھی..

"سیدھی طرح بتاؤ...!!"

اس نے آنکھیں نکالی..

"وہاٹ ریش.. یہ کیا حرکت ہے ریاض؟!!"

سخت غصے میں اس نے لائبرہ اور ماہین کے پیچھے دیکھتے ہوئے بلند آواز سے کہا تھا..

بے ساختہ ہی دونوں پیچھے مڑی تھی اور یہی موقع تھا احمد کے پاس بھاگنے کا..

فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ فوراً وہاں سے نکل لیا تھا..

"یہاں تو ریاض نہیں ہے...!!" لائبرہ نے اچھنبے سے کہا..

"آگے دیکھو بہن.. خانزادہ بھی نہیں ہے...!!"

حیدر کے محفوظ انداز پر وہ جلدی سے سیدھی ہوئیں تھیں تب تک وہ چکما دے کر جا چکا تھا

ہونٹوں پر ہاتھ رکھے زرنور ہنسے جارہی تھی لیکن جب ان دونوں کو بدلے تیوروں سے اپنی جانب بڑھتے دیکھا تو
گڑبڑا کر ہاتھوں میں سے گجرے اتارنے لگی..

بے خود کئے دیتے ہیں..

انداز حجابانہ ..

آ.. دل میں تجھے رکھ لوں..

اے جلوہ جاناں نہ..

گنگناتے ہوئے وہ انگلی پر کی چین گھماتا کچن کی جانب جا رہا تھا جب مناہل کے کمرے میں سے کسی

کے کھلکھلانے کی آواز پر چونکا تھا..

گھر میں تو صرف مناہل اور آنٹی تھے لیکن یہ آواز تو ان میں سے کسی کی نہیں تھی ..
لیکن یہ آواز .. یہ تو وہ پہچانتا تھا ..

ہاں یہ آواز اس کے لئے اجنبی نہیں تھی ..
کمرے کا دروازہ ہلکا سا کھلا ہوا تھا دیوار پر ہاتھ رکھے اس نے سر اندر ڈال کر جھانکا تھا
اور جو چہرہ اسے نظر آیا تھا اسے دیکھ کر وہ گرتے گرتے بچا تھا ..
"یا اللہ یہ لڑکی؟!!!"

وہ بے یقینی سے خود سے مخاطب ہوا تھا ..

بے خود کئے دیئے ہیں ..

انداز حجابانہ ..

آ.. دل میں تجھے رکھ لوں ..

اے جلوہ جاناں نہ ..

گنگناتے ہوئے وہ انگلی پر کی چین گھماتا کچن کی جانب جا رہا تھا جب مناہل کے کمرے میں سے کسی
کے کھلکھلانے کی آواز پر چونکا تھا ..

گھر میں تو صرف مناہل اور آنٹی تھے لیکن یہ آواز تو ان میں سے کسی کی نہیں تھی ..
لیکن یہ آواز .. یہ تو وہ پہچانتا تھا ..

ہاں یہ آواز اس کے لئے اجنبی نہیں تھی ..

کمرے کا دروازہ ہلکا سا کھلا ہوا تھا دیوار پر ہاتھ رکھے اس نے سر اندر ڈال کر جھانکا تھا

اور جو چہرہ اسے نظر آیا تھا اسے دیکھ کر وہ گرتے گرتے بچا تھا..

"یا اللہ یہ لڑکی؟!!!"

وہ بے یقینی سے خود سے مخاطب ہوا تھا..

اسے تو وہ ہزاروں کے جھوم میں بھی پہچان سکتا تھا.. دوبارہ سے سر اندر ڈال کر مشکوک انداز میں دیکھا..

"وہی ہے یا پھر میرا وہم ہے؟!!!"

لیکن نہیں اسے سو فیصد یقین ہو گیا تھا جینز کے اوپر پرنٹڈ لونگ شرٹ پہنے وہ لڑکی کوئی اور نہیں یشفہ ہی تھی..

لیکن یہ چلی گئی کہاں گئی تھی؟..

اور واپس کیسے آگئی؟

وہ بھی یہاں؟!!!"

وہ اچھنبے سے سوچتا وہیں کھڑا رہتا اگر مناہل کی بے ساختہ نظر اس پر نہ پڑتی تو..

"حیدر تم یہاں؟!!..."

سرعت سے اس نے اپنے پیلے آنچل کا گھونگھٹ سائکالا تھا.. اس کی آواز میں حیرت پہناں تھی کیوں

کے بخاری ہاؤس سے ابھی کسی کی بھی واپسی نہیں ہوئی تھی..

لاشعوری طور پر اس کی نگاہ حیدر کی جانب اٹھی تھی..

سیاہ رنگ کی پینٹ شرٹ پہنے ڈارک گلاسز کو ہمیشہ کی طرح گرمیاں میں اٹکا رکھا تھا..

"میں تو کسی کو ٹھکانے لگانے کچن میں جا رہا تھا جب دو چڑیلوں کے ہنسنے کی آواز نے مجھے یہاں جھانکنے پر مجبور کر دیا...!!!"

یشفہ کی مسکراہٹ سمٹ گئی تھی..

وہ ابھی بھی ویسا ہی تھا..

جانے کون ہوتے ہیں وہ لوگ جو وقت کے ساتھ بدل جاتے ہیں لیکن حمزہ بھی اپنے نام کا ہی ایک ڈھیٹ تھا..

"کچن میں کسے ٹھکانے لگانے جا رہے ہو؟...!"

منابل نے اس کی پہلی بات ہی سنی تھی..

"کوفتوں کو...!!!"

وہ دیکھ یشفہ کو رہا تھا اور بات منابل سے کر رہا تھا..

"تم کوفتوں کو ٹھکانے لگانے آئے ہو؟...!!!"

"ہاں نہ.. کل ماہین بھا بھی نے اتنے مزے کے ہرے مصالحے کے بنائے تھے کے میں نے اور ریاض

نے تو ایک ڈونگا بھر کر چھپا بھی دیا تھا اب اسے ہی ٹھکانے میرا مطلب ہے کے کھانے آئے ہیں...!!!"

"تم کیا زرنور کے گھر سے کچھ کھا کر نہیں آئے؟...!!!"

حیدر کی بات پر جانے کیوں ان دونوں نے مسکراہٹ دبائی تھی..

"نہیں.. ہم نے احمد کے ساتھ اسی کے گھر ناشتہ کر لیا تھا.. اس کے بعد کوفتوں کی وجہ سے کچھ کھایا

ہی نہیں...!!!"

"کیسی ہیں آپ لشفہ صاآبه ؟!!..!"

بلاآخر رہا نہ گیا تو بول ہی اٹھا اسے مخاطب کرنے اور دو چار کھری کھری سنے بغیر اسے چین کہاں آتا تھا.. لیکن جو بھی تھا لشفہ کو وہاں دیکھ کر اس کا موڈ خوش گوار ہو گیا تھا..

(اب آئے گا اصل مزہ شادی کا..)

"ٹھیک..!!..!"

یک لفظی جواب دے کر وہ اپنے سوٹ کیس کی جانب متوجہ ہو گئی تھی..

انداز میں خفگی بھراتا اثر بھی صاف واضح تھا..

آخری ملاقات میں حیدر کے جارحانہ انداز پر وہ ابھی بھی ناراض تھی..

"یہ کیا رہنے کے لئے آئی ہے ؟!!..!"

حیدر نے اشارے سے منابل سے پوچھا تھا..

"ہاں شادی تک یہیں رہے گی.. بڑی مشکل سے راضی کیا ہے..!!..!"

منابل نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی جبراً مسکرا دی تھی..

"تم لوگ پہلے تو دوست نہیں تھی تو پھر ؟!!..!"

حیدر کو اس کا اچانک وہاں ہونا سمجھ نہیں آ رہا تھا..

"خیر دفع کرو جہاں بھی ہوئی ہے.. ویلے بھی چریلیں اگر دوسری دنیا میں بھی ہو تو کیسے نے کیسے کر کے

اپنی پچھڑی ہوئی سہیلیوں کے پاس پہنچ ہی جاتی ہے..!!..!"

منابل کے گھورنے پر وہ جلدی سے بولا تھا..

"ویلے وہ تمہارا بے وقوف عاشق تمہارے اکیلے ہونے کا فائدہ اٹھا کر تم سے ملنے آ رہا تھا بڑی مشکل سے
پکڑ کر کمرے میں بند کیا اسے...!!!"

"تم لوگوں نے حارث کو کمرے میں بند کر دیا؟...!!!"

وہ حیرت سے بولی..

"اور نہیں تو کیا.. اگر وہ تمہیں اس مایوں کے نیلے میلے جوڑے میں دیکھ لیتا تو شادی والے دن بقول تم
چریلوں کے روپ نہیں آتا نہ اور تم اسٹیج پر بیٹھی ہوئیں پوری منہ سے خون ٹپکانے والی آدم خور بھوتنی
لگ رہی ہوتی...!!!"

اس کا انداز لا پروا سا تھا..

"کیوں نہیں آنے دیا تم نے اسے؟ میں گھونگھٹ نکال کر بات کر لیتی جیسے تم سے کر رہی ہوں...!!!"
مناہل براہی مان گئی تھی..

"ایک تو تم لوگ کبھی اکیلے نہ رہنا دینا ہم بے چارے معصوموں کو ہر وقت ہی بلا بن کر سر پر سوار رہتی
ہو...!!!"

اس نے بے زاری سے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا

(پتا نہیں کہاں رہ گیا ریاض؟...!!)

"مناہل کے چہرے پر غصے کے سے انداز دیکھ کر اس نے پھر سے پینتر ابدلہ تھا..

"اگر تم کہو تو ملاقات کا انتظام کروا دیتا ہوں.. ابھی احمد اور نوربانو کی بھی کروا کر آ رہا ہوں...!!!"

"واقعی میں؟...!!!"

"ہاں نہ...!!"

"ٹھیک ہے پھر کروادو...!!"

اس نے شرمیلیں انداز میں کہا

لیکن لگ نہیں رہا تھا کہیں سے کے وہ شرم رہی ہے..

"کروادو پھر...!!"

حیدر نے اس کی نقل اتاری..

"ایسے ہی کروادوں؟ پیسے لگتے ہیں بہن.. احمد سے پانچ ہزار لے ہیں میں نے پورے.. لیکن چونکہ

تمہاری شادی قریب ہے.. اس لے پکڑے جانے کا خطرہ بھی زیادہ ہے تو تم سے پورے دس ہزار لوں گا

.. اور اگر رنگے ہاتھوں پکڑے لگے تو میرا نام بھی نہیں آنا چاہیے...!!"

وہ پروفیشنل بزنس مین کے سے انداز میں جیسے ڈیل اور اس کی شرطیں بتا رہا تھا..

انداز اتنا سنجیدہ تھا جیسے سچ میں یہ اس کا پارٹ ٹائم بزنس ہو...!!"

"ایک دس منٹ کی ملاقات کے دس ہزار؟...!!"

وہ حیرت زدہ انداز میں بولی..

"مجھ سے کیوں مانگ رہے ہو؟ حارث سے جا کر ہی لو...!!"

لگے ہی ملے نخوت سے ناک چڑھا کر بولی..

"تم سے پہلے اسی نے کہا تھا لیکن پھر ڈیل کینسل کر دی اس کنجوس نے وہ تو ڈھائی ہزار پر ٹر خا رہا تھا اب تم ہی بتاؤ ہسنگائی کے اس زمانے میں کون اتھے سستے میں ایسے جان جھو کم میں ڈالنے والے کام کرتا ہے؟.. اور دیکھو ذرا تمہارے لئے وہ دس ہزار بھی نہیں دے سکتا.. چہ چہ!!"

حیدر نے افسوس سے سر ہلایا تھا..

"حیدر.. اوے حیدر..!!"

ریاض کی حواس باختہ آواز پر اس نے چونک کر پیچھے دیکھا..

"کیا ہوا؟..!!"

"اے کونھے نہیں ہیں..!!"

"ہیں؟؟..!!"

وہ نہ سمجھی سے بولا..

"پورا کچن چھان مارا لیکن کہیں نہیں ملے...!!"

ریاض کے جذباتی لہجے پر حیدر کا دل ڈوب ڈوب گیا تھا..

"کونھے غائب؟.. اب میں کھاؤں گا کیا؟..!!"

وہ گہرے صدمے سے بولا..

"مجھے کھالے..!!"

ریاض سلگ کر بولا..

"صرف اپنا خیال ہے تجھے کمینے اور میں جو..!!"

اس کی بات ادھوری رہ گئی تھی ایک ابرو اٹھا کر اس نے تعجب سے کھڑکی کے پاس کھڑی فون پر بات کرتی یشفہ کو دیکھا تھا..

"یہ کہاں سے آگئی؟!!.."

اشاروں کنائیوں میں حیدر سے پوچھا..

"اس سے زیادہ ضروری ابھی کون ہے.. تو نے ٹھیک سے دیکھا تھا نہ؟!!.."

"ہاں نہ ایک ایک چیز دیکھی ہے لیکن نہیں لے..!!.."

اس کا انداز ہارے ہوئے جواری کی طرح تھا...

کتنی مشکل سے سب کی نظروں سے بچا بچا کر اس ایک ڈونگے کی حفاظت کر رہے تھے..

"ایک دفعہ اور دیکھ لیتے ہیں..!!.."

حیدر کو ابھی بھی امید سی تھی..

"اہم.. حیدر ریاض..!!.."

اتنی دیر سے ہنسی کنٹرول کرتی مناہل اب بول ہی اٹھی تھی..

"انہیں ڈھونڈنے کی تکلیف مت کرو..!!.."

"کیوں؟ تمس پتا ہے وہ کہاں ہیں؟!!.."

دونوں فوراً ہی پر جوش ہو گئے..

"وہ... میں نے اور یشفہ نے کھا لے.. تھینکس ٹو بوتھ آف یو.. تم لوگوں نے اسے چھپا کر رکھا.. سچ میں

اگر وہ نہ ہوتے تو ہمیں باہر سے آرڈر کرنا پڑتا..!!.."

اس نے محفوظ انداز میں بے چاگی اور شرارت کی ملی جلی کیفیت میں کہا تھا..
وہ دونوں سکتے کے سے انداز میں ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے تھے..

شام کے وقت کوئی جا کر سب کی واپسی ہوئی تھی..

"خیریت ہے آج لڑکے والوں کی طرف سے دھمال ڈالنے کی آوازیں نہیں آرہی...!!!"
چائے کی چسکیاں لیتی انوشے نے ریلینگ سے ٹیک لگائے ہلکا سا جھک کر نیچے جھانکتے ہوئے شرارت سے
پوچھا تھا..

دونوں ڈی جے.. کونھے نہ ملنے کا سوگ منا کر بیٹھے ہوں گے..!!!"
موبائل پر زرنور اور احمد کے نکاح کی ویڈیو دیکھتی منابل اور یشفہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا..
یشفہ کی وہاں موجودگی ان سب کے لئے ہی سرپرائزنگ تھی کیوں کے اس نے تو شادی میں آنے سے
معذرت کر لی تھی لیکن ایسے اچانک اسے وہاں دیکھ کر وہ سب ہی بے حد خوش ہوئی تھیں.. کیوں کے
حیدر کے ساتھ اس کے بھڑنے کے قصے وہ اچھے سے جانتی تھی.. انوشے کے دوست سے ان کی آپس میں
دوستی ہوئی تھی..

اور پٹر پٹر بولتی اس گولڈن بالوں والی گڑیا سے تھوڑے ہی عرصے میں ان کو گہری دوستی ہو گئی تھی..
جوفاریہ کی ہم عمر تھی یعنی ان چاروں سے ایک ڈیڑھ سال چھوٹی ہی تھی..

زریہ دوپٹہ بھی لے جاؤ لہنگے کے ساتھ میچ نہیں ہو رہا یہ پنک کلمر.. اسے چیلنج کروا کر آتشیں رنگ لے لینا

"!!!"

مناہل نے اسے شاپر میں دوپٹہ ڈال کر دیا تھا..

صبح گیارہ بجے کا وقت تھا ناشتہ کرنے کے بعد زرنور انوشے اور لیشفہ سحرش بیگم کے ساتھ مال جانے کی تیاری کر رہیں تھیں ابھی بھی دو چار چیزیں خریدنی تھی اور لیشفہ کی توپوری شاپنگ رہتی تھی.. جس کا شادی بیاہ جیسی تقریبات کے ملبوسات خریدنے کا کوئی تجربہ نہیں تھا.. اس لئے اب اس کی تیاری بھی ان لوگوں نے ہی کرنی تھی..

"ٹھیک ہے لے آؤں گی اور ایسا کرو مجھے پارلر کا کارڈ دو آتے ہوئے بکنگ بھی کروالیں گے..!!"

برش سے بال سنوار کر کچھر میں قید کرتے ہوئے اس نے کہا تھا..

انوشے نے لسٹ بنا کر اس پر سرسری سی نظر ڈالنے کے بعد مناہل کو پکڑادی تھی..

"ایک دفعہ اور دیکھ لو.. اگر کچھ رہ گیا ہے تو اس میں لکھ دو..!!"

"اب چلو بھی آتے آتے بھی پھر شام ہو جائے گی..!!"

زرنور نے ہینڈ بیگ چیک کرتے ہوئے انھیں جلدی کرنے کا کہا تھا..

"فاریہ تم نے کچھ منگوانا ہے؟..!!"

چھوٹی ٹرے میں چائے کے دو کپ رکھے اندر آتی فاریہ کو دیکھ کر انوشے نے پوچھا تھا

"نہیں انوشے.. میری تیاری کمپلیٹ ہے اور آپ لوگ پلینز جلدی آنے کی کوشش کیجئے گا ورنہ میرا سر

پھٹ جائے گا اس تیز آواز سے..!!"

اس کا اشارہ ایک پر تیز آواز سے چلتے گانوں کی طرف تھا..

جو حیدر اپنے دوست کی شاپ سے اٹھا لایا تھا جس کے آس پاس جانے پر بھی اس نے سب پر پابندی لگا رکھی تھی ..

وہ لوگ تو اسے ڈانٹ ڈپٹ کر بند کروا دیتی تھی لیکن فاریہ کی اس سے اتنی فرینکس نہیں تھی .. اور ایک سپیکر تو ان لوگوں نے بھی کمپیوٹر کے ساتھ کنیکٹ کر رکھا تھا جس پر "خالص شادی والے" گانے ہی بجاتی تھیں وہ لوگ اور اس کی آواز بھی صرف اتنی ہوتی تھی کہ صرف اوپر کے پورشن میں ہی ہوتی تھی لیکن جب حیدر گانے لگا تھا تھا تو پورے محلے کے کان جھنجھنا اٹھتے تھے ایک تو وہ گانے شادی والے ہرگز نہیں ہوتے تھے اور دوسرا ایکو کے ساتھ ساتھ اس کے گلے کے سپیکر کا بھی فل والیوم ہوتا تھا ..

ابھی بھی دونوں گلہ پھاڑ کر گارہے تھے ..

"اسکی فکر مت کرو ماہین بھابھی تو گھر پر ہی ہے نہ تھوڑی دیر بعد ان سے کہ کر بند کروالینا ..!!!"
زر نور نے مناہل سے کارڈ لے کر کلچ میں رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا ..

"جلدی کرو بچیوں ..!!!"

نیچے سے سحرش بیگم کے آواز دیے پر جلدی جلدی کرتی وہ لوگ نیچے اترنے لگی تھی

"ارے میں تو بھول گئی ..!!!"

اس نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے ٹرے مناہل کو دی اور جلدی سے ان کے پیچھے آئی ..

"زر نور .. ٹیلر کے پاس سے میری شرٹ بھی لے آنا جو فٹنگ کے لئے دی تھی ..!!!"

اس نے ریلینگ سے جھکتے ہوئے یاد دہانی کروائی تھی ..

"لے آئیں گے...!!!"

وہ جوالٹی پی کیپ پہنے سیٹی بجاتے ہوئے باہر کی جانب جا رہا تھا ان لوگوں کو نک سک سے کہیں جانے کے لئے تیار دیکھ کر کیپ سے چہرہ چھپاتا اگلے قدموں پلٹا تھا.. لیکن تب تک ان کی نظر اس پر پڑ چکی تھی..

"حیدر ہمیں مارکٹ لے چلو...!!!"

اور حیدر نے سودفعہ خود کو کو ساتھ..

ضرورت ہی کیا تھی گھر پر رکے کی؟..

ریاض اور احمد نے کتنا اصرار کیا تھا آفس چلنے کے لئے..

لیکن اس نے بھی صاف منع کر دیا تھا جیسے شادی تو اسی کی ہو رہی ہو..

اشعر اور تیمور بھی اپنے آفس میں تھے اور حارث بے چارہ کبھی ٹیلر کے کبھی ہال کے تو کبھی کہاں کے کام منٹا پھر رہا تھا..

صرف ایک وہی سہی معنوں میں فارغ تھا جو ایک ہفتے سے ڈرائیور کے فرائض سنبھال رہا تھا..

لیکن اب وہ بھی تپ اٹھا تھا..

"دو چار دن خوشی خوشی لے کیا گیا تم لوگوں نے تو مستقل اپنا ڈرائیور ہی سمجھ لیا...!!!"

وہ بگڑے موڈ سے بولا تھا..

"ہاں تو گھر پر فارغ بیٹھ کر تم کرتے بھی کیا ہو؟ سوائے محلے والوں کا سکون برباد کرنے کے...!!!"

اس نے بھی فوراً حساب بے باک کیا تھا..

"یہ صرف آخری دفعہ ہے اس کے بعد کہیں نہیں لے کر جاؤں گا...!!"

وہ ہٹ دھرمی سے کہ رہا تھا..

"بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی ابھی تو چلو...!!"

زرور نے لاپرواہی سے ہاتھ جھلایا تھا..

وہ صرف صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گیا تھا

"وہ مجھے خوشی ہے کے کینیڈا جیسے ملک میں رہ کر بھی تم اپنی روایتوں کی اتنی پاسداری کرتی ہو...!!"

"بھلے سے میری ساری زندگی وہیں گزری ہے لیکن میں تو آج بھی پشاور کے رنگ میں ہی رنگی ہوئیں ہوں

.. آپ کو پتا ہے میں پشاور صرف ایک دفعہ ہی گئی ہوں اپنی زندگی میں وہ بھی صرف چار سے پانچ دنوں

کے لئے لیکن یہ دن.. جیسے نقش ہو گئے ہوں میرے دل پر.. اور دوسرا بابا اور ابی جان کی وجہ سے

جنہوں نے اس ملک میں رہ کر کبھی مجھے پشاور کی کمی محسوس نہیں ہونے دی...!!"

وہ مسکرا کر کہتی ساتھ ساتھ کچپ میں فرائیز بھی ڈبو ڈبو کر کھا رہی تھی جو ماہین نے اسے تھوڑی دیر پہلے

بنا کر دی تھی..

"تمہیں تو ایک نظر دیکھ کر ہی پتا لگ جاتا ہے کے کسی کٹر پٹھان فیملی سے بلونگ کرتی ہو لیکن اشعر تو تم

سے بہت مختلف ہے.. وہ تو جب تک بتائے نہ کے میں پٹھان ہوں کسی کو پتا بھی نہیں چلتا...!!"

قورمے کا مصالحہ جھونکے ہوئے وہ ہنستے ہوئے کہ رہی تھی..

"ارے نہیں آپ! بھائی صرف اپنے حلیے کی وجہ سے نہیں لگتے ورنہ تو اندر سے وہ پور پٹھان ہے...!!"

اس کے انداز میں اشعر کے لئے فخر ساتھ..
انگلی اور انگوٹھے سے پیشانی مسلتا وہ سیدھا کچن میں آیا تھا..
"بھا بھی وہ...!!!"

ڈانگ ٹیبل کے گرد بیٹھی فاریہ کو دیکھ کر اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی..
اسی نے تو اس کا چین و سکون برباد کر کے رکھا ہوا تھا..
وہ دونوں چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی..

فاریہ نے جلدی سے کندھے پر پڑا دوپٹہ سر پر ڈالا تھا..

"تم اس وقت خیریت؟...!!!"

ماہین نے حیرت سے پوچھا..

ابھی تو صرف ایک ہی بجاتا تھا اور وہ تو احمد کے ساتھ صبح آفس گیا تھا..

"وہ.. سر میں درد ہو رہا تھا اس لئے آگیا.. آپ پلیز چائے بنوادیں مجھے...!!!"

اس نے بدستور پیشانی مسلتے ہوئے کہا تھا..

چہرے پر تھکن بھی صاف واضح تھی..

(بنوادیں؟؟؟.. اتنے رعب سے یہ میرے لئے کہ رہا ہے؟؟؟)

وہ سلگ ہی تو اٹھی تھی..

"ٹھیک ہے میں بنا دیتی ہوں...!!!"

"نہیں آپ پریشان نہ ہو.. آپ اپنا کام کر لیں.. لیکن جو فارغ بیٹھا ہے اسے کہ دیں...!!!"

ماہین اور فاربیہ کے علاوہ وہاں تھا ہی کون؟ اور وہ یقیناً اسی کے بارے میں کہ رہا تھا..

"ہاں فاربیہ بنا دیں گی.. فاری ایک کپ بنا دو اس کے لئے..!!!"

ماہین نے مصروف سے انداز میں کہا تھا..

وہ تلملا کر رہ گئی تھی..

اس کے انداز پر ریاض اپنی مسکراہٹ چھپا گیا تھا..

"سنیے.. ذرا جلدی بنائیے گا..!!!"

مصنویٰ سنجیدگی اس نے سیدھے اسے مخاطب کر کے کہا تھا جو مکمل اسے نظر انداز کرتی فریج سے دودھ نکال رہی تھی..

ریاض کی نظر ٹیبل پر پڑی آدھی فرائز سے بھری پلیٹ پر پڑی تھی جو وہ تھوڑی دیر پہلے کھا رہی تھی..

"بھابھی کیا یہ میں لے لوں؟..!!!"

اس کا اشارہ پلیٹ کی طرف تھا..

"یہ فاربیہ کی ہے ریاض..!!!"

(اور وہ میری ہے..)

یہ احساس ہی کتنا دلکش تھا اس کے لئے..

"یہ اور بنا لیں گی آپ نے..!!!"

آگے آکر اسے اٹھاتا وہ کھاتے ہوئے وہاں سے چلا گیا تھا..

لاکھ دل چاہنے کے باوجود بھی فاربیہ اس کی چائے میں چینی کی جگہ نمک نہیں ملا سکی تھی..

اور پھر نمک ملانے سے ہوتا بھی کیا؟..

جس حساب سے اسے ریاض سے پر غصہ آتا تھا اگر نمک کی جگہ زہر دستیاب ہوتا تو وہ کبھی نہ چوکتی ملانے سے..

بے دلی سے چائے بنا کر اس نے کپ میں نکالی تھی..

"ایسا کرو فاری فریج پر بوکس رکھا ہے اس میں سے پین کھر بھی لے لو..!!"

"آپی میں نہیں جاؤں گی دیئے..!!"

وہ بدک کر بولی..

"ارے..!!"

ماہین بے ساختہ ہنسی تھی..

"فکر نہیں کرو کچھ نہیں کھے گا.. وہ حیدر نہیں ہے..!!"

"لیکن..!!"

وہ مسننائی..!!

"چلی جاؤں نہ فاری.. میں کہہ رہی ہوں نہ کچھ نہیں کھے گا وہ.. اور چائے ٹھنڈی ہو گئی تو پھر فائدہ؟

"!!.."

"لیکن مجھے نہیں پتا نہ کہ وہ کہاں ہوں گے..!!"

اس نے پھر عذر تراشا..

سچ تو یہی تھا کہ وہ اس کے سامنے جانا نہیں چاہتی تھی..

"حادث کے کمرے میں ہوگا...!!"

ماہین نے اس کا یہ بہانہ بھی سائیڈ پر کر دیا تھا

ناچار اس نے بوکس میں سے ٹیبلٹ نکال کر ٹرے میں رکھی سر پر جھے دوپٹے کو پھر سے ٹھیک کرتی منہ بناتے ہوئے وہاں سے نکل کر حادث کے کمرے کے پاس آرکی۔۔ گہری سانس لے کر خود کو کمپوز کیا۔۔

"بس جاؤں گی اور رکھ کر جلدی سے واپس آجاؤں گی۔۔ گڈ!!"

ہلکے سے دروازہ ناک کر کے اس نے اندر قدم رکھا تھا۔۔

وہ جو صوفے پر آنکھوں پر بازوں رکھ کر لیٹا تھا کھٹکے کی آواز پر ہاتھ اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

جس نے مضبوطی سے ٹرے کو جکڑ رکھا تھا انداز تو ایسا تھا کہ بس چلے تو وہیں فرش پر رکھ کر بھاگ جانے جلدی سے۔۔

ایویں بالوں میں انگلیاں پھیرتا وہ اٹھ کر قدم قدم چلتا اس کے پاس آ رہا تھا۔۔

فاریہ کا دل جانے کیوں زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔

"لاؤ...!!"

اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر آواز کو بھاری بناتے ہوئے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

فاریہ نے جلدی سے ٹرے اس کے ہاتھ میں دی تھی لیکن جلد بازی میں ہی اس کی انگلیاں ریاض کے ہاتھ سے ٹچ ہو گئی تھی۔۔

اسے جیسے کرنٹ سا چھو گیا تھا۔۔

وہ جو گھبرا کر وہاں سے بھاگنے کو تھی ریاض نے سرعت سے اس کی کلائی جکڑ لی تھی۔۔

"تم.. تم نے ہاتھ کیوں پکڑا ہے میرا؟؟!!..!!"

خون ہی تو کھول اٹھا تھا اس کی جرات پر..

"اوہ پلیز.. اب تمھیں مت مار دینا.. میں تو کہہ رہا تھا کہ وہ اپنی فرائز کی پلیٹ لے جاؤ..!!..!!"

ریاض نے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر پڑی خالی پلیٹ کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا..

"سر میں مار لو اپنے..!!..!!"

اس نے جھٹکے سے اپنی کلائی چھڑوا کر کھا جانے والے انداز میں کہا تھا..

"اس کی ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے چھونے کی؟!!..!!"

"اتنا غصہ؟؟!!..!!"

وہ چھیڑتے ہوئے محفوظ انداز میں اس کا گلابی سے سرخ پڑنا چہرہ دیکھ رہا تھا..

ساتھ ہی کپ اٹھا کر ایک گھونٹ بھی بھرا تھا..

بے شک اس نے بے دلی سے بنائی تھی لیکن ذائقہ پھر بھی اچھا تھا..

"زیادہ فری ہونے کی کوشش مت کرنا مجھ سے..!!..!!"

وہ چبا کر اسے باور کروا رہی تھی..

باضابطہ دونوں کی پہلی بات چیت تھی..

ایک مار ڈالنے پر بضد تھی تو دوسرا مر جانے کے لئے بے قرار..

ریاض کا دل تو صرف اس کا خود سے مخاطب ہونے پر جھوم اٹھا تھا..

مچلے سے وہ اسے کڑوی کسلی جو بھی سنا رہی تھی لیکن اس کے لئے تو یہ بھی بہت زیادہ تھا کہ وہ اس سے بات کر رہی تھی..

"معافی.. فاریہ صاحبہ...!!"

شوخی انداز میں اس نے فوراً ہی ادب سے سر جھکایا تھا..
آگ برساتی نظروں سے اسے گھور کر وہ پیر پختی وہاں سے گئی تھی..
وہ ہنستے ہوئے چائے پینے لگا تھا..

اس کی تو ایک ایک ادا دل کو بھاتی تھی..

ایک نہ ایک دن تو تمہیں ریاض چوہدری کا بننا ہی پڑے گا...!!
لان میں رکھے بڑے سے پنجرے میں اڑتے پھرتے حارث کے آسٹریلین طوطے.. اور ٹھیک اس کے سامنے بیٹھی انھیں دیکھ کر رال ٹپکا کر ان پر نیت خراب کرتی زرنور کی مانو بلی..

طوطے دیکھ کر منہ میں پانی بھر آنا تو فطری تھا اب

زرنور نے کبھی اسے گوشت کا ٹکڑا تک چکھایا نہ تھا لیکن اس کے علاوہ وہ اسے ہر چیز کھلا دیتی تھی جو وہ بیچاری صبر کرتے ہوئے چپ چاپ کھا لیتی تھی..
لیکن آخر کو تھی تو ایک جانور اور اوپر سے ایک بلی..

اگر زرنور اپنی پیاری مانو بلی کو طوطے دیکھ کر ایسے زبان چاٹے دیکھ لیتی تو اس کے جانور ہونے کا بھی لہاز نہ کرتے ہوئے دو تھپڑ تو لگا ہی دیتی..

حیدر ہنستے ہوئے اس کو نیت لگاتا دیکھ رہا تھا جب ڈرائیو سے شاپنگ بیگز ہاتھ میں پکڑے سر پر گاکلز
لٹائے لیشہ کو اندر جاتے دیکھا تھا لان میں سے ہی آواز دے کر روک لیا تھا..

"لیشہ بات سنو...!!"

جو نہ چاہتے ہوئے بھی رک گئی تھی..

"بیٹھ جاؤ...!!"

اس نے لکڑی کی بیچ کی طرف اشارہ کیا تھا..

"میں ٹھیک ہوں یہیں.. جو کہنا ہے جلدی کہو...!!"

خاصے تکلف سے وہ وہاں کھڑی تھی جیسے مارے باندھے مروت نبھا رہی ہو..

"تم جانتی ہو میں کیا پوچھنا چاہتا ہوں...!!"

ایک نظر اس کے سر اُپے کا جائزہ لیتے ہوئے اس کے چہرے کو فوکس میں رکھتے ہوئے اس نے کہا تھا..

"اور میں تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتی...!!"

سرد انداز میں کہتی وہ جانے کے لئے پٹ گئی تھی لیکن حیدر کی آواز نے قدم نے روک لئے..

"محبت کرنا کوئی جرم تو نہیں جو ایسے چھپاتی پھر رہی ہو...!!"

"کیا فضول بکو اس ہے یہ؟...!!"

اس کے تیور تکلت ہی بدلے تھے..

"تو پھر اس دن کے بعد سے تم غائب کہاں ہو گئیں تھیں؟...!!"

"مجھے نہیں پتا تم کس دن کی بات کر رہے ہو...!!"

"وہی دن .. جب میں نے تمہارے حقوق حاصل کرنے کی بات کہی تھی ...!!"

اس کا انداز سنجیدہ تھا لیکن شرارتی آنکھیں صاف چگلی کھا رہیں تھیں ..

"تم کسی خوش فہمی میں مت رہنا کہ تمہاری وجہ سے گئی تھی .. اس دن جو حرکت تم نے کی تھی نہ میں صرف تمہارا قتل کرنے سے خود کو باز رکھتے ہوئے وہاں سے گئی تھی کیوں کہ میں تمہارا خون اپنے سر نہیں لینا چاہتی تھی ...!!"

جب جب وہ حیدر کے لئے اپنے دل میں سو فٹ کارنر محسوس کرتی تھی تبھی وہ ایسا کچھ کر دیتا تھا کہ وہ پھر سے اس سے بدگمان ہو جاتی ..

ابھی ابھی اس کی آنکھوں سے نکلتی چنگاریوں سے صاف معلوم پڑتا تھا کہ وہ ابھی تک حیدر سے اس دن کے لئے شدید غصہ ہے جب وہ زبردستی اسے چادر اوڑھا کر مال سے نکال لیا تھا ..

"اچھا تو پھر تمہاری ڈریسنگ میں یہ چیلنج کیسے آگیا؟ ...!!"

اس کا اشارہ یشفہ کی بلیک پلازہ اور کرتی کی طرف تھا ..

وہ جو جینز اور ٹاپ کے علاوہ کچھ پہنتی ہی نہ تھی دو روز سے حیدر نے اسے ان کپڑوں میں نہ دیکھا تھا .. حیرت تو بجا تھی ..

"لسن .. تمہیں پہلے بھی کہا تھا اور اب دوبارہ کہہ رہی ہوں .. میرے میٹرز میں ٹانگ مت اڑایا کرو ورنہ

پچھتاؤ گے بہت ...!!"

ایک ایک لفظ چبا کر کہتے ہوئے وہ تن فن کرتی وہاں سے گئی تھی ..

وہ پرسوچ انداز میں اسے جاتا دیکھ رہا تھا ..

"کب سدھرے گی یہ؟؟!!"

"فارہ، انوشے تم نے مانو کو کہیں دیکھا ہے؟ کب سے ڈھونڈ رہی ہوں مل ہی نہیں رہی.. اس کے کھانے کا بھی وقت ہو گیا ہے!!"

وہ تشویش زدہ انداز میں یہاں وہاں اسے ڈھونڈتی پھر رہی تھی..

لیکن ان کے جواب کی ضرورت ہی نہیں تھی کیوں کے اس نے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھ لیا تھا.. اور سہی معنوں میں اس کا منہ کھل گیا تھا..

"الٹی پی کیپ پہنے حارث کا آسٹریلین طوطا ہاتھ میں دبوچے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے ناک کی سیدھ میں چلتا حیدر اور اس کے پیچھے پیچھے ہونٹوں پر زبان پھیر کر چٹخارے لیتی مانو بلی اور اس کے پیچھے حارث.. جو اپنا طوطا واپس لینے کے لئے اسے غصے سے سخت سست سنا رہا تھا.. کیوں کے بلیوں کی کسی چیز پر نظر پڑ جائے اور اس پر ان کی نیت خراب ہو جائے تو وہ پھر اسے ہضم کر کے ہی چھوڑتی ہیں!!..!"

زرنور نے بہت مشکل سے اپنی مانو کو قابو کیا تھا جو میاؤں میاؤں کرتی حیدر کے قدموں میں لوٹ رہی تھی

"کبھی کوئی سیدھا کام نہ کرنا تم!!..!"

حارث اور زرنور کا ایک ہی خیال تھا..

وہ دونوں کھا جانے والے انداز میں اسے دیکھ رہے تھے..

حادثہ اس سے اپنا طوطا واپس لینے میں تو کامیاب ہو گیا تھا لیکن حیدر ابھی بھی زرنور کی گود میں بے حال ہوتی مانو میڈم کو تسلی دلا رہا تھا کہ ..

"پورا پنجرہ بھرا ہوا ہے ابھی تو .. اور وہ ایک ایک کر کے سارے اس کے خدمت میں پیش کرے گا
...!!!"

"لائبہ .. کہاں ہو تم ؟ ...!!!"

اسے لشفہ نے کہا تھا کہ

"آپ کو لائبہ بلارہیں ہیں سٹور سے کچھ سامان نکالنا ہے"

لیکن یہاں تو وہ اسے نظر ہی نہیں آرہی تھی ..

اس کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی جب کسی نے اس کا بازو پکڑ کر دیوار سے لگایا تھا ..

"یہ کیا حرکت ہے تیمور ؟ ...!!!"

ہوش ٹھکانے پر آئے تو اس کی شکل دیکھ کر وہ ناراضگی سے بولی ..

"مجھے یہ کرنے پر تم نے مجبور کیا ہے ...!!!"

وہ سکون سے اسے دیکھتے ہوئے نولا

"میں نے ؟ ...!!!"

اس نے حیرت سے انگلی سے خود کی طرف اشارہ کر کے پوچھا ..

"ہاں تمہاری وجہ سے .. میری کال ریسو نہیں کرو گی میرے مسیج کا ریپلائی نہیں دو گی تو مجھے یہی کرنا

پڑے گا نہ ...!!!"

دیوار پر اس کے دائیں بائیں ہاتھ جما کر اپنے حصار میں لے وہ بے چارگی سے کہ رہا تھا..
"اب آپ مجھے خود ہی بتائیے.. کیا میں سب کے سامنے آپ کی کالز اور میسجز کے جواب دیتی اچھی لگوں
گی..؟!!"

خفگی سے کہتے ہوئے اس نے سوال پوچھا تھا..

وہ کوشش کے باوجود بھی اپنی ہنسی روک نہ پایا تھا..

"کیوں ہنس رہے ہیں؟!!.."

اس کے بلاوجہ کے ہنسنے پر مزید تپ چڑھی..

"قسم سے انوش.. آپ" کہتی ہوئی بڑی کیوٹ لگتی ہو..!!"

اس کو لمحہ لگا تھا تیمور کی بات سمجھنے میں اور جب سمجھ آئی تو جھینپ گئی..

"اب جیسے بھی ہو.. عزت تو کرنا پڑے گی نہ آپ کی..!!"

چہرے پر مصنوعی بے چارگ طاری کرتے ہوئے وہ شرارت سے کہ رہی تھی..

"مطلب دل سے عزت نہیں کرتی تم میری.. ہم..!!"

اس نے جیسے کچھ سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا تھا..

اس کے منہ پھلانے پر انوش نے ہنستے ہوئے اس کے کندھے پر سر رکھا تھا..

"ایک دل ہی تو ہے جو صرف آپ کی عزت کرتا ہے..!!"

اور تیمور کی تو مصنوعی ناراضگی انوش کی خود سپردگی نے ہی ختم کر دی تھی..

"اگر عزت کی جگہ محبت کا لفظ ایڈ کر دیا جائے تو؟!!"

اسے اپنے حصار میں قید کرتے ہوئے وہ کان کے پاس گنگنایا تھا..

"تو میں کہوں گی کے...!!"

انوشے نے اپنا نازک سا ہاتھ اس کی آنکھوں پر رکھ دیا تھا..

"کہہ؟؟...!!"

وہ ہمہ تن گوش تھا..

"کہہ...!!"

وہ تھوڑا سا جھکی..

تیمور بے خود ہونے لگا تھا..

اتنے میں اس نے اس نے سارا زور لگا کر خود کو اس کی قید سے نکالا تھا..

وہ جھٹکے سے آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہا تھا جو دروازے کا پٹ تھا مے دور کھڑی تھی..

"تو میں کہوں گی کے.. تھوڑا سا انتظار...!!"

ٹھینکا دکھا کر جھپاک سے باہر بھاگی تھی.. اور تیمور اس کی چالاکی پر ہنس دیا تھا..

"ماشاء اللہ.. کیا خوب ڈیزائن بنایا ہے...!!"

انوشے زرنور کے مہندی لگا رہی تھی حیدر بھی پاس ہی گاؤ تکیے سے ٹیک لگائے بیٹھا مسلسل کچھ نہ کچھ

بولے ہی جا رہا تھا

اشعر اور ریاض ایکو کے ساتھ الجھے ہوئے تھے جو چل کر ہی نہیں دے رہا تھا

ایک طائرانہ سی نظر اس نے ان سب پر ڈالی تھی اور پھر بیچ میں بڑی سی چائے کی ٹرے پٹخنے کے سے انداز میں رکھی ..

"یہ آخری دفعہ ہے اب کسی نے چائے کے لئے آواز لگائی تو دیکھنا پھر...!!"

نروٹھے انداز میں کہتی وہ زرنور کے ساتھ جا بیٹھی تھی ..

"خوش رہو .. سیدھی جنت میں جاؤ گی...!!"

حیدر نے جلدی سے دو کپ جھپٹتے ہوئے خوشدلی سے کہا تھا ..

"اور تمہیں تو خاص طور پر کہہ رہی ہوں اب چائے کا نام بھی نہیں نکلنا چاہیے تمہارے منہ سے...!!"

لاٹبہ اسے گھورتے ہوئے وارننگ دے رہی تھی ..

دو گھنٹوں میں چار دفعہ چائے بنا چکی تھی دماغ ہی خراب ہو گیا تھا ..

"تم نے کہہ دیا نہ .. اب کبھی بھی نہیں نکلے گا...!!"

حیدر نے اسے تسلی دلائی تھی ..

ساتھ ہی اشعر اور ریاض کو مخاطب کیا جو پیچ کس اور پلاس پکڑے ابھی بھی مصروف تھے ..

"یار بھائی . تم لوگوں سے ایک کام کہا تھا کرنے کو وہ بھی ٹھیک سے نہیں ہو رہا .. کل فنکشن میں تو

ناک ہی کٹوا دو گے...!!"

"ہم اتنے ہی نالائق ہیں تو 'تو آجا...!!"

ریاض نے سلگ کر اسے کہا تھا ..

"اب یہ تو چل نہیں رہا .. پھر تم لوگ شرافت سے تشریف کیوں نہیں لے جاتے؟...!!"

زرور نے بظاہر مسکراتے ہوئے لیکن کاٹ دار انداز میں کہا تھا..

ابھی شام کی ہی تو بات تھی جب یشفہ ان سب کو زبردستی ڈانس پریکٹس کروا رہی تھی اور پتا بھی نہیں چلا

کے کب سے ریاض اور حیدر سرڑھیوں پر بیٹھے ان کے عجیب عجیب سے سٹیپس پر ہنس رہے تھے کیوں

کے یشفہ کے لاکھ کوششوں کے بعد بھی ان سے ٹھیک سے ہو ہی نہیں رہا تھا ایک تو سب راضی ہی اتنی

مشکل سے ہوئی تھیں کوئی تیار ہی نہیں تھا ڈانس کرنے کو وہ تو یشفہ نے ہی انہیں کنوینس کیا..

زرور اور لائبہ کی نظر بے ساختہ ہی ان دونوں پر پڑی تھی اور لگے ہی گئے دونوں بچ حال میں بیٹھے تھے اور

وہ سب ان کے گرد گھیرا ڈال کر کھڑیں تھیں..

"شرم نہیں آتی؟ ایسے چوری چھپے ہمارا ڈانس دیکھتے ہوئے؟!!!"

زرور نے غصے سے پوچھا..

"سامنے سے آپ لوگ دیکھنے نہیں دیں گی نہ.. اس لئے پیچھے سے دیکھا..!!!"

ریاض نے بغیر شرمندہ ہوئے کہا تھا..

"ویلے جو تم لوگ کر رہیں تمہیں اسے ڈانس تو ہر گز نہیں کہتے..!!!"

حیدر نے ہنسی ظبط کرتے ہوئے کہا..

"تو کیا کہتے ہیں پھر؟!!!"

لائبہ کا انداز طنزیہ تھا..

"جو بھی کہتے ہوں لیکن ڈانس ہر گز نہیں کہتے..!!!"

آخر میں دونوں ہی ہنس پڑے تھے..

"اچھا تو تم بتا دو پھر کسے کہتے ہیں ڈانس...!!"

دونوں ہاتھ سینے پر باندھے لیشہ نے انہیں جیسے چیلنج کیا تھا..

حیدر اور ریاض نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا..

"ہم بتا تو دیں گے.. لیکن پھر ایسا نہ ہو کہ تم لوگ پاگل ہی ہو جاؤ ہمارا ڈانس دیکھ کر...!!"

"جسٹ شو می...!!"

گردن اکڑا کر کہتی وہ سپیکر پر ٹریک سیٹ کرنے لگی زرنور، انوشے اور لائٹ بھی سائیڈ پر ہو گئیں..

فاریہ مناہل کے ساتھ روم میں بیوٹیشن سے مہندی لگوا رہی تھی اور جو لیشہ کے ہزار دفعہ منت کرنے کے باوجود بھی نہیں مانی تھیں..

"اور پھر پانچ منٹ بعد ان دونوں نے واقعی ان کوتالیاں بجانے پر مجبور کر دیا تھا..

"امیزنگ.. تم دونوں نے کہا سے سیکھا؟...!!"

وہ تو صیفی انداز میں کہہ رہی تھی..

"اس کو چھوڑو.. اب یہ بتاؤ ہم سے سیکھنا ہے یا نہیں؟...!!"

"ہاں سیکھنا ہے نہ...!!"

"گانا بتاؤ...!!"

"دلبر...!!"

"یہ گانا؟...!!"

ان دونوں نے ہی برے منہ بنائے تھے..

"کیوں کیا ہوا؟...!!"

وہ حیرانی سے پوچھنے لگیں..

"اس پر بھی کوئی ڈانس ہوتا ہے کیا؟ خیر سکھا دیتے ہیں.. ٹریک لگائیے پلیز...!!"

ریموٹ پکڑے کھڑی لیشہ کو بے نیازی سے کہہ کر وہ دونوں اپنی جگہ لے رہے تھے..

جس نے دانت پیستے ہوئے گانا لگا دیا تھا..

"اب دیکھو.. یہ ایسے ایک ہاتھ اوپر اٹھاؤ پھر دوسرا گھما کر لے آؤ اور پھر تھوڑا سا ایسے گھوم جاؤ.. بہت

سمپل ہے آرام سے کر لوگی...!!"

بتانے کے ساتھ ساتھ دونوں خود بھی کر کے دکھا رہے تھے..

اور پھر تقریباً تین گھنٹے بعد انہوں نے ان تینوں کو سٹیپس رٹو ادئے تھے..

"اب ناک نہیں کٹوانا.. جیسے سکھایا ہے ویسے ہی کرنا...!!"

بلآخر وہ تین چار گانوں پر ڈانس سیکھنے میں کامیاب ہو ہی گئیں تھیں..

"ارے جس کام کے لیے آئے تھے وہ تو بھول ہی گئے...!!"

دونوں جاتے جاتے پلٹے تھے..

"ہاں تو ہم کہہ رہے تھے کہ کل مہندی ہے پھر برات اور پھر ولیمہ.. یعنی کے صرف آج کا دن ہی فری

ہے کیوں کے اس کے بعد تو ہمارا بھائی پھانسی چڑھ جائے گا اس لیے ہم نے رت جگا منکر اس کی

آخری دن کی آزادی کو سیلیبریٹ کرنے کا سوچا ہے.. اگر آپ سب شرکت کرنا چاہیں تو موسٹ ویلکم

"...!!"

لڑکے والوں کی طرف سے دونوں اچھے سے نمائندگی کر رہے تھے..

"ہم نہیں آرہے نیچے.. جس نے جاگنا ہے اوپر آجائے..!!"

جواب یشفہ کی جانب سے آیا تھا جو بے نیازی سے کہہ کر اپنا فون اٹھا چکی تھی..

"کوئی مسئلہ نہیں آپ لوگ آئیں یا ہم.. ایک ہی بات ہے..!!"

وہ لوگ تو جیسے آنے کو تیار ہی بیٹھے تھے..

اور اب یہاں آنے کے بعد سوائے دماغ کھانے کے وہ کوئی اور کام نہیں کر رہے تھے..

ساری رات باقی ماندہ تیاری اور پیکنگ میں گزری تھی ان لوگوں نے الگ دھیمی آواز میں میوزک لگا کر محفل جمارکھی تھی..

صبح فجر پڑھ کر کہیں سوئے تو پھر گیارہ بجے ہی آنکھ کھلی..

اور ابھی بھی سب بھاگے دوڑتے کام نمٹاتے پھر رہے تھے کیوں کے ٹائم سچ میں بہت کم رہ گیا تھا..

مہندی کے حساب سے ان سب نے گھٹنوں تک قمیض اور بڑے سے کا مدار دوپٹے کے ساتھ غرارے بنوائے تھے..

پارلر جانے میں تو ٹائم ہی ویسٹ ہوتا اس لئے بیوٹیشنز کو گھر ہی بلوا لیا گیا تھا جو ابھی سب کی تیاری کو بس فائنل ٹچ دے رہی تھی..

گرین کلر کے غرارہ سوٹ اور لائٹ سے میک اپ میں اگلے ہاتھ کی طرف سے جھومر لگائے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی..

ناک میں پہنی ڈائمنڈ کی نوزین الگ ہی لشکارے مار رہی تھی اس کا ارادہ نیچے جا کر ہندی کی تھالوں کا ایک دفعہ اور جائزہ لینے کا تھا لیکن اس کمرے کے بند دروازے کی طرف سفید شلوار اور ریڈ کرتے میں ملبوس ریاض کو بڑھتا دیکھ وہ وہیں تھم گئی تھی..

اور یہ وقت سوچنے کا ہر گز نہیں تھا اسے ہر حال میں ریاض کو وہاں جانے سے روکنا تھا.. اور پھر اسے ریاض پر جتنا غصہ تھا وہ جتنا بھی برا لگتا تھا سب فیلنگز کو پس پشت ڈال کر وہ بھاگتی ہوئی اس سے پہلے وہاں پہنچی تھی اور تھوڑا سا پھیل کر اس بند دروازے کے آگے کھڑی ہو گئی.. وہ تو مہوت ہی رہ گیا تھا ایک تو اس کے حسن کے باعث اور دوسرا اس کی حرکت...!!"

اسے یقین کرنے میں وقت لگا تھا کہ وہ فاریہ ہی تھی جس نے اس کا راستہ روکا تھا..

"ک کیا کام ہے یہاں؟...!!"

اسے خاصا آگورڈ لگ رہا تھا یہ سب لیکن اسے روکنا بھی ضروری تھا..

اپنی تمام تر ناگواری کے باوجود اس سے مخاطب ہونا پڑ رہا تھا..

وہ چونک گیا تھا..

اور چونکنا تو بنتا تھا..

ایک تو فاریہ آفریدی نہ صرف اس کے سامنے کھڑی تھی بلکہ بات بھی کر رہی تھی..

"مجھے اندر سے کچھ سامان لینا ہے..!!"

اس کے ہوشربا حسن سے نظریں چراتے ہوئے اس نے کہا تھا..

"اب ابھی نہیں جاسکتے.. بعد میں آجائے گا..!!"

وہ دل میں دعا کر رہی تھی کہ لشفہ اور لائبہ جلدی سے اپنا کام ختم کر لیں ..
"فارہ .. مجھے ابھی وہ سامان چاہیے .. ہال لے کر پہنچنا ہے ٹائم نہیں ہے ..!!"

اپنے حیرانی پر قابو پاتے ہوئے وہ اسے کہہ رہا تھا ..
آج تو اس کے رنگ ڈھنگ ہی نرا لے لگ رہے تھے ..

"میں نے ایک دفعہ کہا نہ کہ آپ اندر نہیں جا سکتے تو بس نہیں جا سکتے ..!!"

وہ زچ ہو کر بولی تھی ایک تو اس کی نظروں سے جانے کیوں عجیب سا محسوس ہو رہا تھا ..
وہ جب اسے نہیں دیکھتا تھا فارہ کو تب بھی یہی لگتا تھا کہ وہ اسے ہی دیکھ رہا ہے ..

اسے یقین کرنے میں وقت لگا تھا کہ وہ فارہ ہی تھی جس نے اس کا راستہ روکا تھا ..
"ک کیا کام ہے یہاں ؟ ..!!"

اسے خاصا آگورڈ لگ رہا تھا یہ سب لیکن اسے روکنا بھی ضروری تھا ..

اپنی تمام تر ناگواری کے باوجود اس سے مخاطب ہونا پڑ رہا تھا ..

وہ چونک گیا تھا ..

اور چونکنا تو بنتا تھا ..

ایک تو فارہ آفریدی نہ صرف اس کے سامنے کھڑی تھی بلکہ بات بھی کر رہی تھی ..

"مجھے اندر سے کچھ سامان لینا ہے ..!!"

اس کے ہوشربا حسن سے نظریں چراتے ہوئے اس نے کہا تھا ..

"اب ابھی نہیں جا سکتے.. بعد میں آجائے گا...!!"

وہ دل میں دعا کر رہی تھی کہ لشفہ اور لائبہ جلدی سے اپنا کام ختم کر لیں..

"فاریہ.. مجھے ابھی وہ سامان چاہیے.. ہال لے کر پہنچنا ہے ٹائم نہیں ہے...!!"

اپنے حیرانی پر قابو پاتے ہوئے وہ اسے کہہ رہا تھا..

آج تو اس کے رنگ ڈھنگ ہی نرالے لگ رہے تھے..

"میں نے ایک دفعہ کہا نہ کہ آپ اندر نہیں جا سکتے تو بس نہیں جا سکتے...!!"

وہ زچ ہو کر بولی تھی ایک تو اس کی نظروں سے جانے کیوں عجیب سا محسوس ہو رہا تھا..

وہ جب اسے نہیں دیکھتا تھا فاریہ کو تب بھی یہی لگتا تھا کہ وہ اسے ہی دیکھ رہا ہے..

"تو تم مجھے اندر نہیں جانے دو گی؟...!!"

سینے پر بازو لپیٹے وہ فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا..

"بلکل بھی نہیں...!!"

وہ ترنت بولی..

"ٹھیک ہے پھر میں بھی یہیں کھڑا رہوں گا...!!"

اس نے ہٹ دھرمی سے کہا تھا..

عجلت میں سیڑھیاں اتر کر باہر کی جانب جاتے حیدر نے حیرت سے ان دونوں کو وہاں کھڑے دیکھا تھا..

پھر کیمرا سنبھالے انہی کے پاس چلا آیا..

"اجی میں نے کہا.. اشعر کی ہمشیرہ صاحبہ اور میرے کھینے دوست.. کیا کر رہے ہو یہاں اکیلے کھڑے ہوئے؟!!..!"

اس کی فضول اینٹری پر ان دونوں نے ہی ناگواری سے اسے دیکھا تھا..

"کیا ہوا؟؟ میں کیا غلط وقت پر آگیا؟!!..!"

اس نے معصومیت سے باری باری ان دونوں کو دیکھا تھا..

لیکن ان کے کچھ کہنے سے پہلے ہی دروازہ کھلنے کی ہلکی سی آواز کے بعد لائبرے اور یشفہ نمودار ہوئی تھیں..

اپنی ہی دھن میں باہر آتی ان دونوں نے چونک کر وہاں ان تینوں کو کھڑے دیکھا تھا..

"کیا ہوا؟!!..!"

لائبرے نے حیرت سے پوچھا..

"میں بھی وہی پوچھ رہا تھا کہ.. کیا ہوا؟؟ لیکن کچھ بتا ہی نہیں رہے مجھے..!!..!"

حیدر نے کندھے اچکاتے ہوئے ابرو اچکا کر فاریہ اور ریاض کو دیکھ کر کہا تھا..

لائبرے نے یشفہ کو اشارہ دیا تھا جسے سمجھ کر اس نے آثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی سرخ کپڑے سے ڈھکی ٹرے لے فوراً وہاں سے آگے بڑھی تھی..

فاریہ بھی اس کی پیچھے ہی لپکی تھی..

"لائبرے.. میں بتا رہا ہوں یہ مار کھانے گا اشعر سے دو تین دفعہ دیکھا ہے میں نے اسے اس کی بہن کے ساتھ فری ہوتے..!!..!"

حیدر کی بات پر جہاں لائبرے کا منہ حیرت سے کھلا تھا وہیں ریاض بھی بھونچکا رہ گیا تھا..

"ریاض.. یہ حیدر کیا کہ رہا ہے؟!!!"

وہ کڑے تیوروں سے اس پوچھنے لگی..

"بکو اس کر رہا ہے یہ.. تم تو جانتی ہو نہ اسے!!!"

وہ بوکھلا کر صفائی دیئے لگا تھا..

"جھوٹ بول رہا ہے لائبہ.. میں نے خود دیکھا ہے اپنی ان دونوں گناہ گار آنکھوں سے!!!"

"تیری تو!!!"

ریاض نے غصے سے اس کی گردن جھپٹنا چاہی تھی لیکن عین وقت پر وہ تیزی سے بھاگ لیا تھا..

ہال کی بکنگ کو کینسل کروا کر بڑے سے گراؤنڈ میں اسٹیجمنٹس کروائی گئی تھی..

کھلے آسمان کے نیچے یلو، گرین اور پنک کلر کی تھیم بے حد خوبصورت لگ رہی تھی..

ہر جگہ جیسے پھولوں کی بہار سی آگئی تھی.. انٹرنس سے لے کر اسٹیج تک ہر سو مختلف رنگوں کے پھول ہی پھول بکھرے تھے..

اسٹیج پر بڑا سا لکڑی کا منقش جھولارکھا گیا تھا جسے صرف گیندے کے پھولوں اور چھوٹی لائٹوں سے سجایا

گیا تھا اور اس کے گرد سامنے کی طرف سے چھوڑ کر چھوٹے چھوٹے کلرڈیوں سے کور کیا گیا تھا..

اسٹیج سے نیچے دائرے کی شکل میں پینٹنگ سی بنی ہوئی تھی جسے مختلف کلرز سے بنایا گیا تھا اس پر ربنز

سے سجا ہوا بڑا سا ڈھول اور سبھی ہوئی تھالوں اور چھوٹی مسکلیوں میں مہندی رکھی ہوئی تھی..

اور ٹھیک اس کے سامنے بڑا سا ڈانس فلور بنا تھا جس کے اراؤنڈ بھی گلاب کے پھول گئے تھے..

ٹیبیل اور چئیرز پر سیلے , گلابی اور ہرے رنگ کے کورچڑھے تھے ..

سب سے بڑھ کر لائننگ بہت زبردست کی گئی تھی نہ زیادہ ڈارک تھی اور نہ ہی تیز ..

ڈنر کی تیاری کا انتظام ہال سے تھوڑی دور کیا گیا تھا لیکن چونکہ ہال اوپن ایئر تھا اس لئے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک طرف کونے میں لائیو بار بی کیو کا بھی احتمام تھا جس میں پرو فیشنل شیفر کی خدمات حاصل کی گئی تھی ..

اس سارے سیٹ اپ کو ترتیب دیئے کا سارا کریڈیٹ احمد اور اشعر کو ہی جاتا تھا جنہوں نے اپنی نگرانی میں یہ سب اریج کروایا تھا لیکن کبھی ان کی غیر موجودگی میں حارث کو ہی یہ سب دیکھنا پڑتا تھا ..

انٹرس سے اندر آتے ہی وہ سب مبہوت ہو کر ہر طرف کا جائزہ لے رہیں تھیں ..

ہر چیز اتنی عمدگی اور خوبصورتی سے سجائی گئی تھی کہ بے ساختہ ہی ان کے لب ستائش سے کھلے تھے ..

"امیزنگ یار .. کتنا خوبصورت لگ رہا ہے ..!!"

اسٹیج پر رکھے بڑے سے جھولے پر بیٹھ کر ہلکے ہلکے جھولے لیتے ہوئے زرنور نے خوشی سے کہا تھا ..

اس کی سوچ سے بھی زیادہ حسین لگ رہا تھا ..

"ویلے مجھے امید نہیں تھی کہ یہ لڑکے اتنا اچھا کام کر سکیں گے ..!!"

لائبہ نے کہتے ہوئے بیگ میں سے مناہل کا دوپٹہ نکالا تھا ..

جو گھر سے چادر اوڑھ کر آئی تھی ...

"لیکن مجھے سو فیصد یقین تھا .. ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ احمد کوئی کام کرے اور وہ بیسٹ نہ ہو ..!!"

اس کے فخر سے کہنے پر وہ سب ہنس دی تھی ..

"بڑا پکا رنگ چڑھ گیا تم پر تو احمد کا...!!"

پف سے چہرہ تھپتھپاتے ہوئے مناہل نے اسے چھیڑا تھا..

"دو دن بعد پوچھوں گی میں تم سے کہے کا رنگ تم پر چڑھایا نہیں...!!"

اس نے بھی مزے سے جواب دیا تھا..

"بلکل.. اگر شادی کے بعد مناہل ہر جگہ بے وقت سوتی ہوئی پائی گئی تو ہم سمجھ جائیں گے اس پر بھی

گہرا رنگ چڑھ چکا حارث کا...!!"

اس دفعہ جواب انوشے کی جانب سے آیا تھا..

"بلکل ٹھیک کہا انوشے...!!"

لاٹبہ اور زرنور نے ہنستے ہوئے اس کی حمایت کی تھی..

"کچھ زیادہ دوستی نہیں ہو گئی ان دونوں کی؟...!!"

لاٹبہ نے لیشفہ اور فاریہ کی طرف اشارہ کر کے ذرا بلند آواز سے کہا تھاتا کہ وہ دونوں بھی سن لے..

وہ دونوں جو سیلفیز لینے میں مصروف تھیں ان کے شرارت سے کہنے پر ہنستے ہوئے وہاں آئی تھی..

"ایسی بات نہیں.. لیکن آپ میرڈ گرلز کی باتوں میں ہمارا کیا کام..؟ اس لئے ہم دونوں اپنی اپنی باتیں

کر لیتے ہیں...!!"

فاریہ نے معصومیت سے کہا تھا..

"ہاں تو ہم کون سا" ایسی ویسی "باتیں کرتے ہیں؟...!!"

لاٹبہ نے حیرت سے پوچھا..

"ایسی ویسی نہیں لیکن "ویسی ویسی" تو کرتی ہیں نہ؟؟!!"

یشفہ نے بھی مسکراہٹ دبا کر کہا..

"اچھا بیٹا.. ایک دفعہ تم دونوں کی شادی ہو جائے پھر پوچھیں گے تم سے!!!"

زرور نے اسے دھمکایا تھا..

جس پر دونوں ہی ہنسنے لگی تھیں..

تھوڑی ہی دیر میں سب گیسٹ آنا شروع ہو گئے تھے..

جنہیں حارث اور مناہل کے پیرنٹس ہی ویلکم کر رہے تھے..

ہال بھی آہستہ آہستہ کر کے بھرنے لگا تھا..

اگر کوئی نہیں پہنچا تھا تو لڑکے والوں کی گینگ!!!"

عمیر کے علاوہ ان میں سے کوئی بھی وہاں نظر نہیں آ رہا تھا..

تیار تو وہ سب ٹائم پر ہی ہو گئے تھے لیکن پتا نہیں کہاں رہ گئے تھے اور یہی چیز ان سب کی بے چینی کا سبب تھی..

دو چار دفعہ تو عمیر سے پوچھ بھی لیا تھا جس نے لاعلمی کا اظہار کیا تھا..

دیکھا ہے تجھ کو جب سے , میں تو ہل گیا..

لگتا ہے میرے سینے سے دل نکل گیا...

ارے جو بھی میں کہوں تجھے لگتا ہے کیوں غلط..

تیرا دھیان کدھر ہے , یہ تیرا ہیرو ادھر ہے...

کافی دیر سے دھیمے سروں میں بجتے میوزک نے جو ایک سحر سا طاری کیا ہوا تھا اسے سنگر کی چیختی ہوئی آواز نے توڑا تھا..

لیڈرز اینڈ جنٹلمین.. اٹینشن پلیز...!!

ساؤنڈ سسٹم میں سے گونجتی آواز پر بے ساختہ سب کی نظریں انٹرنس کی جانب مڑی تھی جہاں سے ہلکا ہلکا سا دھواں اڑنا نظر آ رہا تھا..

"ہمیشہ کی طرح ہیوی بائیکز کا فلاپ آئیڈیا...!!"

لڑکیوں نے منہ بنا کر ایک دوسرے کو دیکھا تھا..

"اس اینٹری پر اتنی شیخی بگھا رہے تھے..؟؟؟!!"

بے زاری سے ہاتھ جھلاتی وہ پلٹنے کو تمہیں تبھی کسی ہارن کی آواز پر چونکی تھی..

"یہ آواز بائیک کی تو نہیں ہے....!!"

تو پھر...!!"

وہ جھٹکے سے واپس پلٹی تھیں..

بے چین سی نظریں انٹرنس پر جمادی تھیں..

"جہاں سے دھواں چھٹا تو سرخ رنگ کے کرتے اور سفید شلوار میں چنری گلے میں لپیٹے آنکھوں کو چشمے

سے ڈھکے دھیمی رفتار سے سائیکل چلاتا جیسے ٹہلنے نکلا ہو..

وہ کوئی اور نہیں احمد ہی تھا..

جس کی شخصیت کا رعب اور ایٹمیڈ وہاں موجود ہر شخص کو اپنے سحر میں جکڑنے کو کافی تھا.. کہیں اوپر سے پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئی تھیں.. مسکراتے ہوئے انگوٹھے سے اپنے پیچھے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے وہ سائیڈ پر ہوا تھا جہاں سے پھولوں اور لائٹوں سے سجائے خراماں چلتا ہارن بجاتا رکشہ آتا دکھائی دیا..

دائیں بائیں طرف سے آدھے باہر لٹکے حیدر اور ریاض نے دو بورڈ ہاتھ میں اٹھا رکھے تھے جن پر جلی حروف میں..

HariswedsManahil

لکھا تھا..

اور اس دلہن کی طرح سبے رکشے کو چلا بھی حارث خود ہی رہا تھا.. جس کے آراہن برابر میں دو سائیکلز اور بھی تھیں جنہیں اشعر اور تیمور چلا رہے تھے وہ بھی پھولوں سے بھری تھیں جن کے آگے لگی ٹوکریوں میں شیشے کے گلاسوں میں کینڈلز اور مہندی رکھی تھی.. لڑکیوں نے ڈفرنٹ کلرز کے غرارے بنوائے تھے تو ان سب نے بھی یارا نہ دکھاتے ہوئے ایک جیسے ہی کپڑے بنوائے تھے ہر فنکشن کے لئے..

ابھی سب ریڈ کرتا اور سفید شلوار میں گرین اور یلو کلر کی چنری گلے میں ڈالے آنکھوں کو گاگلز سے چھپائے واقعی میں کسی ریاست کے سچے سچ کے خوبرو شہزادے لگ رہے تھے..

صرف حارث ہی تھا جس نے گہرے نیلے رنگ کا کڑھائی والا کرتا زیب تن کیا ہوا تھا..

جو چار گھنٹے انہوں نے "مینز سیلون" میں جا کر وہاں بیچاروں کا سر کھایا تھا ان کی محنت ان کے چمکتے چہروں سے صاف ظاہر ہو رہی تھی ..

گانوں کی تیز آواز میں بھنگڑے ڈالنے وہ اسٹیج کی جانب جا رہے تھے جن میں حارث بھی شامل تھا ..
کیمرا مینز ایک ایک سین کو کیچر کرنے میں بے حال ہوئے جا رہے تھے ..
ڈھولک پے تال ہے ..

پائیل میں چھن چھن ..
گھونگٹ میں گوری ہے ..
سہرے میں ساجن ..
میرے یار کی شادی ہے ..

"ارے ہاتھ دو بھابھی صاحبہ ...!!"

وہ سب اسٹیج سے نیچے کھڑے مناہل کو کہہ رہے تھے جو پہلے سے سیلے اور ہرے خوبصورت سے غرارہ سوٹ میں آتشی رنگ کا دوپٹہ پنوں سے سیٹ کئے اور پھولوں کے زیورات پہننے شان سے اس جھولے پر بیٹھی تھی ..

اب سب کا کہنا تھا کہ وہ آگے آکر ہاتھ بڑھا کر حارث کو اوپر آنے میں مدد دے ..
لیکن لڑکیوں کے مسلسل ان کی بات سے اختلاف کرنے کی وجہ سے وہ نظر انداز کئے بیٹھی تھی ..
"تو خود چلا جا بھائی .. یہ چریلیں مسلسل بھڑکا رہی ہیں .. وہ نہیں آئے گی تجھے اوپر کھینچنے ...!!"

تیمور نے ہمدردی سے کہتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

"آئے گی.. ضرور آئے گی...!!"

حادث نے بھی انہیں بھرپور تسلی دلائی تھی جیسے خود سے زیادہ اس پر اعتماد ہو..
دونوں طرف سے پر زور ہوٹنگ کی جارہی تھی اور جیت آخر میں لڑکے والوں کی ہی ہوئی..
آخر کو کب تک وہاں کھڑے رہتے..

ناچار مناہل نے اٹھ کر اپنا مہندی اور چوڑیوں سے سجا نازک سا ہاتھ اس کی جانب بڑھا دیا تھا..
اور صرف اتنی سی بات پر ہی لڑکوں نے چیخ چیخ کر اور سیٹیاں بجا کر ہال سر پر اٹھا لیا تھا..
حادث نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما تھا اور پھر ساتھ چلتے ہوئے دونوں اس جھولے
پر براجمان ہو گئے تھے..

"یقین نہیں آ رہا مجھے تو...!!"

حادث نے بیٹھتے ہی دھیمی آواز میں سرگوشی کی تھی..
پورے ایک ہفتے بعد ان دونوں کو ساتھ بیٹھنے کا موقع ملا تھا ورنہ تو دونوں طرف سے اتنی سخت نظر رکھی جا
رہی تھی کہ ملنا تو دور کی بات بامشکل ہی وہ ایک دوسرے کو دیکھ پاتے تھے..

"کس بات کا؟...!!"

اس نے بھی ہلکی آواز میں پوچھا...

"میں کے.. تم سچ میں مناہل ہو...!!"

"تو اس میں یقین نہ آنے والی کون سی بات ہے؟...!!"

اس کے انداز میں نے نیازی تھی..

"اتنی خوبصورت مناہل آج سے پہلے تو کبھی نہیں دیکھی میں نے.. ہمیشہ ہی تمہیں سادہ حلیے میں دیکھا ہے... لیکن آج سچ میں بے حد پیاری لگ رہی ہو...!!"

اس کی طرف ہلکا سا رخ موڑے نظروں میں اس کا حسین مکھڑا بھرتے وہ سچے دل سے کہہ رہا تھا..
مناہل کے چہرے پر گلابی سی بکھر گئی تھی...

"اب یہ مت سمجھنا کہ میں بھی تمہاری تعریف کروں گی...!!"
اس نے فوراً ہی نخوت سے کہا تھا..

"بلکل بھی نہیں.. میں جانتا ہوں اچھے سے.. میری مناہل کبھی ایسے کہ کر مجھے آسمان پر نہیں پہنچائے گی...!!"

حارث نے "میری مناہل" پر زور دیتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا..
"کرو.. کرو اور باتیں کرو...!!"

ایک ہاتھ گال تلے رکھے وہ سب مزے سے ان دونوں کو سرگوشیوں میں باتیں کرتے دیکھ رہے تھے..
وہ دونوں ہی گڑ بڑا گئے تھے..

نازش اور سحرش بیگم نے آگے آکر ان کے ہاتھوں پر رکھے پان کے پتوں پر مہندی لگا کر ہزاروں روپے
سر سے وار کر نظر اتاری تھی..
باری باری سب نے مہندی لگا کر مٹھائی کھلائی تھی..

"چلو ہاتھ آگے کرو...!!"

حارث کے برابر میں بیٹھی گولڈن اور سی گرین کے غرارے میں ملبوس زر نور نے تحکم سے اسے کہا تھا..

جو اس نے ان سب کے لاکھ منع کرنے اور خبردار کرنے کے باوجود بھی آگے کر دیا تھا..

جس پر زرنور نے پیارا سا لیکن چھوٹا سا کنگنا باندھ کر دس بارہ ڈھیلی سی گانٹھ لگادی تھی تا کے شادی کے بعد جب کنگنا کھلائی کی رسم ہو تو مناہل کو کھولنے میں آسانی ہو..

اور مناہل کا کنگنا انوشے نے باندھا تھا ٹائیٹ سا اور کافی گھٹانوں والا..

زرنور نے اس کا ہاتھ چھوڑ کر سب سے چھوٹی انگلی پر مہندی لگانے کے بعد اسے پکڑ لیا تھا..

"نکالو اب دس ہزار...!!!"

اس کے شائستگی سے مطالبہ کرنے پر ان کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں..

"لو بھئی شروع ہو گیا فقیرنیوں کا بزنس...!!!"

"اس چھوٹی سی انگلی پر مہندی لگانے کے دس ہزار؟؟؟؟...!!!"

"ہاں تو تم سے کون مانگ رہا ہے؟.. خاموش کھڑے رہو!!!"

لاٹبہ نے ڈپٹ کر کہا تھا..

"نوربانو.. میری انگلی بھی پکڑ لو.. قسم سے پورے پچاس ہزار دیئے کو تیار ہوں...!!!"

حیدر نے فوراً سے اپنا ہاتھ آگے کیا تھا

"فکر مت کرو.. تمہاری باری پر اتنے ہی لینے کا ارادہ رکھتی ہوں میں...!!!"

اس نے حیدر کو جواب دیئے کے بعد پھر سے حارث سے مطالبہ کیا تھا..

"یہ تو سالیوں کی رسم ہے حارث.. نیگ تو تمہیں دینا ہی پڑے گا...!!!"

ان کے پرزور انکار کی بناء پر ماہین نے اسے شرارت سے کہا تھا..

"کون سی رسم کہاں کانگ؟؟ یہ تو سیدھا سیدھا لوٹ مار کا کیس ہے...!!!"

"دے رہے ہو پیسے؟!!..."

وہ اپنی آخری وارنگ پر اتر آئی تھی..

"لے لو بھئی تم نے جان کہاں چھوڑی ہے میری لے بغیر...!!!"

حارث نے ہار مانے ہوئے جیب سے اپنا والٹ نکالا تھا..

ہاتھ میں ڈھیر سارے نیلے ہرے نوٹ لہراتے ہوئے اس نے ان سب پر جتنی ہوئی نظر ڈالی تھی..

"اس غریب آدمی کو لوٹے کا آغاز اس رسم کے ذریعے کر دیا گیا تھا...!!!"

سب ہم خیال تھے..

"اب ہماری باری...!!!"

کہتے ہوئے جب وہ لوگ رسم کرنے اسٹیج پر چڑھے تو احتیاط لائے اور انوشے نے مناہل کو وہاں سے اٹھا کر

نیچے رکھے صوفوں پر بیٹھنے میں مدد دی تھی..

ان بد تمیزوں سے کوئی بعید نہ تھی..

اور ہوا بھی وہی جس کی سب کو توقع تھی..

احمد تو رسم کر کے اور بڑا سا مٹھائی کا پیس اس کے منہ میں ٹھونس کر سائیڈ پر ہو گیا تھا

لیکن اب پیچھے وہ لوگ تھے جو آستینیں چڑھائے مہندی کی پوری تھالیں اٹھائے اس کا چہرہ رنگین کرنے

کے درپے تھے..

وہ ہڑبڑا کر سب کو باز رہنے کی تلقین کر رہا تھا..

کیوں کے مہندی کا رنگ خاصا پگھا ہوتا ہے اترنے میں ہی کافی دن لگ جاتے ہیں ..
وہ ابٹن تھا جو اتر گیا تھا .. یہ مہندی تھی جس نے لاکھ کوششوں کے بعد بھی پھیکا نہیں پڑتا تھا ..
"دیکھ آج مہندی کا دن ہے اس لئے مہندی تو تجھے لگوانی ہی پڑے گی .. تاکہ ہم بھی اپنی رسم پوری کر
سکیں ...!!!"

اشعر آج دل کھول کر اس سے بدلہ لینے میدان میں اتر ا ہوا تھا ..
اس کی شادی میں سب سے زیادہ اس حادث نے ہی تو تنگ کیا تھا اسے اب وقت آیا تھا اس سے گن
گن کر حساب بے باک کرنے کا ..

"ہاں تو انسانوں کی طرح ہاتھ پر لگاؤ نہ .. چہرہ کیوں خراب کر رہے ہو ؟ ...!!!"
اس نے جھولے پر رکھا چھوٹا سا رنگین کورا اور شیشوں سے بے کشن کو اٹھا کر جیسے ڈھال کے طور پر
سامنے کیا تھا ..

ہر حال میں اپنے چہرے کو بچانا تھا ..
پھر ہزار منتوں اور تزلوں کے بعد شیرٹن میں ڈنر کے بدلے اسے بخشنے پر تیار ہوئے تھے ..
کھانا ایک واحد چیز تھی جسے کھانے کے لئے وہ ہر وقت تیار رہتے تھے اور جسے کھلا کر ان سے کوئی بھی
بات منوائی جاسکتی تھی ..

بھوکے نہ ہو تو ...!!!"

ان دونوں نے ایک طائرانہ سی نگاہ اس ٹیبل کے گرد بیٹھے ان چار نفوس پر ڈالی تھی ..
جو سیلفیاں لینے اور اسے پوسٹ کرنے میں مصروف تھے ..

آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے کرتی وہ سچ سچ قدم اٹھاتی ان کے پاس آئی تھیں ..
اور ہاتھوں میں پکڑ رکھی شیشے کی پلیٹوں میں خوبصورتی سے سجائے گئے ان لڈوؤں کو ٹیبل پر رکھا تھا ..
ان سب نے موبائل سے توجہ ہٹا کر حیرت سے ان پلیٹوں کو دیکھنے کے بعد لیشفہ اور انوشے کو دیکھا تھا ..
"یہ ہمارے یہاں کی رسم ہے .. ڈنر سے پہلے مہمانوں کو پہلے کچھ میٹھا کھلایا جاتا ہے تو میزبان ہونے کے
ناٹے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس رسم کو پورا کریں ...!!!"
انوشے نے مسکراتے ہوئے آداب میزبانی نبھاتے ہوئے زرنور اور لائبرہ کے رٹے رٹائے جملے دوہرائے تھے

..
تیمور تو دل پر ہاتھ رکھے گھاٹل ہی ہو گیا تھا ..
موٹے موٹے گول سے لڈوؤں کو دیکھ کر تو سب کی آنکھیں چمک اٹھیں تھیں ..
"ایک منٹ ... ہم کیسے مان لے کے اس میں آپ کی کوئی شرارت نہیں ؟ ...!!!"
تیمور کو ہاتھ بڑھاتا دیکھ ریاض نے تنبیہ کرتے ہوئے خاصی پے کی بات کہی تھی ..
وہ دونوں گرہڑا گئی تھیں لیکن پھر جلد ہی بات کو سنبھالا ..
"لڑکی والے ہیں جناب .. پوری کوشش کریں گے آپ کی شایان شان میزبانی کی جائے ..!!!"
لیشفہ نے مسکراتے ہوئے پلیٹ اٹھا کر حیدر کی جانب بڑھائی تھی ..
وہ تو دمخود ہی رہ گیا تھا ..

"لیشفہ ؟؟ اور وہ بھی اتنے پیار سے اسے لڈو پیش کر رہی تھی ؟؟!!!"
ایک نہ ممکن سی بات لگتی تھی ..

لیکن سچ وہی تھا جو وہ دیکھ رہا تھا..

اب انکار کرنا تو سراسر ان کے ساتھ نہ انصافی ہوتی..

جذبے لٹاتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے حیدر نے اس کی بڑھائی گئی پلیٹ میں سے دو تین لڈو لے لئے تھے..

وہ دونوں تو جلدی سے ایکسکیوز کرتی وہاں سے بھاگی تھیں..

اور جاتے جاتے ٹیبل پر رکھی دونوں منزل واٹر کی بوتل بھی ساتھ ہی لے گئیں تھیں..

زر نور اور لائیبہ نے خاص طور پر ان کو یہ کام کرنے کو کہا تھا..

ریاض کو جانے کیوں خطرے کی گھنٹی بجتی سنائی دے رہی تھی..

خوش شکل سے موتی چور کے لڈو کا پہلا بائٹ لیتے ہی دنیا جہاں کی مریچوں کا ذائقہ ان کے منہ میں گھل گیا تھا..

پسی ہوئی اور کٹی ہوئی کالی اور لال مریچوں کے علاوہ ہری مریچوں کو بھی خوب باریک کاٹ کر اندر اس کی فلنگ کی گئی تھی..

کانوں میں سے تو جیسے دھواں نکل آیا تھا..

اتنی تیز مریچیں حیدر نے زندگی میں دو دفعہ ہی چکھی تھیں وہ بھی یشفہ کے ہی ہاتھوں..

خوشی خوشی میں دو تین لڈو ایک ساتھ ہی کھا لئے تھے نتیجاً منہ بے تحاشا جل رہا تھا آنکھوں سے الگ پانی

بھے جا رہا تھا..

مریچوں سے بے حال ہوتے انہوں نے پانی پانی کا شور مچا دیا تھا..

"اچھا تو یہ کام تھا جو اس بند کمرے کے پیچھے کیا جا رہا تھا.. تبھی فاریہ اسے اندر جانے سے روک رہی تھی
...!!!"

ریاض کو اب سمجھ آئی تھی ساری بات..!!

اشعر، تیمور اور حیدر کی حالت دیکھتے ہوئے ریاض نے لاکھ لاکھ شکر ادا کیا تھا..

کے اس نے خطرے کو بھانپ لیا تھا جیسی بچ گیا..

پھولوں کی اوٹ میں سے دیکھ کر جہاں وہ ان تینوں کی حالت سے مزہ لے رہیں تھیں وہیں ریاض کی

طرف سے بد مزہ بھی ہوئی تھیں..

سینے میں تو ٹھنڈ تبھی پڑتی جب اس کے منہ میں بھی وہ مرچیں گھلتی..

ریاض نے ٹھنڈے پانی کی بوتلیں لا کر ان کو دی تھی جو جلن کم کرنے اور پیچ و تاب کھانے کے ساتھ

ساتھ ریاض کی صلواتیں بھی سن رہے تھے..

"ضرورت ہی کیا تھی ندیدوں کی طرح لڈوؤں پر ٹوٹ پڑنے کی؟.. تھوڑی عقل سے ہی کام لے لیتے

.. ان لڑکیوں نے کبھی اپنے مطلب کے لئے بھی اتنے احترام و ادب سے بات نہ کی اور کہاں ایک سٹوپڈ

سی رسم کے لئے تمہیں عزت دیں گی..!!"

ریاض انھیں دل کھول کر باتیں سن رہا تھا یہ جاننے کے باوجود کہ اگر ان دونوں کی جگہ اگر فاریہ اسے

اتنی محبت سے وہ لڈو پیش کرتی تو واللہ اس نے پوری پلیٹ ہی چٹ کر جانی تھی..

کون سی مرچیں؟ کہاں کی مرچیں؟ کچھ یاد نہ رہتا سوائے اس کے مسکراتے چمکتے چہرے کے..!!

ہاتھ میں فون پکڑے تھوڑا سا اونچا کیے وہ اپنی تصویریں کلک کرنے میں مگن تھی جب فرنٹ کیمرہ پر
اپنے پیچھے احمد کی شبہ دیکھی تو فوراً سے پلٹ کر اسے دیکھا..

"لے لو ایک میرے ساتھ بھی...!!!"

احمد کے کہنے پر وہ مسکراتے ہوئے تھوڑی سی اس کے قریب آئی تھی.. لیکن تصویر سہی سے کلک ہو ہی نہیں رہی تھی ایک تو احمد کی ہائیٹ اس سے لمبی تھی دوسرا اس کا ہاتھ
بھی بے جا رہا تھا..

"ادھر دو.. میں لیتا ہوں...!!!"

احمد نے اس کے ہاتھ سے فون لے کر ساتھ ہی اس کے گرد اپنا بازو پھیلا کر خود سے قریب کیا تھا..
وہ جھینپ کر نظریں جھکا گئی تھی..
وہ سر جھٹک کر ہنس دیا تھا..

بہت پیارا لگتا تھا اس کا شرمانا..

ہاتھ میں فون پکڑے تھوڑا سا اونچا کیے وہ اپنی تصویریں کلک کرنے میں مگن تھی جب فرنٹ کیمرہ پر
اپنے پیچھے احمد کی شبہ دیکھی تو فوراً سے پلٹ کر اسے دیکھا..

"لے لو ایک میرے ساتھ بھی...!!!"

احمد کے کہنے پر وہ مسکراتے ہوئے تھوڑی سی اس کے قریب آئی تھی.. لیکن تصویر سہی سے کلک ہو ہی نہیں رہی تھی ایک تو احمد کی ہائیٹ اس سے لمبی تھی دوسرا اس کا ہاتھ
بھی بے جا رہا تھا..

"ادھر دو.. میں لیتا ہوں...!!"

احمد نے اس کے ہاتھ سے فون لے کر ساتھ ہی اس کے گرد اپنا بازو پھیلا کر خود سے قریب کیا تھا.. وہ جھینپ کر نظریں جھکا گئی تھی..

وہ سر جھٹک کر ہنس دیا تھا.. بہت پیارا لگتا تھا اس کا کبھی کبھی کا شرمنا..

کتنے ہی لوگوں کی تو صیفی نظریں ان کی طرف اٹھی تھیں..

جو ساتھ کھڑے اتنے پیارے لگ رہے تھے کے جیسے اللہ نے ہمیشہ سے ان دونوں کو ایک دوسرے کے لئے ہی بنایا ہو..

ریاض نے اپنے ہینڈی کیم میں ان کی سیلفی لیتے ہوئے منظر کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیا تھا.. "پرفیکٹ سیلفی...!!"

ان دونوں کے پیچھے کوئلڈ ڈرنک کا گلاس ہاتھ میں پکڑے کھڑے حیدر نے تو صیفی انداز میں کہا تھا.. وہ دونوں چونک کر پیچھے مڑے جو اچانک سے وہاں آیا تھا..

نہ محسوس انداز میں وہ احمد کے حصار سے نکلی تھی..

"کیسی لگ رہی ہے تیری بھابھی؟...!!"

احمد نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر قریب کیا تھا..

"کس بھابھی کی بات کر رہا ہے؟...!!"

اس نے انجان بن کر پوچھا..

"یہ جو سامنے کھڑی ہے...!!!"

اس نے زرنور کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا جو دونوں بازوؤں سیٹھ پر باندھے محفوظ انداز میں ان دونوں کو دیکھ رہی تھی..

"سوری میری سامنے کی نظر تھوڑی خراب ہے...!!!"

"میں 'زرنور' کی بات کر رہا ہوں حمزہ حیدر علی صاحب...!!!"

احمد نے اس کے نام پر زور دیتے ہوئے اسے کہا تھا ساتھ ہی زرنور کو بھی دیکھا تھا..

جس کے چہرے کے رنگ انوکھے سے تھے..

"کتننا پیارا لگتا ہے اس کے منہ سے میرا نام...!!!"

وہ محبت سے اسے دیکھ رہی تھی..

ریاض اپنی ہنس روک نہیں پایا تھا..

زرنور نے اپنے خیال میں تو دل میں ہی کہا تھا لیکن نہ صرف اس کے ہونٹوں سے یہ بات نکل چکی تھی

اور ریاض کے کانوں تک بھی باخوبی پہنچ چکی تھی..

"بھائی یہ کہہ رہی ہے ایک دفعہ اور میرا نام لینا...!!!"

ریاض نے مصنوعی سنجیدگی سے احمد کو مخاطب کیا تھا جس نے ابھی بھی حیدر کی گردن جکڑی ہوئی تھی..

"کون؟...!!!"

وہ دونوں ہی ریاض کی طرف متوجہ ہوئے تھے..

"حیدر کی 'زرنور' بھابھی...!!!"

ریاض نے احمد کو آنکھ مارتے ہوئے شرارت سے کہا تھا..

جاں حیدر نے اسے کھا جانے والے انداز میں دیکھا وہیں زر نور کا منہ بھی حیرت سے کھلا تھا..

"تم نے سن لیا تھا؟...!!!"

اس نے ریاض کو کہنی مارتے ہوئے سرگوشی میں پوچھا..

"آہو...!!!"

اس کے ہنسنے پر زر نور نے گھور کر اسے دیکھا..

"نور بانو.. کہو تو میں تمہارا نام لے لیتا ہوں...!!!"

حیدر نے جاں دلکشی سے کہا تھا وہیں اس کے پیٹ میں احمد کا زوردار مگا پڑا تھا..

"زندہ بچے گا تو لے گا نہ...!!!"

احمد نے مسکراتے ہوئے اسے باور کروایا تھا..

"مجھے سمجھ نہیں آتا.. تو یہاں لینے کیا آیا ہے؟ جب اٹلی والوں نے تجھے نکال دیا تھا تو کہیں اور چلا جاتا

لیکن نہیں.. تجھے تو میری نور بانو کے پیچھے ہی پڑنا تھا...!!!"

احمد نے اسے ٹھیک سے اداس بھی نہیں ہونے دیا تھا ایک مگا اور اس کے جڑ دیا تھا..

"کس کی نور بانو؟؟...!!!"

"آہ.. ظالم آدمی...!!!"

وہ کراہ اٹھا..

"جلدی بتا کس کی نور بانو..؟؟!!!"

ویٹ ویٹ .. حیدر کی نور بانو اور احمد کی نور .. کلٹیئر؟؟!!..!!"

اس کے دونوں ہاتھ اٹھا کر جلدی سے کہنے پر احمد نے سوالیہ نظروں سے زرنور کو دیکھا تھا جیسے اس کی رائے جاننا چاہ رہا ہو

"بلکل بھی نہیں .. نور بانو نام تو مجھے سخت زہر لگتا ہے .. اور ویلے بھی میں صرف احمد کی نور ہوں ..!!!"
اس نے اپنی صراحی دار گردن ناز سے تان کر کہا تو احمد نے بھی ایک جاندار مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے حیدر کو جتانے والے انداز میں دیکھا ..

جو شکایتی نظروں سے زرنور کو دیکھ رہا تھا ..

"بہت ہی کوئی بے وفا لڑکی ہو تم .. اس کے آنے سے پہلے تو میرے آگے پیچھے ہی گھومتی تھیں اس کے آتے ہی مجھے بھول گئیں ..!!!"
اس کے انداز میں خفگی تھی ..

"اللہ گواہ ہے حیدر .. میں نے اپنے مطلب کے علاوہ کبھی تمہیں مخاطب بھی نہیں کیا ..!!!"
وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے سنجیدگی سے بولی ..

احمد اور ریاض کے قہقہے بے ساختہ تھے ..

وہ رونی شکل بنا کر ریاض کے گلے لگا تھا ..

"یہ دونوں میاں بیوی مجھے خوش بھی نہیں ہونے دیتے ..!!!"

وہ شکایاتی انداز میں ریاض سے کہ رہا تھا ..

"تو یار تو اپنی بیوی لے آنہ .. اب دوسروں کی بیویوں پر نظر رکھے گا تو یہی ہوگا ..!!!"

ریاض ہنسی ضبط کرتے ہوئے اسے ہمدردی سے مشورہ دے رہا تھا..

"کوئی دیتا ہی نہیں مجھے...!!!"

اس نے منہ بسورا..

"مس لیشفہ.. ایک منٹ بات سنیں گیں؟...!!!"

ریاض نے تھوڑی دور فاریہ کے ساتھ کھڑی لیشفہ کو اچانک ہی مخاطب کیا تھا..

حیدر جھٹکے سے اس سے الگ ہوا تھا..

لیشفہ حیدر کی وجہ سے آنا نہیں چاہ رہی تھی لیکن نہ آنے کا کیا جواز پیش کرتی اسی لئے نہ چاہتے ہوئے

بھی آگئی تھی لیکن فاریہ نہیں آئی وہ وہیں کھڑی رہی تھی..

"جی؟؟...!!!"

اس نے حیدر کو نظر انداز کر کے ریاض سے پوچھا تھا جو اس کے پیچھے کندھے پر بازو لٹکائے کھڑا اسے ہی

دیکھ رہا تھا..

"اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو کچھ پوچھنا چاہ رہا تھا آپ سے...!!!"

"یہ تو اس بات پر ڈیپینڈ کرتا ہے کہ میں مائنڈ کروں گی یا نہیں.. خیر آپ پوچھئے...!!!"

"آؤ فاریہ سیلفی لیتے ہیں...!!!"

زر نور نے اسے اکیلے کھڑے دیکھا تو فوراً ہی آواز دے کر اپنے پاس آنے کو کہا تھا وہ تو بہانہ بنا کر بھاگے

کے چکر میں تھی لیکن برا ہوا جو انوشے اور لائبر وہیں آگئی..

زر نور نے ان دونوں کو بھی بلالیا تھا..

ناچار فاریہ کو بھی آنا پڑا..

ہاں تو میں پوچھ رہا تھا کہ کہیں انگلیڈ تو نہیں آپ؟

ریاض نے خاصی شرافت سے پوچھا تھا..

وہ سب بھی ان دونوں کی جانب متوجہ تھے..

یشفہ نے کن آنکھوں سے حیدر کو دیکھا تھا جو مسکراہٹ دبانے کو چہرہ جھکا گیا تھا..

نہیں..!!"

اس نے سکون سے کہا تھا..

حیدر کے اندر جیسے ڈھیروں اطمینان اترتا تھا..

"ارادے کیا ہیں تمہارے؟؟..!!"

لائبہ نے ہنستے ہوئے اسے آنکھیں دکھائی تھیں..

"فکر نہ کرو.. ارادے بڑے نیک ہیں میرے..!!"

اس نے گہری لیکن سرسری سی نظر فاریہ پر ڈالنے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا تھا..

"اچھا تو میں پوچھ رہا تھا کہ آپ کو حیدر..!!"

وہ پھر سے یشفہ سے کچھ پوچھنے لگا تھا کہ لیکن حیدر نے جلدی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر خاموش

کروا دیا تھا..

"بس بس.. باقی کام میں کر لوں گا..!!"

وہ جلدی سے بولا تھا کہیں وہ کچھ الٹا سیدھا نہ کہ دے..!!"

اور پھر ری ایکشن کے طور پر لیشفہ کی طرف سے بھی بھری محفل میں باتیں سننے کو نہ مل جائے...!!"

"ہو گئیں باتیں؟ چلو اب سیلفی لیتے ہیں...!!"

زر نور نے فوراً سے اپنے موبائل پر فرنٹ کیمرہ آن کر کے تھوڑا اونچا کیا تھا..

"ایک بندے کے ساتھ تم سے سیلفی لی نہیں جاتی کہاں اتنے سارے لوگوں کو کور کرو گی...!!"

حیدر نے زر نور پر چوٹ کرتے ہوئے کہا تھا..

"لے کر دکھاؤں گی...!!"

وہ بھی مضبوطی سے بولی تھی..

"ارے میری صرف ناک آرہی ہے...!!"

"اور میرے تو بال ہی نہیں آرہے...!!"

وہ دونوں مسلسل اسے تنگ کیئے جارہے تھے جس کی وجہ سے وہ ایک بھی تصویر لے نہ پائی تھی..

"کہاں تھا نہ کے نہیں ہوگا تم سے...!!"

وہ دونوں صاف اس کا مذاق اڑا رہے تھے..

وہ انھیں سخت سست سنانے ہی لگی تھی جبھی اس کا مومی ہاتھ احمد نے اپنے ہاتھ میں پکڑ کر اونچا کیا

تھا اور بہت آرام سے سیلفی لی تھی جس میں سب تھے..

"اونے ہوئے...!!"

ان سب نے ہی ہونٹنگ کی تھی..

وہ شرماتے ہوئے لائبہ کے پیچھے ہو گئی...

"اللہ نوربانو کو شرم آگئی...!!!"

حیدر کے کہنے پر وہ سب ہنسنے لگے تھے جب کے ریاض احمد کو بہت سنجیدہ انداز میں اس کی اس کی حرکت پر سرزنش کر رہا تھا..

"محفل کے بھی کچھ ادب و آداب ہوتے ہیں بھائی.. آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا ایسے بچ محفل میں ہمارے دلوں پر چھریاں چلانے کا ہمارے پاس بھی دل ہے.. ہمارے بھی کچھ جذبات ہیں...!!!"

"ہاں تو میں نے کیا کیا ہے؟...!!!"

وہ انجان بن کر بولا..

"وہ جو خدمت خلق کا کارکن بن کر آپ نے "بھابھی" کی مدد کی ہے وہ مجھ سمیت یہاں موجود ہر شخص نے اپنی پوری دونوں آنکھیں کھول کر ملاحظہ کی ہیں...!!!"

"میں خیال رکھوں گا آئندہ...!!!"

اس نے فوراً سینے پر ہاتھ رکھ کر ہلکا سا سر جھکاتے ہوئے مسکراہٹ چھپا کر کہا تھا..

"بہت اچھی بات ہے...!!!"

وہ بھی خفگی سے بولا تھا..

تم کو پایا ہے تو جیسے کھویا ہو..

کہنا چاہوں بھی تو تم سے کیا کہوں..

کسی زبان میں..

وہ لفظ ہی نہیں..

کے جن میں تو ہو..

کیا تمہیں ..

بتا سکوں ..

میں اگر کہوں ..

تم سا حسین ...

کائنات میں ...

نہیں ہے کہیں ..

تعریف یہ بھی تو ..

سچ ہے کچھ بھی نہیں ...!!

بڑے سے ڈانس فلور پر حارث کا ہاتھ تھامے وہ گول گول گھوم رہی تھی ..

پورے حال کی لائٹس بند تھی صرف سپاٹ لائٹس ان دونوں پر فوکس تھیں ..

ان دونوں نے پریکٹس نہیں کی تھی لیکن پھر بھی کیپل ڈانس کرتے بے حد پیارے لگ رہے تھے ..

دولہا اور دلہن کی یار پرفارمنس سرپرائزنگ تھی سب کے لیے ..

وہ خوبصورت تھی . بے حد ..

اگر نہیں بھی ہوتی تو بھی حارث کے لئے دنیا کی حسین ترین لڑکی وہی ہوتی ..

کیوں کے وہ اس سے محبت کرتا تھا ..

ابھی سے نہیں بچپن سے ..

جب محبت کے معنی سمجھ آنے لگے تھے..

تب سے اس کے دل پر ایک ہی نام نقش تھا..

اور ذہن کے پردے پر پر ایک ہی چہرہ چھایا رہتا تھا..

جو صرف اور صرف مناہل کا تھا..

وہ مناہل ملک جو اس کی نو عمر کی محبت تھی..

اس کی چاہت تھی..

اس کی آرزو تھی..

جسے اس نے ہمیشہ کے لئے اپنا بنا لینا تھا..

کس قدر خوش قسمت انسان تھا وہ..

کتنی آرام سے وہ اپنی محبت ک حاصل کرنے والے تھا..

کوئی ظالم سماج کوئی رکاوٹ اس کی راہ میں حائل نہ تھی..

ریاض چوہدری کی نظر میں خوش قسمتی کی اعلیٰ مثال وہی تو تھا..

قرباً چار بجے ان کی واپسی ہوئی تھی..

سب ہی تھکن سے بے حال تھے جہاں جگہ نظر آئی وہیں پڑ کر سو گئے تھے..

لیکن دو نفوس ایسے بھی تھے جنہیں نیند سے زیادہ بھوک نے بے حال کر رکھا تھا..

یہ نہیں تھا کہ انہوں نے کھانا نہیں کھایا تھا..

کھانا تو کھایا تھا اور کافی جم کر کھایا تھا لیکن پھر وہ بہت زیادہ ڈانس کرنے اور لڑکی والوں سے لڑنے کی وجہ سے ہضم ہو گیا تھا..

لڑائی اس بات پر ہوئی کے پہلے انہوں نے پرفارم کرنا تھا لیکن لڑکیوں نے جان بوجھ پہلے کرنے کا کہا اور جب وہ اپنے جوہر دکھا کر اسٹیج سے نیچے اتری تو لڑکوں کے چہرے پر غصہ صاف واضح تھا.. ان کے مطابق لڑکی والوں نے نہ صرف ان کے ڈانس سٹپس کا پی کئے تھے بلکہ اسے ماننے سے بھی انکاری تھیں

"شرم نہیں آتی ہمارے سٹپس کا پی کرتے ہوئے؟؟!!..!"

غصے میں بھرے حیدر نے لیشفہ کو جالیا تھا..

جنہیں لیڈ بھی تو وہی کر رہی تھی..

یوٹیوب کیا صرف تمہارے ہی فون میں ہے؟؟!!..!

اس نے تپانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر آنکھیں پٹیٹا کر کہا تھا..

حیدر کو زیادہ غصہ بھی تو اسی پر تھا..

"ڈیسپسیتو" سونگ پر جو ڈانس اس نے کرنا تھا وہ اس سے پہلے ہی لیشفہ نے کر لیا تھا..

سٹیپ بائے سٹیپ..

اور غصہ تو لیشفہ کو بھی چڑھا تھا جب ان سب کے ساتھ ڈانس کرتے ہوئے حیدر نے نیچے کھڑی لیشفہ کا

اچانک ہی ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی..

"لیٹس ڈانس بے بی..!!..!"

اس کا بس نہ چلتا تھا کے حیدر کا گلہ دبا دے لیکن اتنے لوگوں کی موجودگی میں وہ اسے کچھ کہ بھی نہ
سکتی تھی کے سب کی نظریں ان دونوں پر ہی مرکوز تھیں۔۔

ناچار اسے حیدر کے ساتھ قدم سے قدم ملانے پڑے تھے۔۔
لیکن ڈانس کے بعد جب وہ اکیلے میں اسے ملا تو کافی باتیں سنا کر اس نے اپنا غصہ نکالا تھا لیکن حیدر پر
کسی چیز کا اثر ہو جائے؟؟
ہو ہی نہیں سکتا۔۔

اس وقت بھی مسکراتے ہوئے اس کی ساری بری مہلی سن رہا تھا۔۔
جب تک ریاض نے مائیکرو میں بریانی گرم کر کے ٹیبل پر رکھی تب تک وہ بھی احمد کے لئے کافی بنا چکا
تھا۔۔

"جو کام تیری بیوی کے کرنے کے ہیں وہ تو مجھ سے کروا رہا ہے۔۔!!!"
حیدر نے اس کے سامنے مگ پھٹنے کے سے انداز میں رکھتے ہوئے تپ کر کہا تھا۔۔
"میری بیوی کو ابھی نیند کی زیادہ ضرورت ہے اور میں اتنا ظالم شوہر تو نہیں جو صبح کے چار بجے اس سے
کافی بناؤں۔۔!!!"

اس نے مگ اٹھاتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ کر کہا تھا
"بنانی آتی ہوگی تو بنائے گی نہ۔۔!!!"

وہ دونوں ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسنے لگے۔۔

"نہیں آتی تو کیا ہوا؟ مجھے تو آتی ہے نہ؟۔۔!!!"

"یعنی کے تو بنائے گا ساری زندگی؟!!..!"

"بنالوں گا تو یہ کون سی بڑی بات ہے؟!!..!"

اس نے گھونٹ بھرا تھا..

"کیا اسے محبت کہتے ہیں؟!!..!"

حیدر نے بریانی کا چمچ بھر کر منہ میں رکھتے ہوئے پوچھا..

"نہیں اسے عشق کہتے ہیں!!..!"

وہ بھی ہنس کر بولا تھا

صبح کے دس بجے حارث کے والد اظہر ملک اور عمیر نے حارث کے کمرے کا ڈور کھولا تھا..

پورا روم اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا..

لگتا تھا جیسے اس کمرے میں ابھی بھی رات ٹھہری ہوئی ہو..

عمیر سوپنج بورڈ کی جانب بڑھا تھا لیکن بیچ میں کسی سخت چیز سے پیر ٹکرایا تھا..

اور لگے ہی ملے اس سخت چیز کے دونوں ہاتھوں نے عمیر کے پیر کو جکڑ لیا تھا..

"نہیں جانے دوں گا.. کہیں بھی نہیں جانے دوں گا!!..!"

عمیر نے جیب میں سے فون نکال کر جلدی سے ٹارچ آن کر کے اس چیز پر پھینکی تھی..

جاں تیمور نے اس کے پیر کو اپنی محبوبہ سمجھتے ہوئے پکڑا ہوا تھا..

بیچ کمرے میں گھڑی بنا اپنی محبوبہ سوری عمیر کے پیر کو چھوڑنے پر راضی نہ تھا..

بہت مشکل سے سر کئے ہوئے عمیر نے سوچ بورد پر ہاتھ مارا تھا جس کے باعث سارا کمرہ روشنی میں نہا گیا تھا..

حادث کا کمرہ چھوٹا نہیں تھا لیکن ان چھ نفوس کے لئے تو نہ کافی ہی تھا لیکن پھر بھی کتنا اتحاد تھا ان سب میں کتنے ہی دنوں سے اس کمرے میں ایڈجسٹ کئے رہ رہے تھے.. عمیر اور اظہر صاحب نے حیرت سے اس کمرے کا حال دیکھا تھا جسے دیکھ کر لگتا تھا کہ ابھی ہلاکو خان جنگ لڑ کر گیا ہو..

بیڈ پر بڑی مشکل سے حادث اور احمد کے بیچ میں ریاض گھسا ہوا تھا بلکہ دبا ہوا تھا.. اشعر صوفی پر تھا لیکن دونوں پیر نیچے لٹک رہے تھے..

کاؤچ کے پاس بھی تکیہ اور بلینکٹ موجود تھی جس کا مطلب تھا کہ تیمور وہاں سویا تھا لیکن یہ اسے بھی پتہ نہ چل سکا کہ کب وہ کروٹیں بدلتا دروازے کے پاس پہنچ گیا.. "اور رہی بات حیدر کی تو وہ تو کہیں نظر ہی نہیں آ رہا تھا..

"کیا کریں ان کا بابا؟!!"

عمیر نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے پوچھا تھا..

"کرنا کیا ہے اٹھاؤ ان سب کو.. کل برات ہے آج سو کام کرنے ہیں اور یہ لوگ تو ایسے مدہوش پڑے ہیں جیسے کوئی ملک فتح کیا ہو..!!"

رعب سے کہتے ہوئے وہ پلٹ کر کمرے سے چلے گئے تھے وہ نفاست پسند انسان تھے اتنی بے ترتیبی ناگوار گزر رہی تھی طبیعت پر..

گہری سانس بھرتے ہوئے سب سے پہلے عمیر نے پنکھا اور اے سی بند کیا تھا پھر حیدر کی تلاش میں
نظریں دوڑائی تھیں ..

جو اس دفعہ بھی کہیں نظر نہ آیا ..

عمیر کا خیال تھا کہ وہ بیڈ پر ان تینوں کے نیچے دبا پڑا ہوگا یہی سوچتے ہوئے تیمور سے با مشکل اپنا پیر آزاد
کرواتے ہوئے وہ بیڈ کے پاس آیا تھا .. اور سائیڈ ٹیبل پر پڑا آدھ بھرا پانی کا جگ اٹھا کر ان پر پھینکا جو فوراً
ہی ہڑبڑا کر اٹھے تھے ..

حادثہ کو پہلا گمان مناہل کا ہی گزرا لیکن مشکل سے آنکھیں کھولے ہوئے جب عمیر کی شکل نظر آئی تو
مطمئن ہو کے پھر سے بلینکٹ اوڑھ کر لیٹ گیا ..

آستین سے بھیگا چہرہ صاف کرتے ہوئے ریاض بھی پھر سے اس کے ساتھ ہی گھس گیا ایک احمد تھا جو
سوئے ہوئے ذہن کو حاضر کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا ..

صبح نماز پڑھ کر وہ سوتا نہیں تھا لیکن کل اتنی نیند آرہی تھی کہ کوشش کے باوجود وہ خود کو سونے سے
روک نہ پایا ..

عمیر کے ذہن پر ایک خیال سا گزرا تھا ..

اس نے جھک کر جہازی سائز بیڈ کے نیچے جھانکا تھا ..

اس کا شک سہی تھا حیدر وہیں موجود تھا سینے کے بل لیٹے وہ مدہوش تھا ..

عمیر نے بہت مشکل سے اسے پکڑ کر باہر کھنچا تھا ..

"حیدر .. حیدر ...!!!"

اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے وہ اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا جو نیند میں غرق آنکھیں ہی نہیں کھول رہا تھا..

احمد اور عمیر بہت مشکل سے ان کو اٹھانے میں کامیاب ہوئے تھے..

"ناشتہ دے دووو...!!!"

زور سے ٹیبل بجاتے ہوئے اس نے جتنی بلند آواز سے کہا تھا اتنی ہی زور سے لائبرے نے ہاتھ میں پکڑا چمٹا اس کے کندھے پر مارا تھا..

"آنکھیں تو کھل نہیں رہی تمہاری اٹھتے کے ساتھ ہی شور مچا دیا ناشتہ کا...!!!"

اسے ڈپٹ کر وہ پھر سے کاؤنٹر کی جانب مڑ کر پراٹھے پر گھی لگانے لگی تھی..

"دو گھنٹے پہلے سے اٹھا ہوا ہوں...!!!"

اس نے با مشکل آنکھیں کھولنے ہوئے ناراضگی سے کہا تھا..

"اور جب سے میں بیٹھے آوازیں لگائے جا رہے ہو.. صبر نہیں ہوتا تم سے؟؟...!!!"

کیٹل میں چائے نکالتی زر نور نے بھی گھور کر تیمور کو دیکھا تھا..

"اتنی دیر سے تو کر رہا ہوں.. لیکن تم جیسی پھوہڑ لڑکیاں میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی ایک ناشتہ

نہیں بنایا جاتا تم لوگوں سے...!!!"

خفگی میں وہ بول تو گیا تھا لیکن جب ان دونوں کے غضبناک چہرے دیکھے تو اندازہ ہوا کے کس قدر سنگین

جرم وہ کر چکا ہے..

"بن گیا ناشتہ؟؟...!!!"

اشعر اپنی ہی دھن میں کہتے ہوئے کچن میں آیا تھا..

"اوہ.. تمہیں ناشتہ چاہیے؟؟!!..."

لائبہ نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر پوچھا..

"ہاں.. وہ بھی تمہارے ہاتھوں کا!!..."

اشعر نے بالوں میں ہاتھ پھیر کر دلفریبی سے کہا تھا..

"تیمور تو خود پر سے توجہ ہٹتے دیکھ فوراً سے باہر کی جانب بھاگا تھا لیکن وہاں آتی انوشے سے ٹکراتے ٹکراتے

بچا تھا..

"آرام سے تیمور!!..."

لاشعوری طور پر انوشے نے اس کا بازو پکڑ لیا تھا..

"یہ آرام ہی تو نہیں میری زندگی میں!!..."

انوشے کو دیکھتے ہی اس کے ہوش و حواس ٹھکانے جا گئے تھے..

ہونٹوں پر نرم سی مسکراہٹ در آئی تھی..

"انوشے پکڑ لو اسے.. جانے مت دینا!!..."

زر نور نے وہیں سے آواز لگا کر اسے کہا تھا..

"ہیں..؟؟!!..."

وہ حیران ہوئی تھی لیکن جیسی تیمور نے جلدی سے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر اس کے سامنے کر دئے تھے

"یہ لو.. پکڑ لو مجھے اور دیکھو صحیح سے پکڑ نہ ورنہ بھاگ جاؤں گا میں...!!!"

اس کے انداز پر وہ ضبط کے باوجود ہنس دی تھی..

"اب دیکھو کیسے آنکھیں کھلی ہیں...!!!"

زر نور نے تیمور پر طنز کرتے ہوئے کہا تھا..

"کیا ہوا لائبہ ڈیئر؟.. یہ صبح ہی صبح تمہارا چہرہ لال ٹائٹر کی طرح کیوں ہو رہا ہے؟...!!!"

اشعر نے ٹوکری میں رکھا سیب اٹھا کر دانتوں سے کترتے ہوئے غور سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا..

"اشعر.. میرا دماغ پہلے ہی خراب ہو رہا ہے مزید تنگ مت کرو...!!!"

ہاٹ پاٹ کا ڈھکن زور سے بند کرتے ہوئے اس نے وارن کرنے والے انداز میں کہا تھا..

"ارے وہی تو پوچھ رہا ہوں کہ ہوا کیا ہے؟...!!!"

"مت پوچھو.. بہتر ہو گا یہ...!!!"

اسے گھورتی ہوئی وہ پھر سے اپنا کام کرنے لگی تھی..

بات اصل میں یہ تھی کہ آج ماہین کی طبیعت تھوڑی ناساز تھی رات سے ہی سر میں درد ہو رہا تھا اس

کی وجہ سے وہ ٹیبلٹ لے کر آرام کر رہی تھی ننھے رضا کو بھی فاریہ اور یشفہ ہی سنبھال رہیں تھیں آج

ناشتے کی ساری ذمہ داری بھی زر نور اور لائبہ کے سر ہی تھیں زر نور کو تو کچھ خاص بنانا نہیں آتا تھا اس

لئے اس نے جیسے تیسے کر کے صرف چائے اور آملیٹ بنایا تھا پراٹھے اور بھنا ہوا قیمہ لائبہ نے بنایا تھا

ویسے تو.. کچن کی سری ذمہ داری ماہین کے سر تھی جس بڑی مہارت سے اس نے یہ سارا کام سنبھال

رکھا تھا وہ قابل ستائش تھا ورنہ تو وہ چھ لوگ جس طرح اسے تنگ کرتے تھے کھانے کے مالے میں وہ

اچھے سے جانتی تھیں.. وہ سب بھی اس کی پوری پوری مدد کرواتے تھے لیکن آج اس کی ہدایتوں کے بغیر سب کرنے میں جانے کیوں مشکل درپیش آ رہی تھی..

جو ناشتہ اس کی موجودگی میں ایک گھنٹے میں ہی تیار ہو جاتا تھا اسے وہ دونوں تین گھنٹے لگا کر بنانے میں ہی بے حال ہو گئیں تھیں.. اوپر سے بار بار تیمور کی دہائیوں اور اشعر کے بے حساب وہاں لگنے والے چکروں سے وہ ویسے ہی تپ گئیں تھیں..

وہ تو شکر تھا کہ حیدر اور ریاض وہاں موجود نہ تھے ورنہ تو جانے کیا حال ہوتا کچن کا اور ان دونوں کا.. اور ان کی نیند پوری ہوتی تو موجود ہوتے نہ؟..

عمیر نے روم میں جانے پر پابندی لگا دی تھی انہیں باہر نکال کر لاک ہی کر دیا تھا.. نیچے پورشن میں تو سب مہمان جمع تھے اسی لحاظ سے سنبھالے وہ دونوں اوپر ہی آ گئے تھے.. اب کبھی صوفے پر آڑھے ترچھے پڑے ہوتے تو کبھی نیچے قالین پر بے ترتیب نظر آتے...

وہ گہری نیند میں تھی جانے کس احساس کے تحت اس کی نیند ٹوٹی تھی بھاری ہوتی پلکوں کو اس نے آہستہ سے اٹھایا تھا.. اور آنکھیں کھولنے ہی جو چہرہ اسے نظر آیا تھا وہ چونکی تھی.. جو اس نیند سے جاگے تو وہ بوکھلا کر اٹھ بیٹھی..

جسے وہ خواب سمجھ رہی تھی وہ حقیقت کا روپ دھارے گرے کلر کی شلوار قمیض میں فریش سابیڈ پر اس کے قریب ہی بیٹھا تھا..

پہلا خیال دوپٹے کی طرف ہی گیا جو سائیڈ پر تکیے کے قریب پڑا تھا اس نے جھٹ سے اٹھا کر پیشانی تک گرایا..

وہ دلچسپی سے اس کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا..

"کیا کر رہے ہو تم یہاں؟؟!!"

اس کے تاثرات کی طرح آواز بھی حیرت سے لبریز تھی..

"دیکھنے آیا تھا تمہیں..!!"

مناہل کے برعکس وہ سکون سے بولا تھا..

"بہت غلط حرکت ہے یہ حارث.. اگر کسی نے دیکھ لیا تو؟؟!!"

اس کا سارا دھیان دروازے کی طرف تھا کہ کہیں کوئی آنے جائے..

حلائکے اس نے اندر آنے کے بعد لاک کر دیا تھا..

"دیکھنے دو ہمیں کیا..!!"

اس نے کندھے اچکائے..

"حارث.. کسی نے دیکھ لیا تو بہت باتیں بنائیں گے سب.. پلیز جاؤ یہاں سے..!!"

وہ ڈرے ہوئے انداز میں کہہ رہی تھی نظریں بار بار دروازے کی جانب ہی اٹھ رہیں تھیں..

"ریلکس مناہل.. کوئی کچھ نہیں کہے گا..!!"

"لیکن تم..!!"

اس نے کچھ کہنا ہی چاہا تھا کہ بے ساختہ نظر اچھے اچھے ہاتھ پر پڑی تھی جو پتا نہیں کتنی دیر سے
حادث کے ہاتھ کی مضبوط گرفت میں تھا..

مہندی والا کنگنا بھی اسے ہاتھ میں بندھا تھا
"کب آئے تھے تم؟!!..!"

اس نے بدلے ہوئے انداز میں پوچھا تھا
"آدھے گھنٹے پہلے..!!..!"

وہ اسے مسلسل حیران کئے دے رہا تھا..

(یہ اتنی دیر سے یہاں بیٹھا تھا اور میں کتنے مزے سے سو رہی تھی)

"میں نے سوچا تمہیں جگا دوں.. لیکن یہاں تو نہ آئیں کیوبز تمہیں اور نہ ہی پانی کا جگ..!!..!"

حادث نے اس کے چمکتے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا..

"میں بھی کچن سے ہی لے کر آتی تھی.. ویلے حیرت ہو رہی ہے مجھے.. آج مجھ سے پہلے کیسے اٹھ گئے تم
؟؟!!..!"

غیر محسوس انداز میں وہ اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی..

"میں تو اچھے وقت پر ہی اٹھا ہوں.. آج تم نے دیر کر دی.. کیا ہوا نیند نہیں آئی ساری رات؟ مجھے ہی

سوچتی رہی ہونہ؟؟!!..!"

وہ جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی خفگی سے اسے دیکھا تھا

"اتنا فارغ سمجھ رکھا ہے تم نے مجھے؟؟!!..!"

"مطلب کے رات تم نے میرے بارے میں نہیں سوچا؟!!..!!"

"نہیں...!!!"

"جھوٹ بول رہی ہونہ؟!!..!!"

"تمہاری قسم...!!!"

"میری جھوٹی قسم کھا رہی ہو... مجھے شادی سے پہلے ہی مروانے کا ارادہ ہے کیا؟!!..!!"

"اللہ نہ کرے.. کیسی باتیں کر رہے ہو؟!!..!!"

اس نے ڈھیروں ناراضگی سے کہتے ہوئے اپنی ہتھیلی اس کے لبوں پر رکھی تھی..

"تو پھر سچ بتاؤ.. سوچا تھا مجھے؟!!..!!"

حادث نے اپنے ہونٹوں پر سے اس کا ہاتھ ہٹا کر اسے بھی گرفت میں لے لیا تھا..

"ہاں سوچا تھا تو پھر؟!!..!!"

اس نے نروٹھے انداز میں آخر کار اقرار کر ہی لیا تھا ورنہ تو اس سے کچھ بعید نہ تھی کے پورا دن ہی اس

کے کمرے میں بیٹھا رہتا..

"جیہی تو میں آگیا.. کے ساری رات تم مجھے یاد کرتی رہی ہو.. ایک چھوٹی سی ملاقات تو بنتی ہے..!!..!!"

"اور اگر کسی نے دیکھ لیا نہ تو میرا تو کچھ نہیں جائے گا لیکن تمہاری اچھی خاصی عزت افزائی ہو سکتی ہے

بہتر ہوگا اب نکلویہاں سے..!!..!!"

منابل نے اسے پٹری سے اترتے دیکھ فوراً سے ہری جھنڈی دکھائی تھی..

"ابھی نہیں یار... ابھی میرا رومانٹک موڈ ہو رہا ہے..!!..!!"

منابل کا دل تو ویسے ہی اس کے اتنے قریب بیٹھنے پر زور زور سے دھڑک رہا تھا رہی سہی کسر اس کو باتیں پوری کر رہی تھیں..

"سوری یار.. بلاوجہ ہی نیند خراب کر دی میں نے تمہاری.. لیکن سچ تو یہ ہے کہ یہ دو دن دو سالوں پر محیط لگ رہے ہیں.. پتا نہیں کب ہوگی میری شادی...!!"

اس کے مصنوعی بے چارگی سے کہنے پر وہ ہنس پڑی تھی..

"صرف ایک ہی تو رہ گیا ہے.. اتنا سا بھی صبر نہیں کر سکتے؟...!!"

"میرے دل سے پوچھو یہ ایک دن کتنا بڑا ہوتا ہے...!!"

"مسٹر ڈرامے باز.. اب نکلیے یہاں سے اس سے پہلے کے کوئی آجائے...!!"

"جارہا ہوں بھئی.. مجھ سے زیادہ تو تمہیں دوسروں کی فکر ہے...!!"

اس کے ہاتھ چھوڑ دیے تھے حارث نے لیکن کھڑا نہیں ہوا تھا بلکہ تھوڑا اور اس کے قریب ہوا تھا..

اور وہ جو اسے اتنے آرام سے جاتے دیکھ تھوڑی ریلیکس ہوئی تھی اپنے قریب آتے دیکھ سٹیٹائی تھی..

حارث نے اسے کچھ بھی بولنے کا موقع دئے بغیر بہت آہستہ سے اس کی صبح پیشانی کو چوما تھا..

منابل سے پلکیں اٹھانا دو بھر ہو گیا تھا..

پہلے کہاں اس نے حارث کا یہ انداز دیکھا تھا..

"اب سو جاؤ...!!"

اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا تھا..

(نیندیں اڑا کر کہ رہا ہے کے سو جاؤ.. اونہہ !!)

ہے مبارک آج کا دن رات آئی ہے سہانی ..

شادمانی او شادمانی ...!!

"اؤئے . تو بیڈ کے نیچے سویا تھا؟ عمیر بھائی بتا رہے تھے کہ انہوں نے بڑی مشکل سے نکالا تجھے وہاں سے ...!!"

تیمور نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا ..

"میں تو بیڈ پر ہی سویا تھا رات کو .. پتا نہیں کس وقت نیچے گرا .. یہ احمد نے ہی ریاض کو "آگے" کرنے کے چکر میں گرایا مجھے ...!!"

"مطلب؟؟؟ ...!!"

"مطلب یہ کہ نالائقوں .. احمد صاحب کو بیڈ پر سونا تھا جہاں پہلے سے میں حارث اور ریاض سو رہے تھے .. ریاض اور میں کو نے پر تھے بیچ میں حارث تھا ..

اس نے ریاض کو جگہ بنانے کا کہا تو وہ سرکتا سرکتا حارث کے پاس پہنچ گیا .. اور ایلے ان لوگوں نے سازش کر کے مجھے دھکا دے کر گرا دیا اور خود مزے سے سو گئے ...!!"

وہ منہ بسورتے ہوئے بولا تھا ساتھ ہی لیز کے پیکٹ میں سے چپس نکال نکال کر منہ میں بھی رکھ رہا تھا ..

"اے بے اگر تو اٹھا ہوا تھا اور ساری کاروائی دیکھ رہا تھا تو کچھ بولا کیوں نہیں؟ ...!!"

ریاض نے حیرت سے پوچھا ..

"نیندوں میں تھا نہ میں.. اتنی ہمت ہی نہیں تھی کے اٹھ کر دوبارہ سے بیڈ پر سوتا اس لئے صبر شکر کے ساتھ وہیں سونے کا فیصلہ کیا لیکن کروٹیں بدلنے شاید میں بیڈ کے نیچے چلا گیا..!!"

پورا لاونج بکھرا پڑا تھا نیچے قالین پر بیٹھیں وہ سب باقی کا بچا کچا سامان پیک کرنے میں مصروف تھیں جبھی گاؤ تکیے سے ٹیک لگائے نیم دراز احمد کو حارث نے مخاطب کر کے کہا تھا..

"کچھ گانا وانا ہی سنا دے یا راتے دن ہو گئے تو نے کچھ سنایا ہی نہیں..

"تو بتا دے کیا سنے گا؟..!!"

اس نے موبائل پر ہی سر جھکائے جواب دیا تھا..

"چل گانے کو چھوڑ آج کوئی شعر سنا دے..!!"

حیدر کے پر جوش انداز پر اس نے مسکرا کر سیل آف کر کے سائیڈ پر رکھا..

"ایک غزل سناتا ہوں..!!"

"ارشاد ارشاد..!!"

وہ فوراً سے دوزخوں ہو کر بیٹھا تھا..

"اجازت تو لے لے پہلے..!!"

پیکنگ میں ان کی مدد کرواتے ریاض نے ہنستے ہوئے کہا تھا اشارہ زر نور کی طرف ہی تھا..

"اجازت ہے جناب؟..!!"

احمد نے مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے اجازت چاہی تھی..

"اہم اہم..!!"

"اوہووو....!!!"

ان سب کے ہونٹنگ کرنے پر وہ سٹپٹا گئی تھی..

"ارے ظالم دے دو اجازت....!!!"

اس دفعہ تیمور نے کہا تھا..

"اور یہ" جناب "کا چہرہ ایک دم لال ہو چکا ہے.. بالکل کسی انار کی طرح...!!!"

زر نور کو دیکھتے ہوئے حیدر کی کمینٹری بھی جاری تھی..

"دے بھی دو" اجازت "کب سے انتظار کر رہا ہے بچہ...!!!"

ان کے مسلسل بولنے پر اسے ہاں کرتے ہی بنی..

لیکن جھٹ پیپر اٹھا کر خود کو مصروف ظاہر کرنے لگی..

لیکن سچ تو یہی تھا کہ اس کی سماعتیں اسی جانب لگی تھی..

احمد ٹھیک اس کے سامنے ہی تو بیٹھا تھا اپنے چہرے پر اس کی نظروں کی تنیش وہ صاف محسوس کر سکتی تھی..

"ہاں تو عرض کیا ہے....!!!"

"ارشاد بھائی ارشاد...!!!"

وہ سب یک زبان بولے تھے

چہرے پہ میرے زلف کو پھیلاؤ کسی دن

"اونے ہوئے ہوئے...!!"

"سن تو لو پہلے....!!"

"اوکے اوکے...!!"

چہرے پر میرے زلف کو پھیلاؤ کسی دن
کیا روز گرجتے ہو برس جاؤ کسی دن

رازوں کی طرح اترو میرے دل میں کسی شب
دستک پہ میرے ہاتھ کی کھل جاؤ کسی دن

پیڑوں کی طرح حسن کی بارش میں نہالوں
بادل کی طرح جھوم کے گھیراؤ کسی دن

خوشبو کی طرح گزرو میرے دل کی گلی سے
پھولوں کی طرح مجھ پہ بکھر جاؤ کسی دن

پھر ہاتھ کو خیرات لے بندِ قبا کی
پھر لطفِ شب وصل کو دھراؤ کسی دن

گزریں جو میرے گھر سے تو رک جائیں ستارے
اس طرح میری رات کو چمکاؤ کسی دن

میں اپنی ہر اک سانس اسی رات کو دے دوں
سر رکھ کے میرے سینے پہ سو جاؤ کسی دن

"زبردست یار...!!"

"کمال کر دیا...!!"

"محفل لوٹ لی...!!!"

ان سب کی معنی خیزی شرارتی نظریں ان دونوں پر ہی جمی تھی..

"نور بانو.. اگر میں تمہارے لئے غزل پڑھوں تو کیا تم ایسے ہی شرماؤ گی؟...!!"

حیدر نے شوخی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا..

"پڑھ کر دکھا...!!"

احمد نے ڈھکے چھپے لفظوں میں اسے دھمکی دیتے ہوئے پیچھے کو ٹیک لگائی تھی..

حیدر نے برا سا منہ بنایا تھا..

نجانے کہاں سے آگیا تھا یہ ویلن..

"اس سے بھی زیادہ شرمائوں گی.. پلیز پڑھوں نہ میرے لئے کچھ...!!!"

دوپٹے کا کونہ مروڑتے ہوئے اس نے خوشی سے کہا تھا..

کوئی اور وقت ہوتا تو حیدر پورا دیوان ہی مرتب کر دیتا اس کے لئے..

لیکن اس وقت احمد اس کے برابر میں ہی بیٹھا تھا..

بہنی گردن اڑنے کا خدشہ سو فیصد تھا..

"مجھے کہاں یہ شعر و شاعری آتی ہے؟.. میری طرف سے میرا دوست پڑھے گا...!!!"

اس نے عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آرام سے گیند ریاض کے کوٹ میں ڈال دی تھی..

"ہاں تو میں کون سا دیوانہ شاعر ہوں..؟!!!"

ریاض نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا..

"ارے ایک دو شعر تو سب کو ہی آتے ہیں.. سنا دے یار...!!!"

حیدر کے ساتھ وہ سب اسے فورس کرنے لگے تھے..

"زرا ہم بھی تو دیکھیں گے کیا چھپا ہوا ہے شہزادے کے دل میں...!!!"

اشعر نے شرارت سے کہا تھا..

وہ سر نیچے کئے مسکرا دیا تھا..

پھر کن آنکھیوں سے لائے اور لشفہ کے پیچھے چھپی بیٹھی اس سیاہ رنگ کے لباس میں موجود دشمن جاں کو دیکھا تھا..

"عرض کیا ہے...!!!"

نچلاب دانٹوں تلے داب کر اس نے کہا..

"تو عرض کر ہی دے بھائی.. کیوں کے "اجازت" دیے والی یہاں موجود نہیں...!!!"

تیمور کے شرارتی انداز پر اس کا دل چاہا تھا کہ جھٹ سے کہ دے..

"کیوں نہیں ہے وہ یہاں؟.. یہیں تو ہے...!!!"

"یہ کہاں دل کو لگا لیا ہم نے...!!!"

اس کے پہلی لائن پڑھتے ہی حیدر نے سیٹی بجائی تھی..

میں خود پر حیران ہوں کے..

یہ کیا کیا ہم نے..

میں اس کو چاہتا ہوں..

یہ اس کے گماں میں بھی نہیں...

اک طوفان اٹھے گا...

گر اس کو بتا دیا ہم نے...!!!"

حیدر نے تعریف کرتے ہوئے جھٹ مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا..

جسے ریاض نے شکریہ کہتے تھام لیا تھا..

"اب نام بتا فٹافٹ...!!!"

"ریاض چوہدری...!!!"

اس نے دانت نکالے..

"اے ڈھکن اپنا نہیں.. اس" کا نام بتا...!!!"

اشعر نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تھا..

"اچھا اس کا؟؟؟...!!!"

ریاض نے اس کو لمبا کھینچا تھا..

"ہاں اب جلدی بتا...!!!"

"وقت آنے پر بتاؤں گا.. ابھی نہیں...!!!"

ٹکا سا جواب دیتے ہوئے وہ کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا..

"ریاض.. میں بتا دوں؟؟؟...!!!"

بظاہر موبائل پر سر جھکائے اس نے سنجیدگی سے کہا تھا لیکن لہجے میں شرارت صاف واضح تھی..

ریاض کو تو گویا سانپ سونگھ گیا تھا..

وہ بے یقین نظروں سے احمد کو دیکھ رہا تھا..

"کیا اسے سچ میں پتا چل گیا؟؟؟...!!!"

اور دل تو فاریہ کا بھی دھڑکنا بھول گیا تھا..

سانس روکیں اس کی سماعتیں ان کی طرف ہی لگیں تھیں ..
تجھے پتا ہے ؟!!..!!

وہ سب اب اس کے سر ہو گئے تھے ..
"پکا تو نہیں پتا .. بس تھوڑا سا شک ہے .. جو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوگا .. ہے نہ ریاض ؟؟!!..!!"
"شک ...؟؟ کہاں بھول چوک ہوئی مجھ سے ؟؟!!..!!"
"پتا نہیں ..!!..!!"

جلدی سے کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا تھا ..
گھبراہٹ سی ہونے لگی تھی ..
اسے اپنی فکر نہیں تھی صرف فاریہ کا خیال تھا اس کی ذات پراٹھا کوئی سوال وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا ..

کیا پتا صرف احمد کی غلط فہمی ہی ہو ..
شاید وہ کسی اور کے بارے میں بات کر رہا ہو ..
بہر حال اسے احمد سے تو بات کرنی ہی تھی ..

سب کے سامنے اتنی بڑی بات اس نے ایسے ہی تو نہیں کی ہوگی ...

ملک ہاؤس کا مین گیٹ چوڑا کھلا ہوا تھا اندر باہر مانو ایک رش سا لگا تھا گھر کے باہر ڈھول کی تھاپ پر
بھنگڑے ڈالے جا رہے تھے ساتھ ہی مرد حضرات پیسے بھی لٹا رہے تھے ..

لان میں ہی سحرابندی کی رسم ادا کی جا رہی تھی ..

رسم کے مطابق تو سحرا بہنوئی کی طرف سے ہوتا ہے ..

وہ ہی تیار کروا کر باندھتا ہے لیکن زرنور کو وہ ہمیشہ سے اپنی بہن ہی کہتا تھا تو اس لئے یہ رسم بھی پھر احمد نے ہی پوری کی تھی ..

بدلے میں حارث نے اس کے پسندیدہ برہنڈ کی خوبصورت سی رسٹ واچ دی تھی ..

کا جل لگانے کی رسم ماہین نے کی تھی جسے حارث

نے نیگ کے طور پر گولڈ کی چین دی تھی ..

سب لڑکیاں نازش بیگم اور محمود صاحب کے ساتھ پارلر سے ہی میریج ہال جا چکی تھیں برات کے

استقبال کی تیاریاں بھی تو کرنی تھی ..

جلدی جلدی کرتے بھی ساڑھے نو بج چکے تھے

اظہر صاحب کے ہی بار بار کہنے پر وہ لوگ گاڑیوں میں بیٹھ کر نکلے تھے ورنہ تو ان کی سیلفیاں ہی ختم نہیں

ہو رہی تھی ..

جس گاڑی میں اظہر صاحب اور سحرش بیگم تھے اسے احمد ڈرائیو کر رہا تھا ان کے پیچھے عمیر اور ماہین کی

کار تھی ..

اور دھلے میاں کی اسپیشل پھولوں سے سجی ہوئی کار کو اشعر ڈرائیو کر رہا تھا جس میں اس کے ساتھ

صرف حارث ہی موجود تھا ..

حیدر، ریاض اور تیمور کی گاڑی ان سے آگے تھی ..

اصولاً تو دھلے کی کار کو سب سے آگے ہونا چاہیے تھا لیکن وہی سب سے پیچھے تھی

اس کی کار کے پیچھے صرف دوسرے رشتے داروں کی گاڑیاں تھیں ایسے یہ تیس پینتس گاڑیوں کا قافلہ
میرتج حال کی جانب گامزن تھا..

پہلے سے طے شدہ منصوبہ بندی کے تحت اظہر صاحب اور عمیر کی کارز کو آگے نکلتا دیکھ وہ لوگ اپنی
گاڑیاں روک کر باہر اتر آئے تھے..

اور پھر اگلے پانچ منٹ میں پورا آسمان فائرنگ کی آوازوں سے گونج رہا تھا..
پورا روڈ ہی جام کر دیا تھا..

ٹرافک کے باعث عوام کی گاڑیاں بچ سڑک پر ہی پھنس گئیں تھیں اور جن کی نہیں پھنسی تھی وہ اپنی
مرضی سے گاڑی روک کر کھڑکیوں کے شیشے گرانے دلچسپی اور مزے سے اس انوکھی برات کو دیکھ رہے
تھے جس میں دولہا شیروانی اور سہرا پہنے ہونے کے باوجود اپنے یار دوستوں سمیت ہوائی فائرنگ کرنے کے
ساتھ ساتھ ڈھول کی تیز آواز پر بھنگڑے بھی ڈال رہا تھا..

کہاں دیکھا ہوگا ایسا دولہا جسے اپنی شادی کی اس قدر خوشی تھی کہ چھپائے نہیں چھپ رہی تھی جسے وہ
کھل کر انجوائے بھی کر رہا تھا..

گشت پر نکلی پولیس موبائل نے جب ایک مصروف شاہراہ کا یہ حال دیکھا تو سر چکرا گیا..
اس سڑک پر اس قدر ٹرافک ہوتا تھا کہ کوئی مجبوری میں بھی اپنی گاڑی نہیں روکتا تھا اور کہاں وہ لوگ
پوری برات کو وہاں اکھٹا کئے کھڑے جشن منا رہے تھے نہ صرف بھنگڑے ڈال رہے تھے سر عام
اسلحے کی نمائش کے ساتھ ہوائی فائرنگ بھی کر رہے تھے..

جیسے برات نہ لے کر جا رہے ہوں..

ڈاکوؤں کا کوئی قافلہ ہو جو اپنی جیت پر گلی گلی جشن منا رہا ہو
بڑی مشکل سے ایس ایچ او راستہ بناتے اپنے اہلکاروں کے ساتھ ان تک پہنچا تھا..
"کیا ہو رہا ہے یہ؟؟!!"

تیز شور کے باعث اس نے گرجدار آواز میں پوچھا...
"لونگ ٹائم سے پینڈنگ.. ساڈے ویرے دی ویڈنگ ہے!!!"
گانوں کی کان پھاڑتی آواز کے ساتھ حیدر نے بھی چلا کر کہا تھا..
"موباٹل میں بٹھاؤ ان سب کو!!!"

غضبناک تاثرات لے اس ایس ایچ او نے اپنے اہلکاروں تحکم سے کہا تھا..
گورمنٹ تو پھر ہمارا گلہ پکڑے گی کے ہم شہر میں شہریوں کے امن و سکون کا خیال نہیں رکھتے..
"سر اس" ویرے "کو بھی؟؟!!"
کانسٹیبل نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے حارث کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا جس کا پسٹل پکڑے
ایک ہاتھ فضا میں بلند تھا..

جی میں سے تڑتڑ نکلتی بلٹس ایس ایچ او کے سر میں ہتھوڑے کی طرح بج رہیں تھیں..
(میرے علاقے میں اتنی دیدہ دلیری سے اسلحے کی نمائش؟؟)..
"پہلے اسی کو بٹھاؤ...!!!"

وہ دانت کچکچا کر بولا

آدھے گھنٹے میں وہ سب تمھانے موجود تھے..

"خدا کا خوف کرو کچھ.. شادی بیاہ میں اتنی فائرنگ کون کرتا ہے؟ لگ رہا تھا جیسے لڑکی کو لینے نہیں
"اٹھانے" جارہے ہوں.. اور تم دوڑے میاں.. تم تو اپنی شادی کی خوشی میں باؤ لے ہی ہو گئے ہو
.. رنگے ہاتھوں تمہیں فائرنگ کرتے ہوئے پکڑا ہے.. کچھ اندازہ ہے؟ پرچہ کٹ سکتا ہے تم لوگوں کے
خلاف...!!!"

ٹیبیل کے دوسری طرف بیٹھا وہ درمیانی عمر کا ایس پی گھورتے ہوئے ان سب کو کہ رہا تھا..
"حادثہ کے علاوہ وہ سب کھڑے تھے وہ اکیلا اس ایس پی کے سامنے چٹیر پر بیٹھا تھا..
"دیکھیں سر.. پہلی پہلی شادی کر رہا ہوں نہ.. اس لئے خوشی میں تھوڑی زیادہ فائرنگ کر دی.. ورنہ ہم تو
...!!!"

"تھوڑی سی فائرنگ؟.. پورا آسمان گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج رہا تھا.. اور تم ادھر آؤ ذرا...!!!"
ایس پی کی نظر اچانک ہی حیدر پر پڑی تھی..
"کیا آپ مجھے بلارہے ہیں سر؟...!!!"

اس نے انگلی اپنے سینے پر رکھتے ہوئے شائستگی سے پوچھا..
"ہاں تمہیں ہی بلارہا ہوں.. ظہور دلاور کے بیٹے ہو نہ تم؟...!!!"
موٹے سے چشمے کے پیچھے بڑی بڑی آنکھوں سے اس نے گھورتے ہوئے پوچھا..

جی میں "ایم این اے ظہور دلاور کا بیٹا حمزہ حیدر علی ہوں.. نام تو سنا ہی ہوگا...!!!"
شان و تمکنت سے کہتے ہوئے وہ گردن اکڑاتے ہوئے حادثہ کے برابر والی چٹیر پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر
بیٹھا تھا..

"بلکل.. نام بھی سنا ہے اور ٹی وی پر بہت دفعہ دیکھ بھی رکھا ہے...!!!"

ایس پی نے طنز سے کہا تھا..

"مشہور بندہ ہوں سر.. ٹی وی پر تو آتا رہتا ہوں...!!!"

اس نے بے نیازی سے کہہ کر ہاتھ جھلایا تھا..

"ٹھیک ہے پھر تیار ہو جاؤ ایک دفعہ اور ٹی وی پر آنے کے لئے.. پریس کو کال کر دی ہے میں نے

.. بس پہنچنے ہی والے ہوں گے...!!!"

اس نے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے تیز مسکراہٹ سے کہا تھا..

"ضرور بلائیے.. میں بھی کہ دوں گا کہ تھوڑے سے پیسے ہتھیانے کے چکر میں معصوم اور شریف

لڑکوں کو تھانے اٹھا لائے...!!!"

"تم جھوٹ بولو گے؟؟...!!!"

اس نے خشمگین انداز میں پوچھا..

"ہمیں بھی تو فضول میں یہاں لایا گیا ہے...!!!"

وہ بھی تڑخ کر بولا..

"فضول میں؟؟.. اگر تو دہشت گردوں کی طرح گولیاں چلاتے تم لوگوں کی پستولوں سے کسی کو گولی لگ

جاتی تو...!!!"

ایس پی سخت لہجے میں انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا..

"تو ہم اسے ہو سپٹل لے جاتے سمپل...!!!"

تیمور کے کندھے پر بازو لٹکانے کھڑے ریاض نے آرام سے کہا تھا..

لیکن یہی بے فکر انداز اسے آگ لگا گیا تھا..

"سمپل؟؟... گل خان پہلے اسکو جیل میں ڈالو...!!"

"ہیں.. ہیں..؟ میں نے کیا کیا ہے؟!!!"

وہ بوکھلا کر سیدھا ہوا تھا..

"میں نے کیا کیا ہے؟!!!"

ایس پی نے اس کی نقل اتاری..

"بتاتا ہوں ابھی تمہیں کے کیا کیا ہے تم نے...!!"

آدھے گھنٹے میں وہ سب تھا نے موجود تھے..

"خدا کا خوف کرو کچھ.. شادی بیاہ میں اتنی فائرنگ کون کرتا ہے؟ لگ رہا تھا جیسے لڑکی کو لینے نہیں

"اٹھانے" جارہے ہوں.. اور تم دوڑے میاں.. تم تو اپنی شادی کی خوشی میں باؤ لے ہی ہو گئے ہو

.. رنگے ہاتھوں تمہیں فائرنگ کرتے ہوئے پکڑا ہے.. کچھ اندازہ ہے؟ پرچہ کٹ سکتا ہے تم لوگوں کے

خلاف...!!!"

ٹیبل کے دوسری طرف بیٹھا وہ درمیانی عمر کا ایس پی گھورتے ہوئے ان سب کو کہ رہا تھا..

"حادث کے علاوہ وہ سب کھڑے تھے وہ اکیلا اس ایس پی کے سامنے چیئر پر بیٹھا تھا..

"دیکھیں سر.. پہلی پہلی شادی کر رہا ہوں نہ.. اس لئے خوشی میں تھوڑی زیادہ فائرنگ کر دی.. ورنہ ہم تو

"!!!"

"تھوڑی سی فائرنگ؟.. پورا آسمان گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج رہا تھا.. اور تم ادھر آؤ ذرا...!!"

ایس پی کی نظر اچانک ہی حیدر پر پڑی تھی..

"کیا آپ مجھے بلارہے ہیں سر؟...!!"

اس نے انگلی اپنے سینے پر رکھتے ہوئے شائستگی سے پوچھا..

"ہاں تمہیں ہی بلارہا ہوں.. ظہور دلاور کے بیٹے ہونہ تم؟...!!"

موٹے سے چشمے کے پیچھے بڑی بڑی آنکھوں سے اس نے گھورتے ہوئے پوچھا..

جی میں "ایم این اے ظہور دلاور کا بیٹا حمزہ حیدر علی ہوں.. نام تو سنا ہی ہوگا...!!"

شان و تمکنت سے کہتے ہوئے وہ گردن اکڑاتے ہوئے حارث کے برابر والی چٹیر پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا تھا..

"بلکل.. نام بھی سنا ہے اور ٹی وی پر بہت دفعہ دیکھ بھی رکھا ہے...!!"

ایس پی نے طنز سے کہا تھا..

"مشہور بندہ ہوں سر.. ٹی وی پر تو آتا رہتا ہوں...!!"

اس نے بے نیازی سے کہہ کر ہاتھ جھلایا تھا..

"ٹھیک ہے پھر تیار ہو جاؤ ایک دفعہ اور ٹی وی پر آنے کے لئے.. پریس کو کال کر دی ہے میں نے

.. بس پہنچنے ہی والے ہوں گے...!!"

اس نے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے تیز مسکراہٹ سے کہا تھا..

"ضرور بلائیے.. میں بھی کہ دوں گا کہ تھوڑے سے پیسے ہتھیانے کے چکر میں معصوم اور شریف

لڑکوں کو تھانے اٹھا لائے..!!"

"تم جھوٹ بولو گے؟؟..!!"

اس نے خشمگین انداز میں پوچھا..

"ہمیں بھی تو فضول میں یہاں لایا گیا ہے..!!"

وہ بھی ترخ کر بولا..

"فضول میں؟؟.. اگر تو دہشت گردوں کی طرح گولیاں چلاتے تم لوگوں کی پستولوں سے کسی کو گولی لگ

جاتی تو..!!"

ایس پی سخت لہجے میں انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا..

"تو ہم اسے ہو سپٹل لے جاتے سمپل..!!"

تیمور کے کندھے پر بازو ٹکانے کھڑے ریاض نے آرام سے کہا تھا..

لیکن یہی بے فکر انداز اسے آگ لگا گیا تھا..

"سمپل؟؟... گل خان پہلے اسکو لاک اپ میں ڈالو..!!"

"ہیں.. ہیں..؟ میں نے کیا کیا ہے؟!!"

وہ بوکھلا کر سیدھا ہوا تھا..

"میں نے کیا کیا ہے؟!!"

ایس پی نے اس کی نقل اتاری..

"بتاتا ہوں ابھی تمہیں کے کیا کیا ہے تم نے...!!"

"گل خان.. فون گھماؤ ان سب کے گھر والوں کو.. اور بتاؤ ان کے سپوتوں کے کارنامے...!!"

"ارے سر.. آپ کیوں گل خاناں کو پریشان کر رہے ہیں بار بار؟.. میرے پاس "آئی فون ایکس" ہے نہ.. نیا ہی لیا ہے میں نے.. دیکھیے اچھا ہے نہ؟؟ بس قیمت پوچھ کر شرمندہ مت کیجئے گا.. وہ میں کسی کو نہیں بتاتا...!!"

حیدر نے فخریہ انداز میں گردن اکڑاتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا فون لہرایا تھا..

"ایک بات بتاؤ مجھے...!!"

ایس پی نے ضبط کے گھونٹ بھرے تھے..

"کیا میں شکل سے پاگل لگتا ہوں تم لوگوں کو؟...!!"

اس کے جواب میں تھانے کا ہال کمرہ ان کے اونچے قہقروں سے گونج اٹھا تھا..

"آپ کی غلطی نہیں ہے سر.. جو بھی "ہم سب" سے پہلی دفعہ ملتا ہے یہی سوال کرتا ہے.. وی کین

انڈراسٹینڈ.. ہا ہا...!!"

اشعر کی بات پر ایک قہقہہ اور پڑا تھا..

"بس.. آج کی رات تم لوگ لاک اپ میں ہی گزارو گے...!!"

اس نے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے اٹل انداز میں کہا..

"مجھے تو جانے دیں سر.. میری شادی ہے آج.. وہ بھی پہلی پہلی والی...!!"

حارث نے رونی شکل بنا کر کہا تھا..

"نہیں تو تم بتاؤ.. ہم کیا یہاں دس دس نکاح کئے بیٹھے ہیں جو تمہاری پہلی شادی ہے.. اور کیا کر رہے ہو یہ تم؟؟!!"

اس نے حارث کو جواب دیئے کے بعد غصے سے حیدر کو کہا تھا جو موبائل میں فرنٹ کیمرہ لگائے وکٹری کا نشان بناتے ہوئے اپنے ساتھ ساتھ اسے بھی فوکس کر چکا تھا..

"سیلفی لے رہا ہوں سر.. اپنے پیج پر پوسٹ کروں گا..

کے نام سے میرا پیج ہے.. آپ بھی ضرور لائک کیجئے گا.. اور killer handsome "کلر ہینڈسم"

ہاں اپنی آئی ڈی بتائیے.. میں اس سیلفی پر ٹیگ کروں گا آپ کو.. مسکرائیے تو سہی..!!"

"اوائے.. ہماری بھی لے..!!"

اشعر، تیمور اور ریاض بھی جلدی سے اس کے پیچھے آئے تھے..

"لے لی سیلفی؟!!"

اس نے سنجیدگی سے پوچھا..

"جی جی سر.. بہت اچھی آئی ہے.. دیکھیں.. بلکہ رہنے دیں میرے پیج پر دیکھ لیجئے گا.. لائک کو منٹ اور

شئیر کرنا ہر گز مت بھولے گا..!!"

لاک اپ میں بند قیدیوں اور وہاں کے سٹاف کا ہنس ہنس کر برا حال ہو چکا تھا..

ہنسی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی..

"سر پریس والے نہیں آئے ابھی تک..!!"

حیدر نے یہاں وہاں گردن گھماتے ہوئے پوچھا تھا..

جیسے ابھی کو نے کھدروں سے رپورٹرز اپنے کیرے سنبھالے نکل پڑے گے ..

اس کے جواب دیئے سے پہلے ہی دو اہلکاروں کی معیت میں چلتے ہوئے وہاں آتا احمد نظر آیا تھا ..

سب کی گردنیں اس کی جانب مڑی تھیں ..

جو شاہانہ قدم اٹھاتا اس کی ٹیبل تک آیا تھا ..

جس کے سامنے رکھی دونوں کرسیوں پر تو حیدر اور حارث بیٹھے تھے ..

اس لئے سائیڈ پر پڑی کرسی اٹھا کر حیدر کے ساتھ رکھتے ہوئے وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا تھا ..

جانتا تھا کہ جو کام وہ لوگ وہاں تھوڑی سی دیر میں کر چکے ہیں .. ایسے میں بیٹھنے کے لئے کرسی کی

پیشکش تو ہر گز نہیں کی جائے گی ..

"آپ کا تعارف ؟!!.."

ایس پی نے سر سے پیر تک اس کا بغور جائزہ لیتے ہوئے مشکوک انداز پوچھا تھا ..

جو اس وقت ان سب کی طرح سیاہ رنگ کی شلوار قمیض کے ساتھ کریم کلر کے واسکٹ میں ملبوس تھا ..

"جی میں خاندانہ گروپ آف انڈسٹریز کا آنر ارمان احمد خاندانہ ہوں .. میں یہاں ان کی ضمانت کے لئے آیا

ہوں .. جانتا ہوں انہوں نے کافی سنگین جرم کیا ہے جس کی وجہ سے انہیں آرہسٹ کیا گیا .. لیکن

چونکہ آج شادی ہے ان صاحب کی وہ بھی "پہلی والی"

اس نے ہاتھ سے حارث کی طرف اشارہ کیا تھا

".. اگر تو برات ٹائم پر نہیں پہنچی تو آپ سمجھ سکتے ہوں گے کہ لوگ کس قدر باتیں بنائیں گے .. غلطی

ان کی ہے جرم انہوں نے کیا ہے .. لیکن سزا لڑکی اور اس کے گھر والوں کو تو نہیں ملنا چاہیے نہ

..وہاں وہ سب برات کے استقبال کی تیاریاں کئے بیٹھے ہیں اس بات سے انجان کے دولہا اس وقت
تھانے میں موجود ہے...!!"

اپنی بات ختم کر کے وہ پیچھے کو ٹیک لگا کر بیٹھا تھا..
ایس پی کے ساتھ ساتھ وہاں موجود ہر شخص متاثر نظر آتا تھا..
اس کے بات کرنے کا انداز ہی ایسا تھا فوراً ہی سامنے والے کو اپنے سحر میں جکڑ لیتا تھا..
"دیکھیں مسٹر خانزادہ.. نوڈاؤٹ.. آپ کی باتیں اپنی جگہ درست ہے.. اور میرا کوئی ارادہ نہیں تھا صبح سے
پہلے ان سب کو رہا کرنے کا لیکن آپ کے لئے میں اتنا کر سکتا ہوں.. کے آپ صرف دوڑے میاں کو
اپنے ساتھ لے جائیں.. لیکن یہ یار دوست.. آج کی رات ہمارے ساتھ یہیں رت جگا منائیں گے
...!!!"

اس کے شائستگی سے کہنے پر جہاں حارث کے چہرے پر اطمینان و سکون پھیلا تھا وہیں وہ سب بے چین
ہواٹھے تھے..

"سوری سر.. لیکن یہ ہمارے بغیر برات لے کر نہیں جائے گا..!!"

حیدر نے مطمئن انداز میں کہا تھا جیسے حارث پر سو فیصد بھروسہ ہو..

"کیوں بھئی.. ان کے بغیر جاؤ گے یا رات ان کے ساتھ بسر کرو گے؟...!!"

اس نے حارث کی جانب رخ کر کے پوچھا...

"چلا جاؤں گا سر.. اکیلے ہی چلا جاؤں گا.. بھلے سے آپ ان سب کو یہیں رکھ لیں بس مجھے جانے دے
.. ورنہ وہ لڑکی انکار کر دے گی.. اگر اس نے مجھ سے شادی نہ کی تو میں نے اسی تھانے میں اپنی جان
دے دینی ہے..!!"

حادث نے جس انداز میں کہا تھا ایس پی سمیت وہ سب مسکرا دئے تھے..
"اسے جانے دیں سر.. یہ اکیسویں صدی کا رانجھا ہے وہ لڑکی ویلے ہی جلالی ٹائپ کی ہے اگر اس نے
غصے و سے میں انکار کر دیا تو اس نے واقعی میں خود کشی کر لینی ہے..!!"
تیمور کے کہنے پر سب ہنسنے لگے تھے..

پہلے ہی اتنا وقت زائع ہو چکا تھا اس لئے برات کے پہنچتے ہی تھوڑی ہی دیر میں نکاح کی رسم ادا کر دی
گئی تھی جس کے بعد حادث سمیت ان سب کی اظہر صاحب اور محمود صاحب کی خدمت میں حاضری لگی
تھی..

جنہوں نے ان سب کو اچھی خاصی جھاڑ پلائی تھی..
وہ سب بھی سر جھکائے ادب سے سنتے رہے تھے کیوں کہ سامنے ان کے ماں باپ بھی تو کھڑے تھے
..

جنہیں بطور خاص بلا کر ان کا کارنامہ بتایا گیا تھا
احمد کے پاس اشعر کا فون اظہر صاحب کی موجودگی میں ہی تو آیا تھا..
وہ تو خود بھی پولیس اسٹیشن جانا چاہتے تھے لیکن احمد نے سہولت سے انہیں منع کیا تھا کیوں کہ ان
کے وہاں سے جانے سے معاملہ بگڑ بھی سکتا تھا..

اور واقعی میں اس نے اپنا کہا سچ کر دکھایا تھا..
آدھے گھنٹے میں ہی وہ ان سب کو لے حال میں موجود تھا..

بظاہر تو وہ ریاض سے ہی بات کر رہا تھا لیکن نگاہیں تھوڑی دور زور اور انوشے کے ساتھ کھڑی ان کی باتوں پر ہنستی یشفہ پر ہی جمی تھی..
جو آج مکمل مشرقی لڑکی ہی لگ رہی تھی..
لیکن اتنا ہیوی ڈریس وہ کس طرح سے کیری کر رہی تھی صرف وہی جانتی تھی..
اپنے چہرے پر تپش سی محسوس ہوئی تو اس نے ٹھٹھک کر یہاں وہاں دیکھا تھا لیکن سامنے ہی حیدر پر نظر پڑی تو لب بھینچ لیے..
وہ اس کی طرف متوجہ نہ تھا لیکن وہ جانتی تھی.. اس کا دھیان سب اسی کی طرف لگا تھا..
ان دونوں سے ایکسکیوز کرتی وہ سیدھی ان کے پاس آئی تھی..
"ریاض بھائی.. دو منٹ دے سکتے ہیں آپ؟ مجھے اس سے کچھ بات کرنی ہے..!!!"
"یا شیور بہنا..!!!"
حیدر کے ساتھ والی چئیر پر بیٹھا ریاض پہلے تو اس کے اچانک آنے اور اس قسم کا مطالبہ کرنے پر چونکا تھا لیکن پھر خوشدلی سے کہتے ہوئے فوراً سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور معنی خیزی سے حیدر کو دیکھتے وہاں سے چلا گیا تھا..

حیدر تو فوراً ہی سیدھا ہو بیٹھا تھا..

ساتھ ہی نچلاب دانتوں تلے دبا کر مسکراہٹ روکنے کی کوشش کر رہا تھا..
کن آنکھوں سے اس نے یشفہ کا جائزہ لیا تھا... جو سپاٹ چہرہ لگے اپنا لنگا اور دوپٹہ سنبھالتی چٹیر اس
کے سامنے رکھ کر بیٹھی تھی..

"اگر کسی نے ہمیں دیکھا تو باتیں بہت بے گیس...!!!"

حیدر کا اشارہ ان دونوں کے آمنے سامنے بیٹھنے پر تھا..

جسے یشفہ نے نظر انداز کر کے اس کی شرارت سے چمکتی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑیں تھیں..

"مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ؟؟...!!!"

چہرے کے برعکس اس کی آواز میں غصے کا تاثر تھا..

"کوئی ایک ہو تو بتاؤں نہ...!!!"

دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اس نے سکون سے کہا تھا..

"ٹھیک ہے...!!!"

اس نے جیسے سمجھتے ہوئے سر ہلایا..

"سیدھے طریقے سے بتاؤ کے چاہتے کیا ہو مجھ سے؟؟...!!!"

"بات یہ ہے یشفہ ڈئیر کے...!!!"

ہاتھوں کو باہم پھنسانے وہ تھوڑا آگے کو جھکا..

"بہت غلط وقت پر تم نے یہ سوال پوچھا ہے.. ایسا کرتے ہیں کل کافی پینے چلو میرے ساتھ.. وہیں

بتاؤں گا تمہیں تفصیل سے کے.. اصل میں 'میں چاہتا کیا ہوں تم سے...!!!"

"تو تم مجھے "ڈیٹ" پر چلنے کی آفر کر رہے ہو؟.. بہت خوب صرف اسی چیز کی تو کمی رہ گئی تھی...!!!"

اس کے طنزیہ انداز پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس دیا تھا..

"میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا.. ہاں اگر تم چلنا چاہو تو.. میں لے جا سکتا ہوں...!!!"

اس نے شرارت سے کہا تھا..

لیکن وہ تپ اٹھی تھی..

"مرو گے تم میرے ہاتھوں...!!!"

وہ گھورتے ہوئے کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی لیکن حیدر نے سرعت سے اس کلائی سے پکڑ کر دوبارہ بٹھایا تھا..

وہ تو اس کی جراعت پر ہی حیران رہ گئی تھی..

"اوکے.. اب میں سیرئیسلی پوچھ رہا ہوں.. میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں.. تھوڑی دیر کے لئے ہی سہی کیا میرے ساتھ کہیں چل سکتی ہو؟...!!!"

یشفہ نے ضبط سے ایک نظر اس کے ہاتھ میں قید اپن کلائی کو دیکھا تھا..

پھر دوسرے ہی لمحے جھٹکے سے اپنا ہاتھ کھینچا تھا..

"میں اچھے سے جانتی ہوں جو بھی تم کہنا چاہتے ہو.. اور میرا جواب "نہ" میں ہے...!!!"

اس نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا..

"وہ سر جھٹک کر مسکرایا تھا..

"تمہارا انکار میرے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا لیکن.. میرا تو جودل کرے گا میں وہی کروں گا.. آخر کو ایم
این اے کا بیٹا ہوں.. کسی کو اٹھوا بھی سکتا ہوں اور..!!"

حیدر کی نظریں پھر سے اس کے گال کے سیاہ تل پر جمی تھیں..
"بہت کچھ کر بھی سکتا ہوں..!!"

"کیا.. کہنا کیا چاہتے ہو تم؟..!!"

اس کے زو معنی بات پر اسے کچھ انہونی کا احساس ہوا تھا..

دل میں خوف سا جاگا تھا

"جیسے میری پہلی والی ان کہی بات کا مطلب سمجھ گئی تھی ایسے ہی اس کا بھی سمجھ جاؤ.. ویل مطلب
تو بہت سیدھا اور سادہ سا ہے.. لیکن اگر تم چاہتی ہو کہ میں ڈیٹیل میں بتاؤں تو.. نو پرو بلم بتا دیتا ہوں
..!!"

وہ ہلکا سا اس کی جانب جھکا تھا لیکن وہ تو جیسے بوکھلا کر کھڑی ہو گئی تھی..

"ارے..!!"

وہ بے ساختہ ہنسا تھا..

"تمہیں ڈر بھی لگتا ہے..!!"

وہ صاف اسے چھیڑ رہا تھا..

"تم اس قابل ہی نہیں کہ تم سے بات کی جائے..!!"

وہ اسے گھورتے ہوئے تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں سے گئی تھی..

وہ آنکھوں میں نرمی اور محبت لے لے اسے جاتا دیکھ رہا تھا..

بلڈ ریڈ خوبصورت سے لہنگے اور نفاست سے کئے گئے میک اپ اور جیولری میں وہ انتہا کی حسین لگ رہی تھی..

روپ تو جیسے ٹوٹ کر آیا تھا..

اور حارث بھی کہاں پیچھے تھا..

بلیک کلر کی شیروانی اور سرخ کلمہ پہنے وہ بھی کسی سلطنت کا شہزادہ ہی لگ رہا تھا

ہر دیکھنے والے نے ان کی جوڑی کو سراہا تھا

جو ساتھ بیٹھے اتنے پیارے لگ رہے تھے کہ بے ساختہ ان کے لیے دل سے دعائیں نکلنے کے اللہ ان کی

جوڑی ہمیشہ بنائے رکھے..

مسکراہٹ تو اس کے لبوں سے جدا ہی نہیں ہو رہی تھی..

اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی جو اسے مل چکی تھی..

اس کی مناہل..

اس کی محبت آج اس کے نکاح میں تھی..

ہمیشہ کے لے وہ اس کی ہو گئی تھی..

سوچ ہی کتنی دلنشیں تھی..

ہمیشہ کے لے اس کو پالیا تھا..

اور خوش تو مناہل بھی تھی..

اس نے بھی تو ہمیشہ حارث کو ہی چاہا تھا..

اسی سے محبت کی تھی.

خوش قسمتی شاید اسی کو کہتے ہیں..

بغیر کسی رکاوٹ کے وہ دونوں ایک دوسرے کے بن گئے تھے..

"کیا کہ رہا تھا حیدر؟؟!!"

زرور کے معنی خیزی سے پوچھنے پر وہ سٹپٹا گئی تھی..

"کچھ نہیں. کچھ بھی تو نہیں..!!"

زبردستی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائی..

"کچھ تو کہا ہوگا.. جی بھی تو تمہارا چہرہ ایسے لال ہو رہا ہے..!!"

انوشے کے ابرو اچکا کر کہنے پر لشفہ نے بے ساختہ اپنا چہرہ چھوا تھا..

"پھر ان کی شرارتی مسکراہٹ دیکھ کر جھینپ گئی تھی..

"دیکھو.. اگر کچھ کہا ہے تو بتاؤ.. ابھی ہم جا کر اس کی خبر لیتے ہیں..!!"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے.. آپ تو جانتی ہے نہ اس کی میری نہیں بنتی بلکل بھی.. ایسے ہی مجھے غصہ آ

گیا تھا بس.. لیکن میں بھی سنا کر ہی آئی ہوں اس کو..!!"

لائبہ کے کہنے پر وہ جلدی سے بولی تھی مبادہ وہ سب اس کے سر پر پہنچ کر واقعی میں ساری بات نکلوالیں...!!"

اور یہ تو وہ سب اچھے سے جانے تھے کہ ہمیشہ سے چھتیس کا آکڑا رہتا تھا ان دونوں کے بیچ..
کبھی کسی نے خوشگوار انداز میں انہیں بات کرتے نہ دیکھا تھا..
یشفہ کو تھوڑی دیر لگی تھی انہیں مطمئن کرنے میں...!!

اس کی نظر احمد پر پڑی تھی جو اس وقت تنہا صوفے پر ہاتھ میں پکڑے موبائل پر سر جھکائے بیٹھا تھا..
ریاض کو یہی سہی وقت لگا تھا اس سے بات کرنے کا ورنہ گھر پر تو بالکل بھی وہ اسے اکیلے میں میسر نہ ہوتا..

وہ جلدی سے اس کے پاس پہنچا تھا اس سے پہلے کے کوئی اور آ جاتا..
"مجھے بات کرنی ہے تجھ سے...!!"

اس کے سامنے بیٹھتے ہے وہ سیدھا مدعے پر آیا تھا..
دل الگ دھڑک رہا تھا کے کاش وہ کچھ جانتا نہ ہو..
احمد نے موبائل سے توجہ ہٹا کر سوالیہ انداز میں اسے دیکھا..
"کل.. کل جو تو نے کہا تھا کے...!!"

وہ ریاض کی آدھی بات کا مفہوم اچھے سے سمجھ چکا تھا..
ایک محفوظ مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا تھا..

"وہ.. میں نے مذاق کیا تھا...!!"

"مطلب ..؟؟!!"

اس کے جواب پر اس نے نہ سمجھی سے پوچھا..

"مطلب یہ کے میں نے مذاق کیا تھا ریاض...!!!"

"لیکن تو نے کہا تھا کے تجھے مجھ پر شک ہے...!!!"

"میں نے کہا نہ کے صرف مذاق کیا تھا.. لیکن ہاں.. تیرے اس طرح سے پوچھنے پر مجھے واقعی میں اب شک ہونے لگا ہے...!!!"

وہ جو تھوڑا ریلکس ہوا تھا پھر سے بے چین ہوا اٹھا..

"احمد.. میرے بھائی یہ صرف تیرا وہم ہے.. ایسا کچھ نہیں ہے...!!!"

"نہیں بیٹا.. اب تو واقعی میں ایسا ویسا کچھ ضرور ہے.. جیسی تو 'تو بھاگا بھاگا آیا ہے میرے پاس...!!!"

"دیکھ اگر کچھ شئی کرنا چاہتا ہے تو کر سکتا ہے...!!!"

احمد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے کہا تھا..

"کہنا تو مجھے بہت کچھ ہے لیکن.. اس کے بھائی نے میرا حال دل سن لیا تو ان سب کے سامنے میرا

گرہ بان پکڑ لے گا...!!!"

ریاض کا اشارہ ہال میں موجود مہمانوں کی طرف تھا..

"بھائی؟...!!"

اس نے نہ سمجھی سے پوچھا..

"ہاں بھائی...!!!"

اس نے پر سوچ انداز میں اس کا اترا ہوا منہ دیکھا تھا..

"اشعر آفریدی؟؟...!!!"

احمد نے صرف نام لینے پر ہی اکتفا کیا تھا..

"ہاں وہی...!!!"

اس نے جواباً آثبات میں سر ہلایا تھا..

"یار نوربانو.. اس ایک گلاس دودھ کے تم پندرہ ہزار مانگ رہی ہو اتھے میں تو میں تمہیں دو تین شاپس

کھلوا کر دے سکتا ہوں "ناگوری ملک شاپ" کی...!!!"

"دکان نہیں چاہیے۔ صرف پیسے چاہیے.. نکالو اب...!!!"

زر نور نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا..

"مجھ سے کیوں مانگ رہی ہو؟ میں تھوڑی ہوں دولہا...!!!"

اس نے صاف دامن بچایا..

"تو پھر خاموش رہو.. اور تم.. دے رہے ہو پیسے؟...!!!"

اس کا رخ اب حارث کی جانب مڑ چکا تھا..

"واللہ.. یہ نیگ مانگ رہی ہے یا بھتہ وصول کر رہی ہے؟ انداز دیکھو ذرا...!!!"

"مجھے دودھ نہیں پینا شکریہ...!!!"

حارث نے شائستگی سے معذرت کی تھی..

"یہ تو رسم ہے۔ دودھ تو پینا ہی پڑے گا...!!!"

"تو پھر دے دو گلاس...!!"

"پہلے پیسے...!!"

لائبہ نے بھی سختی سے کہا..

"کہاں سے لاؤں اتنے پیسے؟؟.. پچاس ہزار دے چکا ہوں اب تک تم لوگوں کو ان اسٹوڈنسی رسموں

کے لئے...!!"

حادث کے بھنائے ہوئے انداز پر دونوں پارٹیوں کا منہ حیرت سے کھلاتھا..

"بڑی جلدی احساس ہو گیا تجھے...!!"

اشعر نے تو صیغی انداز میں اس کا کندھا تھپکا تھا..

"دلے میاں.. رخصتی نہیں کروانی کیا آپ کو اپنی دلہن کی؟...!!"

زر نور نے آنکھیں پٹپٹا کر پوچھا تھا..

"یارر.. یہ لوگ ایسے بلیک میلنگ پر اتر آتی ہیں...!!"

حادث نے زچ ہو کر کہا تھا..

پھر لڑکوں کے لاکھ شور مچانے اور منع کرنے کے باوجود بھی ان کی مطلوبہ رقم سے آدھی ان کے حوالے

کی تھی..

جنہوں نے اسی پر صبر کرتے ہوئے جلدی سے دودھ کا گلاس اسے تھما دیا تھا جو اس کے پینے سے پہلے

ہی حیدر نے جھپٹ لیا تھا یہ کہتے ہوئے کے..

"تو کیا کرے گا پی کر؟.. ویسے بھی سنا ہے کے دوہلے کا آدھا بچا ہوا دودھ جو پیتا ہے اس کی شادی بھی جلد ہی ہو جاتی ہے...!!!"

"ہاں تو بچا ہوا پیتے ہیں نہ.. تیری طرح چھین کر نہیں پیتے...!!!"
تیمور نے اس کے جواب میں گھور کر کہا تھا
"تم دونوں لڑلو پہلے....!!!"

ریاض نے کہتے ہوئے اچانک ہی حیدر کے ہاتھ سے گلاس اچک لیا تھا..
"پیسے میرے گئے ہیں اور مرے تم لوگ جارہے ہو پینے کے لئے...!!!"
حارث نے دانت پیستے ہوئے ان کو کہا تھا..

"جو بھی ہو.. اب یہ دودھ تو ریاض چوہدری ہی پیئے گا...!!!"
وہ مسکرا کر کہتے ہوئے گلاس لبوں سے لگانے ہی لگا تھا کہ جبھی پیچھے سے کسی نے اس کے ہاتھ سے لے لیا تھا..

"اگر یہ پینے سے شادی جلدی ہو جاتی ہے تو.. آئی تمھنک مجھے اس کی زیادہ ضرورت ہے...!!!"
وہ سب حیرت سے احمد کو دیکھ رہے تھے جو گلاس ہونٹوں سے لگا چکا تھا..

"بہت غلط حرکت ہے یہ.. اس پر میرا اور حیدر کا زیادہ حق تھا...!!!"
ریاض کے ناراضگی سے کہنے پر اس نے مسکراتے ہوئے گلاس اس کی طرف بڑھا دیا تھا جس سے اس نے صرف دو ہی گھونٹ لے تھے..

"اسے کہتے ہیں دوستی....!!!"

حیدر نے خوشی سے کہا تھا..

ورنہ تو لگا تھا کہ پورا گلاس ہی چڑھا جائے گا وہ..

اور ان کی بے خبری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے لائبہ حارث کے پیر سے وہ سیاہ رنگ کا کھسہ نکال چکی تھی..

جب تک انہیں خبر ہوئی تب تک وہ کھسہ اس کے ہاتھ میں لہرا رہا تھا..

"ہاں جی تو اب نکالے.. بیس ہزار روپے کیش...!!!"

وہ سب اپنی کارکردگی پر ہنس رہی تھی..

"میری جلیبیں چیک کر لو بھلے سے.. ایک روپیہ بھی نہیں بچا...!!!"

"وہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے.. جوتا چھپائی کاننگ تو دینا ہی پڑے گا...!!!"

"میرے پاس اور پیسے نہیں ہیں...!!!"

وہ زچ ہو گیا تھا..

"ٹھیک ہے پھر.. یہ جوتا بھی ہمارے پاس ہی رہے گا...!!!"

"ہاں ہاں.. ٹھیک ہے رکھ لو فقیروں...!!!"

"فقیروں کے کہا؟...!!!"

زر نور نے تیوری چڑھا کر پوچھا..

"یار تمہیں نہیں کہا نور بانو... میں تمہیں کہہ سکتا ہوں کیا ایسے؟...!!!"

تیمورا انہیں بحث کرتا چھوڑ کر اسٹیج سے نیچے اتر آیا تھا جہاں سائڈ پر رکھے صوفوں پر اسے انوشے یشفہ اور

فاریہ کے ساتھ بیٹھی نظر آئی تھی..

ان لوگوں کی ان تینوں کے ساتھ ہی اتنی فرینکس نہ تھی جیسی وہ رسموں میں لائے اور زور جتنے جوش و خروش سے حصہ نہ لے رہی تھیں ..

قرباً دو بجے تک رخصتی ہوئی تھی وہ بھی سب بڑوں اور حارث کے بار بار کہنے کے باوجود ورنہ تو ان کی رسمیں ہی ختم نہیں ہو رہی تھی ..

گھر پہنچ کر بھی حارث نے صاف صاف منع کر دیا تھا کوئی بھی رسم کرنے سے ..
کچھ موقعوں کے علاوہ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا جو وہ رات اتنی دیر تک جاگا ہو ..
نیند سے آنکھوں میں پڑتے گلابی ڈورے صاف نظر آرہے تھے ..

اس کے بار بار واویلا کرنے کے بعد بھی وہ لوگ اسے چھوڑنے پر آمادہ نہ تھے ..
لیکن ایک تو رات بہت ہو گئی تھی دوسرا پھر کل ولیمے کے بھی انتظامات دیکھنے تھے عمیر نے ہی اس کی جان چھڑوا کر اسے کمرے میں بھیجا تھا ..

"یہ کیا عمیر بھائی .. آپ نے ایسے ہی جانے دیا اسے .. ہم نے نیگ تو لیا ہی نہیں ...!!!"
وہ دونوں شکایاتی انداز میں اسے کہہ رہی تھی ..

"اب کون سا نیگ رہ گیا؟ ...!!!"
اس نے حیرت سے کہا ..

"کمرے میں جانے کا بھی نیگ ہوتا ہے ...!!!"

"وہ تو دوہلے کی بہنیں کرتی ہیں.. اور تم لوگ تو لڑکی والوں کی طرف سے ہونہ..؟!!" عمیر نے زرنور اور لائبہ کو مشکوک انداز میں دیکھتے ہوئے پوچھا تھا..

"ہاں تو جیسے مناہل ہماری بہنوں کی طرح ہے ایسے ہی حادث بھی تو بھائیوں جیسا ہے..!!"

کوئی اس وقت ان کی معصومیت چیک کرتا..

"استغفر اللہ... الگ سے حساب ہوگا اس کا..!!"

صوفے پر پھیل کر بیٹھے حیدر نے تیز نظروں سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا..

"تم سے کون بات کر رہا ہے؟!!"

لائبہ نے اپنی چادر گول مول کر اسے کھینچ ماری تھی..

"ایک تو رسمیں بھی نہیں کرنے دی اوپر سے نیگ بھی نہیں لینے دیا ہمیں..!!"

وہ منہ پھلا کر نیچے کاریٹ پر آلتی پالتی مار کر بیٹھی تھی..

"نور بانو.. آئس کریم کھاؤ گی؟!!"

حیدر اسے چھیڑنے کو بولا تھا..

اور مایوں والی رات یاد کر کے اسے بھی تپ چڑھی تھی جب ان دونوں نے اسے کیسے بے وقوف بنایا تھا

..

"خود کھا لو..!!"

وہ جل کر بولی..

"قسم سے یار سیریس پوچھ رہا ہوں.. کھاؤ گی تو بتاؤ..!!"

وہ نچلا لب دانتوں تلے دبا کر بولا..

"معاف کرو بھئی...!!!"

دونوں ہاتھوں میں لہنگا سنبھالتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی..

"ارے تم مذاق سمجھ رہی ہو.. اچھا ایسا کرتیں ہم دونوں چلتے ہیں کھانے اتنی بھی رات نہیں ہوئی ایک

آدھ پارلر تو کھلا ہوا ہی ہوگا...!!!"

"میں اور تم اکیلے جائیں گے؟...!!!"

اس نے مشکوک انداز میں پوچھا..

"تم کہو تو پوری برات کو ساتھ لے چلتے ہیں...!!!"

وہ دلنشیں انداز میں گویا ہوا..

"اس سے پہلے کے وہ کچھ سخت کہتی احمد بول اٹھا..

"مجھے لے چل...!!!"

اس نے فوراً سے ہاتھ جوڑے تھے..

"اونے چائے نہیں بنی ابھی تک؟؟؟...!!!"

تیمور نے کچن کی طرف منہ کر کے زور سے آواز لگا کر کہا تھا..

جہاں ریاض اور اشعر چائے بنا رہے تھے..

لڑکیوں نے اس دفعہ صاف منع کر دیا تھا بنانے سے ماہین سمیت..

ہر فنکشن میں وہ ہی لوگ بنا رہی تھیں حلالے خود نہیں پیتی تھی کیوں کے پھر نیند نہیں آتی تھی لیکن سلام تھا ان لوگوں کو..

جو دو تین کپ چڑھانے کے بعد بھی آرام سے سو جاتے تھے..

پورا کمرہ بہت خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا دروازے سے لے کر بیڈ تک پھولوں کی پتیاں بچھی ہوئی تھی حارث نے نئے سرے سے اپنے روم کی سیٹنگ چیلنج کروائی تھی.. جو نئے لک کے ساتھ اب زیادہ اچھا اور کھلا لگ رہا تھا..

"خوش ہونا تم مناہل؟!!"

حارث نے اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ کی گرفت میں لے کر پوچھا تھا۔ لودیتی نرم گرم جذبات سے بھرپور نظریں بھی اس کے حسین چہرے پر جم رکھی تھی.. جو آج نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی..

"..بہت خوش ہوں..!!"

اس نے بھی شرمیلیں مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا تھا..

"ہونا بھی چاہیے آخر کو حارث ملک کی بیوی جو بن گئی ہو..!!"

اس نے شرارت سے اس کی جانب جھک کر کہا تھا..

"ہاں وہی حارث ملک نہ جو میرے آگے پیچھے گھومتا تھا..!!"

آنچل کو پیچھے کرتے اس نے ادا سے کہا تھا..

"خیر آگے پیچھے تو میں کبھی نہیں گھوما.. ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں نے ناز نخرے بہت اٹھائے ہیں تمہارے...!!!"

حادث نے اس کے رخسار پر جھولتی آوارہ لٹھ کو اپنے ہاتھ سے سنوارتے ہوئے محبت سے کہا تھا..

"ایک ہی بات ہے مسٹر...!!!"

اس نے جلدی سے اپنی ہنسی سے سچی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائی تھی.. جسے حادث نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا..

"میرا گفٹ...!!!"

منابل نے مسکرا کر کہا تھا..

"ایک منٹ...!!!"

اس نے کہتے ہوئے سائیڈ ٹیبل کی ڈرا سے ایک مخملی کیس نکالا تھا جسے کھول کر جلمگ کرتا ڈائمنڈ کا نازک سا بریسلیٹ نکال کر اس کے ہاتھ میں پہنا دیا تھا..

منابل کے ہاتھ میں سج کر اس کی قدر و قیمت کئی گنا بڑھ گئی تھی..

"تمہیں پتا تھا کہ مجھے بریسلیٹ بہت پسند ہیں جبھی یہ لیا تم نے میرے لئے ہے نہ؟...!!!"

جگر جگر کرتے بریسلیٹ پر نگاہیں جمائے وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی..

"اس لئے نہیں کے تمہیں پسند ہیں.. بلکہ میں نے اس لئے لیا کہ یہ مجھے "تمہارے" لئے پسند آیا

"...!!!"

اس کے سکون سے کہنے پر منابل نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا تھا..

"مطلب؟؟!!"

"مطلب کو کسی اور وقت کے لئے اٹھا رکھو یا ر...!!"

گھمبیر لہجے میں کہتے ہوئے حارث نے پیار سے اس کی پیشانی چومی تھی..
اس نے گھبرا کر پلکیں جھکالی تھیں..

"کس قدر مزے کی چائے بنائی ہے میں نے.. واہ واہ!!"

اشعر نے چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے ساتھ ہی خود کا کندھا تھپکتے ہوئے شاباش بھی دی تھی..

"ساری محنت تو میں نے کی تھی.. تو نے کیا کیا تھا سوائے کپوں میں ڈالنے کے؟!!"

ریاض نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا..

"میں نے پتی ڈالی تھی..!!"

اس نے فوراً سے دانت نکوس کر کہا..

"صرف پتی ڈالنے سے ذائقہ نہیں آتا..!!"

اس نے سر جھٹک کر کہتے ہوئے کپ لبوں سے لگایا تھا...

"ویلے اگر سچ کہوں تو واقعی میں ذائقہ ہے تیرے ہاتھ میں.. تجھے تو کوئی بھی اپنی لڑکی دے دیگا.. آخر کو

اتنا سگھڑ داماد قسمت والوں کو ہی ملتا ہے..!!"

تو صیفی انداز میں کہتے ہوئے اس کا لہجہ آخر میں شرارتی ہو گیا تھا..

"سچ بتا.. کوئی بھی دے دیگا مجھے اپنی لڑکی؟!!"

ریاض نے اس کی جانب رخ کر کے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا تھا..

"نہ دے تو بولنا...!!"

اشعر کے چیلنجنگ انداز پر اسے ہنسی آئی تھی..

جانتا تھا وقت پڑنے پر بدل جائے گا وہ..

نوخیز سی صبح ملک ہاؤس پر اتری تھی..

اسکی آنکھ کھلی تو اپنے ساتھ حارث کو سوتا دیکھ ایک دلفریب مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا تھا

..

آج اسے اٹھانے کا موڈ نہیں تھا اس کا..

وہ سوتے ہوئے لگ ہی اتنا معصوم رہا تھا منابل نے اس کے پیشانی پر بکھرے بالوں کو اپنی انگلیوں سے سنوارا تھا.. اگر وہ جاگ رہا ہوا تو وہ کبھی یہ حرکت نہ کرتی لیکن جانتی تھی کہ وہ نیند میں مدہوش ہوگا جبھی مطمئن تھی..

واردروب میں سے ہینگ کی ہوئی اسٹائلش سی گہرے سبز رنگ کی انگرکھا فراک نکال کر واشروم میں چلی گئی تھی جب تک فریش ہو کر واپس آئی زرنور اور انوشے کے ساتھ فاریہ اور یشفہ بھی تھیں..

البتہ حارث وہاں موجود نہ تھا..

ان کی معنی خیز سی مسکراہٹ پر وہ جھینپ گئی تھی..

"نئی زندگی کی پہلی صبح بہت مبارک ہو.. اللہ تمہارے لئے ہر دن ایسا ہی بنائے..!!"

زرنور نے اسے گلے ملتے ہوئے محبت سے کہا تھا..

"بہت شکریہ زر.. اور یقیناً وہ دن دور نہیں جب میں بھی تمہاری جگہ کھڑی ہو کر ایلے ہی کہ رہی ہوں گی
"!!.."

منابل کا اشارہ اس کی شادی کی طرف تھا جسے سمجھتے ہوئے وہ کھلکھلائی تھی..
"انشاء اللہ..!!"

"ان باتوں کو چھوڑیں.. پہلے بتائیے کیا گفٹ ملا؟..!!"

یشفہ اور فاریہ نے بے صبری سے پوچھا تھا..

منابل نے کچھ کہنے کے بجائے مسکراتے ہوئے اپنی کلائی سامنے کر دی تھی جس میں چمکتا وہ بریسلٹ
اپنی الگ ہی چھب دکھا رہا تھا..

"بہت خوبصورت ہے..!!"

انہوں نے بے ساختہ تعریف کی تھی..

"حارث تو یہاں سو رہا تھا نہ ابھی.. کہاں گیا پھر؟..!!"

اتنی دیر سے جو وہ پوچھنا چاہ رہی تھی بلاآخر ہمت کر ہی لی تھی..
لیکن ان کی معنی خیز اور شرارتی نگاہوں سے دیکھنے پر شرما گئی تھی..

"اس کی نیند پوری نہیں ہوئی تھی اس لئے دوبارہ سو گیا..!!"

"لیکن کہاں سو گیا؟..!!"

اس نے حیرت سے پوچھا..

اور پوچھنا بنتا بھی تھا..

کیوں کے اتنے دنوں سے ان سب کا ڈیرہ حادث کے کمرے میں ہی تھا لیکن کل رات انھیں مناہل کی وجہ سے وہاں سے بے دخل ہونا پڑا..

اب جاتے بھی جاتے کہاں؟ کیوں کے اس پورشن میں صرف چار ہی کمرے تھے ایک اظہر صاحب اور ان کی بیگم کے استعمال میں تھا ایک میں عمیر اور ماہین تھے تیسرا حادث کا خود کا تھا اور چوتھا ڈرائنگ روم کے طور پر استعمال ہوتا تھا گیسٹ روم میں مہمان رہ رہے تھے اس کے علاوہ لے دے کے ایک لاؤنج ہی بچتا تھا سو اسی پر صبر شکر کرتے ہوئے سٹور روم سے بستر لا کر فرنیچر کو تھوڑا آگے پیچھے کر کے جگہ بنا کر وہیں دراز ہو گئے دن بھر کے تھکے ہوئے تھے لیٹتے ہی نیند کی وادیوں میں اتر گئے.. اور ایسے اترے کے صبح کے دس بج گئے لیکن وہ لوگ وہیں گھومتے رہے۔ جنہوں نے اظہر اور محمود صاحب کی ڈانٹ سننے کے بعد ہی اٹھنا تھا..

تکیہ بگل میں دبائے مندی مندی آنکھوں کو با مشکل کھولے ہوئے جب وہ کمرے سے باہر آیا تو ریلوے سٹیشن کا منظر پیش کرتے اس لاؤنج کو دیکھ کر خوشگواہی سی محسوس ہوئی تھی..

بے شک نیندوں میں تھا لیکن یہ ٹینشن بھی تھی کے سوؤں گا کہاں؟ وہ لوگ تو جانے کدھر مرے پڑے ہوئے ہوں گے..!!"

لیکن جب ان ایک لائن میں سوتے دیکھا تو جھپاک سے ریاض اور اشعر کے بچ جگہ بنا کر ریاض کی بلینکٹ میں گھس گیا..

"اب تو تمہیں ایک نہیں پورے چھ جگہوں کی ضرورت ہے.. حادث کے ساتھ ساتھ ان سب کو اٹھانے

کے لئے..!!"

زرور نے اس کے سونے کا بتانے کے بعد کہا تھا..

"عمیر بھائی.. اٹھائیے نہ انہیں.. ہم نے رسمیں بھی کرنی ہے..!!"

زرور نے عمیر سے کہا تھا جو سنگل صوفے پر بیٹھا اخبار پڑھنے کے ساتھ ساتھ چائے بھی پی رہا تھا..

"اور ان رسموں پر تمہیں پھر نیگ بھی چاہیے ہوگا ہے نہ؟..!!"

اس نے شرارت سے پوچھا تھا..

"جی نہیں.. یہ وہ والی رسمیں نہیں ہیں.. ہم نے صرف کنگنا کھلائی کرنی ہے اور دودھ اور انگوٹھی والی

رسم بس..!!"

"بس؟؟.. چلو وہ تو ٹھیک ہے لیکن یہ لوگ مجھ سے اٹھ گئیں نہیں..!!"

"ان کو دفع کریں آپ بس حارث کو اٹھا دیں..!!"

"ان بے چاروں کا کیا قصور ہے؟ انہیں بھی بلاورسم میں..!!"

"یہ نیند سے جاگے گئیں تو بلائیں گے نہ؟.. دیکھیں ذرا لاونچ میں ایسے مردوں کی طرح پڑے ہوئے ہیں

سب آتے جاتے مہمان دیکھ رہے ہیں کتنا برا لگ رہا ہے..!!"

وہ ناگواری سے انہیں دیکھتے ہوئے عمیر کو کہہ رہی تھی..

"تمہارے ابا نے کیا فائیو سٹار ہوٹل کھول کر میرے نام کیا ہوا ہے جو وہاں جا کر سو جائیں.. ہیں؟؟..

جبھی حیدر نے بلینکٹ سے منہ نکالے ہوئے گھور کر کہا..

"اپنی پوری زندگی میں 'میں فرش پر نہیں سویا کبھی.. لیکن ایک تو میں سو رہا ہوں.. اوپر سے مجھے ہی باتیں

سنائی جا رہی ہیں.. نہیں برداشت کروں گا میں بالکل بھی نہیں کروں گا..!!"

"ہاں تو کس نے کہا ہے برداشت کرنے کو؟؟.. مر جاؤ نہ...!!!"

زرور نے بھی چمک کر کہا تھا..

"کیسے مر جاؤں؟ صبح میرے سر پر کھڑی ہو کر پٹر پٹر کرنا شروع کر دیا نیند آنے گی مجھے؟!!..."

اسے بھی نیند میں خلل پڑنے پر غصہ چڑھا تھا..

"یہ لوگ انسان نہیں ہے؟ دیکھو کتنے آرام سے سو رہے ہیں.. بس ایک تمہارے ہی نخرے ختم نہیں

ہوتے...!!!"

حیدر اس کے ناک چڑھا کر کہنے پر کچھ سخت بولے ہی لگا تھا ک جیسی تیمور کی جانب سے ایک فلائنگ

کشن اڑتے ہوئے آکر اس کے منہ پر لگا تھا جو اس کی طرف سے وارننگ تھی کے

اپنا منہ بند کر لے ورنہ اگلی دفعہ کشن کے بجائے ہاتھ سے کام لیا جائے گا..

اس شور شرابے سے اس کی نیند ٹوٹی تھی ہلکی سی آنکھیں کھول کر اس نے اطراف کا جائزہ لینا چاہا تھا

لیکن اپنے بازو پر سر رکھ کر مزے سے سوتے حارث کو دیکھ کر اس کی پوری آنکھیں کھلی تھیں..

"میرے ساتھ تو اشعر سو رہا تھا یہ کہاں سے آگیا بیچ میں؟!!..."

"حارث.. او حارث... اے کمینے کیا کر رہا ہے تو یہاں؟ سو یا کہاں تھا نکلا کہاں سے ہے؟!!..."

اپنی سوچ کا جواب اس سے لینے کے لئے ریاض نے پے در پے تھپڑ اس کے گال پر رسید کیے تھے جو

نیند خراب ہونے پر بد مزہ ہوتے ہوئے اس کی بلنکٹ سے نکل کر اشعر کے ساتھ گھس گیا..

"بے غیرت...!!!"

اسے گھورتے ہوئے وہ اٹھ ہی گیا تھا لیکن بلینکٹ کو دوپٹے کی طرح سر پر اوڑھے اور تکیہ ہاتھوں میں دبائے بیٹھے حیدر کو زرنور سے لڑتے دیکھ بچی کچھی نیند بھی اڑ گئی تھی ہستوڑے کی طرح برس رہی تھیں ان کی آوازیں سر میں ...

تم دونوں کسی ٹاک شاک میں کیوں نہیں چلے جاتے؟!!..!!

ریاض نے ناگواری سے انہیں کہا تھا..

نیند ہی خراب کے کے رکھ دی تھی..

"ہم تو چلیں جائیں گے لیکن وعدہ کرو میزبانی تم ہی کرو گے!!..!!"

ان دونوں نے ہی غصے سے کہا تھا..

"کیا ہو گیا ہے بچوں؟!!..!!"

سحرش بیگم جو کچن میں کام کر رہیں تھیں ان کی تیز آوازیں سن کر جلدی سے وہاں آئیں تھیں..

"آئیے آئی.. آپ کہہ رہیں تھیں نہ کے آپ کے بچوں نے رونق لگا دی گھر میں.. اب انہیں نحوست

پھیلاتے ہوئے بھی دیکھئے...!!..!!"

زرنور نے کھا جانے والے انداز میں حیدر کو دیکھتے ہوئے کہا تھا..

"کوئی صدقہ دے دو میرا.. صبح ہی صبح کالی بلی پیچھے پڑ گئی میرے بچے جھاڑ کر!!..!!"

حیدر نے بگڑے تیور کے ساتھ بلند آواز سے سے کہا تھا...

"فکر مت کرو.. اتنی آسانی سے نہیں مرو گے!!..!!"

چڑ کر کہتے ہوئے اس نے وہاں سے ہٹ جانا ہی مناسب سمجھا تھا..

ورنہ تو وہ ایسے ہی لڑتا رہتا اس سے ..

ایک نیند اور ایک چائے ..

ان دونوں چیزوں میں سے کسی پر کمپرومائز نہیں کرتے تھے وہ لوگ ..

صرف ایک احمد تھا جو ان سب سے پہلے اٹھ کر فریش ہونے کے بعد ناشتے سے بھی فارغ ہو چکا تھا ..
اور ابھی لان کی سیڑھیوں پر بیٹھے موبائل پر واٹس ایپ کھولے اپنی سیکریٹری کو ہدایتیں دے رہا تھا ..
آفس جانے کا ٹائم ہی نہیں مل رہا تھا اتنے دنوں میں صرف دو تین دفعہ ہی جاپایا تھا وہ بھی صرف کچھ
گھنٹوں کے لئے .. حیدر اور ریاض ویسے نہیں جا رہے تھے ایسے میں سب عدیل خانزادہ کو ہی دیکھنا پڑ رہا تھا ..

فیروزی رنگ کے لان کے سوٹ میں ہم رنگ دوپٹہ سلیقے سے شانو پر پھیلائے وہ آہستہ سے اس کے پہلو
میں بیٹھی تھی ..

جسے دیکھ کر احمد کو خوشگوار سی حیرت ہوئی تھی کتنے ہی دن ہو گئے تھے تنہائی کے کچھ لمحے سیر آئے
ہوئے ..

"ناشتہ کیا؟!!!"

احمد نے اپنا موبائل سوچ آف کرتے ہوئے نرمی سے پوچھا تھا ..

اس کی موجودگی میں موبائل بند کر دینا جیسے اس پر فرض ہو گیا تھا ..

زرور کو اس کے فون سے چڑ تھی تو اس نے اس کے سامنے یوز کرنا ہی ترک کر دیا تھا ..

"ہاں کر لیا ..!!!"

اس نے بے دلی سے کہتے ہوئے احمد کے کندھے پر سر ٹکایا تھا..

"کیا ہوا خیریت؟؟!!"

اس نے چونکتے ہوئے زرنور سے پوچھا تھا..

پھر اس کے گرد بازو پھیلا کر اپنے حصار میں لیا تھا..

آج خلاف مامول وہ چمک نہیں رہی تھی..

"ہاں خیریت ہے..!!"

اس دفعہ بھی بے دلی سے جواب دیا تھا..

"پھر موڈ کیوں آف ہے؟!!"

"پتا نہیں..!!"

"باہر چلیں کہیں؟!!"

"گھر پر کیا کہیں گے؟!!"

"بہانہ بنا دینا کوئی بھی..!!"

"جھوٹ بولیں گے؟!!"

"تو پھر سچ بتا دینا..!!"

"مجھے نہیں جانا کہیں..!!"

"مجھے پتا ہے کیسے ٹھیک ہوگا تمہارا موڈ..!!"

"کیسے؟!!"

اس نے سوالیہ انداز میں احمد کو دیکھا تھا جس نے اچانک ہی اپنے لب اس کے بالوں پر رکھے تھے۔۔
"کوئی بھی بات ہو مجھے کہ دیا کرو یا رتم خوش رہا کرو بس۔۔ پریشان ہونے کے لیے میں بہت ہوں۔۔!!!"
اپنے سینے پر دھرے اس کے مومی ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے نرمی سے کہا تھا۔۔
وہ تو اندر تک پر سکون ہو گئی تھی۔۔

"سچ میں احمد۔۔ ایسی کوئی بات نہیں میں بس۔۔ تمہارے ساتھ بیٹھنا چاہ رہی تھی کچھ دیر۔۔!!!"
زر نور نے کھنکھتے لہجے میں کہتے ہوئے اس کی تسلی کروانا چاہی تھی۔۔
"سچ بتاؤ۔۔!!!"

"پگّا سچ۔۔ یہی بات ہے۔۔!!!"

"پھر ٹھیک ہے۔۔!!!"

اس نے مسکراتے ہوئے زر نور کو اپنے قریب کیا تھا

حسب مامول اظہر صاحب کی ڈانٹ سن کر ہی اٹھے تھے وہ لوگ اور اب ناشتہ کرنے اور فریش ہونے کے
بعد حارث کے کمرے میں ہی جمع تھے جہاں مختلف رسمیں کی جا رہی تھیں۔۔
جس میں وہی شور شرابہ مچا ہوا تھا۔۔

حارث اور مناہل ایک دوسرے کو پا کر کتنے خوش تھے یہ ان دونوں کے چہروں سے باخوبی ظاہر ہو رہا تھا
۔۔

ریاض کو رشک سا آیا تھا ان پر۔۔

اس کے سیل پر اس کی ماں رباب ہاشم کی کال آنے لگی تو وہ وہاں سے اٹھ کر کچن میں چلا آیا پیاس لگی تھی اس لئے وہیں آگیا۔۔

لیکن فاریہ کو پہلے سے وہاں کھڑے چائے بناتے دیکھ چوٹا تھا۔۔

اب یہ تو وہ جانتا تھا کہ جہاں وہ ہوتا تھا وہاں وہ نظر ہی نہیں آتی تھی۔۔

ابھی بھی وہ روم میں نہیں تھی نہ ہی رسمیں انجوائے کر رہی تھی صرف اس وجہ سے کہ ریاض وہاں موجود تھا۔۔

اب اتنا بھی کیا دامن بچانا۔۔؟

وہ تلخی سے سوچ کر رہ گیا۔۔

"سنو۔۔ میرے لئے بھی ایک کپ بنا دینا۔۔!!"

فون پر بات کرتے ہوئے اس نے اچانک ہی کہا تھا۔۔

اس کا کوئی موڈ نہیں تھا چائے پینے کا لیکن اسے مخاطب کرنے کا کوئی بہانہ بھی تو چاہیے تھا نہ۔۔؟؟

وہ جو پہلے ہی اس کی آد پر پیچ و تاب کھا رہی تھی آرڈر دیے پر مزید کھول گئی۔۔

حلائے ریاض نے خاصی نرمی سے کہا تھا۔۔

لیکن اسے تو حکم ہی لگا تھا۔۔

دل تو کیا کہہ دے۔۔

"اچھے ملازم سے بنالو۔۔!!"

لیکن پھر وہ اس سے مخاطب ہو کر کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی اسے۔۔

سوچ چپ چاپ مزید دودھ کا اضافہ کر کے چائے بنا کر اس کا کپ کاؤنٹر پر رکھا اور اپنا اٹھا کر جانے ہی لگی تھی کہ اس نے سرعت سے فاریہ کی مرمری کلائی اپنے قبضے میں لے لی تھی ..

زیادہ فاصلہ تو نہیں تھا دونوں کے درمیان جھٹکا سا لگنے پر وہ اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی ..

حیرت کا جھٹکا ہی تو لگا تھا ..

فاریہ کو قطعی امید نہ تھی کہ وہ سب لوگوں کی گھر میں موجودگی کے باوجود ایسے دیدہ دلیری سے اس کا راستہ روکے گا ..

عقل نام کی تو کوئی شے موجود ہی نہ تھی اس کے دماغ میں ..

"کیا بد تمیزی ہے یہ ؟!!!"

وہ دبے لہجے میں غرائی تھی ..

"گہری جھیل سی آنکھوں میں انگارے سے جل اٹھے تھے ..

آج اس نے دوسری دفعہ اس کا ہاتھ پکڑنے کی جسارت کی تھی ..

فاریہ اپنے آپ کو کوس رہی تھی کہ پہلی ہی دفعہ میں اسے ایک تھپڑ لگا دیا ہوتا تو آج یہ نوبت دوبارہ نہ آتی ..

گھر میں اتنے لوگ موجود تھے اس کے بھائی بھابھی سمیت اگر کسی نے بھی انہیں ایسے دیکھ لیا تو کیا وہ نظریں اٹھانے کے قابل رہ پائے گی ؟ ..

الودعائی کلمات کہتے ہوئے وہ فون بند کر کے اس کی جانب متوجہ ہوا تھا ..

"بد تمیزی ابھی کی ہی کہاں ہے میں نے؟.. جب کروں گا تو اچھے سے اس کے معنی پتا چل جائیں گے
"!!.."

اس کی ہاتھ کی نرماسٹ ایک سرور سا اس پر طاری کر رہی تھی ..
"ہاتھ چھوڑیں میرا ورنہ اچھا نہیں ہوگا...!!!"

فاریہ کا بس نہیں چل رہا تھا کے اسے گولیوں سے بھون ڈالے ..

"پہلے کون سا اچھا کر رہی ہو تم میرے ساتھ جواب برا کرو گی...!!!"

اس نے گھمبیر لہجے میں کہتے ہوئے جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھنچا تھا ..

جو توازن برقرار نہ رکھ پائی تھی سر بری طرح سے اس کے چوڑے شانے سے ٹکرایا تھا ..

"جانتی ہو .. جب جب تم ایسے غصہ دکھاتی ہو نہ یقین مانو تمہیں حاصل کرنے کی تڑپ اتنی ہی شدت سے
جاگتی ہے میرے اندر...!!!"

فاریہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کے اسے ہو کیا گیا ہے آج

وہ پاگل تو نہیں ہو گیا تھا؟ ..

نہ خود کا خیال تھا اس کی عزت کا ..

اگر تو سچ میں کوئی دیکھ لے تو کیا عزت رہ جائے گی دونوں کی؟...!!!"

"میرا ہاتھ چھوڑیں...!!!"

وہ اس کے سامنے ہر گز رونا نہیں چاہتی تھی لیکن بے بسی کے مارے آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے ..

اور سمجھ تو ریاض کو بھی نہیں آ رہا تھا کے وہ کیوں اتنا بے خود ہوا جا رہا تھا ..؟

آج پہلی دفعہ اس نے ایسے بات کی تھی ..

آج سے پہلے کبھی اپنی فیلنگز کے بارے میں اس سے کچھ کہا ہی کہاں تھا ..

وہ گہری نظروں سے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے دل میں اتار رہا تھا ..

آج پہلی دفعہ وہ اس کے اتنے قریب تھی ..

اس نے خود کو نیلے رنگ کی بڑی سی بلوچی کڑھائی والی چادر میں چھپایا ہوا تھا لیکن بالوں کی آوارہ لٹھیں

اس کے گال پر جھول رہی تھی جنہیں بے ساختہ ہی ریاض نے اپنے ہاتھ سے سنوارا تھا ..

اپنے رخسار پر اس کی انگلیوں کا لمس محسوس کر کے وہ گھبرا ہی تو گئی تھی ..

چہرہ الگ دھکنے لگا تھا ..

"ہاتھ چھوڑیں میرا...!!"

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی سسک اٹھی تھی ..

ریاض نے مزید اسے تنگ کرنا مناسب نہ سمجھا اور آہستہ سے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے

اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا ..

"آٹم سوری فاریہ .. لیکن مجھ سے بھاگنے کی کوشش نہ کرو .. تم جتنا مجھ سے پیچھے چھڑاؤگی میں اتنا ہی

تمہاری راہ میں آؤں گا....!!"

"میری بلا سے تو جہنم میں جائیں آپ....!!"

ہاتھ کی پشت سے آنکھیں رگڑتے ہوئے وہ نفرت سے پھنکاری تھی ..

زندگی عذاب کر کے رکھ دی تھی ..

"میں اشعر بھائی سے کہ دوں گی آئندہ میرے ساتھ کچھ کرنے کی کوشش کی تو...!!!"
انگلی اٹھائے وہ وارننگ دیئے والے انداز میں کہ رہی تھی..

ریاض چوہدری کے لئے وہ اپنے دل میں صرف ایک ہی جذبہ محسوس کرتی تھی اور وہ تھا..
نفرت.. شدید نفرت...!!!"

"اس کے لبوں کو ہلکی سی مسکراہٹ نے چھوا تھا..

"اچھا تو اپنے بھائی کا ڈراوا دے رہی ہو مجھے؟...!!!"

اسی کی بنائی چائے سے لطف اندوز ہوتے ہوئے وہ سکوں سے کہ رہا تھا..

"اگر آپ کی بہن کے ساتھ کوئی ایسے کرتا تو پوچھتی میں...!!!"

نفرت سے اسے دیکھ کر کہتے ہوئے وہ وہاں کی نہیں تھی ریاض گہری لیکن پر سوچ نظروں سے اسے
جاتے دیکھ رہا تھا پھر کچھ سوچتے ہوئے دوبارہ سے کوئی نمبر ڈائل کرنے لگا تھا

"ہئے ایک منٹ...!!!"

وہ جلدی میں تیزی سے سیڑھیاں اتر رہی تھی جب اوپر آتے حیدر نے دونوں ہاتھ پھیلا کر اس کا راستہ روکا
تھا..

وہ رک گئی تھی لیکن کچھ کہا نہیں بس ابرو اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی..

"ابھی تک جواب نہیں دیا تم نے میری آفر کا...!!"

اس نے ریلینگ سے ہلکا سا ٹیک لگاتے ہوئے نظروں میں اس کا حسین مکھڑا بھرتے ہوئے پوچھا تھا..

"کون سی آفر؟...!!"

اس نے نہ سمجھی سے پوچھا..

"اوہ اچھا.. وہ کافی والی...!!"

یاد آنے پر جیسے اس نے آثبات میں سر ہلایا تھا..

"اچھا تو سنو جواب...!!"

وہ دو سٹئیرس نیچے اتری تھی.

حیدر اور اس کے درمیان صرف ایک سیڑھی کا فاصلہ ہی رہ گیا تھا..

"میں انکار کرتی ہوں...!!"

حیدر کو جیسے اس سے اسی بات کی توقع تھی..

وہ سر جھٹک کر ہنسا تھا..

پھر ہلکا سا ان کی جانب جھکا..

"میں پھر سے پوچھ رہا ہوں تم سے..

کافی پینے چلو گی میرے ساتھ؟...!!"

"نہیں...!!"

حیدر کے کندھے پر اپنا نازک سا بریسلیٹ اور انگوٹھیوں سا سجا ہاتھ رکھ کر اس کو پیچھے دھکیلتے ہوئے اس

نے ایک ادا سے کہا تھا..

"تیسری دفعہ پوچھ رہا ہوں چلو گی کافی پینے؟...!!"

حیدر نے اس کا ہاتھ ہی پکڑ لیا تھا..

یشفہ نے اپنا ہاتھ نہیں چھڑوایا تھا بس ہلکا سا مسکرائی تھی..

"ہزار دفعہ پوچھو گے تب بھی یہی کہوں گی...!!!"

"لیکن تمہیں مسئلہ کیا ہے میرے ساتھ کافی پینے میں..؟؟!!"

حیدر کو اس کا انکار برا نہیں لگا تھا لیکن بار بار اس سے پوچھنا جانے کیوں بہت اچھا لگ رہا تھا..

"حیدر.. مجھے مسئلہ تمہارے ساتھ کافی پینے پر نہیں ہے..!!!"

"تو پھر؟...!!!"

وہ نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگا..

جس کے تراشیدہ لبوں کو ایک انوکھی سی مسکراہٹ نے چھوا تھا

"مجھے مسئلہ تم سے نہیں.. تمہاری آفر کردہ کافی سے ہے..

اگر سیدھی طرح کہوں تو میں کافی پینا چھوڑ چکی ہوں..

اور اب جب میں کافی پیتی ہی نہیں تو کیسے چلوں تمہارے ساتھ؟...!!!"

اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر سینے پر بازو لپیٹے اس نے جس معصومیت اور ناز و ادا سے کہا تھا حیدر

تو فدا ہی ہو گیا تھا..

ایک سیڑھی اوپر آتے ہوئے اس نے درمیان کا فاصلہ ختم کر دیا تھا..

یشفہ سٹپٹا کر پیچھے ہٹنے لگی تھی لیکن حیدر نے اسے بازو سے پکڑ اپنی طرف کھنچا تھا..

"پہلے بتا دیتیں میں چائے بسکٹ کے لئے پوچھ لیتا..!!!"

یشفہ کو ہنسی آگئی تھی ..

لیکن تیکھی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے ناک چڑھائی تھی ..

"ڈیٹ پر لے جا کر کون چائے بسکٹ کھلاتا ہے؟؟!!"

اس نے خفگی سے پوچھا ..

"چلو میں کیک رسک کھلا دوں گا ..!!"

حیدر نے شرارت سے اس کے سندر مکھڑے کو تکتے ہوئے کہا تھا ..

"تم جیسے کنجوس سے مجھے یہی امید رکھنی چاہیے تھی .. لیکن مجھے لگا تھا کہ شاید اب تم .. خیر جانے دو

!!!"

وہ سائیڈ سے ہو کر جانے لگی تھی لیکن تبھی وہ سرعت سے اس کی راہ میں حائل ہوا تھا ..

"کو تو نگو بھی کھلا سکتا ہوں ..!!"

یشفہ نے منہ پر ہاتھ رکھے بے ساختہ اٹھ آنے والی ہنسی کو روکا تھا ..

"مجھے کچھ نہیں کھانا حیدر .. نہ بسکٹ نہ کیک رسک نہ نگو ..!!"

دونوں ہاتھ جوڑ کر اس کے سامنے کئے وہ کھلکھلائے جا رہی تھی ..

حیدر پر تو اس کی کھنکھتی ہنسی کا نشہ سا ہی چڑھتا جا رہا تھا ..

کیسا سحر سا کیا تھا اس لڑکی نے کہ اب وہ کسی اور کو دیکھنے کے قابل ہی نہ رہا تھا ..

جب پہلی دفعہ اس سے ملا تھا کبھی خواب میں بھی نہ سوچا تھا کہ کسی دن ایسے اس کے سامنے چاروں

شانے چت ہو جائے گا ..

ایسے اس کے قدموں میں اپنا دل ہار بیٹھے گا۔۔

محبت بھی تو وحی کی طرح دل پر نازل ہوتی ہے اور دونوں کو ایسے جوڑتی ہے کہ کوئی چاہ کر بھی خود کو

محبت کے سے اس دھاگے سے چھڑوا نہیں پاتا۔۔

زرور اور انوشے کے لئے وہ منظر حیرت زدہ کر دیئے والا تھا۔۔

حیدر اور یشفہ اتنے قریب کھڑے ایسے ہنس ہنس کر باتیں کر رہے ہیں۔۔؟؟

کیا یہ نظر کا دھوکا ہے۔۔؟؟

یا ان دونوں کے دماغ پر اثر ہو گیا۔۔؟؟

یشفہ کی غیر ارادہ سی نظر نیچے کھڑی ان دونوں پر پڑی تو فوراً ہی مسکراہٹ سمٹی۔۔

بوکھلا کر ریلینگ پر رکھا حیدر کا ہاتھ ہٹا کر وہ جلدی جلدی نیچے اترنے لگی تھی۔۔

حیدر نے ایسے حواس باختہ ہو کر جاتے دیکھا تو فوراً سے اسے روکنے کو پلٹا تھا لیکن ان دونوں کو خود کو

گھورتے پایا تو مسکراہٹ دبا کر سر کھجاتا نیچے اترنے لگا۔۔

"کیا باتیں ہو رہی تمہیں؟؟!!"

زرور نے طنز سے مسکراتے ہوئے حیدر کو مخاطب کیا تھا۔۔

"ڈیٹ پر چلنے کی آفر کر رہا تھا میں اسے۔۔!!"

یشفہ کو گہری نظروں سے تکتے ہوئے اس نے خاصی شرافت سے زرور کو کہا تھا۔۔

انوشے اور اس کے ابرو تخیر سے پھیلے تھے۔۔

"ہیں؟؟۔ ڈیٹ کی آفر؟؟ وہ بھی یشفہ کو؟؟۔ دکھاؤ ذرا تم ٹھیک تو ہونہ۔۔!!"

زر نور فکر مندی سے اس کے چہرے کو ٹٹولے لگی تھی ..

"کیا کر رہی ہو نور بانو...!!"

حیدر نے اس کے ہاتھ ہٹا کر اپنے بال ٹھیک کرتے ہوئے کہا تھا ..

"دیکھ رہی ہوں اس نے تمہارا سر نہیں پھاڑا؟؟...!!"

یشفہ کو مصنوعی آنکھیں دکھاتے ہوئے اس نے کہا تھا

"سر کیوں پھاڑے گی؟...!!"

حیدر کے انجان بن کر حیرت سے پوچھنے پر ان دونوں کو مزید حیرت ہوئی تھی ..

یعنی کے حیدر صاحب کو یاد ہی نہیں کے کبھی ان دونوں کا چھتیس کا آکڑا رہا کرتا تھا ..

ایک دوسرے کی جان کے درپے رہتے تھے دونوں ..

"دیکھو اگر تم پرانی باتوں کی وجہ سے کہہ رہی ہو تو سنو .. وہ پرانی باتیں ہیں انہیں بھول جانا ہی بہتر ہے

..او کے!!"

مسکرا کر کہتے ہوئے زر نور کا سر تھپکتے ہوئے وہ سیٹی بجاتے ہوئے آگے بڑھ گیا تھا ...

وہ دونوں کڑے تیوروں سے اسے دیکھنے لگی تھی ..

"میں نے کچھ نہیں کیا .. قسم سے...!!"

دونوں ہاتھ آگے کئے ہنستے ہوئے وہ اپنی صفائی دے رہی تھی ..

واش بیسن پر دونوں ہاتھ سختی سے جمائے لہو رنگ ہوتی آنکھوں سے وہ خود کو آئے میں دیکھ رہی تھی ..

ایک تواتر سے آنسو اس کے گلابی رخساروں پر پھیلنے جا رہے تھے ..

ہزار دفعہ وہ اپنا ہاتھ رگڑ رگڑ کر دھو چکی تھی لیکن جلن تھی کے ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی..
جب جب ریاض کا انداز یاد آ رہا تھا ایک جوار بھاٹا سا اس کے اندر پکسنے لگتا تھا...
"ابھی بد تمیزی کی ہی کہاں ہے میں نے؟؟ جب کروں گا تو اچھے سے اس کے معنی پتا چل جائیں گے
...!!!"

تفاخر سے کہا گیا اس کا جملہ فاریہ کو اپنے کانوں میں گونجتا محسوس ہوا تھا..
اتنی نہ سمجھ تو نہیں تھی وہ جو اس کی بات کا مفہوم نہ سمجھ پاتی..
"جانتی ہو.. جب جب تم ایسے غصہ دکھاتی ہو نہ یقین مانو تمہیں پانے کی تڑپ اتنی ہی شدت سے جاگتی
ہے میرے اندر...!!!"
اس نے اپنی جلتی پیشانی کو چھوا تھا جو اس کے شانے سے ٹکرائی تھی..
"میں نے اپنی زندگی میں کسی کو خود سے نظریں ملا کر بات کرنے کی اجازت نہیں دی.. اور کہاں تمہاری
اتنی جرات...!!!"

اپنے گال پر محسوس ہوتی اس کی انگلیوں کا لمس شعلے سے اس کے اندر بھڑکا رہا تھا
"مجھے حاصل کرنا چاہتے ہو نہ تم.. قسم کھاتی ہوں ریاض چوہدری.. اپنی پرچھائی بھی تمہارے ہاتھ نہیں
لگنے دوں گی...!!!"
کرب سے آنکھیں میچے بیسن پر اس کی گرفت سخت ہوتی جا رہی تھی..

صوفے پر کشن سر کے نیچے رکھے آنکھوں پر بازو رکھے لیٹے اسے جانے کتنی ہی دیر گزر گئی تھی لیکن اس
کی حالت میں کوئی فرق نہیں آیا تھا..

رہ رہ کر اپنی صبح والی حرکت پر خود پر طیش آ رہا تھا..

"کیا ضرورت تھی فاریہ کے ساتھ ایسا کرنے کی؟؟؟"

جانے کیا سوچتی ہوگی وہ میرے بارے میں..

کے میں بھی عام مردوں کی طرح صرف اس سے فلٹ کر رہا ہوں..

اف.. تف ہے تم پر ریاض چوہدری..!!"

اس کی خوبصورت سی آنسوؤں سے بھری آنکھیں یاد کر کر کے اس کے اندر بے چینی سی بھرتی جا رہی تھی

..

وہ اٹھ بیٹھا تھا.. کسی طور چین نہ مل رہا تھا..

دونوں ہاتھوں میں اس نے اپنے سر کے بال جکڑ لئے تھے..

"میں کیسے کسی کمزور لمحوں کی گرفت میں آسکتا ہوں؟؟؟"

میں ریاض ہوں عام لوگوں سے مختلف ہوں..

لیکن یہ کیا کیا میں نے؟؟؟ یہ کیسا امپریشن ڈال دیا اس پر اپنا..؟؟

کیا وہ معاف کرے گی مجھے؟؟؟...

نہیں کبھی نہیں..!!

میری حرکت اس قابل ہی نہیں کے اسے نظر انداز کیا جاسکے..

"لیکن میں کیا کروں؟؟؟...!!"

اشعر کو اگر پتا چل گیا تو کیا سوچے گا وہ میرے بارے میں کے میں اس کی بہن کے ساتھ اس طرح بھی
کر سکتا ہوں؟؟؟

ایسے اسے ڈرا دھمکا سکتا ہوں؟؟؟

میں ایسا تو نہیں تھا..

یہ کیا ہو گیا ہے مجھے..

سوچ سوچ کر اس کا دماغ پھٹنے لگا تھا..

اب تو وہ اس کے سامنے آنے کی بھی غلطی نہیں کرے گی...

"لیکن مجھے ایک دفعہ تو اس سے بات کرنی چاہیے.. سوری کہنا چاہیے مجھے... لیکن کیا اس حرکت کے

لئے وہ کافی ہوگا؟؟؟...

ہرگز نہیں...!!

دل نے فوراً ہی تردید کی تھی..

"لیکن میں کیا کروں؟؟؟ یہ سب میں نے جان بوجھ کر تو نہیں کیا تھا...!!!"

میں تو دل کے ہاتھوں مجبور ہو گیا تھا..

اب میں کیا کروں؟ اسے دیکھ کر مجھے خود پر اختیار جو نہیں رہتا..

"ریاض...!!!"

رباب ہاشم کی حیران سی آواز پر اس نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا تھا..

چہرے پر پھیلا کرب آنکھوں کے سرخ دوڑے بکھرے بال..

یہ ان کا ریاض تو نہیں تھا جو ہر وقت فریش رہتا تھا..

"کیا ہوا بیٹا؟؟!!"

وہ تشوش سے کہتے ہوئے اس کے پاس آئی تھی..

ایک تو پہلے ہی اس کی گھر پر موجودگی ان کے لئے حیرت کا باعث تھی..

کیوں کے پچھلے ایک ہفتے سے تو وہ حادث کے گھر رہائش پذیر تھا صبح شام وہیں رہ رہا تھا بس دن میں دو چار گھنٹوں کے لیے چکر لگا لیتا اور صبح بھی جب بات ہوئی تھی اس نے دو دن بعد آنے کا کہا تھا.. لیکن

اب نہ صرف وہ گھر پر تھا وہ بھی اس حالت میں...؟

ان کا پریشان ہونا تو فطری تھا

کچھ بھی کہے بغیر اس نے باب کی گود میں اپنا سر رکھ دیا تھا..

صرف یہی تو ایک جگہ تھی جہاں اسے سکون میسر تھا..

بند آنکھوں سے ایک آنسو نکل کر اس کے گال پر پھسلا تھا..

"ریاض کیا ہوا ہے؟؟.. کچھ بتاؤ مجھے بیٹا....!!"

اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے وہ نرمی سے پوچھ رہی تھیں..

"کچھ نہیں ہوا امی.. آج آپ کے بیٹے نے گرا دیا ہے خود کو اپنی ہی نظروں میں...!!"

"کیوں ایسے کہ رہے ہو ریاض؟؟ سہی سے بتاؤ مجھے کیا بات ہے...!!"

اس کا سر اٹھا کر چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے وہ تشوش سے پوچھ رہی تھیں..

ریاض کی حالت نے تو پرشانی میں مبتلا کر دیا تھا..

اس نے ساری بات رباب کے سامنے رکھ دی تھی.. شروع سے لے کر سب کہ سنایا تھا کچھ نہیں چھپایا تھا..

"آپ پلیز مجھے غلط نہ سمجھیے گا امی.. آپ تو جانتی ہے نہ آپ کا بیٹا ایسا نہیں ہے..!!"

ان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے وہ کسی معصوم بچے کی طرح کہہ رہا تھا..
جیسے اس پر کسی چیز کی چوری کا الزام لگ جائے اور وہ رو رو کر اپنی صفائی پیش کر رہا ہو..
رباب ہاشم تو دنگ ہی رہ گئیں تھیں..

ان کا گریڈ لکچر بیٹا کسی لڑکی کے لئے اتنا سیریس بھی ہو سکتا ہے کیا؟؟..
بے شک جو اس نے کیا تھا غلط کیا تھا لیکن یہ تو آج کل کے لڑکوں کے لئے بہت عام سی بات تھی..
لیکن وہ ریاض تھا ان کا لاڈلا و فرما بردار بیٹا..

اگر اس نے وہ حرکت کی تھی تو وہ اس کے لئے شرمندہ تھا..

فاریہ سے معافی مانگنا چاہتا تھا..

اور یہ بہت تھا کہ وہ اپنی حرکت پر گلٹی ہے..

یہی بات وہ اسے سمجھا رہی تھیں..

"کوئی بات نہیں بیٹا مانا کے بہت غلط کیا تم نے لیکن تم اس بچی سے معافی مانگ لو... اگر تم واقعی

میں اس کے لئے سیریس ہو تو میں خود جاؤں گی اس کے گھر.. اسے اپنے بیٹے کی دلہن بنانے کے لئے

.. بتاؤ مجھے کون ہے وہ لڑکی؟؟..!!"

رباب ہاشم نرمی سے اسے سمجھاتے ہوئے کہہ رہی تھیں..

"اشعر کی بہن...!!"

دونوں ہاتھوں سے چہرے رگڑتے اس نے سنجیدگی سے کہا تھا..

"اشعر کی بہن؟؟؟ فاریہ کی بات کر رہے ہو؟؟؟...!!"

انہوں نے حیرت سے پوچھا..

اس نے محض اثبات میں سر ہلایا تھا..

"وہ تو بہت معصوم سی ہے...!!"

"وہ معصوم ہے؟؟؟ اور میں جلاد وحشی ہوں...!!"

وہ تو برا ہی مان گیا تھا..

بگڑے تیور سے بولا..

"ارے نہیں.. میرا بیٹا تو بہت پیارا ہے.. اور اس پیارے لڑکے کے ساتھ وہ معصوم سی گریبا ہی اچھی

لگے گی...!!"

اس کے گال پر ہاتھ رکھے وہ محبت سے کہنے لگیں...

"دعا کریں کہ بس وہ معصوم سی گریبا مان جائے...!!"

"کیوں نہیں مانے گی؟ میں بات کروں گی اشعر کے ماں باپ سے.. اور میرے بیٹے میں کوئی کمی

تھوڑی ہے جو وہ منع کریں گے.. اور ایک بات بتاؤ.. جب میں اتنے دنوں سے پیچھے پڑی تھی تمہارے

..تب کیوں نہ بتایا مجھے؟؟؟!!"

اچانک سے یاد آنے پر باب ہاشم نے اس کا کان مروڑتے ہوئے مصنوعی خفگی سے پوچھا..

"میں نے تو خود کو بھی نہیں بتایا تھا.. خود سے بھی یہ چھپاتا پھر رہا تھا.. لیکن یہ محبت کا بوجھ بہت بڑھ گیا ہے میرے دل پر...!!"

اس نے تھکن سے کہتے ہوئے اپنا سر صوفے کی پشت پر گرایا تھا..

"اوہ تو محبت ہو گئی ہے میرے بیٹے کو...!!"

"کاش کے نہ ہوتی...!"

اس کی آواز میں تاسف سا تھا...

"محبت کرنا کوئی جرم نہیں ہے.. ہاں لیکن اسے غلط طریقے سے حاصل کرنا اچھی بات نہیں ہے...!!"

"میں کچھ نہیں جانتا امی.. آپ بس اس کے گھر والوں سے بات کر لیں اگر مان گئے تو ٹھیک ورنہ

...!!"

"ورنہ کیا ریاض؟؟...!!"

انہوں نے اس کی بات کاٹ کر کہا تھا..

اس کا اتنا سنجیدہ انداز کسی اور ہی طرف اشارہ کر رہا تھا..

جانے کیا سوچے بیٹھا تھا وہ..

"ورنہ کچھ نہیں امی.. شادی مجھے صرف اسی سے کرنی ہے.. اب وہ شرافت سے اس کی رخصتی کرتے

ہیں تو ٹھیک ورنہ پھر میں اٹھا کر لے آؤں....!!"

اس کا لہجہ سنگین لگ رہا تھا..

"ایک جوان جاں لڑکی کو اس کے گھر سے اٹھانے کی بات کر رہے ہو؟ وہ بھی اپنی ماں کے سامنے؟؟

.. یہ تربیت تو نہیں کی تھی میں نے تمہاری ..!!!"

وہ ناراضگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھیں ..

وہ بے ساختہ ہنسا تھا ...

"سوری امی مجھے آپ کے سامنے یہ نہیں کہنا چاہیے تھا ..!!!"

نچلاب دبائے اس نے شرارت سے باب ہاشم کو چھیڑنے کو کہا تھا ..

"یعنی کے تم نے ضرور کرنا ہے یہ کام؟؟ .. تمہارے باپ نے تمہیں گھر سے نکال دینا ہے ریاض .. اور

پھر میں بھی تمہیں معاف نہیں کروں گی اگر تم نے اس بچی کے ساتھ کچھ غلط کرنے کا سوچا بھی تو

..!!!"

وہ سنجیدگی سے اسے تنبیہ کر رہیں تھیں جس پر ان کی باتوں کا کچھ اثر ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا ..

"سوچے تو میں بہت کچھ بیٹھا ہوں .. لیکن ہائے رے افسوس .. وہ سالا مجھے کچھ کرنے نہیں دے گا

..!!!"

"ریاض ..!!!"

وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھیں .. واقعی میں اس محبت نے تو اس کو بدل کے رکھ دیا تھا

"امی اشعر کو کہہ رہا ہوں .. اب رشتے میں تو میرا سالا ہی ہوا نہ ..!!!"

"بے وقوف ..!!!"

اس کے مسکرا کر کہنے پر آنکھیں دکھاتے ہوئے اس کے سر پر چپت لگاتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئیں
تھیں..

"کچھ بناؤں تمہارے لئے یا چائے پیو گے؟!!!"
"چائے تو آپ کی بہو کے ہاتھوں سے بنی پی کر آیا ہوں آپ کھانا ہی بنا دیں...!!!"
وہ پھر شرارت سے چکا تھا..

اسے مصنوعی گھورتے ہوئے وہ کچن کی جانب چلی گئیں تھیں..
ہونٹوں پر مسکراہٹ کے ساتھ ریاض کے لئے صرف دعائیں تھیں..
وہ تو شکر ادا کرنے لگیں تھیں کہ چلو وہ بھی شادی کے لئے کچھ سیریس ہوا..
لیکن یہ بات بھی ان کے لئے تشیش کا باعث تھی کہ وہ کچھ زیادہ ہی سیریس ہو گیا تھا...
خیر جو ہوگا دیکھا جائے گا..
گہری سانس بھرتے ہوئے وہ فریج سے چکن کا پیکٹ نکالے لگیں تھیں..

دیگر فنکشنز کی طرح ولیمہ بھی بخیر و آفیت اچھے سے گزر گیا لیکن اتنا مزہ نہیں آیا کیوں کہ وقت سے پہلے
ہی تقریب کو ختم کرنا پڑ گیا تھا ایک تو وہ ہال گھر سے آدھے ایک گھنٹے کی ڈرائیو پر تھا دوسرا شہر کے
حالات بھی کافی خراب ہو گئے تھے جگہ جگہ دھرنے جلوس جلاؤ گھبراؤ...
پورا شہر ہی جام ہو کر رہ گیا تھا.. ایسے میں عقلمندی تو یہی تھی کہ جتنی جلدی ہو سکے سب وائٹ اپ کر
دیا جائے..

پھر ڈنر کے بعد ایک بجے ہی سب مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد ان کی واپسی ہو گئی تھی..

شادی کے ہنگامے سرد پڑتے ہی ایک ہفتے سے ملک ہاؤس میں ڈیرہ ڈال کر بیٹھے ان سب نے بھی اپنے
اپنے گھروں کی راہ لی تھی ..

صبح ہی تو مناہل اور حارث ناردرن ایریاز کے لئے نکلے تھے ..

ابھی سب خانزادہ ہاؤس میں جمع تھے آج سنڈے کا دن تھا ان سب کا ہی اپنے اپنے آفسز سے آف
تھا ..

ویلے بھی پچھلے ایک ہفتے سے وہ شادی کی وجہ سے مارے باندھے ہی جا رہے تھے اور سہی معنوں میں تو
آج کا دن آزادی کا ہی لگ رہا تھا کیوں کے کل پھر سے بزنس کے جھمیلوں میں پڑ جانا تھا ..
ابھی بھی ریلکس انداز میں بیٹھے گئے لگا رہے تھے ..

موبائل جیب میں اڑستے ہوئے وہ ابھی وہاں پہنچا تھا ..

وہ سب شاید اوپر احمد کے کمرے میں جمع تھے کیوں کے وہیں سے ان شیطانوں کے زور زور سے ہنسنے
کی آوازیں آرہی تھیں ..

وہ سب ریاض کے پیچھے پڑے تھے کے آج تو اس لڑکی کا نام بتا ہی دے جسے وہ دل ہی دل میں پسند کرتا
ہے ..

جس پر وہ ہنستے ہوئے مسلسل انکار کئے جا رہا تھا
اشعر کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی ..

یہ تو وہ بھی اچھے سے جانتا تھا کہ ہونہ ہو ریاض کا کہیں نہ کہیں چکر ضرور ہے ..

شاید سچ میں ہی کسی کو دل دیے بیٹھا تھا ..

اس کا ارادہ اوپر جا کر ان کو جوائن کرنے کا تھا..

اور سب سے تجسس بھی تو اشعر کو ہی تھا اس لڑکی کا نام جانے کا..

اس نے سوچ لیا تھا کہ آج تو اس کے منہ سے نکلوا کر ہی رہے گا..

اوپر جانے کے لئے اس نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا ہی تھا کہ سینئرل ٹیبل پر پڑے اس فون پر اس کی غیر ارادہ سی نظر اٹھی تھی..

ریڈ کوور والا وہ فون بلاشبہ ریاض کا ہی تھا..

پچھلے کچھ دنوں سے وہ نوٹ کر رہا تھا کہ ریاض کچھ زیادہ ہی فون کے ساتھ مصروف رہنے لگ گیا تھا.. جب دیکھو فون پر جھکا مسکرا رہا ہوتا تھا..

اور یہ بات تو اور بھی زیادہ حیرانی کا باعث تھی کہ اس نے فون پر پاسورڈ لگا دیا تھا..

ویسے تو یہ کوئی اتنی سیریس بات نہیں تھی لیکن ریاض کے فون پر گئے ہونا کچھ زیادہ ہی حیرت ناک تھا کیوں کہ ان سب میں صرف وہی تھا جس کا فون کسی بھی سیکورٹی لاک وغیرہ سے پاک رہتا تھا.. کیوں کہ اس کا کہنا تھا کہ میں جب کوئی غلط کام کرتا ہی نہیں تو پراؤیسی کیوں لگاؤں؟..

لیکن اب کیا وہ کچھ غلط کام کرنے لگ گیا تھا جو اسے بھی پاسورڈ لگانے کی ضرورت پیش آگئی تھی؟؟..

تھی تو یہ ایک غیر اخلاقی حرکت لیکن اشعر آفریدی اس وقت اپنے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو گیا تھا..

کیا پتا اس کے فون سے کسی لڑکی کا کوئی نام پتا نمبر ہی پتا چل جائے..

پھر وہ بھی خوب اس کا ریکارڈ لگائے گا جیسے وہ اس کا لگایا کرتا تھا..

اشعر نے اس کا فون اٹھا لیا تھا..

پاسورڈ وہ جانتا تھا...

ایک دفعہ اس نے پیچھے سے ریاض کو ڈالے دیکھ لیا تھا..
لیکن اس کے بعد سے کبھی اس کا فون ہاتھ ہی نہیں لگا..
جبھی تو وہ اب تک بچا ہوا تھا اس کی پہنچ سے..

اگر ریاض کو پتا ہوتا تھا کہ اشعر اس کا پاسورڈ جانتا ہے تو وہ لمحہ نہ لگاتا چلنج کرنے میں..
دو سیکنڈ میں لاک کھول کر وہ اس کا فون کھنگالے میں مصروف ہو چکا تھا..
کوئٹلٹس میں ایک نمبر بھی ایسا نہیں تھا جس پر اسے شک ہو..
نہ ہی واٹس ایپ پر کوئی کنورزیشن تھی..
"شاید کوئی تصویر وغیرہ...!!!"

ایک خیال سا ذہن میں لپکا تھا..
دوسرے ہی لمحے وہ مسکراتے ہوئے اس کے خفیہ فولڈرز چیک کر رہا تھا..
دو سیکنڈ میں لاک کھول کر وہ اس کا فون کھنگالے میں مصروف ہو چکا تھا..
کوئٹلٹس میں ایک نمبر بھی ایسا نہیں تھا جس پر اسے شک پڑتا..
نہ ہی واٹس ایپ پر ایسی کوئی کنورزیشن تھی..

"شاید کوئی تصویر وغیرہ...!!!"

ایک خیال سا ذہن میں لپکا تھا..

دوسرے ہی لمحے وہ مسکراتے ہوئے اس کے خفیہ فولڈرز چیک کر رہا تھا..
 ایک کے بعد ایک وہ چیک کرتا گیا کچھ بھی نہ تھا بد تمیز نے خالی فولڈرز پر لاک لگایا ہوا تھا...
 "چلو میں مان لیتا ہوں.. ہے کوئی.. بہت خاص لیکن نام نہیں بتاؤں گا...!!!"
 ریاض کی محفوظ سی آواز پر اشعر کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی..
 "اے تیرے تو اچھے بھی بتائیں گے اس "خاص" کا نام...!!!"
 حیدر اور تیمور ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑے تھے..
 "اور وہ خاص میرے ہاتھ لگ چکی بیٹا چوہدری...!!!"
 وہ مسکراتے ہوئے ایک فولڈر پر کلک کر چکا تھا..
 سوائے دو چار تصویروں کے کچھ بھی نہ تھا اس فولڈر میں..
 جو جو وہ ان تصویروں کو دیکھتا جا رہا تھا اس کی مسکراہٹ سمٹی جا رہی تھی..
 مہندی، برات، ولیمہ ہر فنکشن کی تصویریں اس فولڈر میں موجود تھیں..
 لیکن صرف ایک شخص کی..
 اشعر کے ذہن پر وہ دن کسی فلم کی طرح چلنے لگا تھا..
 "کیا کر رہا ہے ریاض؟...!!!"
 اشعر کے اچانک سے پوچھنے پر کچھ دیر پہلے جو وہ یک ٹک گہری نظروں سے موبائل کی سکرین کو دیکھ رہا تھا
 اس کے ایک دم سے پوچھنے پر اس نے بوکھلا کر سیل سوچ آف کیا تھا..
 "کچھ نہیں بس ایسے ہی...!!!"

اس کا ٹالے والا لیکن محتاط تھا..

"سچ بتا کس کی تصویر دیکھ رہا تھا؟.."

اشعر جانتا نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہا تھا بس چھپڑنے کو پوچھا تھا..

"کسی کی نہیں...!!"

کتنی آسانی سے وہ اسے ٹال گیا تھا..

بھنک تک نہ لگنے دی تھی کہ وہ چوری چھپے یہ حرکتیں کرتا پھر رہا تھا...

شدت ضبط سے اس کی مٹھیاں بھینچ گئی تھی..

موبائل پر اس کی گرفت سخت ہو گئی تھی..

آنکھوں میں یخلت ہی خوفناک سی سختی اتر آئی تھی..

کیا اشعر آفریدی اتنا بیوقوف تھا کہ بار بار اس کے منہ سے اپنی ہی بہن کا نام سننے کے لیے اس کے پیچھے پڑ جاتا تھا..

ایک دفعہ اور اس نے موبائل کی سکرین کو اپنے سامنے کیا تھا..

جاں اس کی چہیتی بہن فاریہ آفریدی کی ہنسی مسکراتی تصویر جگمگا رہی تھی..

اشعر کو لگتا تھا کہ شاید اس کی نظر کا دھوکہ ہوگا..

لیکن دھوکہ کیسے ہو سکتا تھا؟؟..

وہ ریاض آفریدی جو دوست ہوتے ہوئے بھی زرنور اور مناہل وغیرہ کی تصویریں بھی اپنے موبائل میں نہیں

رکھتا تھا اس نے اپنے دوست کی بہن کی تصویریں کیوں سیو کر کے رکھی تھیں؟؟..

وہ بھی کسی خفیہ فولڈر میں ..

تا کہ کسی کی نظر نہ پڑے ..

"میں جب کچھ غلط کام کرتا ہی نہیں تو پرائیویسی کیوں لگاؤں؟؟!!"

یعنی کے فاریہ کی تصویریں اپنے موبائل میں چھپا کر رکھنا اس کے لئے غلط تھا جیسی اس نے فون پر لاک لگایا ..

خون سا اس کی آنکھوں میں جھلکنے لگا تھا ..

گزرے دن ذہن کے پردے پر چلنے لگے تو ایک لاوا سا اس کی رگوں میں دوڑنے لگا تھا ..

اس کا پٹھانی خون تکلت ہی جوش مارا تھا ..

کون سا دوست کہاں کا دوست؟؟؟...

بات اب اس کے گھر کی عزت کی تھی ..

اس کی لاڈلی بہن کی تھی ..

ریاض لاکھ اس کا گہرا دوست کیوں نہ ہو لیکن اسے کوئی حق نہیں پہنچتا تھا اس کی بہن کی تصویروں کو

موبائل میں چھپا کر رکھنے کا ...

"میں اتنا پاگل کیسے ہو سکتا ہوں؟؟ میں کیوں نہ سمجھ سکا اس کے بدلے انداز ..؟؟!!"

"کیا اسے میری بہن ہی ملی تھی؟؟!!..."

"میں نے ہمیشہ اسے اپنے بھائیوں کی طرح سمجھا تھا لیکن اس نے میری ہی بہن پر نظر رکھی ...!!"

تین تین سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے وہ سیدھا اوپر احمد کے کمرے میں آیا تھا ..

"چلو بھئی چوہدری نے مانا تو سہی کے واقعی میں کسی پر دل آگیا ہے...!!!"

حیدر کی چمکتی آواز اس کے کان میں صور کی طرح پڑی تھی..

"میری بہن کو کیسے موضوع گفتگو بنایا ہوا ہے...!!!"

اس وقت اشعر کا دماغ صرف ایک ہی نچ پر سوچ رہا تھا..

اور وہ تھی اس کی بہن...!!!"

جھٹکے سے ہاتھ مار کر اس نے دروازہ کھولا تھا..

وہ سب چونک کر اس کی جانب مڑے تھے..

"آگیا اشعر... چل اڈئے اب تو ہی نکلوا اس کے منہ سے اس کا نام...!!!"

"بکواس بند کر حیدر...!!!"

وہ دھاڑ اٹھا تھا..

لگا تھا جیسے وہ اس کا مذاق اڑا رہا ہو..

ہنس رہا ہو اس کی بے وقوفی پر..

"کیا ہو گیا یار؟؟ یہ صبح ہی صبح دورے کیوں پڑ رہے ہیں تجھے؟؟...!!!"

حیدر نے خجالت سے اسے کہا تھا..

جو صرف ریاض کو دیکھ رہا تھا..

کچھ دیر پہلے وہ احمد کی رائٹنگ ٹیبل کی کرسی پر نیم دراز پر لمبے کئے بیڈ پر رکھے بیٹھا تھا..

لیکن اب وہ کھڑے نا سبھی سے اشعر کا انداز دیکھ رہا تھا..

اس کی چھٹی حس مسلسل کچھ غلط ہونے کا احساس دلا رہی تھی ..
کہیں اسے پتا تو نہیں چل گیا ..؟؟!!"

مٹے کے لئے یہ سوچ اس کے ذہن میں آئی تھی ..
"نہیں نہیں .. ایسا نہیں ہو سکتا .. بتائے گا کون اس کو؟؟!!!"
اپنے خیال کی خود ہی نفی کرتے ہوئے وہ تھوڑا پر سکون ہوا تھا
لیکن غیر ارادہ سی نظر اشعر کے ہاتھ میں جکڑے ریڈ کوور والے موبائل پر پڑی تو ..
اس کی سانس جیسے اٹک گئی تھی ..

بے ساختہ اس نے اپنی شرٹ کی جیب کو ٹٹولا تھا ..
لیکن اس کا فون وہاں ہوتا تو ملتا نہ ..
"کیا لگتا تھا تجھے؟؟ .. تو نہیں بتائے گا تو کیا مجھے پتا نہیں چلے گا ..؟؟!!!"
اس کے لہجے کی کاٹ .. چہرے کی سختی ...
وہ نارمل اشعر کہیں سے نہیں لگ رہا تھا ..

اور پھر وہ ہو ہوا جو کسی کے وہم و گماں میں بھی نہیں تھا ..
فون زمین پر پٹخنے کے بعد اس نے آگے بڑھ کر ریاض کو کالر سے پکڑ کے ایک گھونسا اس کے چہرے پر
مارا تھا ..

تیمور اور حیدر دم بخود سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے ..
ریاض نے فوراً ہی کرسی کا سہارا لے کر خود کو گرنے سے بچایا تھا ..

"پاگل ہو گیا ہے اشعر؟؟ کیا کر رہا ہے یہ؟؟!!"

اسے دوبارہ سے ریاض کو مارنے کو لپکتے دیکھ تیمور ہی پہلے ٹرانس سے جاگا تھا..

اس نے اشعر کا بازو پکڑ کر روکنا چاہا تھا لیکن جب تک وہ ایک مکا اور اس کے مارچکا تھا..

آنکھوں میں تو جیسے وحشت سی ٹپک رہی تھی..

"تیری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بہن پر بری نظر ڈالنے کی..؟؟.. شرم نہیں آئی تجھے یہ حرکت کرتے

ہوئے؟؟!!"

وہ بول نہیں دھاڑ رہا تھا..

حیدر اور تیمور تو سکتے میں ہی آگئے تھے..

یہ کیا کہ رہا تھا اشعر؟؟..

اس کی بہن پر نظر رکھی ریاض نے؟؟..

یعنی کے... یعنی کے ریاض فاریہ کو پسند کرتا ہے؟؟!!!"

وہ دونوں بھونچکے انداز میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے..

احمد جو ٹیرس پر بیٹھا سموکنگ کر رہا تھا ان کے شور پر پہلے تو یہی سمجھا کے شاید ہنسی مذاق میں کچھ کہ

رہے ہوں گے...

ایک تو بات بھی اتنی تیز آواز میں کرتے تھے کہ دوسرے گلی میں اپنے گھر میں بیٹھا شخص بھی بخوبی

سن لے..

لیکن یہ آوازیں تھوڑی غیر معمولی تھی..

وہ یہی دیکھنے اپنے روم میں آیا تھا لیکن وہاں کا منظر دیکھ کر اسے شاک ہی تو لگا تھا..
"میں جان سے مار دوں گا اسے... ہمت بھی کیسے ہوئی اس گھٹیا شخص کی میری بہن پر گندی نظر ڈالنے
کی.. میری بہن ایسی کوئی گری پڑی نہیں ہے جو میں تجھے اس سے ایسے ہی فلرٹ کرنے دوں گا
.....!!!"

اشعر کا بس نہ چلتا تھا کہ وہ کیا کر گزرے اس کے ساتھ..
شدید غصے سے اس کے نتھنے پھولنے لگے تھے..

سانس تو مانو دھونکی کی مانند چل رہا تھا..
سوچنے سمجھنے کی سب صلاحیت وہ کھو بیٹھا تھا..

یاد رہا تھا تو صرف فاریہ کا چہرہ..

بے یقین نظروں سے ریاض نے اس کو دیکھتے ہوئے انگوٹھے سے مچھے ہوئے ہونٹ سے رستے خون کو چھو
کر دیکھا تھا..

"کیا وہ اتنا عقل کا اندھا تھا؟؟؟..

ایک دفعہ اس نے پوچھنے تک کی زحمت گوارا نہ کی؟؟..

اگر وہ پیٹھان تھا غیرت کے لئے مرنے مارنے پر اتر آتا تھا تو اس کی رگوں میں بھی پھر چوہدریوں کا خون
دوڑتا تھا..

اشعر کا ہاتھ اٹھا تھا اسے مارنے کے لئے لیکن اب ریاض کی بھی حد جواب دے چکی تھی..

ایک زنائے دار تمپڑ اشعر کے گال پر پڑا تھا..

"خبردار جو تو نے اس کے لئے کوئی ایسے الفاظ استعمال کئے تو.. اور کوئی بری نظر نہیں ڈالی میں نے تیری بہن پر.. اتنا بے غیرت نہیں ہوں میں... کیا سوچ کر تو نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا؟؟ ہاں.. میں فلرٹ کروں گا اس سے؟ ارے میں عشق کرتا ہوں اس سے... محبت ہے وہ میری...!!!"

لہو رنگ ہوتی آنکھوں سے سینے پر ہاتھ سے دستک دیتے ہوئے وہ غصے سے کہے جا رہا تھا

جو اعتراف وہ خود سے بھی کرتے ہوئے دامن بچاتا تھا.. آج ان سب کے سامنے بول ہی پڑا تھا...

مچھٹے ہونٹ سے رستا خون اس کی تھوڑی سے ہوتے ہوئے گریبان میں جذب ہوتا جا رہا تھا..

آج تو پے در پے جھٹکے لگ رہے تھے..

"تو محبت کرتا ہے میری بہن سے...!!!"

یہ اشعر ہی جانتا تھا کہ اس نے کس دقت سے یہ بات کہی تھی..

"ہاں کرتا ہوں.. اور شادی بھی اسی سے کروں گا.. اب تو چاہے یا نہ چاہے...!!!"

اس کا بے باک چیلنجنگ انداز شعلے سے اشعر کے اندر بھڑکا گیا تھا...

"اور تجھے لگتا ہے کہ میں اپنی بہن کی شادی تجھ جیسے شخص سے کروں گا؟؟...!!!"

"مجھ جیسے شخص سے کیا مطلب ہے تیرا؟؟.. اور تجھ سے رشتہ مانگ کون رہا ہے؟ تو اچھے سے جانتا ہے اشعر مجھے جو چیز پسند آتی ہے میں اسے چھین لیا کرتا ہوں اب اگر میرا دل تیری بہن پر آ گیا ہے تو بھلائی اسی میں ہے کہ تو چپ چاپ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دے.. ورنہ جو میں کروں گا وہ تو سوچ بھی نہیں سکتا...!!!"

ریاض کی حالت بھی اس سے مختلف ہرگز نہ تھی.. ایک بہن کے لئے لڑنے مرنے پر اترا ہوا تھا تو دوسرے کو اپنی محبت سے دستبرداری قبول نہ تھی..

اس نے ضبط سے اپنی آنکھیں میچ لی تھی..

اور جب کھولی تو جیسے خون چھلکنے کا خدشہ ہو..

"میری بہن کوئی چیز نہیں ہے ریاض چوہدری...!!!"

وہ زور سے چیخا تھا..

غصے میں اشعر کا دماغ کھولے لگا تھا..

"کیا ہو گیا ہے تم لوگوں کو.. پاگل ہو گئے ہو؟؟؟...!!!"

تیمور اور حیدر نے زبردستی اشعر کو پکڑا تھا.. ورنہ تو اس کے خطرناک انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ ریاض کو قتل کرنے سے بھی نہیں چو کے گا..

"میں بھی وہی کہ رہا ہوں.. فاریہ کوئی چیز نہیں ہے.. محبت ہے میری.. اور مجھے اسے حاصل کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا.. تو بھی نہیں...!!!"

"میری بہن کا نام مت لے اپنی گندی زبان سے...!!!"

اشعر کو لگتا تھا جیسے کسی نے انگاروں پر ڈال دیا ہو اسے..

اپنا آپ اس قدر چھوٹا محسوس ہو رہا تھا.. کہ حد نہیں..

"چل نہیں لیتا.. کیوں کے میرے پاس کوئی اختیار نہیں.. لیکن جب میرا نام اس کے نام کے ساتھ

لگ جائے گا نہ تو 'تو روک نہیں سکے گا مجھے کچھ کر...!!!"

"انف ریاض... بس بہت ہو گیا تم دونوں کا.. اتنا بڑا ایشو نہیں ہے یہ.. جس پر دشمنوں کی طرح لڑے جا رہے ہو...!!"

احمد نے اس کی بات کاٹ کر سخت لہجے میں کہا تھا...

"اسے سمجھا دے احمد.. آئندہ اگر اس نے میری بہن کا نام بھی لیا تو میں قتل کر دوں گا اسے...!!"

جھٹکے سے اپنا بازو ان دونوں کی گرفت سے چھڑواتے ہوئے اس نے سنگین انداز میں کہا تھا..

ہاتھ کی پشت سے رستہ ہونٹ صاف کرتے ہوئے وہ استہزائیہ سا ہنسا تھا..

"ہزار دفعہ لوں گا.. جو کر سکتا ہے کر لے...!!"

کرسی کی پشت پر رکھی اپنی جیکٹ جھپٹنے کے سے انداز میں اٹھا کر چیلنجنگ انداز میں اس کی آنکھوں میں آنکھوں ڈال کر کہتے ہوئے وہ کرسی کو ٹھوکر مار کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلا تھا..

جو سیدھی اشعر کے پیروں کے پاس آکر گری تھی..

"حیدر...!!"

احمد کے اشارہ کرنے پر وہ سمجھتے ہوئے سر آثبات میں ہلاتے ہوئے ریاض کے پیچھے بھاگا تھا...

"اشعر.. ریلکس...!!"

احمد نے نرمی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا..

"کیسے کروں میں ریلکس..؟؟ تیرے سامنے وہ مجھے دھمکیاں دے کر گیا ہے.. اگر دوبارہ وہ میرے

سامنے آیا نہ تو زمین میں گاڑ دوں گا میں اسے...!!"

"بھلے سے گاڑ دینا.. میں تیری مدد کروں گا.. لیکن پہلے یہ پانی پی لے شاباش...!!"

تیمور جھٹ روم فریج میں سے ٹھنڈے پانی کا گلاس اس کے لئے لے آیا تھا۔۔
جس کا غصے سے حشر برا ہو رہا تھا۔۔

احمد کو تاسف سا ہو رہا تھا کہ اگر وہ پہلے ہی بات کر لیتا تو آج اس کی نوبت نہ آتی۔۔
لیکن ریاض کے انداز نے تو دنگ ہی کر دیا تھا۔۔

ان سب میں وہی سب سے زیادہ شدت پسند تھا۔۔

لیکن اس قدر ہوگا اس کا انھیں اندازہ بھی نہیں تھا۔۔

اس کا غصہ تو شاید انہوں نے پہلی دفعہ ہی دیکھا تھا۔۔ ورنہ تو ہر وقت وہ ہنستے مسکراتے ہنسی مذاق کے
موڈ میں ہی رہتا تھا۔۔

لیکن جو بھی ہوا تھا بالکل اچھا نہیں ہوا تھا۔۔

اور ایک چیز تو اشعر آفریدی نے سوچی ہی نہیں تھی۔۔

اگر تو فاریہ بھی اس میں انٹر سٹڈ ہوئی تو؟؟۔۔

پانی کا گلاس اس کے ہاتھ میں لرز گیا تھا

کیا اس کی طرف سے بھی کوئی پیش قدمی کی گئی تھی؟؟°

نہیں۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔۔ اس کی فاری ایسی ہرگز نہیں تھی۔۔ اشعر کو خود سے
زیادہ اس پر یقین تھا۔۔

لیکن اگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا تو پھر کس بات پر وہ اتنا اکڑ کر گیا تھا؟؟۔۔

جب فاریہ کی سپورٹ اسے حاصل ہی نہیں تو وہ کیسے زبردستی اس کے ساتھ کچھ کر سکتا تھا؟؟۔۔

لیکن اگر فاریہ کی فیلنگز بھی اس سے مختلف نہ ہوئیں تو.. اشعر آفریدی کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گا..

اس کا خون کھولتا جا رہا تھا..

"اگر تو اس کی حمایت کرنے آیا ہے تو فوراً چلا جا یہاں سے..!!"

اس نے غصہ ضبط کرتے ہوئے حیدر کو مخاطب کر کے کہا تھا جو اس کے پیچھے ہی گھر آیا تھا..
خوبصورتی سے سجے اپنے کمرے کی ایک ایک چیز کو اس نے تھس تھس کر ڈالا تھا..

پینٹنگز، شوپز، کمپیوٹر، لیمپ.. کچھ ایسا نہ تھا جس پر اس نے اپنا غصہ نہ اتارا ہو..

"حمایت تو میں بعد میں کروں گا.. پہلے مجھے یہ بتا کیا میں سوتیلا ہوں؟؟.. ہر چیز مجھے ہی کیوں اینڈ میں پتا چلتی ہے؟؟.."

دونوں ہاتھ کمر پر جمائے وہ شکایتی انداز میں کہہ رہا تھا..

"دیکھ حیدر.. اس وقت میرا دماغ بہت گھوما ہوا ہے بہتر ہوگا مجھے تنگ مت کر ورنہ باقی کا سارا غصہ تجھ پر اتار دوں گا..!!"

وہ سر تھامے صوفے پر بیٹھا تھا.. ابال سا رگوں میں اٹھ رہا تھا..

"کیوں بھئی؟؟.. حمزہ حیدر علی کیا اس دنیا میں مفت میں مار کھانے کے لئے آیا ہے؟؟...!!"

"نہیں تو کیا میں مار کھانے کے لئے آیا ہوں؟؟...!!"

اس نے اپنے چہرے کی جانب اشارہ کر کے بھڑک کر پوچھا تھا..

جو اشعر کی مہربانیوں سے جگہ جگہ سے سوچ چکا تھا..

"تیرا پٹنا تو بنتا ہے.. اگر اشعر کی جگہ میں ہوتا تو زندہ تو چھوڑتا ہی نہیں...!!!"

"تو بھی مجھے ہی غلط سمجھ رہا ہے؟؟...!!!"

اس کا انداز شاکی تھا..

"نہیں تو کیا میں تجھے پھولوں کے ہار پہناؤں یہ سب کرنے پر؟؟.. ایک بھائی اور اس کے دوستوں کے سامنے اس کی بہن کے لئے اپنے جذبات بیان کرنا اسے کھلم کھلا دھمکیاں دینا یہ کہاں کی شرافت ہے؟؟.. اس حرکت پر تجھے دو جوتے تو پڑ سکتے ہیں لیکن تیری حمایت کوئی نہیں کرے گا...!!!"

"تو کیا میں اس سے مار کھاتا رہتا؟؟...!!!"

"اس نے بگڑے موڈ کے ساتھ کہا تھا...

"کھانی چاہیے تھی.. حرکت ہی ایسی کی تھی تو نے.. دیکھ ایک تو تو نے محبت کی.. چل ٹھیک ہے کوئی بات نہیں کر لی تو سب کر لیتے ہیں.. لیکن دیکھ تصویروں والی بات پر تو کسی بھی بھائی کی غیرت جاگ جائے گی.. ایک تو تو نے وہ تصویریں اپنے موبائل میں رکھ کر غلط کیا اور دوسرا اس کے منہ پر بولنا ضروری تھا تجھے؟؟... میں تیری بہن سے عشق کرتا ہوں شادی بھی اسی سے کروں گا وغیرہ وغیرہ...!!!"

"وغیرہ وغیرہ کے بچے.. تجھے لگ رہا تھا وہ سکون سے میری کوئی بات سنے گا؟؟.. اور چل ٹھیک ہے میں نے اس کی تصویریں رکھی اپنے سیل میں.. لیکن اسے کوئی حق نہیں تھا میرے فون میں بغیر اجازت کے گھسنے کا...!!!"

ریاض نے ٹوٹے ہوئے لیمپ کا پیس اسے کھینچ مارا تھا..

جو اس نے سرعت سے کھینچ کر کے بیڈ پر پھینکا تھا..

"جو بھی ہوا.. بہت غلط ہوا اور اس میں اگر اشعر کا قصور ہے تو اس سے زیادہ تیرا ہے... وہ تو صرف فون میں ہی گھسا تھا لیکن تو نے اس کی بہن پر نظر رکھ کر اچھا نہیں کیا... میرے خیال سے تجھے معافی مانگ لینی چاہیے.. ورنہ وہ اپنی بہن کا ہاتھ نہیں دے گا تجھے...!!"

سنجیدگی سے کہتے ہوئے آخر میں اس کا انداز شرارتی ہو گیا تھا..

"ہاتھ مانگ کون رہا ہے؟؟...!!"

وہ استہزائیہ سا مسکرایا تھا..

"جو چیز مجھے پسند آجائے پھر اسے میری ملکیت بننے سے کوئی نہیں روک سکتا فاریہ آفریدی صرف اور میری ہے...!!"

اس کی سوچ کے تانے بانے اس کی طرف مڑ گئے تھے..

جانے کیسے باز پرس کی ہوگی اشعر نے اس سے..

ریاض کو بے چینی نے آگھیرا تھا..

"فاریہ... فاریہ...!!"

وہ جو دونوں ہاتھ اٹھائے جائے نماز پر بیٹھی دعا مانگ رہی تھی..

اشعر کی چنگھاڑتی آواز پر بوکھلا کر ادھوری دعا چھوڑ کر جائے نماز کا کونہ موڑتے ہوئے باہر کی جانب بھاگی تھی..

وہ ننگے پاؤں جلدی جلدی سیڑھیاں اترتی نیچے آئی تھی.. جہاں وہ لاؤنج کے بیچ و بیچ کھڑا تھا..

اس کے خطرناک انداز دیکھ کر مٹھے کو وہ سہم سی گئی تھی..

کچن میں کام کرتی لائبریری بھی اشعر کی تیز آواز پر دہل کر وہاں آئی تھی ..
وہ تو کبھی اونچی آواز میں بات نہیں کرتا تھا اور اتنا چیخنا چلانا؟ ..
"السلام علیکم بھائی!!!"

اس نے جلدی سے سلام کیا تھا لیکن اشعر نے جواب دینا بھی ضروری نہ سمجھا تھا ..
گہری سانس لیتے ہوئے وہ خود کو کمپوز کر رہا تھا ..
کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ اس طرح کی سچویشن کو بھی فیس کرنا پڑے گا ..
"ریاض کو جانتی ہو تم؟؟....!!!"
مٹھے کو وہ سکتے میں آگئی تھی ..
"جانتی ہو یا نہیں؟؟....!!!"
وہ چیخ کر بولا ..

کہیں نہ کہیں یہ خوف بھی دل میں موجود تھا کہ اگر فاریہ سچ میں اس میں انوولوڈ ہوئی تو؟
"جج جی . بھائی . آپ کے دوست ہیں!!!"
اشعر کے سختی سے کہنے پر وہ جلدی سے بولی تھی ..

صبح سے جو ایک نہ معلوم سی بے چینی ہو رہی تھی اس کی وجہ اب سمجھ آئی تھی ..
یقیناً اس انسان نے ہی کچھ ایسا ویسا کہا ہوگا .. ورنہ اشعر کو اس نے اتنے سخت لہجے میں بات کرتے
کبھی نہ دیکھا تھا ..

آنکھیں لبالب پانیوں سے بھر گئی تھی ..

"اس کے علاوہ...؟؟!!"

اس کے انداز میں کوئی فرق نہیں آیا تھا..

"نہیں...!!"

اس نے جلدی سے اپنا سر نفی میں ہلایا تھا..

حلق میں تو آنسوؤں کا گولہ سا اٹک گیا تھا..

آواز بند سی ہو گئی تھی..

"کیا اس نے کبھی تم سے کچھ کہا؟؟!!"

"نہیں بھائی...!!"

"کیا ہو گیا ہے تمہیں اشعر یہ کس قسم کے سوال کر رہے ہو فاریہ سے؟؟!!"

لائبہ سے برداشت نہ ہوا تو بول ہی اٹھی..

"تم خاموش رہو یہ میرا اور میری بہن کا معاملہ ہے...!!"

اسے جھڑک کر وہ پھر اس کی جانب متوجہ ہوا..

اسے یقین کرنے میں وقت لگا تھا کہ یہ بات اشعر نے ہی اسے کہی ہے...!!"

شاکی نظروں سے اسے دیکھتی وہ پلٹ کر وہاں سے بھاگی تھی...

اشعر ضبط کے گھونٹ بھر کر رہ گیا تھا...

"دیکھو.. فاریہ اگر ریاض کے لئے تم کوئی جذبات رکھتی ہو یا پسند بھی کرتی ہو تو بہتر ہوگا کہ ابھی بتا دو مجھے

"!!.."

وہ خود کو کٹنا ہی سخت ظاہر کرتا..

آخر کو اس کا بھائی ہی تھا وہ سمجھ گئی تھی اس کا ٹوٹا بکھرا سا انداز..
وہ سسک اٹھی تھی..

"اشعر بھائی... میں آپ کی فاری ہوں... آپ جانے ہیں میں کبھی مر کر بھی ایسا کام نہیں کروں گی جس سے آپ کی عزت پر حرف آئے.. اور رہی بات اس ایکس وائے زیڈ کی تو.. اگر میں اسے عزت دیتی بھی ہوں تو صرف آپ کے دوست کی حثیت سے.. ورنہ میرے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہیں.. میں نہیں جانتی اس نے میرے بارے میں آپ کو کیا کہا ہے.. لیکن.. لیکن آپ مجھ پر شک کیسے کر سکتے ہیں؟؟ میں تو آپ کی بہن ہوں آپ کی فاری ہوں.. آپ کو مجھ پر تو بھروسہ ہونا چاہیے...!!!"

رو رو کر اس کی ہچکی بندھ چکی تھی..

ریاض نے تو اسے نظریں اٹھانے کے قابل بھی نہ چھوڑا تھا..
اشعر کے سینے سے لگی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی..
اس کا دل کیا تھا کے اچھے آپ کو ہی شوٹ کر لے..

وہ کیسے اس پر شک کر سکتا تھا؟؟..

وہ اس کی بہن تھی اس کا مان تھی..

"آٹم سوری فاری... ریٹلی سوری بیٹا...!!!"

اشعر کی بند آنکھوں سے ایک آنسو ٹپک کر اس کے سر پر ڈھکی چادر میں جذب ہوا تھا..

"تمہاری چائے...!!"

وہ جو بیڈ کی بیک سے سرٹکائے آنکھیں موندیں نیم دراز تھا لائبرہ کی آواز پر آنکھیں کھولنے پر مجبور ہوا..
ہلکے نیلے رنگ کے کپڑے پہنے بالوں کو ہاف کیچر میں مقید کئے وہ چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑے کھڑی
تھی..

بہت زیادہ رونے کے باعث اس کی آنکھیں سو جی ہوئی معلوم ہوتی تھی چہرہ بھی کچھ ستا ہوا لگتا..
اشعر کو افسوس نے آگھیرا تھا..

جو بھی تھا اسے لائبرہ کو ایسے ڈانٹنا نہیں چاہیے تھا..
"لاؤ...!!"

اس نے کپ پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا لیکن کپ کے ساتھ اس کا چوڑیوں سے سجا ہاتھ بھی اپنی
گرفت میں لے کر بیڈ پر اپنے سامنے بٹھایا تھا..
کپ کو سائیڈ ٹیبل پر رکھنے کے بعد اس نے لائبرہ کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں دبایا تھا..
"ناراض ہو؟...!!"

براہ راست اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس نے نرمی سے پوچھا تھا..
"نہیں...!!"

اس نے بھگی آواز میں نظریں جھکائے کہا تھا..

"آٹم سوری لائبرہ.. مجھے ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا تمہیں لیکن.. اس وقت میں غصے میں تھا...!!"

وہ خود سے اپنی صفائی پیش کر رہا تھا..

"کوئی بات نہیں اشعر...!!!"

زبردستی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے وہ اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑا کے جانے لگی تھی لیکن تبھی اس نے پھر سے اس کی کلائی پکڑ کر اپنے پہلو میں بٹھایا تھا..

"لائبہ.. ایلے نہ کرو یار میں پہلے ہی بہت پچھتا رہا ہوں بہت شرمندہ ہوں تم سے.. مجھے تو خود یقین نہیں آ رہا کہ میں نے رلیا ہے تمہیں...!!!"

وہ ندامت سے کھے جا رہا تھا..

جبکہ وہ لب بھنجے اپنے آنسوؤں روکنے کی کوشش کر رہی تھی..

"نہیں اشعر۔ تمہاری غلطی نہیں ہے.. تم بہن بھائی کی بات میں مجھے پڑنا ہی نہیں چاہیے تھا.. تمہارا معاملہ تھا تم خود ہی حل کر لیتے میں کون ہوتی ہوں بیچ میں بولنے والی...!!!"

نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے انداز میں ناراضگی درآئی تھی..

"ایسی بات نہیں ہے لائبہ.. اگر ریاض کی باتیں تم سن لیتی تو مجھ سے بھی زیادہ آؤٹ آف کنٹرول ہو جاتی...!!!"

"میں نہیں جانتی ریاض اور تمہارا جو بھی مسئلہ ہے.. مجھے صرف اتنا پتا ہے کہ تم نے مجھے ڈانٹا تھا اتنا

لاؤڈلی مجھ سے بات کی...!!!"

"لیکن میں سوری کر تو رہا ہو...!!!"

"اپنے پاس رکھو.. نہیں چاہیے مجھے...!!!"

وہ خفگی سے بولی پھر جیسے یاد آنے پر چونکی تو جلدی سے اپنا رخ اس کی جانب موڑا..

"ہاتھ دکھاؤ...!!"

"کیوں؟؟...!!"

اس نے نہ سمجھی سے پوچھا..

"دکھاؤ تو...!!"

لاٹہ نے کہتے ہوئے خود ہی اس کا سیدھا ہاتھ پکڑ کر دیکھا جس کی انگلیوں کی پشت پر چھوٹے سے خون کے دھبے گئے تھے..

اشعر نے اپنے لب بھینچ لئے تھے..

بے ساختہ یاد آیا تھا کہ جب اس کے ایک پیچ سے ریاض کا نچلا ہونٹ پھٹ گیا تھا اور جب دوبارہ سے اس کے چہرے پر مارا تو شاید تبھی وہ خون اس کے ہاتھ پر لگا تھا..

"تم نے مارا تھا ریاض کو؟؟...!!"

ساری ناراضگی پوچھے وہ مشکوک انداز میں پوچھنے لگی..

اشعر نے کوئی جواب نہ دیا ٹیبل سے ٹشونکال کر ان دھبوں کو صاف کرنے لگا لیکن اب تو وہ جم چکے تھے آسانی سے صاف نہ ہو رہے تھے..

"نظریں بہت تیز ہیں تمہاری...!!"

وہ صاف اسے ٹالنا چاہ رہا تھا

"اشعر.. تم نے مارا تھا ریاض کو؟؟...!!"

لاٹہ نے اس دفعہ اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے پوچھا..

"ہاں مارا تھا میں نے اسے .. اگر تھوڑی دیر اور میرے سامنے کھڑا رہتا تو قتل بھی کر دیتا...!!"

پھر سے در آنے والے غصے کو دبانے کی وہ ہر ممکن کوشش کر رہا تھا ..

جس حالت میں وہ آیا تھا لائبہ جانتی تھی ضرور ہی ان کا کسی بات پر کوئی بڑا جھگڑا ہوا ہوگا .. لیکن اتنی سنجیدہ نوعیت کا ہوا تھا کہ بات ہاتھ پائی اور قتل تک جا پہنچی تھی ..

"تم نے مارا کیوں اسے؟؟...!!"

لائبہ کو تشویش نے آگھیرا ..

"مجھے کہہ رہا ہے کہ میں شرافت سے اپنی بہن کا ہاتھ اسے تمہا دوں .. کیوں کہ اسے مانگنے کی عادت نہیں اگر میں نے انکار نہ کیا تو وہ کچھ غلط کر بیٹھے گا جس پر مجھے بعد میں پچھتنا پڑے گا .. نان سینس ...!!"

فاریہ جو لائبہ کے پاس کسی کام سے آرہی تھی کمرے کے تھوڑے سے کھلے دروازے سے آتی آواز پر اس کے قدم وہیں تھم گئے تھے ..

"میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ ریاض جسے میں ہمیشہ اپنے بھائیوں کی طرح عزیز رکھتا تھا اس نے مجھے دھمکیاں دی ہیں .. ایک تو فاریہ کی پکس اس نے اپنے موبائل میں ڈال رکھی تھی اور دوسرا مجھے ہی بلیم کر رہا ہے کہ میں نے کیوں مارا اسے؟؟...!!"

اس نے ساختہ دیوار کا سہارا لیا تھا ..

آنکھوں کے سامنے سے اندھیرا سا چھانے لگا تھا ..

"لائبہ حیرت سے اشعر کو دیکھ رہی تھی ..

جس کی آنکھوں میں چنگاریاں سی جل اٹھی تھی..

"رریاض، فاری کو پسند کرتا ہے؟!!..!"

وہ بے یقینی سے پوچھ بیٹھی..!!..!"

اشعر نے اسے سرد نگاہوں سے دیکھا..

"اگر پسند کرتا ہوتا تو آکر فاریہ کے ماں باپ سے یا اس کے بھائی سے رشتہ مانگتا.. نہ کے ایلے اکڑ دکھاتا

.. اور اس کو حق کس نے دیا میری بہن کی تصویریں اپنے موبائل میں رکھنے کا؟!!..!"

ایک گرم سیال سا اس کے گالوں پر بہتا جا رہا تھا..

وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ریاض چوہدری ایلے اس کی ذات کو موضوع گفتگو بنائے گا.. کتنی سبکی

محسوس ہوئی ہو گو اشعر کو اس کی وجہ سے..

وہ سوچ سوچ کے ہی زمین میں گر پڑتی جا رہی تھی..

"اور میرا کیا اشعر؟؟.. شادی سے پہلے کیا میری تصویریں تمہارے سیل میں نہیں تھیں؟؟.. اگر میرا کوئی

بھائی نہیں تھا تم سے باز پرس کرنے والا.. تمہارے حرکت پر تمہیں ڈانٹنے والا تو اس کا یہ مطلب تو نہیں

ہے کہ تم اپنی جگہ پر ٹھیک تھے.. کیا تم یونی میں میرے آگے پیچھے نہیں گھومتے تھے؟؟ تم نے جو کیا

وہ سہی تھا اور جو ریاض نے کیا وہ غلط؟؟ حالانکہ اس نے صرف تصویریں ہی رکھی تھی موبائل میں اور

کچھ تو نہیں کیا تھا نہ فاریہ کے ساتھ؟؟!!..!"

لائبہ کا لہجہ بھی تھوڑا سخت ہو گیا تھا..

"میری نیت خراب نہیں تھی لائبہ... میں نے دوسرے دن ہی اپنے گھر والوں کو رشتے کے لئے بھیج دیا تھا...!!!"

اشعر نے خاصے تحمل سے کہا تھا ورنہ تو اسے بالکل اچھا نہ لگ رہا تھا اس کا ریاض کے لئے حمایت کرنا..
"ریاض کی نیت بھی خراب نہیں ہے اشعر.. ضرور کوئی مس انڈرسٹینڈنگ ہوئی ہوگی.. لیکن اسے بیٹھ کر آرام سے بات چیت سے بھی تو حل کیا جاسکتا ہے نہ؟؟ ایسے لڑنے مرنے سے تو کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا...!!!"

لابئہ نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے نرمی سے اسے سمجھایا تھا..

"میں اب ریاض کا نام بھی سننا نہیں چاہتا...!!!"

وہ سختی سے اسے باور کروا رہا تھا..

"لیکن اشعر...!!!"

بس کرو لائبہ میں مزید کچھ نہیں سننا چاہتا اس بارے میں...!!!"

لابئہ بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گئی تھی..

اور یہ فاریہ ہی جانتی تھی کے کتنی مشکل سے وہ خود کو گھسیٹ کر اپنے کمرے میں آئی تھی..

آنکھوں سے آنسوؤں کی ایک لڑی سی بہتی جاری رہی تھی..

ریاض چوہدری سے سامنا ہونے کے بعد سکون نام کی کوئی چیز تو اس کی زندگی میں رہی ہی نہ تھی..

کبھی خواب میں بھی نہ سوچا تھا کہ اشعر کو ایسے معلوم ہوگا ان کے بارے میں..

اس نے سختی سے اپنی آنکھیں رگڑی تھیں..

جو بھی تھا اپنی اس حرکت پر اس کی طرف سے بھی دو تھپڑ کا حقدار تو وہ ضرور تھا..
واقعی میں اس کی ہمت بھی کیسے ہوئی فاریہ آفریدی کی تصویریں اچھے موبائل میں محفوظ کرنے کی
..؟؟!!"

"اوہ تو آپ کے فادر کشمیر سے تھے جبھی آپ اتنی پیاری ہیں....!!!"
جیسے ہی اس کے کانوں میں یہ آواز پڑی کچن میں آتا تیمور ٹھٹھکا تھا..
جاں ڈاننگ ٹیبل کے گرد کرسی پر بیٹھی انوشے باسکٹ میں سبزیاں رکھے سلاد بنا رہی تھی اور ساتھ ہی
ساتھ بازل کی باتوں پر بھی ہنس رہی تھی..
"انوشے کیا ہوتا ہے یہ؟ باجی بول...!!!"
تیمور نے ہاتھ میں پکڑے شاپر ٹیبل پر پٹخنے کے سے انداز میں رکھتے ہوئے بازل کو گھور کر کہا تھا جو کہنی
ٹیبل پر لٹکائے ہتھیلی میں چہرہ گرائے مسکراتے ہوئے اسے کام کرتے دیکھ رہا تھا...
"آپ بول لیں باجی.. میں تو انوشے ہی کہوں گا...!!!"
کمال اطمینان سے جواب دے کر وہ پھر سے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھنے لگا تھا..
"لا حول ولا...!!!"
جاں تیمور نے گھورتے ہوئے اسے چیپڑ رسید کی تھی وہیں انوشے مسکراہٹ چھپانے کو چہرہ جھکا گئی تھی
..

"کیا ہوا؟؟....!!!" زرنور نے فریج میں سے پانی کی بوتل نکالے ہوئے حیرت سے پوچھا..
WhatsApp : 0344-4499420

وہ ابھی وہاں آئی تھی ..

"چھپھور پن دیکھو اپنے بھائی کا میری بیوی پر لائن مار رہا ہے ..!!"

"کیا بکواس کر رہے ہو ؟ ..!!"

زر نور نے فوراً ہی تیمور پر چڑھا کر پوچھا ..

"میں کیا بکواس کر رہا ہوں اپنے بھائی کی بکواس ملاحظہ کرو ..!!"

اس نے طنزیہ انداز میں کہتے ہوئے بازل کی طرف اشارہ کیا تھا جس کی حالت میں کوئی فرق نہیں آیا تھا

..

"کیا ہوا بازل ؟ کیا کہہ رہا ہے یہ ؟ ؟ ..!!"

"زر نور بھو .. میں تو صرف انوشے سے بات کر رہا ہوں لیکن ان کو تکلیف ہو رہی ہے کے میری وائف سے

بات نہ کرو ..!!"

تیمور نے آنکھیں پھیلا کر اسے غلط بیانی سے کام لیتے دیکھا تھا ..

"کیا ہو گیا ہے تیمور ؟ صرف بات ہی تو کر رہا ہے ..!!"

اس سے پہلے کے وہ کچھ سخت سست سناتا انوشے نے سہولت سے اسے ٹوکا تھا ..

"اگر مجبوری نہ ہوتی تو میں جانتا ہوں آپ کبھی بھی تیمور بھائی سے نکاح نہ کرتی .. کہاں آپ اتنی پیاری

سی اور کہاں یہ ..!!"

تیمور کو دیکھتے ہوئے بازل نے برا سامنہ بنایا تھا ..

تیمور نے تیز نظروں سے اسے دیکھنے کے بعد جتنا تے ہوئے انداز میں زر نور کو دیکھا تھا جیسے کہ رہا ہو ..

"دیکھ لی اپنی بھائی کی حرکتیں؟!!..!"

"میرے بھائی کا تودل ہی آگیا ہے تمہاری بیوی پر!!..!"

زرور نے مسکراہٹ دباتے ہوئے تیمور کو کہا تھا..

"سہی کہا آپ نے بھو.. لیکن افسوس کے میں ابھی صرف فرسٹ ایئر میں ہوں!!..!"

اس نے افسوس سے سر جھٹکا تھا..

"کاش کے آپ میری ایج کی ہوتی انوشے.. یا پھر میں تیمور بھائی کی جگہ ہوتا!!..!"

اس نے پھر ندامت سے کہا..

"پھر انوشے؟!!..!"

تیمور نے دانت پیس کر اس کے سر پر ایک چپت اور لگائی..

"مت مارو میرے بھائی کو بار بار.. اور یہ کیا تم ہر دوسرے دن منہ اٹھا کر آجاتے ہو.. لگے ہفتے ہے نہ

رخصتی کیا تم سے اتنا بھی انتظار نہیں ہوتا!!..!"

زرور نے کڑے انداز میں پوچھا تھا..

"بس بی بی!!..!"

وہ بے زاری سے ٹوک گیا..

"رخصتی تو تمہاری بھی ہے لگے ہفتے.. اور اگر میں بے صبرا ہوں مجھے یہاں آنے پر بار بار باتیں سنائی جاتی

ہیں تو اس ارمان صاحب کا کیا؟!!.. انھیں کیوں کچھ نہیں کہا جاتا؟!!..!"

طنز سے کہتے ہوئے اس نے انوشے کے ہاتھ سے کھیرا اچک لیا تھا..

پھر منہ میں رکھ کر زور سے باٹ لی تھی..

وہ اسے آنکھوں میں ہی تنہہ کر کے رہ گئی..

"اس کے تمہاری طرح چکر نہیں لگتے میرے گھر کے اتھے..!!"

بالوں کی لٹھ کو انگلی پر لپیٹتے ہوئے وہ ناز سے کہہ رہی تھی.

"ہاہا.. اور ابھی کیا میں لاؤنج میں اس کا بھوت دیکھ کر آیا ہوں؟؟..!!"

تیزی سے کھیرا کرتے ہوئے وہ طنزہ انداز میں کہہ رہا تھا..

"احمد آیا ہے؟؟..!!"

وہ چونک کر بولی...!!!"

"ہاں جی آپ کے شوہر نامدار آئے ہیں.. اب جا کر کرئے ان کی خدمتیں...!!"

"شٹ اپ تیمور...!!"

اس کے باز پر تھپڑ رسید کرتی وہ جلدی سے باہر گئی تھی..

"اب کیا ہوگا احمد؟؟..!!"

ساری بات سن کر زرنور نے فکر مندی سے پوچھا..

"کچھ نہیں ہوگا.. دونوں تھپڑ کھائیں گے مجھ سے ایک ایک...!!"

اس کے اطمینان سے کہنے پر زرنور نے گھور کر اسے دیکھا تھا..

"خبردار جو تم نے کسی کو مارا تو.. اور جب وہ دونوں لڑ رہے تھے تو تم نے کچھ کہا کیوں نہیں؟؟..!!"

"وہ اس لے میری جان کے.. اس وقت دونوں پر غصے کا غلبہ تھا ایلے میں 'میں جو بھی بات کہتا یا دوسرے کی جائز حمایت بھی کرتا تو وہ مجھ سے بھی بدگماں ہو جاتے.. اسی لیے میں نے سوچا کہ تھوڑا پھر سے اپنے انسانی روپ میں آجائیں تو بات کرتا ہوں...!!!"

"لیکن بہت غلط کیا اشعر نے.. اسے مارنا نہیں چاہیے تھا ریاض کو...!!!"

زر نور کو انہی کی ٹینشن لگی ہوئی تھی..

"کس نے غلط کیا کس نے صحیح کیا یہ سوچنے سمجھنے کے لے اور بہت سے لوگ ہیں.. تم چلو میرے ساتھ آج سے تمہاری ٹریننگ سٹارٹ ہے...!!!"

احمد نے شرٹ کے کف موڑتے ہوئے کھڑے ہو کر اسے اٹھنے کا اشارہ دیا تھا..

"مجھے برا لگ رہا ہو ان کے لے احمد...!!!"

"مجھے بھی لگ رہا ہے...!!!"

"تو تم کچھ کرتے کیوں نہیں؟...!!!"

اس نے خفگی سے پوچھا..

"تم کچھ کرنے ہی نہیں دیتی...!!!"

احمد نے اس کی جانب ہلکا سا جھکتے ہوئے شرارت سے کہا تھا..

"میں اشعر اور ریاض کی بات کر رہی ہوں...!!!"

زر نور نے بوکھلا کر اس کو پیچھے کرتے ہوئے کہا

ڈر تھا کے کوئی دیکھ نہ لے..

"گولی مارو انھیں تم چلو میرے ساتھ کچن میں... کہاں لے گا ایسا شوہر جو خود اپنی بیوی کو کافی بنانا سیکھا رہا ہے...!!!"

"تم کتنے سیلفش ہو احمد.. وہاں تمہیں اپنے دوستوں کا ذرا خیال نہیں...!!!"

"میڈم.. اگر میں سیلفش ہوتا نہ تو آج آپ اپنے سسرال میں ہوتی نہ کے میں اپنے سسرال میں ہوتا...!!!"

اس کے غیر سنجیدہ انداز پر زرنور ناراضگی سے اسے دیکھ کر رہ گئی تھی..

"میں نہیں جا رہی کچن میں.. ماما اور انوشے وہیں ہیں تم کیا ان کے سامنے کافی بنانا سکھاؤ گے مجھے؟؟...!!!"

وہ منہ پھلا کر بولی تھی..

"ہاں تو میں کون سا تمہیں کچھ ایسا ویسا کرنا سکھا رہا ہوں جو تمہیں سب کے سامنے سیکھتے ہوئے شرم آئے گی...!!!"

احمد نے نچلا لب دانتوں تلے دبا کر گرمی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا..

"اف احمد تم بھی نہ...!!!"

اس کا گلابی چہرہ یحکمت ہی سرخ ہوا تھا...

"کیا میں بھی نہ؟؟ ہاں؟...!!!"

وہ دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا..

"پاگل ہو پورے...!!!"

"میں پاگل ہوں؟؟!!!"

اس نے حیرت سے سینے پر انگلی رکھتے ہوئے پوچھا..

"اس میں تو کوئی شک نہیں..!!!"

اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے جواب دیا..

"ہاتھ لگو ایک دفعہ پھر بتاؤں گا تمہیں کے کون پاگل ہے..!!!"

ریلینگ پر دونوں ہاتھ جمائے کھڑی وہ دور سامنے نظر آتے قدرت کے شاہکار کو مبہوت ہو کر دیکھ رہی تھی

..

بلند و بالا پہاڑ جن پر برف کی تہ سی جھی تھی اونچی اونچی بادلوں کو چھوتی چٹانیں..

اتنا دلفریب منظر تھا کہ وہ اس میں کھو سی گئی تھی..

چونکی تو جب کسی نے گرم شال اس کے شانوں پر پھیلائی تھی..

حارث کو دیکھتے ہی ایک نرم سی مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا تھا..

"کتنا خوبصورت لگ رہا ہے نہ؟!!!"

اس کے شانے پر سر ٹکاتے ہوئے اس نے جیسے رائے مانگی تھی..

"ہاں.. لیکن تم سے زیادہ نہیں..!!!"

حارث نے اس کے گرد اپنا بازو پھیلا کر اچھے قریب کیا تھا..

"اب یہ تو تم مبالغہ آرائی سے کام لے رہے ہو..!!!"

مناہل نے ہوا سے اڑتے ہوئے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے نروٹھے انداز میں کہا..
وہ ہلکا سا ہنسا تھا..

"میری کی گئی ہر تعریف تمہیں جھوٹ ہی لگتی ہے...!!!"
اس نے مناہل کی سردی سے سرخ ہوتی ناک دبا کر کہا تھا..

"اگر ایسی تعریفیں کرو گے تو جھوٹ ہی گے گی نہ؟...!!!"
"اچھا تو پھر تم بتاؤ کے کیسی تعریفیں کروں؟...!!!"

"رہنے دو...!!!"

اس نے خفگی سے کہا تھا..

سنو جاناں ..

یہ میں ہوں ..

جسے محبت ہے تم سے ..

جو تم چاہو تو اس چاہت میں ..

مٹادوں , خاک کر دن خود کو ..

جلا کر آتش شوق میں راکھ کر دوں خود کو ..

میں خود اپنی نفی ہو کر تم ہو جاؤں ..

بھلا دوں اپنی ہستی ..

فنا کی دھول میں گم ہو جاؤں ..

یہ سب ممکن ہے میری جاناں ..
مگر یہ بھی تو سوچو

میں اپنے آپ کو مٹا دوں تو ..
محبت پھر کرے گا کون تم سے ..
کے "اے جان تمنا"

یہ "میں" ہوں

کے جسے محبت ہے تم سے ...!!"

آنکھیں موندیں وہ سکون سے مسکراتے ہوئے اسے اپنے کانوں میں امرت انڈیتے سن رہی تھی ...!!"

یہ مجھے چین کیوں نہیں پڑتا
ایک ہی شخص تھا زمانے میں کیا؟

"السلام علیکم رباب آنٹی .. ریاض گھر پر ہے کیا؟ کافی دیر سے کال ملا رہا ہوں میں اسے لیکن ریسپو ہی
نہیں کر رہا ہے ...!!"

فون کان سے لگائے وہ کھڑکی سے باہر اپنے ہرے بھرے لان کو دیکھ رہا تھا ...

"وعلیکم السلام احمد بیٹا .. میں تو خود اس کا نمبر ڈائل کر رہی تھی لیکن کوئی رسپانس نہیں ملا مجھے لگا وہ

آپ لوگوں کے ساتھ ہوگا ...!!"

رباب ہاشم نے حیرت سے جواب دیا تھا ..

"گھر پر بھی نہیں ہے؟!!!"

اب احمد کو تشویش ہونے لگی تھی رات کے دس بج رہے تھے ایسے میں وہ جا کہاں سکتا تھا اوپر سے اس کا فون بھی بند جا رہا تھا..

"آپ فکر نہ کریں آنٹی جیسے ہی میرا رابطہ ہوتا ہے اس سے میں کہ دوں گا وہ کال کر لے گا آپ کو
"!!!"

"احمد.. کیا تم لوگوں کے بیچ کوئی جھگڑا وغیرہ ہوا ہے؟!!!"
وہ ان کی بات پر ٹھٹھکا تھا..

"نہیں تو آنٹی.. ہمارے بیچ تو سب نارمل ہے!!!"
اس نے جلدی سے سمجھل کر کہا تھا..

"پتا نہیں لیکن ریاض کا بی بیویر تھوڑا عجیب لگا مجھے نہ ٹھیک سے بات کر رہا ہے نہ کوئی جواب دے رہا ہے صبح سے اس نے کچھ کھایا بھی نہیں مجھے کافی ٹینشن ہو رہی ہے اس کی!!!"
ان کے انداز میں ازلی ماؤں والی فکر تھی..

"میں کوشش کرتا ہوں اس سے رابطہ کرنے کی آپ پلیز ٹینس نہ ہو..!!!"

"ٹھیک ہے بیٹا اللہ حافظ..!!!"

"اللہ حافظ آنٹی..!!!"

فون بند کئے وہ صرف اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ آخر کو کہاں سکتا ہے..

زہن میں ایک دم ہی جھماکا ہوا تھا جلدی سے اپنی جیکٹ اور ٹیبل پر گاڑی کی چابی اٹھاتے ہوئے وہ اپنے کمرے سے نکلا تھا۔۔

تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے وہ خانزادہ انڈسٹریز کی عمارت میں داخل ہوا۔۔
رات کے ساڑھے دس بج رہے تھے آفس تو پانچ بجے ہی بند ہو جاتا تھا اس وقت بھی پورا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔

اس نے سیکورٹی گارڈ سے کہہ کر ساری لائٹس آن کروائیں اور بھاری قدموں سے چلتے اس کمرے کے بند دروازے کے سامنے رکا۔۔

ناب گھما کر دروازہ دکھلتے ہوئے وہ اندر آیا تھا جیسی بے ساختہ اسے کھانسی کا اٹیک ہوا تھا کیوں کے پورا کمرہ سگریٹ کے دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔۔

ہاتھ سے دھواں پیچھے کرتے ہوئے اس نے با مشکل سوچ بورڈ ٹول کر لائٹس آن کی تھی۔۔
راکنگ چیئر پر سر کرسی کی پشت سے لٹکائے آنکھیں موندیں اس وجود نے تیز روشنی کے باعث بے ساختہ اپنی آنکھوں پر بازو رکھا تھا۔۔

دوسرے ہاتھ میں دبی سگریٹ ہنوز جل رہی تھی۔۔

اور جل تو اس کا دل بھی رہا تھا۔۔

احمد کی نظر ٹیبل پر پڑی کانچ کی ایش ٹرے پر پڑی جو سگریٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں سے بھری پڑی تھی۔۔

وہ تاسف سے اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔

پھر کرسی گھسیٹ کر اس کے برابر میں رکھ کر بیٹھتے ہوئے نرمی سے اسے مخاطب کیا تھا..

"ریاض..!!!"

احمد نے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا تھا..

"اوائے ریاض.. کیا بات بھی نہیں کرے گا اب؟...!"

"میرا دماغ کام نہیں کر رہا ابھی..!!!"

اس نے بغیر بازو ہٹائے جواب دیا تھا..

"جو چیز تیرے پاس ہے ہی نہیں وہ کام کیسے کرے گی؟؟...!!!"

احمد کے سکون سے کہنے پر اس نے تلملا کر اسے گھورا تھا..

"تم لوگ کیوں مجھے پاگل ثابت کرنے پر تل گئے ہو؟؟...!!!"

وہ بازو ہٹا کر سیدھا ہو بیٹھا..

آنکھیں بے تحاشا سرخ ہو رہی تھیں اس کی..

"جو تیری حرکتیں ہے نہ اس پر تو تجھے یہی خطاب مل سکتا ہے..!!!"

"ایسا کیا کر دیا میں نے جو سب پیچھے پڑ گئے ہو ہاتھ دھو کر..!!!"

تڑخ کر کہتے ہوئے اس نے سگریٹ کا ایک گہرا کش لیا تھا..

اور یہ تو احمد اچھے سے جانتا تھا کہ وہ کتنا الرجک رہتا تھا سموکنگ سے..

اسے ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا اس کا دھواں اور سمیل

بار بار اسے اور حیدر کو سرزنش بھی کرتا رہتا تھا اس پر..

جو کبھی سگریٹ کو ہاتھ بھی نہیں لگاتا تھا آج اس حد تک اس نے سموکنگ کی کے پورا کمرہ دھوئیں سے بھر گیا..

اس کے ہونٹ سیاہ پڑ چکے تھے..

چہرے کی شادابی بھی ماند پڑ چکی تھی پتا نہیں کتنی دیر سے وہ کمرے میں ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا تھا..
"محبت کرنا اگر جرم ہے تو کیا صرف مجھ پر ہی فرد جرم عائد ہوتی ہے؟ اور اشعر آفریدی کا کیا؟ کیا اس نے اپنی پسند سے شادی نہیں کی تھی؟ کیا اس کے سیل فون میں لائبرہ کی تصویریں نہیں تھی.. خود جو کرے وہ ٹھیک وہیں کام ریاض چوہدری کرے تو گناہ.. واٹ دا ہیل یار..!!"

وہ سخت تنہا بیٹھا تھا

تیز لہجے میں کہتے ہوئے وہ ساتھ ہی سگریٹ کے گھرے کش لے رہا تھا..
احمد کو بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا اسے اس طرح سے سموکنگ کرتے دیکھ..
ایک ذرا سی غلط فہمی اس طرح بھی زندگی بھی اثر انداز ہو سکتی ہے کیا..
"ریاض بات سن..!!"

وہ جو دوسری سگریٹ سلگانے لگا تھا احمد نے نرمی سے اسے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ سے لائٹر اور سگریٹ کاپیکٹ لیا تھا..

"محبت کرنا بری بات نہیں ہے ہاں لیکن کسی رشتے کے بغیر کسی کی تصویریں اپنے موبائل فون میں ڈال کر رکھنا یہ غلط ہے اور خاص کر کسی لڑکی کی..

لیکن تو نے یہ غلط حرکت کی اوپر سے اپنے دوست کی بہن اور ایک پٹھان فیملی سے بلونگ کرنے والی لڑکی کی تصویریں سیو کر کے رکھنا تو بہت ہی غلط ہے اس پر تو کسی کا بھی دماغ گھوم سکتا ہے ..

اشعر کاری ایکشن فطری تھا ایک تو اس کا خون جلدی کھول جاتا ہے اس قسم کی باتوں پر .. اس نے تجھ پر ہاتھ اٹھایا تو صرف اس وجہ سے کہ وہ تجھ سے ایسی حرکت کی توقع نہیں رکھتا تھا تم دونوں کافی قریب ہو ایک دوسرے سے اچھے سے ایک دوسرے کی پسند و نہ پسند کو جانے ہو سمجھتے ہو .. اور اشعر کے نزدیک تو تیرا کریکٹر بہت ہی مہذب لڑکے کا تھا اس وجہ سے اسے زیادہ شک لگا کہ یہ انسان تو کسی لڑکی کو دیکھتا ہی نہیں اور کہاں میری بے خبری میں میری بہن کی تصویریں اپنے موبائل میں ڈال رکھی ہیں وہ بھی خفیہ فولڈر میں .. اگر تیری جگہ کوئی اور ہوتا نہ تو آٹم شیور اتنا شدید ری ایکشن نہیں ہوتا اس کا !!!!!

"میں ایسا نہیں تھا احمد .. تو جانتا ہے مجھے لیکن .. کیا کروں میں مجبور ہوں اپنے دل کے ہاتھوں .. مجھے چین نہیں تھوڑا سا بھی جیسے ہی آنکھیں بند کرتا ہوں اسی کا چہرہ نظر آتا ہے بار بار اس کا خیال جھٹکنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن .. میں بے بس ہوں بہت نہیں بھلایا جاتا مجھ سے .. میں بھول ہی نہیں سکتا اسے .. میری غلطی نہیں ہے جو میں اس سے محبت کر بیٹھا ہوں .. مجھے اختیار ہی کب تھا اپنے دل پر .. یہ جو بھی ہوا میری بے خبری میں ہوا ..

لیکن اب میں محبت کرتا ہوں اس سے شدید محبت اس سے دست بردار ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ... صرف اس کی وجہ سے مجھے کسی چیز کا ہوش نہیں الجھ کر رہ گئی ہے میری شخصیت لیکن سکون سا ملتا ہے مجھے صرف اس کا نام ہی ایک دفعہ اپنے ہونٹوں سے لے لوں تو اور اشعر آفریدی ... اسے لگتا ہے میں فلرٹی ہوں .. اس نے مجھے کہاں کس لڑکی کے پیچھے بھاگتا دیکھ لیا احمد ؟ !!!!!

دونوں ہاتھوں میں سر گرائے وہ دکھ سے زخمی لہجے میں کہے جا رہا تھا..

آج پہلی دفعہ اس نے کسی کے سامنے اپنا دل کھول رکھ دیا تھا..

اس کی بے قراری سے احمد انجان نہیں تھا کبھی وہ اس کی ذات کا حصہ بھی رہ چکی تھی..

"پریشان نہ ہو یا.. سب ٹھیک ہو جائے گا مان جائے گا اشعر بس وقتی غصہ ہے اس کے بعد.....!!!"

"مجھے فرق نہیں پڑتا اب اس کے مانے یا نا مانے سے.. اس کے نزدیک تو میں ایک فلرٹی ہوں نہ تو بس

ٹھیک ہے.. جتنی حفاظت کر سکتا ہے کر لے اپنی بہن کی.. اس کے سامنے اپنے ساتھ لے کر جاؤں

گا..!!!"

اس نے درشتی سے احمد کی بات کاٹ کر کہا تھا..

"یہی چیز ریاض صاحب.. یہی چیز غلط ہے یہ کوئی طریقہ نہیں ہوتا کسے سے اس کی بہن کا ہاتھ مانگنے کا

.. اس طرح سے تو ان دونوں کو خود سے بدظن کر دیگا اور بلا فرض اگر تو زبردستی ہی سہی اس سے شادی

کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو کیا وہ دل سے قبول کرے گی تجھے؟.. کبھی نہیں ریاض.. محبت کا

مطلب حاصل کرنا نہیں ہوتا..

اگر محبت کر ہی لی ہے تو اس کا مطلب بھی سمجھ اس کا احترام بھی کر.. اور یہاں مجھے تو ہی غلط لگ رہا

ہے.. تجھے معافی مانگ لینی چاہیے اشعر سے معاملہ اس کی بہن کا ہے اور وہ خود کتنی اذیت میں ہوگی

تیری حرکت سے تجھے اندازہ بھی نہیں اس کا.. اور اگر معافی نہیں مانگنا چاہتا تو ایٹ لسٹ اپنے برتاؤ میں

تھوڑی نرمی تو لے کر آ اپنی غلطی کو تو مان.. جھک جانے سے کوئی بڑا چھوٹا نہیں ہوتا لیکن اپنی غلطی

ایکسپٹ کرنے اور معافی مانگ لینے سے تیرا درجہ ضرور بلند ہو سکتا ہے اشعر کی نظروں میں بھی اور اس کی بہن کے لئے بھی ... سمجھ رہا ہے نہ میری بات ؟!!..!!"

"میں اپنے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھا ہوں .. مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا کچھ دکھائی نہیں دیتا سوائے اس کے ..!!!"

کرسی کی پشت پر سر لٹائے وہ تھکن سے کہ رہا تھا ..
جو اس کے روم روم میں اتر آئی تھی ..

"تجھے ایک بھر پور نیند کی ضرورت ہے .. آج آرام سے سو جا کل بات کریں گے اس پر میں تیرے ساتھ بس اتنا ہی دماغ کھپا سکتا تھا ..!!!"

"تو تو اچھے سے سمجھ رہا ہوگا میری فیلنگز آخر کو تو نے بھی تو محبت کی ہے ..!!!"
"بلکل .. میں نے بھی محبت کی ہے لیکن تیری طرح اسے سر پر سوار نہیں کیا ..!!!"
"ہمنہ .. اگر ہوتا نہ زرنور کا بھی کوئی بڑا بھائی پھر پوچھتا میں ..!!!"
وہ سر جٹک کر بولا تھا ..

اگر اشعر نے زیادتی کی تھی تو ریاض کاری ایکشن بھی ٹھیک نہیں تھا غلطی اگر تھی تو دونوں طرف سے تھی اور یہ ایسا مسئلہ بھی نہیں تھا کہ جس کوئی حل نہ ہو ...
پورا ہفتہ ہو گیا تھا لیکن ان دونوں نے بات کرنا تو درکنار ایک دوسرے کی شکل بھی نہیں دیکھی تھی .
سب نے ہی اپنے طور پر سمجھا سمجھا کر دیکھ لیا تھا لیکن کوئی بھی کچھ سمجھنے کو تیار ہی نہ تھا

نہ جانے کتنی ہی پرانی دوستی تھی کتنا ہی گہرا رشتہ ان کے درمیان تھا ایسا نہیں تھا کہ ان کی کسی بات پر کبھی ان بن نہ ہوئی ہوئی کبھی کوئی اختلاف نہ ہوا ہو بہت دفعہ ایسا ہو چکا تھا لیکن اتنی لمبی ناراضگی شاید ہی کبھی رہی ہو دونوں کے درمیان ..

چاہتے تو ایک دوسرے سے معافی مانگ کر اس مسئلے کو ختم کر دیتے لیکن دونوں ہی اپنی آنا کے سامنے سر جھکانے پر راضی نہ تھے حالانکہ دوستی جیسے رشتے میں تو انا کا تو کوئی عمل دخل ہی نہیں ہوتا یہ تو ایک انمول رشتہ ہوتا ہے جو کسی بھی غرض سے پاک ہوتا ہے ..

دونوں ہی جانے تھے کہ اگر غلطی اس کی ہے تو میری بھی ہے .. لیکن اب جھکے کون ؟!!...

خوبصورت سے اسٹیج پر احمد کے ساتھ شہزادیوں کی طرح بیٹھی مہندی کے غرارہ سوٹ میں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی ..

یقین تھا کہ آتا ہی نہیں تھا کہ آنکھوں دیکھا وہ حال سب سچ تھا وہ کوئی خواب نہیں دیکھ رہی تھی .. احمد ہمیشہ کے لئے اس کا ہونے والا تھا ..

وہ بار بار اپنے ہاتھوں میں لگی اس کے نام کی مہندی کو دیکھ تھی تھی ..

جس کا رنگ بے حد گہرا آیا تھا ...

آج مہندی کی رسم تھی کل رخصتی ہو جانی تھی اس نے اپنا گھر چھوڑ کر احمد کے گھر کو مہکانے چلے جانا تھا ہمیشہ کے لئے ..

یہی سوچ سوچ کر آنکھیں بھی بار بار بھر آ رہی تھی

منابل کے ٹھکانے پر وہ اس کے خیال سے چونکی تھی..

منابل اور حارث دو ہفتوں کے ٹور پر گئے تھے لیکن احمد کے ارجنٹ میں شادی کی ڈیٹ فلکس کروانے پر انہیں ایک ہفتے میں ہی واپس آنا پڑا تھا..

کافی شارٹ نوٹس پر ساری اریجنمنس کی گئی تھی

دونوں ہی زور و شور سے ان کی شادی کی تیاریوں میں بھرپور شرکت کر رہے تھے..

منابل تو کافی نکھر گئی تھی حارث کی سنگت میں جتنی پیاری وہ جانے سے پہلے تھی واپس آنے کے بعد

اور بھی خوبصورت ہو گئی تھی...

"اہم اہم.. تم تو ابھی سے اس کے خیالوں میں کھو گئی.. صبر کر جاؤ کل فائنل ہو رہی ہے تمہاری رخصتی

!!.."

منابل نے اسے مہندی لگاتے ہوئے شرارت سے کہا تو وہ جھینپ گئی..

احمد ان لوگوں کے پاس جا چکا تھا اس وقت دونوں اکیلی بیٹھی تھیں..

ان ک بعد تیمور اور انوشے کی رسم بھی کی جانی تھی..

نازولید کے اصرار پر انوشے کی رخصتی بھی ساتھ ہی کی جا رہی تھی...

زارا بخاری تو بار بار اپنی نم ہوتی آنکھوں کو پونچھ رہی تھیں کے ایک ساتھ دو بیٹیوں کو رخصت کر رہی

تھیں..

اور اتے تھوڑے سے عرصے میں ہی انوشے انھیں اپنی بیٹیوں کی طرح ہی عزیز ہو گئی تھی وہ تو برملا کہتی تھیں کہ انوشے میری تیسری بیٹی ہے بس خدا نے کافی دیر سے ملایا مجھے اس سے .. لیکن چلو جو ہوتا ہے بہتر ہوتا ہے ..

ان کے لئے تو وہ ایک گھر کے فرد کی ہی حیثیت رکھتی تھی ..

وہ سلگتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جو حیدر کی کسی بات پر ہنس رہا تھا ..
اشعر کو یاد نہیں تھا کہ کتنے دنوں بعد اس نے ریاض کی شکل دیکھی تھی ..
وہ دونوں جو دن میں کتنی ہی بار فون پر بات کرنے کے ساتھ تین چار ملاقات کر لیا کرتے تھے اتنے دنوں سے ایک دوسرے کو دیکھ بھی نہیں پارہے تھے ..
اشعر کا بارہا دل چاہا تھا کہ ایک دفعہ اسے جا کر گلے لگا لے سارے گلے شکوے بھول جائے .. لیکن ہر بار وہ سختی سے اپنے دل کی آواز کو دبا رہا تھا
اور اس نے کون سا آکر سلام کر کے حال احوال پوچھ لیا تھا ..؟؟؟
ایسا بیگانہ بنا ہوا تھا کہ جیسے جانتا ہی نہ ہو ..
اس کی نظر فاریہ پر پڑی تھی جو اسٹیج پر انوشے اور تیمور کو مہندی لگا رہی تھی ..
وہ اسے آج کے فنکشن میں لانا نہیں چاہتا تھا صرف اس وجہ سے لانے پر مجبور ہوا کہ کہیں کوئی یہ نہ سمجھے کہ اشعر آفریدی ڈرتا ہے کسی سے ..
اور وہ خود کون سا آنا چاہتی تھی ؟ ..

کتنے ہی بہانے کتنے ہی عذر اس نے انوشے اور زرنور کے سامنے تراشے تھے لیکن دونوں نے اس کی ایک نہ چلنے دی تھی ..

اس سے حامی بھروا کر ہی دم لیا تھا لیکن جب سے آئی تھی صرف یشفہ کے ساتھ ساتھ ہی تھی .. اور ساری بات تو یشفہ بھی جانتی تھی جبھی اسے اکیلا نہ چھوڑ رہی تھی .. نہ محسوس انداز میں سب کی توجہ اسی پر تھی خاص کر اشعر اور ریاض کی ..

ایک کو اپنی بہن کی حفاظت درکار تھی تو دوسرے کو اپنے دل کی پیاس بجھانے سے مطلب تھا ..

سوفٹ ڈرنک کا نازک سا گلاس ہاتھ میں پکڑے وہ اس کی برابر والی کرسی پر بیٹھی تھی ..

"یہ ریاض بھائی مجھے تھوڑے پاگل سے لگتے ہیں ..!!!"

اسنے سامنے ریاض کو پر سوچ نظروں سے دیکھتے ہوئے خود کلامی کے سے انداز میں کہا تھا ..

"تمہیں آج پتا چلا ..!!"

موبائل کے ساتھ مصروف حیدر نے لاپرواہی سے جواب دیا ..

"تم سمجھے نہیں حیدر .. وہ دونوں کس قدر کلوز فرینڈز ہیں اور ایک چھوٹی سی بات پر ایک ہفتے سے ایک دوسرے سے ناراض بیٹھے ہیں کچھ بھی ہو لیکن دوستی سے بڑھ کر تو کوئی رشتہ نہیں ہوتا نہ لیکن ریاض بھائی .. انھیں تو اپنی محبت کے پیچھے اپنے دوست کا بھی خیال نہیں کیا ہو جاتا اگر وہ معافی مانگ لیتے تو ؟!!.."

یشفہ کی بات پر حیدر کے کان کھڑے ہو گئے تھے پہلے اس نے تھوڑی دور احمد کے ساتھ بیٹھے ریاض کو دیکھا جو سر جھکائے دونو بازو سینے پر لپیٹے جانے اس کی کیا باتیں سن رہا تھا پھر دوبارہ اپنے برابر میں بیٹھی یشفہ کو دیکھا..

"پہلے تو مجھے یہ بتاؤ کے تم اتنی سمجھداروں والی باتیں کیسے کر رہی ہو آج؟!!!"
حیدر نے مشکوک انداز میں اسے دیکھتے ہوئے پوچھا..

"بی سیریس حیدر...!!!"

یشفہ نے اسے ٹھکا مارتے ہوئے دانت پیس کر کہا..

"تمہارے لگے تو سیریس ہی ہوں بے بی ڈول...!!!"

حیدر نے گہری نظروں سے اسے تکتے ہوئے دلفریبی سے کہا تھا..

"پھر سے کہنا...!!!"

یشفہ نے زور سے اپنی کہنی اس کے پیٹ میں ماری تھی..

"ہائے ظالم...!!!"

وہ مصنوعی کراہایا..

"ویلے میں تمہیں ڈیٹ پر لے جا کر یہی سب کہنے والا ہوں اب تم کیا ہر بات کے جواب میں ایسے ہی اٹیک کرو گی مجھ پر..؟؟!!!"

"ہر بار نہیں کروں گی.. میں گن لے کر جاؤں گی ایک ہی دفعہ میں کام تمام کر دوں گی تمہارا...!!!"

اس کے اطمینان سے کہنے پر وہ بے ساختہ ہنسا تھا..

"پھر تو میں مرنے کے بعد بھی فیمس ہو جاؤں گا...!!"

"کیسے؟؟...!!"

اس نے نہ سمجھی سے پوچھا..

"وہ ایسے کے.. نیوز پیپر میں خبر چھپے گی کے ایک عاشق کو اس کی محبوبہ نے صرف تھوڑا سا رومانس کرنے پر قتل کر دیا...!!"

"اسے رومانس نہیں فلٹ کہتے ہیں مسٹر ڈرامے باز...!!"

بالوں کو جھٹک کر پیچھے کرتے ہوئے اس نے جس انداز میں کہا تھا وہ تو بس ضبط ہی کر کے رہ گیا تھا.. اس کی ادائیں چھریاں سی چلا دیتی تھیں دل پر..

"ویلے میں انتظار کر رہا تھا کب سے.. ابھی تک لڈو نہیں کھلائے تم نے...!!"

حیدر نے مناہل اور حارث کی مہندی کا حوالہ دے کر سرسری سا پوچھا تھا..

اس نے بے ساختہ در آنے والی مسکراہٹ کو چھپایا تھا..

"کیا تمہیں اتنے پسند آئے تھے کے دوبارہ سے کھانا چاہتے ہو؟؟...!!"

اس کا انداز معصوم سا تھا جب کے وہ خود کو سنجیدہ ظاہر کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا..

"اگر تم اپے ہاتھوں سے کھلاؤ گی تو ضرور کھا لوں گا.. اور قسم سے پانی دوپانی دو کا شور بھی نہیں مچاؤں

گا...!!"

"ٹھیک ہے حیدر.. تم مجھے ڈیٹ پر لے جا کر چائے بسکٹ کھلاؤ گے نہ تو میں تب ہی بنا کر لے آؤں گی

...!!!"

"میں نے اپنے دل پر لکھ لی ہے یہ ڈیٹ والی بات کے تم راضی ہو میرے ساتھ جانے پر اب مکرمت
جانا...!!!"

"کبھی نہیں۔ لیکن اگر تم نے وہاں جا کر مجھے پرپوز کیا تو پھر تمہارے زندہ رہنے کی کوئی گارنٹی نہیں...!!!"
"کیوں تم کیا میرے قتل کا پروگرام بنا کر بیٹھی ہو؟...!!!"

"ارادہ تو یہی ہے اب دیکھتے ہیں تمہاری قسمت کتنی اچھی ہے...!!!"

اس نے مسکراتے ہوئے بارہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا لیکن اچانک ہی اس کی
مسکراہٹ سمٹی تھی..

حیدر کی آنکھوں میں وہ اپنا عکس صاف دیکھ سکتی تھی..

وہ جانتی تھی حیدر کی نظریں اس کے لئے بدل چکی ہیں اب وہ کسی اور ہی نظر سے اسے دیکھتا ہے..
لیکن یہ تو اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ اس کی فیلنگز بھی کبھی بدل سکتی ہیں وہ بھی
حیدر کے لئے....

وہ جانتی تھی حیدر کی نظریں اس کے لئے بدل چکی ہیں اب وہ کسی اور ہی نظر سے اسے دیکھتا ہے..
لیکن یہ تو اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ اس کی فیلنگز بھی کبھی بدل سکتی ہیں وہ بھی
حیدر کے لئے....؟؟

"کیا ہوا کہ ہر کھو گئیں؟...!!!"

حیدر نے اس کے سامنے چٹکی بجائی تو وہ فوراً ہی چونک کر حال میں لوٹی جہاں وہ ابھی بھی اسی کی جانب
متوجہ تھا..

وہ گم سم انداز میں اسے دیکھے گئی..

"کیا بہت زیادہ نشیلی ہیں میری آنکھیں؟؟ جو ایسے ڈوب گئی ہو...!!!"

حیدر نے شرارت سے اس سے پوچھا تھا

یشفہ نے فوراً ہی خود کو سنبھالا تھا

"نشیلی تو نہیں لیکن خاصی بے لگام ہیں انہیں قابو میں رکھو تو بہتر ہے...!!!"

وہ پھر سے پہلی والی یشفہ بن گئی تھی

"نظریں بھی کوئی قابو میں رکھنے والی چیز ہیں کیا؟؟؟...!!!"

اس کا جواب بھی برجستہ تھا

"رکھنی چاہیے.. فائدے میں رہو گے...!!!"

وہ ہلکا سا مسکرائی تھی

"فائدے اور نقصان کی فکر کسے ہے اب؟؟ اور جب دل ہی قابو میں نہ ہو تو نظروں پر پہرے بٹھا کر کیا

کرے انسان؟؟...!!!"

حیدر نے خاصے گہرے انداز میں کہا تھا یشفہ نے ایک ابرو اٹھا کر اسے تنقیدی نظروں سے دیکھا تھا

"ایک بات کہوں میں بالکل سچ؟؟؟...!!!"

اس نے توقف سے حیدر سے پوچھا تھا

"جھوٹ بھی بولو گی تو مجھے سچ ہی کہے گا...!!!"

"می چیز.. اسی کے بارے میں کہنے والی تھی میں .. بہت برے لگتے ہو اس قسم کی باتیں کرتے ہوئے
...!!!"

"ہاں .. کس قسم کی ؟؟...!!!"

حیدر نے دلچسپی سے پوچھا

"میں پیار محبت دل وغیرہ کی...!!!"

وہ اپنے انداز کو سرسری سا بنانے کی کوشش کر رہی تھی

"اسے عشقیہ گفتگو کہتے ہیں میڈم .. جو دو محبت کرنے والوں کے درمیان کی جاتی ہے...!!!"

اس نے جیسے لشفہ کی معلومات میں اضافہ کیا تھا جبکہ وہ استہزیاء سا ہنسی تھی

"اگر ایسا ہے تو پھر یہ باتیں ہمارے بچ کیوں ہو رہی ہیں ؟؟.. میں تو نہ تم سے محبت کرتی ہوں اور نہ ہی

عشق...!!!"

اپنے دل کی آواز کو دباتے ہوئے اس نے بناوٹی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا تھا

لیکن حیدر کی محفوظ سی انوکھی سی مسکراہٹ سے لگ رہا تھا جیسے وہ سب سمجھ رہا تھا کہ لشفہ کے اندر کیا

چل رہا ہے ..

"اس پر ڈیٹیل میں بات ہو سکتی ہیں کسی دن فرصت میں کریں گے...!!!"

"مرضی تمہاری...!!!"

اس نے اپنے شانے اچکا دئے تھے

"اس قدر بورنگ مہندی آج سے پہلے کبھی اٹینڈ نہیں کی میں نے...!!!"

ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھے ریاض نے بیزاری سے ان کو مخاطب کر کے کہا تھا..
"نہیں تو کیا تجھے اپنے "سالے" کے ساتھ ڈسکو ڈانس کر کے چار چاند لگانے ہیں؟!!..!"

تیمور نے طنز سے اس سے پوچھا تھا

"سالے کے ساتھ کیوں؟.. اس کی بہن کے ساتھ کیوں نہیں؟!!..!"

ریاض نے سنجیدگی سے پوچھا تھا

"اتنا سب ہونے کے بعد بھی تجھے اس کی بہن کے ساتھ ڈانس کرنا ہے؟!!..!"

حارث نے حیرت سے اسے دیکھا جس کے چہرے پر کسی فکر کسی پریشانی کے کوئی آثار ہی نہیں تھے
جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو..

"ہاں.. وہ بھی اکیلے میں!!..!"

اس کے آنکھ میچ کر کہنے پر حارث اور تیمور کے درمیان خاموش نظروں کا تبادلہ ہوا تھا..
پھر حارث نے گرمی سانس لیتے ہوئے ٹیبل پر ڈنر کے لئے رکھی گئی کانچ کی بھاری سی پلیٹ اٹھا کر
اس کے سر میں ماری تھی..

"اترا عشق کا بھوت؟!!..!"

"آہہ ہ!!..!"

وہ کراہ اٹھا..

"کیا کر رہا ہے پاگل آدمی؟ سر پھاڑے گا کیا میرا؟!!..!"

وہ سر پکڑے اسے گھور کر بولا..

"جس قسم کی تیری حرکتیں ہیں تیرا سر پھاڑ ہی دینا چاہیے...!!"

تیمور نے بھی ٹھنڈے انداز میں کہا تھا

لیکن ریاض کو جانے کس بات پر تب چڑھ چکی تھی وہ فوراً سیدھا ہو کر بیٹھا..

"بات سنو میری.. یہ حادثہ اور وہ کمینہ سوری میرا ہونے والا سالا (اشعر) اپنی مرض و منشا سے پسند کی شادی کر چکے ہیں.. اور تو یعنی کے تیمور اور وہ احمد جو میرے سالے کے پاس کھڑا جانے کو لے جنتر منتر پڑھ کر اس کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا ہے (اس کا اشارہ احمد اور اشعر کی طرف تھا جو ڈانس فلور کے تھوڑا آگے کھڑے کچھ ڈسکس کر رہے تھے لیکن زیادہ احمد ہی بول رہا تھا) تم دونوں کی بھی دودن بعد شادی ہو جانی ہے اور جہاں تک میں جانتا ہوں تمہاری بھی ٹو میرج ہی ہے اور رہی بات حیدر صاحب کی تو وہ ابھی اپنی محبوبہ کو شیشے میں اتارنے کی پوری کوشش کرتے نظر آرہے ہیں.. اب میرا سوال یہ ہے کہ مجھ سے کس قسم کی دشمنی نکال رہے ہو؟ اتنے پابندیاں کس خوشی میں لگائی جا رہی ہیں..؟ جب تم سب پسند کی شادی کر رہے ہو تو مجھ پر کیوں جرم کی دفعہ نافذ کر رہے ہو؟...!!"

وہ تلخ انداز میں کہہ رہا تھا

"کوئی پابندی نہیں لگائی جا رہی چوہدری صاحب اگر ہماری شادیاں اتنے سکون سے ہو رہیں ہیں تو تیری بھی ہو جاتی اگر تو شرافت سے لڑکی کا ہاتھ مانگ لیتا..!!"

اپنے عقب سے آنے والی آواز پر وہ فوراً پلٹا تھا جہاں احمد کائی کلر کے کڑھائی والی کرتے میں بہت ہینڈسم لگ رہا تھا

آستینیں فولڈ تھی جبھی چوڑی کلائی پر بندھا مہندی کی رسم والا کنگنا صاف نظر آ رہا تھا..

"مانگا تھا میں نے ہاتھ.. لیکن بدلے میں اس نے اپنا ہاتھ دے دیا وہ بھی میرے چہرے پر...!!!"
سر جھٹک کر اس نے ناراضگی سے کہا تھا

"جس طرح سے تو نے مانگا تھا اس میں تو مجھے دس بارہ کچھ مزید ملنے چاہیے تھے...!!!"
تیمور نے پھر طنز سے کہا

"ہاں ہاں میرے ہی پیچھے پڑ جاؤ سب.. میری ہی غلطی ہے میں ہی برا ہوں بس.. تم سب تو نیک روحیں
ہو نہ جنت کے باغوں میں گھوموں گے...!!!"

اس کا موڈ خراب ہو چکا تھا

"دیکھ ریاض تجھے بھائی کہتے ہیں اس لئے مخلصانہ مشورہ دے رہے ہیں معافی مانگنے میں کوئی قباحت
نہیں ہے بلکہ تیرا وقار بلند ہی ہوگا اشعر کی نظر میں...!!!"

حادث نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے سمجھایا تھا

"اب یہ وقار کون ہے؟ اور میں کیوں بلند کرواؤں اسے؟...!!!"

اس کے جھنجھلا کر پوچھنے پر حادث نے صبر کے گھونٹ بھرے تھے..

"یو نو واٹ ریاض.. تو اب تک سنگل کیوں ہے؟؟...!!!"

"اپنی شرافت کی وجہ سے...!!!"

اس نے دوبارہ کہا تھا

"بس اسی شرافت کو گلے سے لگا کر اس کے پاس دفع ہو جا معافی مانگ لے اس سے ورنہ ہمارے بچے

تجھ سے کہیں گے کہ "ریاض چاچو حد ہے محبوبہ کے بھائی کو نہیں پٹایا گیا آپ سے؟؟...!!!"

"حارث نے طنز سے کہتے ہوئے شرم دلائی چاہی تھی..

"اے تو باپ بننے والا ہے؟؟ بتایا بھی نہیں...!!!"

ریاض حیرت سے اس سے پوچھنے لگا تھا

جہاں احمد اور تیمور نے مسکراہٹ دبائی تھی وہیں وہ بھی جھینپ گیا تھا

کچھ نہیں ہے ایسا کہنے...!!!"

"تو پھر وہ بچوں والا لیسن دیئے کی کیا ضرورت تھی...!!!"

اس کے چہرے پر پھر بے زاری چھا گئی..

"کچھ نہیں ہو سکتا اس بیوقوف کا....!!!"

اس کے سر پر چپت لگاتے ہوئے حارث اپنی جگہ سے اٹھ کر اسٹیج کی جانب بڑھ گیا تھا

"تیری کیا رائے ہے میرے بارے میں تو بھی بتادے....!!!"

ریاض نے ناراضگی سے تیمور کو مخاطب کیا تھا

"تجھ پر غور و فکر کرنے اور رائے دیئے سے بہتر ہے کہ میں اپنی مہندی کے فنکشن کو انجوائے کر لوں

.. بھائی احمد یہ تیرے حوالے...!!!"

خشک انداز میں کہتے ہوئے وہ بھی حارث کے پیچھے جا چکا تھا..

"میں معافی نہیں مانگو گا پہلے ہی بتا رہا ہوں...!!!"

احمد کو اپنی جانب متوجہ ہوتے دیکھ اس نے پہلے ہی وارن کر دیا تھا..

"مطلب کے تجھے شادی نہیں کرنی اس کی بہن سے....!!!"

"یہ کہاں لکھا ہے احمد کے معافی مانگنا صرف مجھ پر ہی فرض ہے؟؟!!..."
"فرض کی بات نہیں ہے غلطی جس کی ہوتی ہے معذرت بھی اسے ہی کرنی پڑتی ہے!!..."

"سارا قصور میرا تھا؟ اور وہ معصوم ہے؟ ہے نہ؟؟!!..."

اس کے لہجے میں طنز سا گھلاتھا

"قصورتیرا ہے کیوں کے تو نے غیر مہذب بات کی اس کی بہن کے حوالے سے... تو ایکسکیز کر لے اگر وہ تجھے معاف کر کے اپنی بہن کا ہاتھ نہ دے تو کہنا ویلے دینا تو نہیں چاہیے کیوں کے جب بات غیرت پر آجائے تو سالوں پرانی دوستی پر بھی گرد کی چھاپ پڑ جاتی ہے جو مشکل سے ہی صاف ہوتی ہے!!..."
احمد اسے ہر طرح سے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا

"تو میں نے کون سا اس کی غیرت پر ہاتھ ڈالا ہے؟؟!!..."

وہ سلگ ہی تو اٹھا تھا

"ایک ہی بات ہے اور دیکھ ریاض جو میں تجھے کہہ رہا ہوں وہ کرنا پڑے گا.. مجھے شادی کی کوئی جلدی نہیں تھی جہاں اتنا انتظار کیا تھا وہاں ایک ہفتہ اور کر لیتا لیکن تیری وجہ سے مجھے ارجنٹ میں یہ سب کرنا پڑا دو دن بعد برات ہے اگر تم دونوں کے بیچ سب سیٹ نہیں ہوا تو میں تم دونوں کو ہی نہیں لے کر جاؤں گا اپنے ساتھ برات میں!!..."

احمد کے حتمی انداز پر وہ تلملا اٹھا تھا..

"میری کیا غلطی ہے بھائی؟ سب میرے پیچھے ہی پڑے ہو اور جو اس نے کیا وہ کسی کو نظر نہیں آتا؟
میں نے تو صرف اپنی محبت کی پکس رکھی تھی سیل میں اگر بد قسمتی سے وہ اس کی بہن ہے تو میں کیا
کروں؟؟؟..

ایک تو بلا اجازت وہ میرے فون میں گھس گیا مجھ پر ہاتھ اٹھایا اتنی باتیں سنائی مجھے فلرٹی کہا اور تو اور میرا
فون بھی توڑ دیا اتنی مشکل سے میں نے اس کی تصویریں محفوظ کی تھیں اب کہاں سے لاؤں گا
دوبارہ؟؟؟!!"

وہ بگڑے موڈ کے ساتھ کہے جا رہا تھا..

"ایک تمہیڑ تو میں بھی لگا دوں گا تیرے.. بجائے اس سے معافی مانگنے کے تو تصویروں کا رونا رو رہا ہے
؟؟

اے بے وقوف آدمی معافی مانگ لے اس کے بھائی سے وہ شادی کروادیں گی تیری پھر ساری زندگی اچھے
سامنے بٹھا کر دیکھتے رہنا اسے....!!!"

احمد کا بس نہ چلتا تھا کہ وہ کیسے بھی کر کے اپنی بات اس کے دماغ میں بٹھا دے..
"اور تجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ وہ میرے معافی مانگتے ہی آسانی سے ہاتھ کی ہاتھ میرا نکاح پڑھوا دے گا
؟؟!!"

"کیوں کہ وہ تیری طرح بے وقوف اور حد سے زیادہ ضدی نہیں ہے اسے خیال ہے اپنی برسوں پرانی
دوستی کا اگر تو اسی دن کچھ گھنٹے بعد جا کر ہی معذرت کر لیتا تو بات اتنی بڑھتی ہی نہیں...!!!"

اور وہ ٹھیک کہہ رہا تھا اشعر تو اسے دل سے معاف کرنے کو راضی تھا لیکن ایک دفعہ وہ معذرت تو کرے
اپنی شرمندگی کا احساس تو دلائے اپنی غلطی تو مانے...!!!"

"سوچوں گا...!!!"

ریاض نے فحظ اتنا ہی کہا تھا

"ابھی بھی سوچوں گا...!!!"

احمد کا دل کیا تھا اپنا سر پیٹ لے ایک چھوٹی سی بات اسے سمجھ میں آ ہی نہیں رہی تھی

"کیا ہوا فاری؟...!!!"

اشعر نے اس کے سامنے چٹیر پر بیٹھتے ہوئے نرمی سے پوچھا تھا

"ک کچھ نہیں بھائی...!!!"

اس نے زبردستی مسکراہٹ چہرے پر سجائی تھی ورنہ تو اس کے ہونٹ جیسے ہنسنا ہی بھول گئے تھے
اشعر اسے نوٹ کر رہا تھا جب سے آئی تھی یشفہ کہ ہی ساتھ ساتھ تھی اسٹیج پر بھی صرف ایک دفعہ ہی
گئی ہوگی رسم کرنے ورنہ تو وہ دونوں الگ تھلگ ہی تھیں..

اور پھر ریاض بھی تو سفید کرتا شلوار میں شہزادوں کی طرح سے مغرور بے اسٹیج کے آس پاس ہی منڈلا رہا
تھا مجال ہے جو وہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی منظر سے اوجھل ہو جائے..

"یہاں کیوں ایسے بیٹھی ہو تمہاری فرینڈز کی مہندی ہے انجئے کرو بیٹا...!!!"

مہن سے بات کرتے ہوئے تو اس کے لہجے میں مٹھاس ہی ہوتی تھی

"مجھے بابا اور بی جان کی یاد آرہی ہے گھر جا کر انھیں فون کروں گی...!!!"

آنکھ کے کنارے پر اٹکا موتی اس نے انگلی کی پور سے صاف کرتے ہوئے بھگے لہجے میں کہا تھا
"ابھی بات کر لو اگر کرنا چاہو تو واپسی تو پتا نہیں کب تک ہو...!!!"

اشعر نے کہتے ہوئے خود ہی اپنا فون نکال کر نمبر ڈائل کر کے اس کی سمت بڑھایا تھا...!!!"

"احمد...!!!"

زر نور نے ہلکا سا ٹھکا دیتے ہوئے اسے متوجہ کیا تھا

"جی جان احمد...!!!"

اس نے بھی جوابا سرگوشی کی تھی..

وہ دونوں ہی اسٹیج پر قریب قریب بیٹھے تھے حیدر مووی میز والوں کے ساتھ ان کا فوٹو شاٹ کروا رہا تھا

"ڈانس کرو گے میرے ساتھ؟...!!!"

"ہیں..؟؟؟!!!"

زر نور کی عجیب ہی فرمائش پر احمد

نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

یہ فرمائش کم از کم احمد کے لئے تو عجیب ہی تھی

"اس میں اتنا چونکنے والی کیا بات ہے؟ سب کرتے ہیں اشعر اور حارث نے بھی تو کیا تھا...!!!"

وہ اتنی آہستہ آواز میں کہہ رہی تھی کہ با مشکل ہی اس کی آواز احمد تک پہنچ رہی تھی

"لیکن مجھے ڈانس کہاں آتا ہے نور؟...!!!"

اس نے ایک اور وجہ بتائی..

"اتنے معصوم بھی نہیں ہو تم اٹلی میں رہے ہو ساری زندگی کیپل ڈانس کا تو پتا ہی ہوگا...!!"

"اب ڈانس کرنے اور اٹلی میں رہنے میں کیا چیز مشترک ہے؟؟.."

"اور یہ بار بار اٹلی کو بیچ میں کیوں لے آتے ہیں..؟؟!!"

"اب ضروری تو نہیں کے کوئی انسان ساری زندگی اگر غیر ملک میں رہا ہو تو اسی کے رنگ ڈھنگ میں ڈھلا ہو....!!"

اس بات کو دوستوں کو سمجھانے میں جتنی مشکل درپیش آتی ہے اتنی بیوی کو سمجھانے میں نہیں آتی کیوں کے آپ اسے سمجھانے کی کوشش ہی نہیں کرتے..

کے اس نے ماننا تو ہے نہیں پھر کیوں کوشش کر کے انرجی ویسٹ کریں..

اور کچھ دیر میں وہ دونوں ڈانس فلور پر موجود تھے اور واقعی میں زرنور کے مطابق وہ اتنا معصوم بھی نہیں تھا جو کیپل ڈانس نہ جانتا ہو..

پورے ہال کی لائٹس آف تھی صرف سپاٹ لائٹس ان دونوں پر فوکس تھی..

جتنے پاس ہیں خوشبو کے سانس کے

جتنے پاس ہونٹوں کے سرگم

جیسے ساتھ ہیں کروٹ یاد کے

جیسے ساتھ بانہوں کے سنگم

جتنے پاس پاس خواہوں کی نظر

اتنے پاس تو رہنا ہم سفر...

تیرے ہاتھ میں ، میرا ہاتھ ہو

ساری جنتیں میرے ساتھ ہوں ..

تو جو پاس ہو پھر کیا یہ جہاں ..

تیرے پیار میں ہو جاؤں فنا...!!!"

"کبھی دلہن بھی خود سے ڈانس کرنے کی فرمائش کرتی ہے؟؟...!!!"

احمد نے آہستہ سے اس کے کان میں سرگوشی کے سے انداز میں پوچھا

"جب دولہا خود سے آفر نہیں کرے گا تو ناچار دلہن کو ہی پوچھنا پڑے گا نہ ..؟؟!!!"

اس نے خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ سپاٹ لائٹ میں چمکتے احمد کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا..

"مطلب کے مجھے پوچھنا چاہیے تھا؟؟...!!!"

اس کا انداز بھی محفوظ سا تھا

"بلکل...!!!"

"چلو نیکسٹ ٹائم پوچھ لوں گا...!!!"

"تم نے مزید کتنی شادیاں کرنی ہے احمد؟؟...!!!"

وہ بے ساختہ ہنستے ہوئے پوچھ رہی تھی

"تعداد کا تو پتا نہیں لیکن جتنی دفعہ بھی کروں گا تم سے ہی کروں گا.. یہ خاںزادہ کا وعدہ ہے...!!!"

احمد نے محبت سے کہتے ہوئے زرنور گلے لگایا تھا..

پورا ہال سیٹیوں اور تالیوں کی آواز سے گونج رہا تھا..

ریاض کی بے چینی بھی حد سے سوا تھی احمد اور نور کو ڈانس کرتے دیکھا تھا وہاں سے اٹھ کر ہال سے باہر ہی آگیا کے کہیں ان کی خوشیوں کو میری نظر ہی نہ لگ جائے ..

کھلی ہوا میں وہ گہری گہری سانس لے کر خود کو پرسکون کر رہا تھا لیکن بس تھوڑی سی دور کچے سیب کے رنگ کے سٹائش سے سوٹ میں ملبوس سر پر دوپٹہ لٹے کھڑی اس لڑکی پر ریاض کو گمان سا گزرا تھا ..

جبکہ "اللہ حافظ" کہہ کر فون کان سے ہٹا کر آف کرتے فاریہ نے ٹشو سے اپنی نم آنکھوں کو رگڑا تھا جس کے باعث اس کا جاہل ہلکا سا پھیل گیا تھا

اندر جانے کے لئے جیسے ہی مڑی سامنے کھڑے ریاض کو دیکھ کر بری طرح چونکی تھی ..
جو سپاٹ چہرے کے ساتھ قدم بڑھاتے اس کی سمت آ رہا تھا ..
فاریہ کے چہرے پر ڈر و خوف صاف چھلکنے لگا تھا ...

ریاض کی بے چینی بھی حد سے سوا تھی احمد اور نور کو ایک ساتھ دیکھا تو وہاں سے اٹھ کر ہال سے باہر ہی آگیا کے کہیں ان کی خوشیوں کو میری نظر ہی نہ لگ جائے ..

کھلی ہوا میں وہ گہری گہری سانس لے کر خود کو پرسکون کر رہا تھا لیکن بس تھوڑی سی دور کچے سیب کے رنگ کے سٹائش سے سوٹ میں ملبوس سر پر دوپٹہ لٹے کھڑی اس لڑکی پر ریاض کو گمان سا گزرا تھا ..

جبکہ "اللہ حافظ" کہہ کر فون کان سے ہٹا کر آف کرتے فاریہ نے ٹشو سے اپنی نم آنکھوں کو رگڑا تھا جس کے باعث اس کا جاہل ہلکا سا پھیل گیا تھا

اندر جانے کے لئے جیسے ہی مڑی سامنے کھڑے ریاض کو دیکھ کر بری طرح چونکی تھی ..

جو سپاٹ چہرے کے ساتھ قدم بڑھاتے اس کی سمت آ رہا تھا ..

فاریہ کے چہرے پر ڈر و خوف صاف چھلکنے لگا تھا ...

"کیا ہوا؟ اتنا ڈر کیوں رہی ہو مجھ سے؟؟!!"

"پپ پیچھے .. پیچھے رہو مجھ سے!!!"

وہ بامشکل ہی بول پائی تھی ورنہ تو آواز جیسے حلق میں اٹک سی گئی تھی

ریاض کو احساس ہو گیا تھا اس کے ڈر کا جمبھی اپنے قدم وہیں روک لئے ..

"میں تو بس تم سے "اس دن" کے لئے اپولو جائیز کرنا چاہ رہا تھا شاید کچھ زیادہ ہی روڈ ہو گیا تھا میں

"!!!"

اسے آج موقع مل ہی گیا تھا فاریہ سے ایکسکیز کرنے کا جب اس بے حارث کی شادی کے دوسرے دن

کافی مس بیہو کیا تھا اس کے ساتھ ..

اور اس دن کے بعد سے تو فاریہ نے بھی سوچ لیا تھا کہ آئندہ اگر اس نے تنہائی کا فائدہ اٹھا کر کچھ کہنا

چاہا تو وہ وہیں اس کی طبیعت صاف کر دے گی لیکن ریاض کے سامنے آتے ہی اس کی آواز تک ہی بند

ہو گئی تھی خوبصورت سی گہری آنکھوں میں دہشت سی نظر آرہی تھی

"دیکھو فاریہ میرا مقصد ہر گز تمہیں ڈرانا دھمکانا نہیں تھا وہ تو تم مجھے انور کرتی ہو تو غصہ آجاتا ہے .. وہ

کیا ہے نہ کے مجھے عادت نہیں انور ہونے کی آج تک میں ہر لڑکی کو کرتا آیا ہوں اب جب مجھے کسی نے

پہلی دفعہ کیا وہ بھی ایک لڑکی نے تو بس دماغ ہی گھوم گیا ورنہ میں اتنا تیز نہیں ہوں غصے کا!!!"

وہ نرمی سے اس کے چہرے کو فوکس میں رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

اب اشعر کی بہن سے شادی کرنی تھی تو اس سے پہلے بہن کا دل ہی اپنی طرف سے صاف کرنا تھا ورنہ

اگر اشعر مان جاتا اور وہ انکار کر دیتی تو پھر کیا فائدہ؟

وہ ہر ممکن کوشش کرنا چاہتا تھا اس کو منانے کی بس ایک دفعہ وہ اسے معاف کر دے شادی کے لئے

راضی ہو جائے پھر بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی

اور کیا ریاض جانتا نہیں تھا کہ ہر دفعہ سامنا ہونے پر کس قدر ناگواری اور بیزاری سی فاریہ کے چہرے

اور آنکھوں میں نظر آتی تھی

آج تک جس کی بھی نگاہ اس کی طرف اٹھی تھی سب میں ستائش ہی ہوتی تھی اس کی پرسنلیٹی کے لئے

لیکن وہ لڑکی.. اسے اتنا برا کیوں لگتا تھا ریاض چوہدری؟

اور اس کا جواب تو وہ ہر حال میں اس سے لینا چاہتا تھا لیکن شادی کے بعد....!!"

اس دن کے بعد سے آج اس کے چہرے پر ناگواری کے ساتھ ڈر و خوف بھی تھا

ریاض کو افسوس سا ہوا تھا کہ اس کی ایک حرکت سے وہ مزید بدگمان ہو گئی تھی

"میں سوری کر رہا ہوں تم سے فاریہ..!!"

ریاض نے ذرا زور دے کر کہا تھا

کہ وہ اس کی بات سن بھی رہی ہے یا نہیں..

لیکن اس کے ذہن میں تو کچھ اور ہی چل رہا تھا یہ سامنے کھڑا شخص وہی تو تھا جس کی وجہ سے اس کے جان سے پیارے بھائی نے کتنے غصے سے پہلی دفعہ اتنی تیز آواز میں اس سے باز پرس کی تھی وہ بھی اس بات کے لئے جس سے اس کا کوئی لینا دینا ہی نہیں تھا کوئی تعلق ہی نہیں تھا

"آپ اس قابل ہی نہیں کے آپ کو معاف کیا جاسکے...!!"

زہر خند لہجے میں کہتے ہوئے وہ اس کے ساتھ سے ہو کر آگے بڑھ گئی تھی ریاض اسے روکنے کے لئے مڑا تھا لیکن اسی طرف آتی یشفہ کو دیکھ کر اسے ناچار رکنا پڑا تھا

"کیا ہوا فاریہ ٹھیک تو ہو؟...!!"

یشفہ نے تشویش سے اس کی پیلی پڑتی رنگت کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

"ہاں بس وہ.. سر سر میں درد ہونے لگا ہے میرے..!!"

زبردستی مسکراتے ہوئے اس نے دقت سے جواب دیا تھا

"اندر چلو پھر...!!"

یشفہ نے بس ایک ہی نظر ریاض کو دیکھا تھا جو لا تعلق سا بنا رخ موڑ چکا تھا

"ریاض بھائی نے کچھ کہا ہے تم سے؟...!!"

اندر کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے یشفہ نے آہستہ سے اس سے پوچھا تھا

"نن نہیں تو...!!"

اس نے گھبرا کر جلدی سے کہا تھا

جتنا تماشا ریاض کی وجہ سے لگ چکا تھا وہ بہت تھا مزید وہ کسی کی گفتگو کا موضوع نہیں بننا چاہتی تھی

WhatsApp : 0344-4499420

نہ ہوتے ہوئے بھی وہ خود کو قصور وار سمجھتی تھی ..

"ٹھیک ہے تم پریشان نہ ہو...!!"

نرمی سے کہتے ہوئے وہ اسے اپنے ساتھ لگائے اندر کی جانب بڑھی تھی

"کیا یہ معاملہ اتنا سیریس ہے اشعر جو سلجھ نہیں سکتا...!!"

وہ جو آئے میں دیکھتے ہوئے بال بنا رہا تھا لائبرے کی بات پر اس کے ہاتھ تھمے تھے گہری سانس لیتے ہوئے اس نے اس نے برش واپس ڈریسنگ پر ڈالا تھا

"یہ مت سمجھنا لائبرے کے میں نے اسے اپنی آنا کا مسئلہ بنا لیا ہے مجھے خود بھی افسوس ہے دکھ ہے اس کا جو بھی ہوا لیکن میں یہ کسی طور برداشت نہیں کروں گا کہ کوئی بھی شخص میری بہن کی تصویروں کو ایسے اپنی جیب میں لے گھومتا پھرے .. اب چاہے وہ میرا دوست ہی کیوں نہ ہو...!!"

"لیکن اس کی نیت تو غلط نہیں تھی نہ؟ اب جو اس نے اتنی بڑی بات کہی ہے تو اس کا مطلب تو یہی ہوا نہ کہ وہ ہماری فاری کو اپنانا چاہتا ہے اس سے شادی کرنا چاہتا ہے .. اور ویسے بھی ایک نہ ایک دن تو ہمیں اس کی شادی کرنی ہی ہے تو پھر ریاض ہی کیوں نہیں؟...!!"

لائبرے نے اس کا دفاع کرتے ہوئے کہا تھا

"اگر اسے شادی ہی کرنی ہی تھی تو سیدھے سیدھے مجھ سے بات کر لیتا اگر شرم آرہی تھی تو اپنے ماں باپ کو ہی بھیج دیتا لیکن نہیں .. ریاض چوہدری نے آج تک کوئی کام سیدھے طریقے سے کیا ہو تو وہ کرے نہ .. اتنے دن گزر گئے لیکن ابھی تک اس نے مجھ سے ایکسکوز نہیں کیا ہاں مانا کہ غلطی میری

زیادہ تھی لیکن مطلب تو اس کا تھا نہ؟؟.. شادی تو اس کو کرنی ہے نہ کیا وہ آکر جھوٹے منہ ہی سوری نہیں کہ سکتا تھا؟؟!!..."

پرفیوم کا سپرے کرتے ہوئے وہ برہمی سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا
"کیا پتا اشعر وہ شرمندہ ہو تم سے.. ہچکچا رہا ہو تمہارا سامنا کرنے سے!!..."
"رہنے دو لائبہ.. شرمندہ ہونا تو اس نے کبھی سیکھا ہی نہیں... غلطی اگر اس کی ہو بھی تو جھکنا سامنے والے کو ہی پڑتا ہے..!!..."

"تو پھر ایسا کب تک چلے گا اشعر؟ کب تک تم دونوں ایسے ہی ایک دوسرے سے خفا رہو گے؟؟!!..."
"تم ٹینشن مت لو میری جان جلد ہی منٹ جائے گا یہ مسئلہ بھی!!..."
اشعر نے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے ملائمت سے کہا تھا
"وہ تو بے وقوف ہے لیکن تم تو سمجھدار ہو نہ اشعر کیا معاف نہیں کر سکتے اسے؟؟!!..."
"میں اسے معاف کر دیتا اگر وہ اپنے کئے پر شرمندہ ہوتا تو!!..."
اچھا اگر اب وہ تم سے معافی مانگے تو کر دو گے نہ اسے معاف؟؟!!..."
وہ بے چینی سے سوال پر سوال کئے جا رہی تھی

"اشعر پلیز.. میری خاطر اسے معاف کر دو وہ فاریہ میں انٹرسٹڈ ہے اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہے اور پھر کہیں لے گا بھی نہیں تمہیں اس سے اچھا داماد!!..."

"سوچوں گا.. فلحال تو تم ریڈی ہو جاؤ اور فاری سے بھی کہ دو تم دونوں کو عبادانکل کی طرف چھوڑنے کے بعد مجھے شوروم بھی جانا ہے..!!!"

اس نے ریسٹ واج باندھتے ہوئے کہا تھا

لائبہ کے لئے تو یہی بہت تھا کہ وہ معاف کرنے کے لئے مان گیا تھا اب انتظار تھا تو بس اس کے معافی مانگنے کا...

وہ سب کمرے میں جمع کل کے فنکشن کو ہی ڈسکس کر رہی تھی جبھی باہر لاؤنج سے آتے غیر معمولی شور کی آواز پر چونکیں تھیں..

"میں دیکھتی ہوں...!!"

کھلے بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے شال اپنے گرد لپیٹتی یشفہ جلدی سے اٹھ کر باہر آئی تھی لیکن وہاں کا منظر دیکھ کر تحیر سے دونوں ابڑاٹھے تھے

"آپ لوگ کیا کر رہے ہیں یہاں؟ برات تو دو دن بعد ہے نہ...!!"

اس نے صوفوں اور کاریٹ پر نیم درازان لوگوں کو مخاطب کر کے کہا تھا

"آپ کہیں تو آج ہی پڑھوالیں نکاح...!!"

انگلی پر کی چین گھماتے ہوئے اندر آتے حیدر نے دانت نکالے ہوئے کہا تھا

"ہم تو دلہن کا جوڑا لے کر آئے تھے کیوں بھائیوں؟...!!"

حارث نے سر کے نیچے کشن ٹھیک کرتے ہوئے ان دونوں سے تائید چاہی تھی

"میری دلہن کو بلائیے پلیز...!!"

تیمور نے شائستگی سے یشفہ کو مخاطب کیا تھا

"لیکن آپ کی دلہن کا جوڑا تو آپ کی والدہ ماجدہ دے گئی ہیں دو دن پہلے ہی تیمور بھائی...!!"

اس نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا تھا

"ویلے تو زور بھا بھی کا ڈریس لے کر آئے تھے لیکن وہ تو ہم سے پردہ کر رہی ہیں سو آپ میری بیوی کو بلا دیجئے میں اسے دے دوں گا...!!!"

"سداھر ہے ڈریس؟؟...!!!"

یشفہ نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے تیکھے لہجے میں پوچھا
"گاڑی میں رکھا ہے.. پہلے کچھ چائے ناشتہ کھلاؤ پلاؤ پھر لے گا...!!!"

ریاض نے لا پرواہی سے کہا تھا

"کیا مطلب؟ تم لوگ ہمیشہ کی طرح بھوکے پیاسے ہی آئے ہو؟؟...!!!"

یشفہ کے پیچھے ہی آتی مناہل نے مصنوعی حیرت سے پوچھا تھا

"دیکھیں مناہل بھابھی.. اب آپ مانے یا نہ مانے.. ہیں تو ہم کی دوست پیاری کے سسرالی دیور.. اب ایسے ہماری انسلٹ کی جائے گی تو ہم بھی ناراض ہو کر پھٹا ڈال دیں گے اور جو اتنی مشکل سے ان دونوں کی شادی ہو رہی ہے وہ پھر سے رک جانی ہے..!!!"

ریاض نے دبے انداز میں جیسے دھمکایا تھا

"دیکھو کھانے پانی کو تو تم لوگ بھول جاؤ ڈریس لا کر رکھو یہاں اور فوراً نکلو.. اور تیمور.. تمہیں شرم نہیں آتی دو دن بعد شادی ہے اور کیسے بے شرموں کی طرح اچھے ہی سسرال میں لیٹے ہوئے ہو...!!!"

مناہل نے اس کے نیم دراز ہونے پر ڈپٹا تھا

"ہاں تو صرف لیٹا ہوا ہی ہوں نہ اور تو کچھ نہیں کر رہا...!!!"

اس نے بھی دو بدو جواب دیا تھا

ایک ہفتے سے اشعر کے علاوہ وہ سب احمد کے گھر رہ رہے تھے

دن میں ایک دو دفعہ ہی تھوڑی دیر کے لئے وہ چکر لگاتا تھا

جب کے ساری لڑکیاں زرنور کر گھر پر تھیں سوائے فاریہ اور لائبہ کے ..

اشعر نے انہیں رات رکے کی اجازت نہیں دی ہوئی تھی وہ صبح ہی آتی تھیں پھر رات کو وہ ہی ان کو لے جاتا تھا

"ناشتہ تیار کرواؤ بھابھیوں .. تب تک میں لے کر آتا ہوں دلہن کا خون آلود لباس ..!!"

ریاض کا اشارہ بلڈ رنگ کے لینگے کی جانب تھا ..

موبائل جیب میں رکھتے ہوئے وہ جو نہی دروازے سے نکلنے لگا کوئی اسی وقت اندر آ رہا تھا وہ تو ریاض بر وقت پیچھے ہو گیا ورنہ دونوں کا تصادم یقینی تھا

اور جب نظر مقابل پر پڑی تو وہ مزید سنبھلتے ہوئے سائیڈ پر ہو گیا تھا سر کو ہلکا سا خم دیتے ہوئے اس نے مؤدب سے راستہ چھوڑا تھا کیوں کے اس کے پیچھے اشعر اور لائبہ بھی تو تھے

فاریہ لب بھنچے جلدی سے آگے بڑھ گئی تھی

لائبہ نے آنکھوں میں ہی اشعر کو اس سے نہ الجھنے کا اشارہ دیا تھا جس پر اس نے سر آثبات میں ہلایا تو وہ اندر چلی گئی

اور ایسا شاید پہلی دفعہ ہی ہوا تھا کہ اشعر اسے نظر انداز کرتے ہوئے اندر کی جانب قدم بڑھا چکا تھا جیسے
کے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو مٹے کے لئے تو ریاض کو بھی شدت سے احساس ہوا تھا کہ کتنی زیادہ دوری
ان کے بیچ حائل ہو چکی تھی کہ وہ بات کرنا تو درکنار حال احوال پوچھنے کا بھی روادار نہ رہا تھا۔۔
لیکن یہ صرف مٹے کے لئے ہی ہوا تھا پھر سے اس کے دل میں بدگمانی نے جگہ لے لی تھی۔۔
ہاں یہ وہی اشعر آفریدی تھا جس نے اس پے گھٹیا الزام لگاتے ہوئے ہاتھ اٹھایا تھا۔۔
سر جھٹکتے ہوئے وہ بھی باہر چلا گیا تھا۔۔

"کپڑے تو بدل لے چوہدری ایسے ہاتھ مانگنے جائے گا کیا؟!!!"
حیدر نے اس کے رف سے حلیے کی وجہ سے کہا تھا
"تو کھے تو شیروانی پہن جاتا ہوں گے ہاتھ نکاح بھی کرواؤں گا!!!"
خود پر پرفیوم کا سپرے کرتے ہوئے اس نے چڑ کر کہا تھا
"اور میں بتا رہا ہوں تم لوگوں کو اب اگر اس نے کچھ ایسا ویسا کہا یا میری انسلٹ کی تو میں لحاظ نہیں
کروں گا اس کا!!!"

وہ بگڑے موڈ کے ساتھ کہ رہا تھا ایک تو پہلے ہی وہ لوگ اس کو زبردستی بھیجنے پر تلے ہوئے تھے
"وہ کچھ بھی کھے بھلے سے گالیاں بھی دے لیکن تجھے خاموش رہنا ہے کیوں کے مطلب تیرا ہے تجھے
اس کی بہن چاہیے۔۔ اور یہ تو تو جانتا ہی ہوگا کہ مطلب کے وقت تو گدھے کو بھی باپ بنا لیا جاتا ہے

"!!!"

میگزن کی ورق گردنی کرتا تیمور اطمینان سے بولا تھا

"گدھے کو باپ بنانا آسان ہے لیکن اشعر آفریدی...!!!"

سر جھٹکتے ہوئے اس نے دانستہ بات ادھوری چھوڑ دی تھی

زندگی میں پہلی دفعہ کسی کے لے جھکنا پڑ رہا تھا اور یہ تو اس نے سوچ لیا تھا کہ "جس" کی وجہ سے اسے اتنے پاڑ بیلنے پڑ رہے تھے سارے بدلے سارے حساب بھی اسی کے ساتھ بے باک کرنے تھے بعد میں ..

چھوڑنے والوں میں سے تو بحر حال وہ تھا نہیں ..

"دیکھ ریاض.. اگر تو سچ میں اپنے کئے پر گلٹی ہے تو مانگ لے معافی ورنہ رہنے دے اگر ہمارے فورس کرنے پر ایسا کر رہا ہے تو پھر رہنے دے کوئی فائدہ نہیں اس کا...!!!"
"صحیح کہ رہا ہے تیمور...!!!"

احمد جو ابھی وہاں آیا تھا تیمور کی بات سن کر اس کی تائید کی تھی

"اب میرا ارادہ بن گیا ہے تو تم لوگوں نے نئی بات نکال لی.. اور تو تھا کدھر اتنی دیر سے ہاں؟!!!"
ریاض نے برہمی سے پوچھا تھا

"آفس میں تھا.. اب کل شادی ہے لیکن پھر بھی سارا کام مجھے ہی دیکھنا پڑ رہا ہے تم لوگ تو شیئرز لگا کر گھر بیٹھ گئے ہو...!!!"

اس نے ساتھ ہی حیدر کو بھی گھورا تھا جو فوراً سے لا تعلق بن کر موبائل پر سر جھکا چکا تھا

"جا رہا ہوں میں...!!!"

وہ جتنا تے ہوئے اپنا والٹ اٹھانے لگا تھا

"کوشش کرنا کے کام بن جائے منہ لٹکا کر آنے کی ضرورت نہیں...!!!"

"اگر وہ نہ مانا تو مجھے کچھ مت کہنا پھر...!!!"

نارا ضلکی سے کہتے ہوئے وہ چلتے ہوئے دروازے کے پاس آیا تھا اور جیسے ہی ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا
سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ بھونچکا رہ گیا تھا..

اشعر آفریدی اس کے گھر میں کیا لینے آیا تھا اب؟؟..!!!"

اشعر نے ہاتھ سے اسے سائیڈ پر ہونے کے لئے کہا تھا لیکن وہ تو اتنا حیرت زدہ تھا کہ اپنی جگہ سے ہلا
بھی نہیں..

کندھے اچکاتے ہوئے وہ خود ہی اس کو سائیڈ پر کرتے ہوئے اندر آ گیا تھا
وہ تو جیسے نیند سے جاگا تھا بوکھلا کر دروازہ بند کرتے ہوئے اس کے پیچھے آیا

"تیری طبیعت ٹھیک ہے اشعر؟؟...!!!"

اتنے دنوں بعد آج ریاض نے اسے مخاطب کیا تھا..

"میری تو ٹھیک ہے.. لیکن تیری ضرور صاف کرنے آیا ہوں...!!!"

اس کے انداز میں سکون ہی سکون تھا

اور اسے وہاں دیکھ کر تو ان میں سے کوئی چونکا بھی نہیں تھا جیسے پہلے سے اس کی آمد کے بارے میں

جانے ہوں..

"ٹائم نہیں ہے بو آؤ.. جو بھی کہنا ہے جلدی کرو...!!!"

احمد نے ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے ان دونوں کو ہی مخاطب کیا تھا

وہ لوگ مسلسل ریاض کو اشارے کر رہے تھے کے کچھ تو بول دے کیئے..

"او کے... آئم سوری اشعر غلطی میری ہے مجھے اتنا روڈ لی بات نہیں کرنی چاہیے تھی ایکچلی میری کوئی بہن نہیں نہ اس لے مجھے اندازہ نہیں کے بھائی اپنی بہنوں کے حوالے سے کتنا غیرت مند ہوتے ہیں.. لیکن جو میں نے کیا میں شرمندہ ہوں اس پر تھوڑا سا.. کیوں کے ساری غلطی میری نہیں تھی.. تجھے مارنے سے پہلے ایک دفعہ بات کر لینی چاہیے تھی کم از کم پوچھ ہی لینا چاہئے تھا لیکن تو نے تو آتے ہی اندھا دھند مجھے مارنا شروع کر دیا اس لے میں نے جو کیا پھر وہ تیرے ایکشن کاری ایکشن تھا.. لیکن میں پھر بھی گلٹی ہوں اس پر... ڈیٹس اٹ...!!!"

ایک ہی سانس میں کہتے ہوئے اس نے جلدی سے اپنی بات ختم کی تھی

"ٹھیک ہے اگر تو گلٹی ہے تو میں معاف کر دیتا ہوں.. حالانکہ میرا بالکل بھی دل نہیں تجھے معاف کرنے کو.. اور میری طرف سے بھی سوری اگر تجھے برا لگا ہو تو.. لیکن جو میں نے کیا تھا وہ تو تب ہی سمجھ سکتا تھا کے جب تیری کوئی بہن ہوتی اور تیرے ساتھ بھی یہی سچویشن ہوتی..!!!"

سر آثبات میں ہلاتے ہوئے ریاض نے پہل کرتے ہوئے خود ہی آگے بڑھتے ہوئے اس کو گلے لگایا تھا

"آئم ایکسٹر ملی سوری.. اور یہ میں اب دل سے کہ رہا ہوں...!!!"

"ایکسیڈنڈ...!!!"

اس نے بھی مسکراتے ہوئے اسے خود میں بھینچ لیا تھا

کتنے دنوں بعد ان کے بیچ کی دوریاں اور فاصلے ختم ہوئے تھے

"ویسے معافی تلافی تو ہو گئی.. لیکن ایک بات بتا اشعر.. کیا تو اس کا سالا بننے پر راضی ہے؟؟!!..."

حیدر نے معنی خیزی سے کہتے ہوئے اسے کہا تھا

"ویسے.. اگر تو مائنڈ نہ کرے تو میں بھی یہی پوچھنا چاہ رہا تھا...!!!"

ریاض نے سر کھجاتے ہوئے مسکراہٹ دبا کر کہا تھا

"مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہوتا اگر میری بہن کی بات بچپن سے طے نہ ہو گئی ہوتی...!!!"

"کیا مطلب؟؟!!..."

تیمور نے اچھنبے سے پوچھا تھا

"اس کی منگنی ہو چکی ہے بچپن سے ہی.. اور مجھے افسوس ہے کہ اگر میں پہلے ہی بتا دیتا تو یہ سب

ہونے کی نوبت ہی نہ آتی...!!!"

وہ اطمینان اور افسوس کے لے جٹے تاثرات کے ساتھ کہہ رہا تھا

ریاض کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا تھا

"کوئی بات نہیں ہو جاتا ہے...!!!"

حیدر نے اس کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے جیسے افسوس کرنا چاہا تھا

"تجھے پہلے بتا دینا چاہیے تھا اشعر.. تاکہ بات اتنی آگے بڑھتی ہی نہ...!!!"

تیمور کا انداز بھی اس سے جدا نہ تھا

"آئی ہیڈ نو آئیڈیا یار.. اگر مجھے پتا ہوتا کہ ریاض چوہدری کو میری بہن سے محبت ہو جائے گی تو میں نہ

ہونے دیتا اس کی منگنی...!!!"

ریاض نے زخمی سی نظر ان سب پر ڈالی تھی اور بغیر کچھ کے بغیر کچھ بولے وہ جھٹکے سے دروازہ کھول کر باہر چلا گیا تھا

"اتنا صبر مت آزمائو اس کا.. اب وہ سچ میں لحاظ نہیں کرے گا..!!!"

احمد نے ان سب کو تنبیہ کی تھی

"ایلے ہی نہیں مل جاتی محبت.. تمھوڑا تو تڑپنا پڑتا ہی ہے.. خیر ہے تڑپے دو چوہدری کو.. اسے بھی معلوم ہونا چاہیے آسانی سے تو کچھ نہیں ملتا..!!!"

اشعر نے ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا تھا

بھاری کامدار لہنگے میں ملبوس میچنگ جیولری پہنے نفاست سے کئے گئے میک اپ کے ساتھ وہ بے حد حسین لگ رہی تھی نظر تھی کے ٹھہرتی نہ تھی اس کے حسن پر..

"زری.. کیا کبھی تمہاری ایسی خواہش رہی ہے کے ایک شہزادہ سفید گھوڑے پر سوار تمہاری برات لے کر آئے.. اگر ہاں تو تم واقعی میں خوش قسمت ہو کیوں کے تمہاری خواہش پوری ہو گئی ہے تمہارا شہزادہ آگیا ہے تمہیں لینے..."

بھاری کامدار لہنگے میں ملبوس میچنگ جیولری پہنے نفاست سے کئے گئے میک اپ کے ساتھ وہ بے حد حسین لگ رہی تھی نظر تھی کے ٹھہرتی نہ تھی اس کے حسن پر..

"زری.. کیا کبھی تمہاری ایسی خواہش رہی ہے کے ایک شہزادہ سفید گھوڑے پر سوار تمہاری برات لے کر آئے.. اگر ہاں تو تم واقعی میں خوش قسمت ہو کیوں کے تمہاری خواہش پوری ہو گئی ہے تمہارا شہزادہ آگیا ہے تمہیں لینے..."

مناہل نے مسکرا کر کہتے ہوئے اس کا آنچل ٹھیک کیا تھا

اس کی دھڑکنوں میں طلاطم سا برپا ہوا تھا

کیا واقعی میں ان کے ملن کا لمحہ ان پہنچا تھا؟؟

اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا تھا وہ آگیا تھا اسے لینے کے لئے ہمیشہ کے لئے اپنا بنانے کے لئے..

"احمد بھائی گھوڑے پر آئے ہیں؟؟..!!"

یشفہ اور فاریہ نے بے ساختہ خوشگوار حیرت سے پوچھا تھا

مناہل نے جیسے ہی سر آثبات میں ہلایا وہ دونوں چٹکیوں میں اپنے لہنگے ذرا سا اٹھاتی جلدی سے میرج ہال

کے دروازے پر آئیں تمہیں جہاں ڈھول پٹاؤں کا اس قدر شور تھا کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی

تھوڑی دور ہی انہیں سفید گھوڑے پر سوار سیاہ شیروانی پر مہرون کلمہ پہنے سوار احمد سچ میں کسی سلطنت

کا شہزادہ ہی معلوم ہوتا تھا جو آج پوری شان و شوکت سے اپنی ملکہ کو لینے آیا تھا

گھوڑے کی باگ حارث نے تھام رکھی تھی جب کہ وہ سب اس کے آگے آگے بھنگڑے ڈال رہے تھے

..

اے خدا شکر تیرا...

اے خدا شکر تیرا، شکر تیرا، شکر تیرا

میرا یار چلا باندھ کے سر پر سہرا

ان سب نے ایک ہی رنگ کی شلوار قمیض پر مختلف رنگوں کی واسکٹ پہنی ہوئی تھی

اور سب ہی بے حد ہینڈسم لگ رہے تھے تیمور کی برات دوسرے دن تھی لیکن وہ بھی آج سارا لحاظ
بالائے تاک رکھتے ہوئے بھرپور ساتھ دے رہا تھا ان کا..

اچھی ی ی...!!!"

زوردار چھینک مارتے ہوئے اس نے رومال سے اپنی ناک رگڑی تھی

اونے گندے آدمی نیچے اترا سٹیج سے.. ساری شو خراب کروا رہا ہے تو ہماری...!!!"

حیدر نے دبے لہجے میں اسے ڈپٹا تھا..

"دیکھ حیدر.. اچھی ی ی...!!!"

اس کی بات بھی مکمل نہ ہوئی تھی کے پھر سے چھینک پڑا..

"مجھ پر ہی گرا دے سارے جرائم...!!!"

حیدر اسے گھورتے ہوئے اسکے پاس سے ہی اٹھ گیا تھا

"مجھ پر غصہ کیوں ہو رہا ہے؟؟ میں نے تھوڑی کہا تھا فلو کو.. اچھی ی ی.. کے میرے.. اچھی ی

...ہو جا.. اف کیا مصیبت ہے یہ...!!!"

تھوڑی ہی دیر میں وہ بیزار ہو گیا تھا بدلے موسم کا اثر سب سے پہلے شاید اسی پر چڑھا تھا

"ایک بات بتا ریاض.. اشعر کے انکار کرنے کی وجہ سے تو کیا ساری رات روتا رہا ہے جو تیرے نزلہ ہو گیا

؟؟...!!!"

حارث نے دھیمی آواز میں رازداری سے پوچھا تھا

فورا ہی اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے

"رونے کی وجہ سے نزلہ کسے ہوتا ہے بیوقوف؟؟.. اور میں کیا تجھے.. آچھی... اتنا کمزور لگتا ہوں جو اتنی سی بات پر... آچھی.. رو پڑوں گا...!!!"

اس نے چبا کر کہتے ہوئے زور سے ناک رگڑی تھی..
حادث نے برا سامنہ بنا کر اسے دیکھا تھا جو آج کچھ زیادہ ہی پیارا لگ رہا تھا
اکھڑے اکھڑے سے مغرور انداز ماتھے پر بکھرے بال کھڑے نقوش.. وہ نظر انداز کئے جانے کے قابل تو ہرگز نہیں تھا..

"اللہ پوچھے گا تم لوگوں کو...!!!"
ریاض نے تیز نظروں سے ان کو گھورا تھا
"ارے واہ.. بغیر اچھی ی اچھی می کا تڑکا لگائے اس نے اپنی بات پوری کی ہے...!!!"
حیدر نے اس پر طنز کیا تھا

"بھائی تیرا تیسرا نکاح کرنے کا ارادہ تو نہیں ہے نہ؟؟...!!!"
تیمور کے سرگوشی کرنے پر وہ مسکرایا تھا
"فلحال تو نہیں ہے...!!!"

"مطلب کے آئندہ کرنے کے چانسز ہیں؟؟...!!!"
"شاید....!!!"

اس نے ذرا سے شانے اچکائے تھے

"ہمارا تو ایک نہیں رہا اور لوگوں.. اچھی کو دو دفعہ کرنے کے بعد بھی.. اچھی دل نہیں بھر رہا...!!!"
WhatsApp : 0344-4499420

ریاض کا انداز خفگی لئے ہوئے تھا..

"بھائی تو آرام دے لے اپنی زبان کو تیرے اچھی اچھی نے دماغ کی دہی کر دی.. اور لے پکڑ منہ پر رکھ اس کو اچھے!!"

حیدر نے شیشے کی ٹیبل پر پڑاٹشوز کا پورا بوکس اٹھا کر اس کے ہاتھ میں دیا تھا وہ محظا سے گھور کر رہ گیا تھا

"رخصتی ہی تو ہے پھر کل ہو یا آج اس سے کیا فرق پڑتا ہے تم کہو تو کروالوں آج ہی؟؟...!!"

تیمور نے گہری نظروں سے اس کے سر اچھے کا جائزہ لیتے ہوئے محفوظ انداز میں پوچھا تھا
"رخصتی ہی تو ہے پھر کل ہو یا چند سال بعد کیا فرق پڑتا ہے آپ کہیں تو کچھ عرصے بعد کروالیں؟؟...!!"

وائٹ اور سی گرین کلر کے بھاری سے شرارے میں اپنے لمبے سیاہ بالوں میں کرلز ڈالے انوشے نے پلکیں جھپکاتے ہوئے معصومیت سے کہا تھا

"بلکل بھی نہیں.. مجھ سے ایک دن کا صبر کرنا دو بھر ہو رہا ہے اور تم سالوں کی بات کر رہی ہو...!!!"
اس کے بے صبرے انداز پر انوشے کو ہنسی آگئی تھی

"ہنسو مت ایلے یار.. میرا دل پہلے ہی جل رہا ہے...!!!"

"ہاں تو دل کو بہلا لیجئے تیمور صاحب.. صبر کا پھل تو ویسے ہی میٹھا ہوتا ہے...!!!"

"وہ تو کل پتا چلے گا کے کتنا میٹھا ہوتا ہے...!!!"

تیمور کے معنی خیزی سے کہنے پر وہ بلش کر گئی تھی

"میں نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ میری چشمش ایلے بھی کبھی شرمائے گی مجھ سے...!!!"
"چشمش تو مت کہیں.. اب چشمہ تو نہیں لگاتی میں...!!!"

اس کے نروٹھے انداز پر وہ ہنسا تھا

"جب میں نے دیکھا تھا تمہیں تب تو لگاتی تھی نہ...!!!"

تیمور نے اس کی ننھی سی ناک دبائی تھی

"ہاں تو یہ جب کی بات ہے نہ.. آپ ابھی کی بات کریں...!!!"

"ابھی کیا بات کروں میرا تو بس دل بے ایمان ہوا جا رہا ہے...!!!"

اس نے شوخ سے انداز میں کہا تھا

"آپ... فضول ہیں بہت...!!!"

انوشے سے کچھ نہ بن پڑا تو یہی کہ دیا

"اس فضول انسان کی فضول حرکتیں ابھی دیکھی ہی کہاں ہیں آپ نے؟...!!!"

تیمور نے اس کی جانب جھکتے ہوئے معنی خیزی سے کہا تو وہ گڑبڑا کر اس کے پاس سے ہی چلی گئی تھی

..

"کوئی بات نہیں تیمور.. بس ایک دن ہی تو رہ گیا ہے...!!!"

وہ خود کو دلا سے دیئے لگا تھا

"یہ لو...!!!"

لاٹہ نے مٹھائی کی پلیٹ اس کے سامنے کی تھی..

"یہ کس خوشی میں؟؟؟!"

اشعر نے نہ سمجھی سے پوچھتے ہوئے ایک چھوٹا سا پیس اٹھایا تھا..

"تمہاری اور ریاض کی صلح جو ہو گئی...!!!"

اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا

"میری تو ہو گئی لیکن اس کی شاید ابھی تک نہیں ہوئی...!!!"

اشعر نے مسکراتے ہوئے اسٹیج کے پاس کھڑے ریاض کو دیکھ کر کہا تھا جو کسی بات پر حارث سے بحث کرنے کے ساتھ ساتھ ہر تھوڑی دیر بعد چھینک بھی رہا تھا..

اس کی ناک اور آنکھیں بے سرخ سی ہو رہیں تھیں اوپر سے اشعر کے جھوٹ کی وجہ سے موڈ بھی خراب ہوا تھا

اسے ہنسی آرہی تھی ریاض کی حالت پر..

لیکن اچھا بھی نہیں لگ رہا تھا اسے اس طرح سے دیکھتے ہوئے وہ اس کی وجہ سے ٹھیک سے انجوائے بھی نہیں کر پا رہا تھا..

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کے تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی ہے...!!!"

حیدر نے پر سوچ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

"ایں...؟؟؟!"

اس کی آنکھیں بے ساختہ پھیلی تھیں..

لیکن دوسرے ہی لمحے چہرے کے تاثرات نارمل کرتے ہوئے اس نے اپنی پلیٹ میں ڈلے رشین سیلیڈ سے فوک کی مدد سے سیب کا ٹکرا منہ میں رکھنے کے بعد سکون سے اسے چبایا تھا پھر ٹشو سے لب تھپتھپا کر اسے دیکھا

"اگر تمہیں ایسا لگتا ہے تو کسی سائیکاٹرسٹ کے پاس چکر کیوں نہیں لگا آتے حیدر؟!!!"
وہ بے ساختہ مسکراتے ہوئے اس کے مقابل صوفے پر بیٹھا تھا لیکن غیر ارادہ سی نظر اس کے گولڈن کرلز بالوں میں گے ہیئر کلپ پر پڑی تھی جو تین چار رنگوں کے شیڈز والا مور کی شکل کا تھا.. لیکن خوب جچ رہا تھا اس پر..

"ہیئر کلپ کے بعد حیدر نے سر سے پیر تک ایک طائرانہ سی لیکن گہری نگاہ اس کے وجود پر ڈالی تھی.."
"تم.. ایسے کیوں دیکھتے ہو مجھے؟!!!"

پہلے کے مقابلے میں اس کے انداز میں الجھن نہیں تھی انداز بہت ٹھہرا ہوا تھا
"اپنی ملکیت کو ایسے ہی دیکھا جاتا ہے مس!!!"

"لیکن میں تمہاری پراپرٹی نہیں ہوں....!!!"

"تم میری ہی ہو لیشفہ...!!!"

اس نے اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے جتا کر کہا تھا

"اباں.. یہ کس نے کہا؟!!!"

اس نے ابرو اچکا کر پوچھا..

"یہ کسی کے کہنے کی نہیں فرض کرنے کی بات ہے.. اور میں فرض کر چکا ہوں کے صرف میں ہی ہوں جو تمہیں اپنا بنا سکتا ہوں...!!!"

"حیدر... تم مجھے ایسے رومیو اور رانجھا ٹائپ بلکل بھی اچھے نہیں لگتے...!!!"

"ایسے تو میں کسی کو بھی نہیں اچھا لگتا.. لیکن اب میں ہر ایک کو تو اپنی بیماری کے بارے میں نہیں بتا سکتا نہ...!!!"

"بیماری؟؟؟... تمہیں کیا بیماری ہے؟؟؟...!!!"

اس کے انداز میں اچانک ہی تشویش در آئی تھی

"بس ہے ایک بیماری.. وقت آنے پر بتاؤں گا...!!!"

حیدر کو اچھا لگ رہا تھا اس کا خود کے لئے فکر مند ہونا..

"ویلے ایک بات مجھے ابھی تک ہضم نہیں ہوتی کے تم اتنی لڑاکا بلی سی ایک دم نارمل کیسے ہو گئیں

میرے ساتھ؟؟؟...!!!"

حیدر نے اس کے ہاتھ سے پلیٹ اچک لی تھی پھر اسی کے جھوٹے فوک سے سلاد کا ٹکڑا منہ میں ڈالا تھا

"فوک تو دوسرا لے لو...!!!"

یشفہ کو پسند نہیں آئی تھی اس کی حرکت..

"سولیشفہ حمین صاحبہ... ایسا کیا ہوا ایک دم سے جو تم نے مجھ سے لڑنا بھڑنا چھوڑ دیا؟؟؟...!!!"

حیدر نے اس کی بات جیسے سنی ہی نہیں تھی

"نہیں تمہیں برا لگ جائے گا...!!!"

"کیوں برا لگ جائے گا؟؟... ایک منٹ ایک منٹ.. کہیں تم میرے ساتھ محبت کا ڈرامہ رچا کر آخر میں مجھے دھوکہ دیے کا پلان تو نہیں بنائے بیٹھی تھیں نہ...؟؟!!!"

حیدر نے مشکوک انداز میں آنکھیں سکیر کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

وہ کوئی جواب نہ دے پائی تھی لب بھنے اپنی نظریں جھکا گئی تھی

اس کے کچھ نہ کہنے کے باوجود بھی حیدر کو اس کا جواب مل چکا تھا

"امیزنگ یار... ویلے میں تم جیسی لڑکی سے یہ سب ایکسپکٹ نہیں کر رہا تھا... کیا سچ میں تمہارا یہی ارادہ تھا؟؟!!!"

وہ شاید اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا

یشفہ کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ بے وقوف سا حیدر اتنی جلدی اور آسانی سے اس کی نیت جان جائے گا..

اس کا ارادہ یہی تھا اور سو فیصد یہی تھا

جس دن حیدر نے اسے زبردستی مال سے لے جا کر گھر پر چھوڑا تھا یشفہ نے اسی دن فیصلہ کر لیا تھا اسے برباد کرنے کا وہ ایک خود پسند لڑکی تھی صرف اپنے آپ سے محبت کرنے والی..

اسے آگ سی لگ جاتی تھی جب کوئی اس کی کسی چیز کو ہاتھ بھی لگا دیتا تھا تو اور پھر یہ تو اس کی ذات کی بات تھی کوئی کیسے اس کے وجود پر اپنا حق جتا سکتا تھا؟؟..

حیدر کی زو معنی سی باتیں اسے طیش میں مبتلا کر دیتی تھیں اور پھر رہی سہی کثر اس کی اس دن والی حرکت نے پوری کر دی تھی..

اس کا بس نہ چلتا تھا کے حیدر کے ساتھ کیا کر گزرے لیکن اتفاق سے اسے قریبی رشتے دار کی شادی میں ملک سے باہر جانا پڑا گیا

اس بارے میں اس نے کافی سوچا تھا لیکن حیدر کے ساتھ شادی کر کے اسے خود کا اختیار دیئے کا تو وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی

لیکن دوسری طرف اس کے دل میں جو سو فٹ سا کارنر اس کے لئے پیدا ہو گیا تھا وہ بار بار اس کا دھیان حیدر کی جانب متوجہ کرتا تھا وہ جتنا اس کے خیال سے بچنا چاہتی وہ اتنا ہی اس پر حاوی ہوتا تھا لیکن یہ تو اس نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کے حیدر کو برباد ہی کرنا ہے لیکن یہ محبت بھی نہ ..

سارا پلان ہی خراب کر دیتی ہے ..

پہلے جو وہ اس سے نرمی سے بات کر لیا کرتی تھی وہ اس کی پلاننگ کا حصہ تھا لیکن اب وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھی ..

اور یہ دل بھی نہ بہت ہی شرمندہ کرواتا ہے ..

جیسے کے اب لیشفہ ہو رہی تھی اس کے سامنے ..

اپنا بھید کھل جانے پر ..

"پھر کہاں تک پہنچی تمہاری پلاننگ؟!!"

اس کا انداز طنز یہ نہیں تھا وہ براہ راست اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا

پہلے جو وہ اس سے نرمی سے بات کر لیا کرتی تھی وہ اس کی پلاننگ کا حصہ تھا لیکن اب وہ اپنے دل کے

ہاتھوں مجبور تھی ..

اور یہ دل بھی نہ بہت ہی شرمندہ کرواتا ہے ..
جیسے کے اب یشفہ ہو رہی تھی اس کے سامنے ..
اپنا مجید کھل جانے پر ..

"پھر کہاں تک پہنچی تمہاری پلاننگ؟؟!!"

اس کا انداز طنزیہ نہیں تھا وہ براہ راست اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا ..
کچھ دیر تک وہ خاموش نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی پھر یہ کہتے ہوئے کھڑی ہو گئی

"کوئی پلاننگ نہیں کی میں نے؟؟!!"

"تو پھر تمہارے نارمل ہونے کی وجہ پوچھ سکتا ہوں میں؟؟!!..."

"نہیں؟؟!!"

"ٹھیک ہے شادی کے بعد ڈیٹیل میں بتا دینا .. اور اگر نہ بتانا چاہو تو ... کوئی مسئلہ نہیں مجھے نکلوانا آتا
ہے اچھے سے؟؟!!"

اس نے بظاہر نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا لیکن ایسا کچھ تھا اس کے لہجے میں وہ بے ساختہ اسے
دیکھنے پر مجبور ہو گئی تھی ..

"بس تھوڑا سا انتظار؟؟!!"

دوانگلیوں سے اس کے گال پر موجود سیاہ تل کو چوتھے ہوئے وہ آگے بڑھ گیا تھا جبکہ یشفہ ہل بھی نہیں
سکی تھی اپنی جگہ سے ...

احمد نے صاف منع کر دیا تھا ان فضول قسم کی رسموں سے لیکن ان لوگوں کے سامنے اس کی ایک نہ چلی تھی دل کھول کر انہوں نے رسمیں کرنے کے ساتھ اس کی جیبیں بھی خالی کروائی تھیں زور کے دل میں تو جیسے اداسیوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے ایک طرف شادی کرنے کی بلکہ احمد سے شادی کرنے کی بے حد خوشی تھی تو دوسری طرف گھر سے دوری کا احساس بھی شدت سے محسوس ہو رہا تھا آنکھیں تھیں کے بار بار بھر آ رہی تھی لیکن سختی سے خود پر کنٹرول کئے بیٹھی تھی بارہا احمد بھی اس سے پوچھ چکا تھا جو خلاف مامول خاموش سی تھی

جس پر اس کا جواب تھا

"میں دلہن ہوں احمد اب پڑ پڑ بولتی اچھی تو نہیں لگوں گی نہ !!!"

لیکن رخصتی کے وقت عباد اور زارا بخاری کے گلے لگی وہ ضبط کے سارے بندھن توڑ بیٹھی تھی ایک تو رخصتی کا لمحہ ہی ایسا ہوتا ہے جسے سوچ کر اداسی سی چھا جاتی ہے اوپر سے بد تمیز حیدر نے چن چن کر بدائی والے گانے لگا دئے تھے

میں تیری بانہوں کے جھولے میں پلی بابل

جارہی ہوں چھوڑ کر تیری گلی بابل

خوبصورت یہ زمانے یاد آئیں گے

چاہ کے بھی ہم انہیں نہ بھول پائیں گے

مشکل اشکوں کو چھپانا لگتا ہے

دلہن کا تو دل دیوانہ لگتا ہے

"یار کس قدر ڈرامے باز ہے یہ نور بانو پہلے تو پیچھے پڑی رہتی تھی شادی کے لئے اور اب جب ہو گئی ہے تو کیسے رو رہی ہے...!!!"

حیدر نے ماحول پر چھائی کثافت کو کم کرنے کے لئے کہا تھا
"تم لڑکے نہیں سمجھ سکتے...!!!"

منابل نے نم آنکھوں کو ٹٹو سے صاف کیا تھا
"لو اب تم کیوں رو رہی ہو تمہاری رخصتی تو ہو گئی نہ...!!!"

"اور انوشے بھا بھی آپ بھی...؟؟!!!"

حیدر نے اب انوشے کو دیکھ کر کہا تھا جس کے گالوں پر آنسو لڑیوں کی طرح بہ رہے تھے اور صرف وہی نہیں وہاں موجود سب کی آنکھیں ہی پر نم تھیں..

عباد بخاری زرنور کو گلے لگائے احمد کو اسے زندگی بھر خوش رکھنے کی ہدایتیں کر رہے تھے جنہیں وہ سینے پر ہاتھ رکھے سعادت مندی سے یقین دلایا تھا

پھر رخصتی کا شور اٹھا تو ماہین نے مہرون رنگ کی بڑی سی چادر اس کے گرد اوڑھادی تھی
احمد کی ریڈ سپورٹس کا رخا بہت خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کروا کر لایا تھا جسے حیدر کے لاکھ کہنے پر بھی احمد نے اسے ڈرائیونگ کی اجازت نہیں دی تھی بلکہ خود ہی ڈرائیو کر رہا تھا زرنور اس کے ساتھ والی سیٹ پر تھی اور پیچھے ماہین اور انوشے کے ساتھ لشفہ تھی فاریہ اور لائبہ اشعر کے ساتھ تھیں
پہلے ان سب کا ارادہ خانزادہ ولا ہی جانے کا تھا اور پھر وہاں سے اپنے گھر..

اب وہاں عدیل خانزادہ اور احمد کے علاوہ اور تھا ہی کون؟ اس لئے زرنور کے استقبال کی تیاری بھی انہی لڑکیوں نے کرنی تھی..

آدھے گھنٹے میں ان چار گاڑیوں کا قافلہ خانزادہ والا پہنچا تھا

بہت سی پھولوں کی پتیاں ان پر نچھاور کر کے ان کا استقبال کیا گیا تھا زرنور کی تھکن کے خیال سے بغیر کوئی رسم کئے اسے احمد کے روم میں پہنچا دیا گیا تھا جو اس نے اپنی نگرانی میں ڈیکوریشن کروایا تھا پورا کمرہ اس وقت تازہ پھولوں کی خوشبوؤں سے مہک رہا تھا..

"اشعر، تیمور.. اپنا فون دینا ذرا...!!!"

حیدر نے لاؤنج میں آتے ہی ان سے مطالبہ کیا تھا

"اور ریاض تو بھی دے.. بلکہ رہنے دے اور کچھ ایسا ویسا ہاتھ لگ جائے گا میرے...!!!"

"لیکن تجھے چاہے کیوں؟...!!!"

تیمور نے نہ سمجھی سے پوچھا تھا

"بس ایک چھوٹا سا کام ہے...!!!"

اور یہ تو حیدر کے علاوہ صرف اس کے فرشتوں کو ہی خبر تھی کے اس کے نیک ارادے کیا ہیں..

"خیر بہت ہے نہ بھائی؟...!!!"

حیدر نے صوفے پر لیٹے ریاض کے چہرے پر سے کش ہٹا کر فکر مندی سے پوچھا تھا جس نے جواب میں

سرخ آنکھوں کی ایک گھوری سے اسے نوازا تھا

"وہ تیری "آا اچھی .. آا اچھی" کی آوازیں نہیں آرہی نہ تو میں نے سوچا کے پوچھ لو کہیں بے ہوش وے
ہوش تو نہیں ہو گیا...!!!"

ریاض نے اسے جواب دینا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا پھر سے منہ پر کشن رکھ لیا
"کیا ہوا اسے؟؟....!!!"

اس نے ڈائریکٹ ان دونوں سے ہی پوچھا تھا
احمد کو تو حارث ٹیریس پر لے کھڑا تھا وہ بھی حیدر کے ہی کہنے پر..
"ناکام عاشق....!!!"

تیمور نے ہنستے ہوئے کو منٹ دیا تھا جس کے منہ پر ریاض کی طرف سے پھینکا گیا کشن لگا تھا
اور پھر بغیر ان کو دیکھے وہ اکھڑا اکھڑا سا اٹھ کے کچن میں چلا آیا تھا پانی پینے کے لے
لیکن اسے اگر فاریہ کی وہاں پہلے سے موجودگی کا پتا ہوتا تو وہ کبھی ادھر کا رخ نہ کرتا لیکن اب تو آگیا تھا
اس کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ فریج کھول کر اس میں سے ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال چکا تھا
ایک تو پہلے ہی فلو ہو رہا تھا اوپر سے اتنا ٹھنڈا پانی ..

فاریہ کو تشویش سی ہوئی تھی اس کے لے لیکن دوسرے ہی لمحے اپنی سوچوں کو سختی سے جھٹکا تھا..
مجھے کیا یہ جئے یا مرے...!!!"

چائے کی ٹرے اٹھا کر وہ بھی اسے مکمل نظر انداز کرتی اس کے ساتھ سے ہو کر باہر چلی گئی تھی ریاض
نے اسے روکنے کا اسے مخاطب کرنے کا سوچا بھی نہیں تھا..

وہ جو انجانے میں اسے اپنی ملکیت سمجھنے لگا تھا اس پر تو کسی اور کے حقوق تھے..

اگر پتا ہوتا کہ وہ کسی اور سے منسوب ہے تو وہ شروع میں ہی اپنے دل کو بہلا لیتا اپنے قدموں کو روک لیتا تا کہ بات اتنی آگے بڑھتی ہی نہ ..

لیکن اب ایسا کچھ اس کے اختیار میں نہیں تھا
فاریہ کو کسی اور کا ہوتا تو وہ دیکھ ہی نہیں سکتا تھا اس کی منگنی کا سوچ سوچ کر ہی وہ پاگل ہوا جا رہا تھا
اور اب تو صرف ایک ہی راستہ بچا تھا اس کے لئے کہ اشعر آفریدی کے سامنے جھک جائے اس سے اپنی محبت کو مانگ لے ..

جو انسان اپنی آنا کے ہاتھوں جھکنے پر مجبور نہیں ہوا جس نے اتنے سالوں کی دوستی سے زیادہ اپنی آنا کو فوقیت دی اسے ہمیشہ اونچا رکھا آج وہی شخص محبت کے لیے خود کو جھکانے پر راضی ہو گیا تھا ..

بڑی مشکلوں سے اسے روم میں آنے کی آنے اجازت ملی تھی وہ بھی شیرٹن میں سب کو ڈنر دیئے کی شرط کے ساتھ کیوں کے کیش تو سارا وہ لوگ دیگر رسموں میں ہی بٹور چکی تھیں ..
شیروانی اور کلہ اس نے اتار دیا تھا ابھی صرف کاٹن کی سفید شلوار قمیض پہن رکھی تھی جس کے کف بھی ہمیشہ کی طرح کہنیوں تک فولڈ تھے

وہ قدم قدم چلتے ہوئے پھولوں کی لڑیاں ہٹا کر بیڈ پر اس کے مقابل بیٹھا تھا پھر ایک ابرو اٹھا کر نہ سمجھی سے اسے دیکھا

"یہ گھونگھٹ کیوں نکال لیا اب ؟!!.."

احمد نے ہاتھ سے اس کا دوپٹہ ہٹانا چاہا تھا جبھی وہ جلدی سے پیچھے ہو گئی تھی

"پہلے میرا گفٹ ..!!.."

"او کے دے دوں گا پہلے چہرہ تو دکھا دو...!!"

"احمد پہلے منہ دکھائی...!!"

زر نور نے سختی سے ایک ہاتھ سے گھونگھٹ کو پکڑے دوسرے ہاتھ کی مہندی سے سبھی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائی تھی

"ٹھیک ہے...!!"

اس نے سائیڈ ٹیبل کی ڈراسے ایک چھوٹا مٹھی جیولری کیس نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھا تھا
زر نور نے فوراً سے گھونگھٹ الٹا کر اس باکس کو کھولنے کے بعد ناراضگی سے احمد کو دیکھا جو مبہوت ہو کر اسے ہی دیکھ رہا تھا

اتنا مکمل حسن شاید ہی اس کی نگاہوں نے کہیں دیکھا ہوں

"اس خالی باکس کا میں کیا کروں؟؟...!!"

اس کا خفا انداز بھی احمد کے دل میں اتر رہا تھا

"لو میرے سر میں مار دو...!!"

اس نے مسکراتے ہوئے ہلکا سا اپنا سر اس کی جانب جھکایا تھا..

"جب تحفہ میں دے رہا ہوں تو میں ہی پہناؤں گا نہ مسز نور احمد...!!"

اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتی احمد کا فون بج اٹھا تھا وہ دونوں ہی چونکے تھے

"یہ کون سا وقت ہے کسی کو ڈسٹرب کرنے کا؟؟...!!"

سکرین پر نظر آتے "حیدر کالنگ" کے الفاظ دیکھ کر تو وہ جی بھر کر بد مزہ ہوا تھا

پھر یہ سوچ کر اٹھالیا کے کہیں کوئی ایمر جنسی نہ ہو..

"السلام علیکم... ہاں بول کیا ہوا؟؟؟"

احمد نے عادت کے مطابق پہلے سلام ہی کیا تھا

"وعلیکم سلام.. کچھ خاص نہیں میں تو بس یہ پوچھ رہا تھا کہ... کیا ہو رہا ہے..؟؟ ہیں؟؟؟!!!"

حیدر کا شوخ انداز اسے ایک آنکھ نہ بھایا تھا..

"گوٹو ہیل...!!!"

چبا کر کہتے کر اس نے فون بند کر دیا تھا لیکن وہ پھر سے بچنے لگا تو احمد نے سوچ آف ہی کر دیا

"نان سینس...!!!"

وہ گہری سانس لے کر خود کو پر سکون کرتے ہوئے پھر سے زرنور کی جانب متوجہ ہوا تھا جس کے لبوں پر

دبی دبی سی مسکراہٹ تھی

"ہنسو مت یار...!!!"

وہ اور خفا ہوا..

"اوہ.. کتنے کیوٹ لگتے ہو تم غصے میں...!!!"

وہ بے ساختہ ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی

"صرف غصے میں کیوٹ لگتا ہوں؟؟؟!!!"

احمد نے گہری نظروں سے اسے تکتے ہوئے معنی خیزی سے کہا تھا پھر اپنی جیب میں سے دو گولڈ کے

بھاری سے نگینے جڑے خوبصورت سے کنگن نکال کر اس کے ہاتھوں میں سجادے تھے..

"بتاؤ کیسے گئے؟!!..!"

احمد اسے دیکھ رہا تھا اور وہ اپنی کلائی میں کھنکتے ان کنگنوں کو...!!!"

"بہت پیارے ہیں...!!!"

وہ مسکراتے ہوئے ان پر اپنی مخروطی انگلیاں پھیر رہی تھی احمد نے اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے کر ہونٹوں سے لگایا تھا..

"مجھ سے زیادہ؟؟!!..!"

"تم سے زیادہ تو کوئی پیارا نہیں مجھے...!!!"

"سچ کہہ رہی ہو نہ؟!!..!"

"ابھی بھی شک ہے؟!!..!"

"ہاں تھوڑا سا...!!!"

"تو پھر بتاؤ ایسا کیا کروں میں کہ تمہارا شک دور ہو جائے؟!!..!"

"یہ بھی میں بتاؤں؟!!..!"

وہ اس کی سبز کانچ سی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھ رہا تھا

لیکن پھر کسی رنگ ٹون کی آواز پر ان کا سحر سا ٹوٹا تھا

"میں تیرا بوائے فرینڈ، تو میری گرل فرینڈ

او میں نو کسندی نہ نہ نہ ..

"کیا تمہارا فون بج رہا ہے؟!!..!"

احمد نے اس سے پوچھا تھا کیوں کے اس کا فون تو سوچڑ آف تھا

"میرے فون کی تو یہ رنگ ٹون ہے ہی نہیں.. پھر بھی دیکھ لیتی ہوں...!!"

اس نے کہنے کے ساتھ ہی سائیڈ ٹیبل پر دھرا اپنا کلچ اٹھا کر اس میں سے سیل فون نکالا تھا پھر اس کی تاریک سکرین کو احمد کے سامنے کیا جس کا مطلب تھا کہ وہ کسی اور کا ہی فون تھا جو اس کمرے میں بچ رہا تھا..

رک تو جا میری گل تو سن لے..

او میں نو کہندی نہ نہ نہ

وہ فون جس کا بھی تھا متواتر بج رہا تھا کچھ دیر احمد نے آواز کا تعاقب کیا پھر اپنی جگہ سے اٹھ کر وہاں جا کے الماری پر سے اٹھا ہی لیا..

سکرین سامنے کی تو وال پیپر پر اشعر اور لائبہ کی سیلفی لگی ہوئی تھی یعنی کے فون اشعر کا ہی تھا شاید کمرہ سجاتے ہوئے وہیں بھول گیا ہوگا لیکن فون بھی کوئی بھولے کی چیز ہے کیا..؟؟

اگر یہی وجہ ہوتی تو ٹھیک تھا لیکن اس پر چمکتے "حیدر کالنگ" کے لفظ دیکھ کر تو اسے پھر سے تپ چڑھی تھی..

اشعر اور اپنا فون بھول جاتے؟؟

ایسا ہو ہی نہیں سکتا..

یہ ضرور ان لوگوں کی ہی کارستانی تھی جس میں زیادہ ہاتھ حیدر کا ہی تھا..

ابھی وہ اس کا فون پاور آف کر کے مڑا ہی تھا کہ پھر سے ایک رنگ ٹون بجی..

"سپائیڈر مین .. سپائیڈر مین .. تو نے چرایا میرے دل کا چین ...!!"

وہ صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گیا تھا ..

جتنا اسے غصہ چڑھا تھا زور اتنا ہی کھلکھلا رہی تھی ..

"پھر تھوڑی تگ و دو کے بعد بیڈ کے نیچے سے اس نے ایک اور فون برآمد کر ہی لیا تھا جو حادث کا تھا

..

"اوڈی جے والے میرا گانا تو بجا

گانا بجائے گا تو آئے گا مزہ ..

ایک اور رنگ ٹون بھی تھی ..

منہ پر ہاتھ کی پشت رکھے وہ ہنسنے جا رہی تھی احمد کی حالت سے خوب محفوظ ہو رہی تھی جس کا بس نہ چلتا

تھا کے حیدر کی گردن مڑوڑ دے ..

لیکن اس دفعہ اسے زیادہ محنت نہیں کرنا پڑی تھی تیمور کا فون اسے ڈریسنگ پر پڑے گلدان میں سے ہی

مل گیا تھا ..

تپے ہوئے انداز میں وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے ان چاروں سیل فونز کو دیکھ رہا تھا پھر اپنا فون آن کر کے

نمبر ڈائل کر کے کان سے لگایا ..

ایک ہی بیل پر کال ریسپو کر لی گئی تھی جیسے مقابل انتظار میں ہی بیٹھا ہو

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ ...!!"

حیدر نے بہت شائستگی سے سلام کیا تھا

"میں انتظار کر رہا تھا کب سے ریاض کا فون نہیں بجا ابھی تک...!!"

اس نے طنز سے چبا کر کہا تھا کیوں کے صرف ریاض کا ہی فون تھا جو اس وقت احمد کے ہاتھ میں نہیں تھا

"وہ بچے گا بھی نہیں.. بچے نے کافی پرائوسی لگائی ہوئی ہے اس میں.. میں نے سوچا کہیں دو چار

تصویریں میرے بھی ہاتھ نہ لگ جائے اس لئے احتیاط لیا بھی نہیں اس کا فون...!!"

"یعنی کے تو ایڈمٹ کر رہا ہے کے یہ سب فونز تو نے یہاں رکھے تھے؟

"میرے علاوہ کوئی اور کر سکتا ہے کیا یہ کام؟؟...!!"

حیدر نے فخر سے کہا تھا جیسے اسے اپنی حرکت پر گولڈ میڈل ملنے کا امکان ہو

"تیری اس کام کا انعام میں تجھے صبح دوں گا...!!"

"صبح کیوں؟؟ ابھی دے نہ.. پلیز.. اچھا سوری میں بھول گیا تھا.. تیری تو ویڈنگ نائٹ ہے چل تو سو جا

گڈ نائٹ...!!"

اس نے ٹھک سے فون بند کر دیا تھا..

وہ گہری سانسیں لے کر خود کو پرسکون کر رہا تھا اس سے اچھے سے نمٹنے کا تو اس نے فیصلہ کر ہی لیا

تھا..

پھر زرنور کی طرف متوجہ ہوا جو ابھی بھی ہنس رہی تھی..

ایک روشن خوشنمائی صبح اس کمرے میں اتری تھی جہاں جا بجا بکھرے لاتعداد پھولوں کی مہک ابھی بھی

ماند نہیں پڑی تھی رات کی طرح کمرہ ابھی ابھی مہک رہا تھا..

احمد نے آہستہ سے اس کا سراپے سینے پر سے ہٹا کر تکیے پر رکھا تھا پھر اس کے چہرے پر آئی لٹھوں کو پیچھے کرتے ہوئے جھک کر اس کی پیشانی کو چوما تھا جو گہری پرسکون نیند سو رہی تھی..

وہ جتنا خدا کا شکر ادا کرتا کم تھا آخر کار اس کی محبت اس کے قریب تھی اس کے پاس تھی بچپن سے اس نے اسی ایک چہرے کو سوچا تھا صرف اسے چاہا تھا..

اور آج وہ ہمیشہ کے لئے صرف اسکی تھی..

وارد روم میں سے اپنا ہینگ کیا ہوا بلیک کلر کا شلوار قمیض نکال کر وہ واش روم میں چلا گیا تھا پھر دس منٹ بعد شاور لے کر توہلے سے بال رگڑتا باہر آیا تو زرنور ہنوز محو خواب تھی احمد نے اس کی نیند خراب کرنا مناسب نہیں سمجھا بال بنانے اور پرفیوم کا سپرے کرنے کے بعد وہ روم سے باہر آ گیا تھا جہاں مناہل ٹھنڈے پانی سے بھرا شیشے کا جگ لے گیسٹ روم کی جانب جا رہی تھی..

"اوہو.. بڑی جلدی اٹھ گئے..!!"

مناہل نے معنی خیزی سے اسے دیکھ کر کہا تھا

"ایک ضروری کام کرنا تھا.. حارث کو اٹھانے جا رہی ہو؟..!!"

احمد کے پوچھنے پر اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا

"لاؤ مجھے دو جگ.. میں اٹھا دوں گا اسے.. اور حیدر کہاں سو رہا ہے؟..!!"

اس نے احتیاطاً پوچھ لیا تھا

"وہ بھی وہیں سو رہا ہے.. رات کو تو کوئی گیا ہی نہیں ان میں سے اشعر کے علاوہ سب یہی سو گئے تھے

.. اور زری اٹھ گئی ہے؟..!!"

"نہیں وہ سو رہی ہے ابھی...!!"

"ٹھیک ہے میں دیکھتی ہوں اسے...!!"

وہ کہتے ہوئے اس کے کمرے کی جانب بڑھی تو وہ بھی جگ سنبھالے ہوئے گیسٹ روم کی طرف آیا تھا حیدر سے رات والا حساب بھی تو بے باک کرنا تھا..

ایک روشن خوشنمائی صبح اس کمرے میں اتری تھی جہاں جا بجا بکھرے لاتعداد پھولوں کی مہک ابھی بھی ماند نہیں پڑی تھی رات کی طرح کمرہ ابھی ابھی مہک رہا تھا.. احمد نے آہستہ سے اس کا سر اپنے سینے پر سے ہٹا کر تکیے پر رکھا تھا پھر اس کے چہرے پر آئی لٹھوں کو پیچھے کرتے ہوئے جھک کر اس کی پیشانی کو چوما تھا جو گہری پرسکون نیند سو رہی تھی.. وہ جتنا خدا کا شکر ادا کرتا کم تھا آخر کار اس کی محبت اس کے قریب تھی اس کے پاس تھی بچپن سے اس نے اسی ایک چہرے کو سوچا تھا صرف اسے چاہا تھا.. اور آج وہ ہمیشہ کے لئے صرف اسکی تھی..

وارد روم میں سے اپنا ہینگ کیا ہوا بلیک کلر کا شلوار قمیض نکال کر وہ واش روم میں چلا گیا تھا پھر دس منٹ بعد شاور لے کر تویلے سے بال رگڑتا باہر آیا تو زرنور ہنوز محو خواب تھی احمد نے اس کی نیند خراب کرنا مناسب نہیں سمجھا بال بنانے اور پرفیوم کا سپرے کرنے کے بعد وہ روم سے باہر آ گیا تھا جہاں مناہل ٹھنڈے پانی سے بھرا شیشے کا جگ لے گیسٹ روم کی جانب جا رہی تھی..

"اوہو.. بڑی جلدی اٹھ گئے...!!"

منابل نے معنی خیزی سے اسے دیکھ کر کہا تھا

"ایک ضروری کام کرنا تھا.. حارث کو اٹھانے جا رہی ہو؟!!"

احمد کے پوچھنے پر اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا

"لاؤ مجھے دو جگ.. میں اٹھا دوں گا اسے.. اور حیدر کہاں سو رہا ہے؟؟!!"

اس نے احتیاطاً پوچھ لیا تھا

"وہ بھی وہیں سو رہا ہے.. رات کو تو کوئی گیا ہی نہیں ان میں سے اشعر کے علاوہ سب یہی سو گئے تھے

.. اور زری اٹھ گئی ہے؟؟!!"

"نہیں وہ سو رہی ہے ابھی...!!"

"ٹھیک ہے میں دیکھتی ہوں اسے...!!"

وہ کہتے ہوئے اس کے کمرے کی جانب بڑھی تو وہ بھی جگ سنبھالنے ہوئے گیسٹ روم کی طرف آیا تھا

حیدر سے رات والا حساب بھی تو بے باک کرنا تھا..

جو نہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اے سی کی خنکی اور اندھیرے نے اس کا استقبال کیا تھا..

سوچ بورڈ پر ہاتھ مار کر اس نے لائٹس آن کی تھی پھر کاریٹ پر سے ریوٹ اٹھا کر اے سی بند کیا..

حارث اور تیمور دونوں جہازی سائز بیڈ پر مزے سے گہری نیند سو رہے تھے جب کے ریاض صوفے پر سر

تک بلیکٹ اوڑھے مدہوش تھا..

چاروں طرف نظریں دوڑانے کے بعد بھی اسے حیدر کہیں نظر نہیں آیا

جگ کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا تھا پھر بیڈ شیٹ کا کونہ ہٹا کر بیڈ کے نیچے جھانکا
اسے سو فیصد یقین تھا اس کی وہاں موجودگی کا لیکن وہ وہاں بھی نہیں تھا وہ حیران سا اٹھ کھڑا ہوا تھا

"تیمور... تیمور اٹھ جلدی حیدر کدھر ہے؟ جلدی بتا...!!"

وہ جھک کر زور زور سے اس کا گال تھپتھپاتا رہا تھا

"میری شادی ہے آج... یا ہووو...!!"

اس نے نیندوں میں نعرہ مارا تھا

احمد نے گھور کر اسے دیکھا

"میں پوچھ رہا ہوں حیدر کہاں ہیں؟؟...!!"

اس دفعہ اس نے تیمور کو جھنجھوڑ دیا تھا

"دولہا ہوں میں.. تمیز سے بات کرو...!!"

"ایک سے بڑھ کر ایک پاگل...!!!"

احمد نے ٹھنڈے پانی کا وہ جگ اسی پر الٹ دیا تھا حارث چونکے اس کے بازو پر ہی سر رکھے سو رہا تھا

آدھا پانی اس پر بھی گرا تھا..

دونوں ہی ہڑبڑا کر اٹھے تھے

"پانی... سمندر.... میں ڈوب گیا میں ڈوب گیا... میری شادی کیسے ہوگی اب؟؟؟...!!"

خواب کا اثر ابھی باقی تھا وہ نیندوں میں ہی ہاتھ پیر مار رہا تھا جو حارث کے لگ رہے تھے

بد مزہ ہوتے ہوئے اس نے تکیہ اٹھا کر دو تین دفعہ اس کے منہ پر مارا تھا

"ہوش کر کیئے.. نہیں ڈوب رہا تھا تو...!!"

"کیا کیا ہوا بھائی؟؟...!!"

وہ آنکھیں ملتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا

"کچھ نہیں ہوا تو بھنگڑے ڈال شادی ہے آج تیری...!!"

وہ طنز سے کہتے ہوئے کمرے سے ہی باہر نکل گیا تھا

سب سے پہلے تو اس حیدر کو ڈھونڈنا تھا جو نجانے کہاں چھپ کر سو رہا تھا

یہ تو کنفرم تھا کہ وہ سو رہا تھا کیوں کہ وہ اتنی جلدی جاگنے والوں میں سے تھا ہی نہیں لیکن سو کہاں رہا تھا؟؟..

"یہ تم چھپتی کیوں پھر رہی ہو مجھ سے؟؟...!!"

حیدر نے اسے بازو سے پکڑ کر دیوار سے لگایا تھا

"میں نے کچھ چرایا تھوڑی ہے تمہارا جو چھپتی پھروں گی...!!"

یشفہ نے ناک چڑھا کر کہا

"ہائے رے.. میں قربان اس معصومیت پر.. میرے سینے میں سے دل چرا لیا اور اب انجان بن رہی ہو

"...!!"

"جھوٹا الزام مت لگاؤ مجھ پر.. خود ہی ہتھیلی میں لے پھرتے ہو گرا دیا ہوگا کہیں...!!!"

"لیکن مجھے پکا یقین ہیں کہ وہ تمہارے پاس ہی ہے...!!!"

وہ مسکراتے ہوئے دیوار پر ہاتھ رکھ کر ہلکا سا اس پر جھکا تھا

نظر سیدھی اس کے گال پر موجود سیاہ تل پر ہی گئی تھی

"دور ہو...!!!"

یشفہ نے اسے گھورتے ہوئے پیچھے کیا تھا

"کب تک دور ہٹاؤ گی خود سے ؟...!!!"

حیدر کے دلکشی سے کہنے پر اس کا منہ کھلاتھا

"بے ہودہ ...!!!"

وہ اسے گھور کر جانے لگی تھی لیکن حیدر نے اس کی کلائی جکڑ لی تھی اور عین اسی وقت اپنی ہی دھن

میں آتی منابل نے حیرت سے کوریڈور میں موجود ان دونوں کو دیکھا تھا

یشفہ کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی تھی..

اس نے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑایا تھا اور فوراً سے پلٹ کر وہاں سے بھاگی تھی

وہ محض مسکراہٹ دبا کر رہ گیا تھا

"ہمیشہ ہی غلط وقت پر اینٹری دینا تم...!!!"

اس نے مصنوعی بد مزہ ہوتے ہوئے منابل کو کہا تھا

"کر کیا رہے ہیں تھے تم دونوں یہاں ؟...!!!"

منابل نے مشکوک انداز میں اسے دیکھتے ہوئے پوچھا..

"وہی جو تم سمجھ رہی ہو...!!"

"حیدر.. سیدھی طرح بتاؤ مجھے...!!"

"میں تو سیدھی طرح ہی بتا رہا ہوں اب تمہاری سوچ ہی غلط ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں.. تم یہی سوچ رہیں ہوں گی کے میرے اور اس کے بیچ میں کچھ ایسا ویسا ہے تو.. تم سہی سوچ رہی ہو...!!"

"کیا مطلب؟...!!"

وہ نہ سمجھی سے جھنجھلا کر بولی

"کچھ نہیں اپنے دماغ پر زیادہ زور نہ ڈالو اور اپنے میاں کا ناشتہ تیار کرو.. وہ دیکھو آوازیں لگاتا ہوا ڈھونڈ رہا ہے تمہیں...!!"

حیدر کی اس کی توجہ حارث کی جانب مبذول کروائی تھی جو واقعی میں اسے آوازیں دیتے ہوئے ڈھونڈ رہا تھا..

"بعد میں پوچھتی ہوں میں تم کو تو...!!"

منابل نے اسے دھمکاتے ہوئے کہا تھا جو ہاتھ جھلاتے ہوئے وہاں سے گیا تھا..

جب تک وہ دوبارہ روم میں آیا زرنور نہ صرف اٹھ چکی تھی بلکہ ڈریسنگ کے سامنے گرین کمر کے سٹائش سے فراک پہنے تیار کھڑی تھی وہ مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا پھر اچھے حصار میں لیتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی..

"صبح بخیر میری جان...!!!"

وہ چونکی تھی پھر اپنا سر اس کے کندھے پر رکھا تھا..

"گڈ مورنگ.. یہ صبح صبح کہاں چلے گئے تھے؟ جب میں اٹھی تم تھے ہی نہیں روم میں...!!!"

"کیوں تم کیا اٹھنے کے بعد سب سے پہلے مجھے دیکھنا چاہتی تھیں؟...!!!"

اس کے شرارت سے کہنے پر زرنور کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا

"حیدر کے پاس گیا تھا.. لیکن ملا ہی نہیں....!!!"

"احمد.. چھوڑو نہ جانے دو وہ تو ایسا ہی ہے اپنی شرارتوں سے بس دوسروں کا دل بہلاتا رہتا ہے.. اسے

ڈانٹنا مت اب تم.. ایک تو پہلے ہی وہ اداس ہے کہ اس کی نور بانو پر احمد نے قبضہ کر لیا...!!!"

"اہاں.. میں بالکل بھی برداشت نہیں کروں گا میری بیوی شادی کی پہلی ہی صبح کسی اور کی تعریف

کرے...!!!"

احمد نے اس کے رخسار پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے جیسے باور کروایا تھا..

"تو پھر کیا تمہاری کروں؟...!!!"

اس نے شرارت سے پوچھا

"تعریف نہ سہی.. یہی بتا دو کہ کتنی محبت کرتی ہو؟...!!!"

احمد نے اپنا سر اس کے سر سے ٹکرایا تھا..

"محبت کرتی ہوں یہی کافی ہے.. بار بار اظہار نہیں ہوتا مجھ سے..!!"

زر نور نے ایک ادا سے کہا تھا

"اور میرا کیا؟.. مجھ سے تو آپ چاہتی ہیں کے میں صبح شام اظہار محبت کرتا رہوں..!!"

"ہاں تو کرتے رہو نہ.. مجھے اچھا لگتا ہے جب تم کہتے ہو کے.. مجھے تم سے محبت ہے نور.. تم میری زندگی

کا نور ہو میرے عشق کا نور ہو وغیرہ وغیرہ.. اور کیا کہتے ہو تم؟..!!"

وہ جس معصومیت سے بولی تھی احمد اس کے گلابی چہرے کو دیکھتا ہی رہ گیا پھر ہنستے ہوئے اسے اپنے قریب کیا تھا..

"میں سچ میں تم سے محبت کرتا ہوں نور..!!"

نئے نیلے دولہا دلن.. اگر رومانس ختم ہو گیا ہو تو باہر تشریف لے آؤ ناشتے پر سب انتظار کر رہے ہیں تمہاری وجہ سے بھوکے بیٹھے ہیں..!!"

دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن وہ اندر نہیں آیا تھا محض ہلکی سی دستک دے کر کہا تھا

حیدر کی آواز سن کر تو احمد کورات والا قصہ یاد آیا تھا اس سے پہلے کے وہ جا کر اسے پکڑنا زر نور نے اس کا بازو اپنی گرفت میں لیا تھا..

مہندی سے سجے اس کے ہاتھ احمد کی کہنی پر تھے..

"چھوڑو نہ احمد.. معاف کر بھی دو اس کی شادی ہوگی تو تب تم بھی بدلے لے لینا..!!"

وہ گہری سانس لے کر مسکرایا تھا..

"تمہارے لئے چھوڑ رہا ہوں...!!!"

پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے آیا تھا ڈائنگ پر سب ہی موجود تھے سوائے انوشے اور ماہین کے..
ماہین نے اسے آنے نہیں دیا تھا کے رات کو برات ہے اب ایک دن تو کم از کم گھر میں رہے..
زر نور کو شرم سی آئی تھی احمد نے ابھی بھی اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا..

"میرے ارمانوں کا خون کر دیا ان دونوں نے اور میں یہاں حلوہ پوری کھا رہا ہوں؟؟.. یہ ظلم ہے پو یہ ظلم ہے...!!!"

حیدر نے ریاض کو کالر سے پکڑ کر جھنجھوڑ دیا تھا جو پہلے ہی بگڑے موڈ کے ساتھ چائے کے گھونٹ بھر رہا تھا اس کا فلو شاید ابھی بھی ٹھیک نہیں ہوا تھا کیوں کے آنکھوں کے گلابی ڈورے اور سرخ سی ناک ابھی بھی اس کی وجاہت میں اضافہ کر رہے تھے
"پیچھے ہٹ کیمنے.. میں نہیں ہوں کوئی پو...!!!"
ریاض نے اسے غصے سے گھور کر کہا تھا..

"کہاں چھپ کر سو رہا تھا تو؟؟...!!!"
احمد نے زر نور نے کے لئے کرسی کھینچتے ہوئے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرنے کے بعد حیدر سے پوچھا تھا
جو خشمگین نظروں سے ان کو دیکھتے ہوئے حلوہ پوری کے بڑے بڑے لقمے لے رہا تھا
"گیسٹ روم میں ہی تھا...!!!"

اس نے خفا خفا سے انداز میں کہا

"تو وہاں نہیں تھا میں نے چیک کیا تھا.. بیڈ کے نیچے بھی نہیں تھا...!!!"

"بیڈ کے نیچے نہیں میں صوفے کے پیچھے سو رہا تھا کیوں کے مجھے پتا تھا تو سب سے پہلے بیڈ کے نیچے ہی دیکھے گا...!!"

اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا..

"کب تک بچے گا آخر کو ہمارا بھی وقت آنا ہے...!!"

احمد نے کہتے ہوئے ساتھ ہی کیٹل میں سے چائے کپ میں انڈیل کر زرنور کے سامنے رکھی تھی سب کے چہروں پر معنی خیز سی مسکراہٹ تھی زرنور سے ناشتہ کرنا دو بھر ہو گیا تھا

"خود ہی کھلا دے نہ!!"

جب اس نے پراٹھا اس کی پلیٹ میں رکھا تو حیدر نے طنز مارا تھا
"کھلا دوں گا مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں.. لیکن یہ کھائے گی نہیں میرے ہاتھ سے تم سب کے سامنے...!!"

وہ کندھے اچکاتے ہوئے بریڈ پر مارجرین لگا رہا تھا..

"آ رہا ہوں ماما آ رہا ہوں ناشتہ تو کرنے دیں مجھے.. میں جانتا ہوں رات کو میری شادی ہے لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں نہ کے میں گھر میں پردہ کر کے بیٹھ جاؤں...!!"

فون کان سے لگائے بلند آواز میں بات کرتے ہوئے وہ کرسی کھینچ کر بیٹھا تھا پھر دوسرے ہاتھ سے چائے کپ میں ڈالنے لگا..

"شکریہ...!!"

ریاض نے روکے انداز میں کہتے ہوئے اس کے آگے سے کپ اٹھا لیا..

"جی جی بس آدھے گھنٹے میں پہنچ رہا ہوں...!!!"

تیمور نے اسے گھورتے ہوئے دوسرا کپ اٹھایا تھا

"پاگل ہو گئے ہو کب سے خالی پیٹ چائے پیے جا رہے ہو... یہ پکڑو کھاؤ اسے...!!!"

منابل نے ریاض کے سامنے پراٹھا اور آلیٹ رکھا تھا

"بھوک نہیں مجھے...!!!"

اس نے بیزاری سے ہاتھ سے پرے کر دیا..

"تجھے کیا ہوا موڈ کیوں خراب ہے؟...!!!"

احمد نے لقمہ چباتے ہوئے سوالیہ انداز میں اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

"تجھے کس نے کہا کہ میرا موڈ خراب ہے؟.. بالکل ٹھیک ہوں میں دیکھ ہنس بھی رہا ہوں...!!!"

اسنے زبردستی مسکراتے ہوئے ہاتھ سے اپنے چہرے کی طرف اشارہ کیا تھا پھر منہ بنا کر سر جھٹکتے ہوئے

کپ اٹھایا تھا

"یقین نہیں آ رہا کوئی شادی کے لئے اتنا بے صبرا بھی ہو سکتا ہے کیا؟...!!!"

حیدر نے ریاض کو چھیڑتے ہوئے کہا تھا

جو اسے گھورتے ہوئے کرسی دکھیل کر اٹھ کھڑا ہوا

"جا کدھر رہا ہے؟ ناشتہ تو کر لے...!!!"

حارث نے اسے روکنا چاہا تھا

"ایک ضروری کام نمٹاؤں پہلے پھر آرام سے کروں گا...!!!"

جینز کی جیب سے اپنا موبائل نکالے ہوئے وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا..

"السلام علیکم کہاں ہے تو اس وقت؟؟!!"

اس نے فون کان سے لگائے ایک ہاتھ جیب میں ڈالے سنجیدگی سے پوچھا تھا

"وعلیکم السلام.. کچھ فائلز لینی تھی اس لئے شوروم آیا تھا خیریت؟؟!!"

اشعر نے مصروف سے انداز میں بتاتے ہوئے آخر میں کہا تھا

"اگر بتاتا ہوں؟؟!!"

فون بند کرتے ہوئے وہ پورچ میں کھڑی اپنی کار کے پاس آیا تھا..

آریا پار.. اس مسئلے کو اب منطقی انجام تک پہنچا ہی تھا..

جب تک وہ اس کے آفس پہنچا وہ فائلوں میں ہی سر دیئے بیٹھا تھا

جو کچھ ان کے درمیان ہو چکا تھا وہ اتنا معمولی تو نہیں تھا کہ آسانی سے بھلایا جاسکے لیکن دونوں ہی اپنی طرف سے اس کا ذکر نہ کرتے ہوئے نارمل رہنے کی کوشش کر رہے تھے ریاض کو ہلکی سی جھجک بھی آ رہی تھی آخر کو پہلی دفعہ ایسا کوئی کام کرنے جا رہا تھا جس کا کوئی تجربہ بھی نہیں تھا..

اگر ان کی تلخ کلامی نہ ہوئی ہوتی تو شاید اتنا مشکل نہ ہوتا اس کے لئے اشعر سے بات کرنا..

اس کے سامنے چئیہ پر بیٹھا وہ مناسب الفاظ ڈھونڈ رہا تھا..

اشعر نے دو کپ کافی کے منگوائے لئے تھے..

"اگر تو وہ سب بھولنا نہیں چاہتا تو مت بھول.. اور اگر مجھے معاف بھی نہیں کر سکتا تو مت کر.. لیکن

اٹ لسٹ ہم نارمل تو ہو سکتے ہیں نہ ایک دوسرے کے ساتھ؟!!.."

بلاخر اس نے بات کا آغاز کر ہی دیا تھا

"میں تجھے معاف کر چکا ہوں ریاض بھول بھی چکا ہوں اس واقعے کو!!.."

اشعر نے اطمینان سے کہتے ہوئے اس کی طرف کافی کا بھاپ اڑاتا کپ رکھا تھا جسے اس نے دیکھا بھی

نہیں...

"اگر معاف کر دیا ہوتا تو پھر میرے پرنسپل کو ایکسپٹ بھی کر لیتا.. لیکن تو نے معاف نہیں کیا شاید مجھے

!!.."

"کس پرنسپل کی بات کر رہا ہے بھائی؟ تو نے مجھ سے میری بہن کا ہاتھ مانگا ہی کہاں ہیں؟ سوائے

مجھے دھمکیاں دیئے کے!!.."

"مار کھا کر تو میں تجھے دھمکی ہی دے سکتا تھا رشتہ مانگتے ہوئے تو اچھا نہیں لگتا!!.."

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں بتا چکا ہوں میری بہن کی بچپن سے ہی منگنی!!.."

"توڑ دے!!.."

اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ سکون سے بولا..

"دوست کے لئے اتنا تو کر ہی سکتا ہے!!.."

اشعر نے ایک ابرو اٹھا کر اس کے پر سکون انداز کو دیکھا تھا

"ہمارے یہاں منگنیاں نہیں توڑی جاتی...!!"

"ٹھیک ہے تو منگنی مت توڑ.. لیکن میں اس کی ہڈیاں ضرور توڑ دوں گا جس کو تو اپنا بہنوئی بنانے کا ارادہ کئے بیٹھا ہے...!!"

"او کے کام ڈاؤن.. اس طرح کے معاملوں میں ایسے زور زبردستی اور دھمکیاں نہیں دی جاتی.. اگر تجھے اعتراض ہے کے میں نے بھی لائے سے پسند کی شادی کی تھی تو... نہ تو میں نے اسے کڈنپ کیا تھا نہ اس سے زبردستی کی تھی اور نہ اس کے گھر والوں کے خلاف کیا تھا.. میں نے سیدھا سیدھا اس کے گھر رشتہ بھیجا تھا...!!"

"میں بھی بھیج دیتا.. لیکن تو نے کوئی کسر ہی باقی نہیں چھوڑی تھی...!!"

"دیکھ ریاض.. جو بھی کچھ ہوا اسے بھول جانا ہی بہتر ہے میری بہن بہت معصوم ہے بہت گہرا اثر لیا ہے اس نے اس سب کا کافی سٹریس میں ہے وہ...!!"

"میں نے تو کچھ نہیں کہا اسے.. جو بھی باز پرس کی.. تو نے ہی کی تھی اب الزام مجھے مت دے..!!"

"چل ٹھیک ہے میں مان لیتا ہوں کے میری غلطی تھی.. لیکن اب اسے سدھارنے کی ذمہ داری بھی میری ہی ہے میں وہی کروں گا جو مجھے اپنی بہن کے لئے ٹھیک لگے گا...!!"

"مطلب کے تو منگنی نہیں توڑے گا؟؟...!!"

اس نے اپنے مطلب کی ہی بات نکالی تھی.

"نہیں توڑ سکتا....!!"

کچھ دیر تو وہ اسے دیکھتا رہا پھر سنجیدہ انداز میں یہ کہتے ہوئے کھڑا ہو گیا

"مرضی ہے تیری...!!!"

"بیٹھ جا یا ر فوراً ہی سیریس ہو جاتا ہے...!!!"

"اشعر نے اسے دوبارہ بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا

"پہلے وعدہ کر.. تو توڑ دے گا منگنی...!!!"

"عجیب زبردستی ہے...!!!"

اس نے ریاض کو مصنوعی گھورا تھا..

"تو رشتے داری نہیں بنانا چاہتا تو میں بھی کوئی دوستی نہیں رکھنا چاہتا...!!!"

"مطلب کے تو نے پکا ارادہ کر لیا ہے مجھے سالانہ بنانے کا؟؟؟...!!!"

"نہیں میں نے تیری بہن کو اپنی بیوی بنانے کا فیصلہ کیا ہے.. تجھ سے رشتے داری تو بعد میں بنتی ہے

"!!..."

"لیکن میں اپنی بہن کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا...!!!"

"بچپن کی منگنی اس سے پوچھ کر کی تھی..؟؟...!!!"

مٹھے کو اشعر آفریدی سٹپٹایا تھا لیکن پھر سنبھل گیا تھا..

"وہ بچپن کی بات تھی.. لیکن ماشاء اللہ سے اب وہ میچور ہے اپنے برے بھلے کی پہچان ہے اسے...!!!"

"ٹھیک ہے اگر تو چاہتا ہے کہ میں تجھ سے ریکویسٹ کروں تو.. کر لیتا ہوں جتنی بار کہے گا معافی بھی

مانگ لوں گا لیکن مجھے اسی سے شادی کرنی ہے.. اب مجھے بے شرم یا بے غیرت مت کہنا کہ ایک

بھائی سے اس کی بہن کے لئے ایسے بات کر رہا ہوں .. مجھے نہیں پتا اس سچویشن میں کیا کہنا اور کرنا پڑتا ہے .. اگر تو میری بات سمجھ رہا ہے تو ٹھیک ورنہ میں خود ختم کروادوں گا اس کی منگنی ..!!"

وہ نارمل ہوتے ہوئے بھی اتنے سنجیدہ انداز میں بات کر رہا تھا اشعر نے اسے اور تنگ کرنا مناسب نہیں سمجھا ...

"دیکھ اب میں یہاں بیٹھے بیٹھے تو تیرا نکاح کروا نہیں سکتا .. بہتر تو یہی ہے کہ تو اپنے پرنس کو گھر بھیج دے باقی کا کام بڑے دیکھ لیں گے تجھے ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ..!!"

"منگنی ختم کر دیگا تو ..؟؟!!"

"نہیں .. کیوں کہ جو منگنی ہوئی ہی نہیں میں وہ ختم بھی نہیں کر سکتا ..!!"

ریاض نے ماتھے پر بل ڈال کر اسے دیکھا تھا ..

"اور جو دو دن سے میں پاگل بنا ہوا ہوں اس کا کیا ؟ ..!!"

"تیری سزا تھی ..!!"

اشعر نے بھی اسی کے انداز میں کہا

کچھ دیر تو وہ اسے گھورتا رہا پھر گرمی سانس لیتے ہوئے پیچھے کو ٹیک لگائی ..

"او کے اب ناشتہ منگوا .. کچھ نہیں کھایا میں نے صبح سے .. اور ہونے والا بہنوئی ہوں میں تیرا .. میرے سامنے یہ خالی پیلی کافی رکھ کر شرمندہ مت کروا خود کو ..!!"

"ابھی کچھ فائل نہیں ہوا ہے ..!!"

اشعر نے اسے پیپر ویٹ کھینچ مارا تھا جو اس نے سرعت سے کھینچ کیا تھا

"نہیں ہوا تو ہو جائے گا.. لیکن میرے حق میں ہی ہونا چاہیے.. ورنہ تو گیا...!!!"

اس کے فون کا ریسپور اٹھا کر وہ خود ہی آرڈر کرنے لگا تھا

"پھر سے دھمکی؟؟ تو سدھر جا ریاض میری بہن کو ایسے ڈرا دھمکا کر رکھا نہ تو چھوڑوں گا نہیں میں تجھے

"!!!"

"پہلی بات تو یہ کے.. تجھ میں اور تیری بہن میں زمین آسمان کا فرق ہے تم دونوں ہی میرے لئے الگ

الگ حثیت رکھتے ہو اور یہ کہنے میں مجھے کوئی عار نہیں کے.. اس کا احترام میں تجھ سے زیادہ کرتا ہوں

"!!!"

"بس بس.. اب مجھے اپنا حال دل سنانے کی ضرورت نہیں.. تجھے اتنا بھی لحاظ نہیں کے میں بھائی ہوں

اس کا جس کے لئے تو بات کر رہا ہے...!!!"

"ٹھیک ہے نہیں سناتا لیکن جب شام کو میرے پیرنٹس آئیں تو صرف بات پکی کرنے یا منگنی کرنے کی

ضرورت نہیں سیدھے سیدھے نکاح کی بات کرنا...!!!"

"ایکسکیوز می.. میں اچھا لگوں گا اپنے منہ سے یہ کہتے ہوئے؟؟...!!!"

"میں کہ دوں گا...!!!"

"تجھے آنے کی ضرورت نہیں...!!!"

"میرا رشتہ ہے میں ہی لے کر آؤں گا...!!!"

اشعر تاسف سے اسے دیکھتا رہ گیا تھا..

وہ سمجھا ہی نہیں سکتا تھا اس انسان کو...

"سیفرون میرج ہال اس وقت آنکھوں کو خیرہ کرتی روشنیوں سے جگمگا رہا تھا..
احمد اور زرور کے ولیمے کے ساتھ تیمور اور انوشے کی برات کا انتظام بھی یہیں کیا گیا تھا
زرور نے ٹی پنک کلر کی خوبصورت سی میکسی زیب تن کی ہوئی تھی جب کے احمد بلیک کلر کے ڈنر
سوٹ میں ملبوس تھا...

ان کی اینٹری اور فوٹو سیشن ریاض اور حیدر نے نو بجے ہی کروا دیا تھا..
کیوں کے پھر برات بھی تو یہی آئی تھی..
دس بجے کے قریب ان دونوں کے ساتھ احمد بھی چلا گیا تھا کیوں کے پھر تیمور کی سہرا بندی میں بھی تو
شرکت کرنی تھی..

مہمان بھی تقریباً سب ہی آگئے تھے کوئی گیارہ بجے جا کر برات آنے کا شور اٹھا تھا
فضاء وہی پٹاخوں اور گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج رہی تھی اس دفعہ انہوں نے مین شاہراہ سے ہی
فائرنگ سٹارٹ نہیں کی تھی بلکہ ہال سے تھوڑی دور ہی سب شروع کیا تھا اور ابھی بھی پاگلوں کی طرح
دھول کی تھاپ پر بھنگڑے ڈال رہے تھے جن میں شیروانی اور کلمہ پہنے دولہا صاحب سب سے زیادہ پیش
پیش تھے..

جس قدر شادی کی اسے خوشی تھی وہ اس وقت اس کے خوشی سے دھکتے چہرے سے باخوبی ظاہر ہو رہی
تھی..

تیز میوزک اور شور و غل کی آوازیں اتنی تیز تھیں کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی
"بس کرو کیا ساری رات ناچتے ہی رہو گے؟ چلو بھی اندر کس رخصتی نہیں کروانی دلہن کی؟!!..!"
سارے بڑے انھیں تنہہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان پاگلوں کو دیکھ کر ہنس بھی رہے تھے..
جو برات لے کر نہیں آتے تھے بلکہ کسی سلطنت کو فتح کرنے آتے تھے..
خوشی کی تو کوئی حد ہی نہیں ہوتی تھی بس چلے تو کیا کچھ نہ کر گزرے..

"ایسے موقعوں پر تو ان لوگوں کا پاگل پن عروج پر ہوتا ہے.. ایسے دیوانوں کی طرح ناچ رہے ہیں..!!..!"
یشفہ اور لائبریری بھی باہر کا حال دیکھ کر آئی تھی..
برائیل روم میں موجود ان سب کو بتا رہیں تھیں..
بلڈ کلر کے بھاری لہنگے اور ہیوی جیولری اور میک اپ میں وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی روپ تو جیسے
ٹوٹ کر آیا تھا اس پر..

نکاح تو ہو چکا تھا پھر بھی سرخ نیٹ کا دوپٹہ سے اس نے گھونگھٹ سا نکال رکھا تھا
بیک وقت خوشی بھی تھی اور اداسی بھی..

"میرے خیال سے آپ بھی دلہن ہیں میڈم...!!..!"
مناہل نے زرنور کو مصنوعی گھورتے ہوئے کہا تھا جو قد آور مرمر میں دیکھتے ہوئے اپنی سیلفی لے رہی تھی
اس کی بات پر کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی..

"ان دونوں کو ہی کوئی خیال نہیں یہ یہاں سیلیفیاں لینے میں مگن ہے اور وہ دولہا صاحب باہر اپنے دوستوں کے ساتھ پاگل بٹے ناچ رہے ہیں دوستی ہو تو ایسی اپنے ولیمے کا خیال نہیں ڈنر سوٹ چیلنج کر کے ان کے جیسی نیوی بلو شلوار قمیض کے ساتھ کڑھائی والی شال گلے میں ڈالے مست مگن بٹے ہوئے ہیں ..
وہ ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی ..

پہلے سے نکاح ہونے کی وجہ سے ڈنر جلد ہی کر دیا گیا تھا ابھی سب اسٹیج پر موجود مختلف رسمیں کر رہے تھے جن میں ہمیشہ کی طرح نوک جھونک جاری تھی ..
"یہ دوپٹہ دوپٹہ ہٹاؤ یار شرعی شوہر ہوں میں اپنی دلہن کا ..!!!"
تیمور کو اس کے نیٹ کے دوپٹے سے گھونگھٹ نکالنے پر اعتراض ہوا تھا
"اور خبردار جو تم لوگوں نے نیگ کے نام پر بھتہ وصول کی کوشش کی تو ..!!!"
اس نے ساتھ ہی ان کو باور بھی کروایا تھا ..

"دھڑے میاں .. گنتی کے چند ہزار ہی دئے ہیں تم نے نیگ کے نام پر .. اب کیا تمہیں اپنی دلہن سے محبت نہیں جو اس کا چہرہ دیکھنے کے لئے پندرہ ہزار بھی نہیں دے سکتے ..؟؟؟ ..!"
زر نور نے افسوس سے کہا تھا

"میکسی کا بھاری دوپٹہ سارا اس کے کندھے پر تھا سر پر بس ہلکا سا ہی ٹکا تھا

"بہت بری لگ رہی ہو تم ایسے پٹر پٹر بولتی ہوئیں.. کیا تمہیں کسی نے بتایا نہیں کہ دلہن خاموش رہتی ہے؟؟؟!!"

"حیدر سے رہا نہ گیا تو ٹوک ہی دیا.."

"جب میرے دوہلے کو کوئی اعتراض نہیں تو تم بھی اپنا منہ بند ہی رکھو...!!!"

اس نے طنز سے مسکراتے ہوئے چبا کر کہا تھا

"سبحان اللہ.. اپنے ولیمے کے دن بھی منافع کمانے کا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا کیسے منہ کھول کر

رقم کا مطالبہ کر رہی ہے...!!!"

"تم سے تو نہیں مانگ رہی نہ؟؟؟!!!"

"بس چپ بھی کرو اب...!!!"

تیمور نے ہی بیچ میں ٹوکا تھا

نہ موقع دیکھتے تھے نہ محل بس بات پکڑ کر لڑنا شروع ہو جاتے تھے

کافی دیر تک پھر یہ بحث چلتی رہی تھی پھر کہیں جا کر رخصتی کی گئی..

ماں باپ کا پیار تو ملا ہی نہیں ساری زندگی ناو کی گود میں سکون محسوس کرتے ہوئے گزار دی تھی اپنے

دل کی ساری باتیں وہ انہی سے کیا کرتی تھی لیکن اب تو وہ بھی اس دنیا میں نہ رہیں تھیں..

نکاح کرتے ہوئے بھی وہ اس شدت سے نہ روئی تھی جتنا اب زارا اور عباد بخاری کے گلے لگی رو رہی تھی

..

صرف دو مہینوں میں ہی وہ ان کے اتنا قریب آگئی تھی وہ بھی اسے اپنی تیسری بیٹی ہی سمجھنے لگے تھے..

اور صحیح معنوں میں مآں باپ سے بڑھ کر پیار ملا تھا انوشے کو ان سے ..
بازل سے بھی اتنی اچھی انڈرسٹینڈنگ ہو گئی تھی کے اس وقت اس کی بھی آنکھیں پر نم سی تھی ..
اگر یہ لمحہ لڑکی کے لئے مشکل ہوتا ہے تو ماں باپ کے لئے تو اور بھی زیادہ کٹھن ہوتا ہے ..
کس میں اتنا حوصلہ ہوتا ہے جو آرام سے اپنے دل کا ٹکڑا اپنے گھر کی رونق کسی اور کو دے دیتا ہے ..
وہ دونوں بہت زیادہ اداس تھے تو مطمئن بھی تھے کے خیر خیریت سے دونوں بیٹیوں کو ان کے گھروں کا
کر دیا تھا

رورو کر اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں تیمور نے افسوس سے اسے دیکھا تھا
"فضول میں ہی اتنے آنسو زائے کر دئے .. تم تو ایسے رورہیں تھیں میں گھبرا ہی گیا ..!!!"
تیمور نے ہلکے پھلکے انداز میں اسے کہا تھا تاکہ اس کا دھیان بٹ جائے ..
میری بات سنو انوش ..!!!"

اس نے انوشے کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر دبایا تھا ..
"میں سمجھ سکتا ہوں تمہاری اداسی کو لیکن جو پٹے گئے ہیں ہم رو دھو کر انھیں واپس تو نہیں لا سکتے نہ
؟.. کیا یہ اچھا نہیں کے ان کی مغفرت کی دعا کی جائے ؟؟ اور اگر اب تم نے کہا کے تمہارا اس دنیا میں
کوئی نہیں تو میں نے سچ میں ایک لگا دینا ہے تمہارے .. یاریہ چھ فٹ کا بندہ دل و جان سے مر مٹا ہے
تم پر اپنے دل کی دھڑکن بنا چکا ہے تمہیں اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں ؟؟ ..!!!"
اس نے منہ پھلا کر کہا تھا

"اداس بھی نہیں ہونے دیتے مجھے...!!!"

اس نے ناراضگی سے سر سر کرتے ہوئے ماتھے پر آنے جھومر کو ہٹایا تھا جس کی شاید پن نکل گئی تھی

"یہ زندگی اداس ہونے کے لئے نہیں ملی ہے.. اللہ نے اگر دی ہے تو ہنستے مسکراتے محبت کرتے ہوئے گزارو نہ کے ایسے نہ شکری کرو...!!!"

"مجھے نا نو یاد آرہی تھیں...!!!"

اس نے پلکیں جھپک کر آنسوؤ کو باہر آنے سے روکا تھا
"کل ان کے لئے کچھ پڑھ کر بخشو! دینا ان کی روح کو سکون لے گا...!!!"

تیمور نے نرمی سے کہا تو اس نے اپنا سر اس کے کندھے پر رکھا تھا
"مجھے کبھی اکیلے چھوڑ کر مت جانا تیمور.. مجھے بہت ڈر لگتا ہے...!!!"

"میں بہت پیار کرتا ہوں تم سے تمہیں کبھی خود سے دور نہیں کروں گا انوش...!!!!"

اس نے انوشے کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے محبت سے کہتے ہوئے اس کے سر پر اپنے لب رکھے تو اس بھی بھگی آنکھوں کو طمانیت سے بند کر لیا تھا..

بیل کی آواز پر اس نے جو نہی دروازہ کھولا سامنے کھڑے ریاض کو دیکھ کر خوشگوار سی حیرت ہوئی تھی
"تم کیسے راستہ بھول پڑے؟...!!!"

نہ جانے کتنا عرصہ ہو گیا تھا ریاض کو وہاں آئے

"میں حارث کی طرف تھا واپس آتے ہوئے ماہین بھا بھی نے یہ دے دیا کے تمہیں دیئے ہوئے چلا جاؤں...!!!"

ریاض نے کہتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا چھوٹا سا شاپر اس کی طرف بڑھایا تھا
"اوہ یہ.. میں نے جیولری پالش کروانے کے لیے دی تھی اپنی.. شاید کروادی ہوگی انہوں نے.. اب تم کہاں چلے اندر تو آؤ...!!!"

اسے واپسی کی راہ لیتے دیکھ وہ جلدی سے بولی..
"ابھی ٹائم نہیں لائے پھر کبھی آؤں گا...!!!"

وہ صاف دامن بچانا چاہ رہا تھا
"ایک کپ چائے پینے میں کوئی زیادہ ٹائم نہیں لگے گا.. آجاؤ فوراً...!!!"
اس کے اصرار پر ناچار اسے آنا ہی پڑا تھا
"اشعر گھر پر ہے؟...!!!"

"ہاں اپنے روم میں ہے...!!!"

"ٹھیک ہے میں اس کے پاس جا رہا ہوں تم وہیں لے آنا...!!!"
اس کے پاس جانے کا تو صرف بہانا تھا اصل میں تو وہ فاریہ کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا فلحال..
وہ جانتا تھا کہ وہ بہت بدگمان ہے اس سے..

اور جب تک اس کا دل خود کی طرف سے صاف نہ کر دیتا اسے بھی سکون نہیں ملتا تھا..

"یہ آپ کیا کہ رہے ہیں بھائی؟؟...!!"

وہ بے یقینی سے اشعر کو دیکھتی رہ گئی

"میں کسی قیمت پر اس انسان سے شادی نہیں کروں گی.. آپ بھلا سکتے ہیں اس کی بد تمیزیوں کو لیکن میں نہیں بھول سکتی.. اور میں زندگی میں پہلی دفعہ آپ کے فیصلے سے اختلاف کروں گی.. میں اس سے ہرگز شادی نہیں کروں گی...!!"

اسے پتا بھی نہیں چلا تھا کہ آنسو اس کی پلکوں کی باڑ پھلانگ کر اس کے گلابی رخساروں کو بگھوتے چلے گئے تھے

"فارمی بیٹا.. وہ اتنا برا انسان نہیں ہے.. میرا دوست ہے میں اچھے سے جانتا ہوں اسے اگر میں نے تمہارے لئے اسے پسند کیا ہے تو کچھ سوچ کر ہی کیا ہوگا نہ.. میں غلط فیصلہ کیوں لوں گا تمہارے لئے؟؟...!!"

اشعر نے نرمی سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا

"اور یہ وہی دوست ہے نہ اشعر بھائی جس کے فون سے میری تصویریں ملنے پر آپ نے مجھ سے اعتباری سے باز پرس کی تھی..؟ میں آپ کی بہن تھی آپ کی عزت اور مان تھی آپ نے کیسے سوچ لیا کہ میں دوسری لڑکیوں کی طرح ہو سکتی ہوں..؟؟ آپ نے جس انداز میں مجھ سے بات کی تھی میں قصور وار نہ ہوتے ہوئے بھی اپنی ہی نظروں میں گر گئی تھی.. وہ بھی صرف اس شخص کی وجہ سے.. اور آپ کہ رہے ہیں کہ اس سے شادی کر لوں میں؟؟...!!"

"گرتا.. میں مانتا ہوں غلطی میری تھی لیکن جو کچھ بھی ہوا وہ ایک فطری عمل تھا اس وقت میری سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سلب ہو چکی تھی.. لیکن اب تو سب سوٹ آؤٹ ہو چکا ہے..!!"

"بھلے سے سب ٹھیک ہو گیا ہو آپ دونوں کے درمیان.. لیکن مجھے کسی قیمت پر اس سے شادی نہیں کرنی.. آپ جہاں کہیے گے کر لوں گی اف بھی نہیں کروں گی لیکن اس سے نہیں کروں گی..!!"

اس نے بے دردی سے اپنے گال رگڑے تھے

"میں اسے زبان دے چکا ہوں فاری.. میں نے اس سے وعدہ کیا ہے میں تمہاری شادی اس سے کروا دوں گا..!!"

"آپ اس پر کیسے بھروسہ کر سکتے ہیں بھائی؟.. میری تصویریں اس کے فون میں تھی اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ کسی اور لڑکی کی نہیں ہوں گی..!!"

"اسے غلط مت سمجھو... وہ ایسا نہیں ہے اتنا لمبا عرصہ میں نے اس کے ساتھ گزارا ہے میں اچھے سے جانتا ہوں اس کی نیچر کو.. مشکل سے ہی اسے کوئی چیز پسند آتی ہے اور جو پسند آجائے تو وہ اسے حاصل کئے بغیر اس کی جان نہیں چھوڑتا..!!"

"فار گاڈ سیک بھائی.. میں کوئی چیز نہیں ہوں..!!"

"میں جانتا ہوں لیکن کیا تم ایک موقع اور نہیں دے سکتی اسے؟.."

"بالکل بھی نہیں.. گنجائش ہی باقی نہیں رہ جاتی میں اس انسان کی شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کروں گی"

"!!.."

"اور میری بات کا کیا؟.. میں نے جو اس سے وعدہ کیا ہے اسے بھی تو پورا کرنا ہے مجھے..!!"

"آٹم سوری بھائی.. میں آپ سے بد تمیزی نہیں کر رہی ہوں لیکن آپ کو ایک دفعہ صرف ایک دفعہ مجھ سے پوچھ تو لینا چاہے تھا نہ کہ میں اس سے شادی کرنا بھی چاہتی ہوں یا نہیں.. آپ پلیز اسے منع کر دیں ایکسکوز کر لیں.. میرا نام لیں دے کے میں راضی نہیں ہوں وہ مان جائے گا..!!"

اس کی بھگی سرخ آنکھیں متورم چہرہ کا نپتی آواز..

اشعر کا دل کٹنے لگا تھا ایک طرف اس کی لاڈلی بہن تھی جو اس کے لئے جان کی حثیت رکھتی تھی اور دوسری جانب دوست تھا جو جان سے بڑھ کر تھا..

وہ تو بچ میں چھنس گیا تھا کس کی مانے کس کی نہ مانے..

بہن کو خوشی دے کر دوست کو ناراض نہیں کر سکتا تھا اور دوست کو خوشی دے کر بہن کو بدظن نہیں کرنا چاہتا تھا

عجیب سچویشن تھی اشعر آفریدی کے لئے بھی

"آپ مجھے کینیڈا بھجوا دیں واپس بابا، بی جان اور رو حیل بھائی کے پاس...!!!"

فاریہ کی آواز اسے سوچوں کے گرداب سے کھینچ لائی تھی

"وہاں جا کر کیا کرو گی تم؟.. بابا اور بی جان تو خود یہاں آرہے ہیں...!!!"

اشعر کی بات پر اسے جھٹکا ہی تو لگا تھا

"آپ کی کب بات ہوئی؟ اور مجھے بتایا بھی نہیں...!!!"

"ریاض کے پیرنٹس نے مجھ سے بات کرنے کے بعد بابا کو فون کیا تھا.. انھیں بھی کوئی اعتراض نہیں

تمہارے اور ریاض کے لئے...!!!"

چند لمحوں تو وہ کچھ بول ہی نہ سکی تھی..

سختی سے نچلا لب دانتوں تلے دبایا تھا

"اعتراض وہ کیوں کریں گے جب تک انہیں اصل بات کا علم نہیں ہوگا...!!"

"فاریہ.. بیٹا میری بات سنو...!!"

اشعر نے اسے کندھوں سے تھامنا تھا

میرے اور ریاض کے بیچ میں جو کچھ بھی ہوا صرف ایک چھوٹی سی غلط فہمی تھی اگر ہمارے بیچ کوئی سرد مہری آئی بھی تھی تو وہ اب ختم ہو چکی ہے.. ہم دونوں نارمل ہیں ایک دوسرے کے ساتھ.. ہم میں سے کسی کو کوئی مسئلہ نہیں.. اگر وہ سب نہ بھی ہوا ہوتا اور وہ تمہارے لئے اپنا پروزل دیتا تو بھی میں خوشدلی سے اسے قبول کر لیتا.. کیوں کے اس سے بڑھ کر کوئی اور آپشن ہو ہی نہیں سکتا تمہارے لئے.. ریاض میرے لئے بھائیوں جیسا ہے روحیل بھائی سے بھی بڑھ کر ہے.. اس نے مجھ سے کبھی کچھ نہیں مانگا آج پہلی دفعہ تمہارے لئے درخواست کی ہے.. جھکنا اس کی عادت نہیں ہے لیکن اس نے پھر بھی دوبارہ سے مجھ سے معافی مانگی ہے.. وہ تم سے محبت کرتا ہے بیٹا تمہیں خوش رکھے گا ساری زندگی اس بات کی میں تمہیں گارنٹی دیتا ہوں...!!"

لیکن اس کے ذہن میں تو کسی اور کی ہی باتیں گونج رہیں تھیں

"جانتی ہو.. جب جب تم مجھے ایسے غصہ دکھاتی ہو نہ یقین مانو تمہیں حاصل کرنے کی تڑپ اتنی ہی شدت سے جاگتی ہے میرے اندر...!!"

"مجھے پیچھا نہ چھڑاؤ فاریہ .. تم جتنا مجھ سے دور جانے کی کوشش کرو گی میں اتنا ہی تمہاری راہ میں آؤں گا...!!"

کیا عزت رہ جاتی ریاض چوہدری کی اگر وہ اس کی حرکتیں اشعر کو بتا دیتی تو..
جو بد تمیزی اس نے حارث کی شادی میں اس کے ساتھ کی تھی وہ چاہ کر اسے معاف نہیں کر سکتی تھی..

وہ چاہتی تو اشعر کو اس کی ایک ایک بات بتا سکتی تھی لیکن اس سے ہوتا کیا؟
یا تو اشعر ہمیشہ کی طرح اس کی سائیڈ لیتے ہوئے اسے معاف کر دیتا یا پھر ان دونوں دوستوں میں
دوریاں آجاتی..

جو بھی فاریہ کو قبول نہ تھا..

اس کا بھائی اپنے دوستوں پر جان چھڑکتا تھا وہ کسی صورت نہیں چاہتی تھی کہ ان کے تعلقات خراب
ہوں وہ بھی اس کی ذات کی وجہ سے..

لیکن ان کی دوستی کی قربانی وہ کیوں دے؟؟

"فاریہ.. اگر تم چاہو تو کچھ وقت لے لو سوچنے کے لیے...!!"

"جب آپ نے میری شادی اسی سے کرنی ہے تو سوچنے کا کیا فائدہ پھر؟؟...!!"

اس کے لہجے میں ہلکی سی تلخی کی آمیزش تھی جسے اس نے صاف محسوس کیا تھا

اگر اس کے نصیب میں جب اسی کا نام لکھا ہے تو پھر کیوں وہ رو دھو کر اپنی قسمت سے شکوہ کرے..

بھائی کو ناراض کر کے میں خود خوش نہیں رہ پاؤں گی.. اس سے اچھا تو پھر یہی ہے کہ ان کی خوشنودی کے لئے ہاں کہہ دوں..!!"

اگر اللہ نے اسے میرے لئے پسند کیا ہے تو یقیناً میرے حق میں بہتر ہوگا..

"مجھے بھروسہ ہے اس پر.. وہ کبھی تمہیں شکایات کا موقع نہیں دے گا..

"لیکن مجھے نہیں ہے.. میں صرف آپ کے لئے ہاں کہہ رہی ہوں تاکہ آپ کو وعدہ خلافی نہ کرنا

پڑے آپ کی دوستی پر کوئی آنچ نہ آئے..!!"

تھینک یو سوچ بیٹا.. مجھے پتا تھا تم اپنے بھائی کی بات کبھی خراب نہیں ہونے دو گی.. لیکن جتنے بھی "

برے خیالات اور وسوسے ہیں انہیں تم اپنے دل و دماغ سے جھٹک دو.. بابا اور بی جان کے آنے کے

بعد جمعے کو تم دونوں کا نکاح ہے..!!"

اس نے چونک کر اشعر کو دیکھا تھا

"کیا مطلب جمعے کو نکاح ہے؟.. آپ سب لوگ پہلے سے ساری پلاننگ کر کے بیٹھے ہیں اور مجھے غیروں

کی طرح بتایا جا رہا ہے.. جب سب کچھ پہلے سے ہی کنفرم تھا تو آپ مجھے کیوں راضی کر رہے تھے؟؟

زبردستی ہی میرا نکاح پڑھوا دیئے..!!"

وہ شدید شاکی انداز میں کہہ جا رہی تھی آنسو پھر سے بہنے لگے تھے

"ہم تو بس ابھی منگنی کی چھوٹی سی تقریب کرنا چاہتے تھے لیکن پھر ریاض...!!"

"ریاض ریاض ریاض.. زہر لگتا ہے مجھے آپ کا دوست.. زندگی عذاب بنا کر رکھ دی ہے اس نے میری

...!!"

وہ غصے میں بغیر سوچے سمجھے اس کے سامنے اپنے دل کا غبار نکال گئی تھی ..
اشعر نے بے ساختہ اپنی مسکراہٹ کو چھپایا تھا کہ کہیں وہ دیکھ کر مزید نہ بھڑک جائے ..
"میرے بس میں جتنا تھا میں نے سمجھا دیا .. باقی اب جتنے بھی تمہارے گلے شکوے ہیں وہ وہی ختم
کرے گا ..!!"

اشعر نے نرمی سے کہتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو وہ بے بسی سے اپنے لب کچل کر رہ گئی ..
اگر یہ جانتی ہوتی کہ ریاض چوہدری کب سے اس کے کمرے کے باہر موجود ان دونوں کی گفتگو سن رہا
ہے تو وہ قفل ڈال لیتی اپنے لبوں پر ..
دیوار سے ٹیک لگائے کھڑے اس نے سختی سے لبوں کو بھینچ رکھا تھا
اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ اس کے بارے میں ایسا سوچتی ہے ..
"زہر لگتا ہوں نہ میں تمہیں ؟ .. زندگی عذاب بنا دی ہے نہ میں نے تمہاری ..؟؟ اب تم دیکھو میں کرتا
کیا ہوں تمہارے ساتھ ..!!"

دل میں اسے مخاطب کرتے ہوئے وہ وہاں رکا نہیں تھا لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے وہاں سے نکلتا چلا
گیا ..

"ریاض چوہدری ولد ہاشم چوہدری آپ کا نکاح فاریہ آفریدی ولد آفریدی خان سے پڑھایا جاتا ہے کیا آپ کو یہ
نکاح قبول ہے ؟ ..!!"

کتنا انتظار کیا تھا اس نے ان لمحوں کے لئے ..

فاریہ آفریدی جو اس کے دل کی دھڑکن بن چکی تھی اس کی آتی جاتی سانسوں کا نام تھی آج وہ ہمیشہ کے
لئے اس کے حقوق اپنے نام کرنے والا تھا ریاض کی تڑپ اس کی بے چینی اس کی محبت کی بے
قراریوں سے انجان تھی وہ لڑکی جس کا چہرہ اس کے دل و دماغ میں بس سا گیا تھا
"کیا آپ کو نکاح قبول ہے؟!!!"

قاضی صاحب نے ذراتیز آواز میں زور دے کر پوچھا تھا

"بول دے بھائی پہلے تو مرا جا رہا تھا نکاح کے لئے اب ہو رہا ہے تو کچھ بول نہیں رہا...!!!"

اس کے برابر میں بیٹھے حیدر نے سرگوشی کے سے انداز میں کہا تھا

"میں تم سے محبت کرتا ہوں فاریہ.. بے حد کرتا ہوں لیکن جو تم نے میرے ساتھ کیا میں اتنی آسانی سے

اسے نہیں بھولا سکتا.. حساب تو میں تم سے لے کر ہی رہوں گا...!!!"

"قبول ہے...!!!"

واٹ کاٹن کے قمیض شلوار پر اوپر سے سرخ واسکٹ پہنے سنجیدہ لیکن خوبو سے نظر آتے اس نے اقرار
کیا تھا

"یہاں سائن کر دیں...!!!"

قاضی صاحب نے اس کے سامنے نکاح نامہ رکھتے ہوئے انگلی سے ایک جگہ سائن کرنے کو کہا تھا

جمعے کی نماز کے بعد سب نمازی وہیں موجود اس کے نکاح میں شریک تھے

اشعر نے ہی گھر کے بجائے مسجد میں کرنے کو ترجیح دی تھی کیوں کے ان کے ہاں کی رسم ہی یہی تھی

خود اس کا نکاح بھی مسجد میں ہی ہوا تھا اور لائبرے کا گھر پر..

"فاریہ آفریدی ولد آفریدی خان آپ کو ریاض چوہدری ولد ہاشم چوہدری کے نکاح میں دیا جاتا ہے کیا آپ کو

یہ نکاح قبول ہے؟؟!!.."

اس نے سختی سے اپنے لب بھینچے ہوئے تھے سرخ آنچل اس کے چہرے پر ڈھکا تھا کوئی نہیں جانتا تھا
کے آنسوؤں ایک تواتر سے اس کے رخساروں پر پھسلتے جا رہے تھے..

ایک طرف اس کا جان سے پیارا بھائی بیٹھا تھا تو دوسری طرف محبت کرنے والا باپ تھا
اسے لگ رہا تھا کہ اگر ابھی اس نے اقرار کر لیا تو وہ ہمیشہ کے لئے اپنے عزیز رشتوں سے دور ہو جائے
گی وہ کبھی پہلے والی فاریہ نہ رہے گی اس کے نام کے آگے کسی اور کا نام لگ جائے گا
اور وہ بھی کس کا؟

ریاض چوہدری کا!!..!!

جس سے اسے کبھی نفرت محسوس نہیں ہوئی تھی لیکن وہ ہمیشہ سے اسے برا لگتا تھا اور بہت برا لگتا تھا
اسے بری لگتی تھیں اس کی خود پر گڑی بے باک نظریں..

اسے برا لگتا تھا اس کا مہوت ہو کر دیکھنا

لیکن اس سب کے باوجود اسے اس شخص کو قبول کرنا تھا
خود کے لئے نہیں اپنے باپ بھائی کی عزت کے لئے..

"قبول ہے....!!.."

سائن کرتے ہوئے وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی اگر اس کے بس میں ہوتا تو وہ کبھی بھی اس کا نام اپنے نام کے ساتھ نہ لگنے دیتی

جو سلوک ریاض نے اس کے ساتھ کیا تھا اس کے بھائی کے ساتھ کیا تھا وہ کسی طور اسے معاف کرنے کے قابل نہیں تھا

یہ تو اشعر کا بڑا پین تھا جو اس نے اسے معاف کر دیا تھا

آفریدی صاحب کے گلے لگی وہ اس قدر تڑپ کر روئی تھی کہ وہاں موجود ہر ایک کی آنکھ پر نم ہو گئی تھی ..

"یہ پورا سال تو شادیوں میں ہی نکلا ہے .. تم سب ہی اپنے گھر بار کے ہو گئے سوائے میرے .. میرے نصیب میں تو بس تم لوگوں کے نکاح کے چھوہارے ہی لکھے ہیں ..!!"

منہ پھلا کر ناراضگی سے کہتے ہوئے وہ ساتھ ساتھ پلیٹ سے چھوہارے بھی اٹھا کر منہ میں ڈال رہا تھا

"ہاں تو اپنا اعمال نامہ صاف رکھنا ..!!"

حارث نے اس کے ہاتھ سے پلیٹ اچک لی تھی

جبھی حیدر کی نظر ریاض پر پڑی تھی وہ فوراً سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا ..

کدھر بیٹا؟ پہلے پانچ ہزار نکال ..!!"

حیدر نے دونوں بازو پھیلا کر اس کا راستہ روکا تھا

"وہ کس خوشی میں؟؟ ..!!"

اس نے آنکھیں سکیڑ کر کہا

" ملاقات کروانے کے نہ .. میں نظر رکھوں گا باہر...!! "

" تجھے کس نے کہا میں ملاقات کرنے جا رہا ہوں؟؟...!! "

" تو جس روم کی طرف جا رہا ہے وہاں غالباً تیری نئے نوپلی بیوی موجود ہے...!! "

" پہلی بات تو یہ کہ میں ملاقات کرنے نہیں صرف کچھ بات کرنے جا رہا ہوں اور دوسری بات تجھے نظر

رکھنے کی ضرورت نہیں .. میں کوئی غلط کام نہیں کر رہا نکاح کیا ہے بیوی ہے وہ اب میری .. میں اس

سے بات کروں یا کچھ بھی کروں کسی کو کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے...!! "

اس نے سنجیدگی سے دو ٹوک بات کہی تھی

" ٹھنڈا ہو جا ہیرو اس کا بھائی باہر ہی بیٹھا ہے اور شرعی طور پر وہ تیری بیوی بن چکی ہے لیکن بات

کرنے کے لئے اور ملنے کے لئے تجھے رخصتی کا انتظار کرنا پڑے گا ویلے بھی اندر رونے کا شغل جاری

ہے...!! "

" نکاح کے بعد کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی اور اب تو اس کے بھائی کے پاس بھی ایسا کوئی

حق نہیں جو وہ مجھے میری بیوی سے ملنے سے روک سکے...!! "

" کیا ہوا کیوں بحث ہو رہی ہے؟؟...!! "

اشعر انھیں باتیں کرتے دیکھ وہیں چلا آیا تھا

" تجھے کوئی اعتراض تو نہیں نہ اگر میں فاریہ سے کچھ دیر اکیلے میں بات کر لوں؟؟...!! "

ریاض نے براہ راست اسے مخاطب کر کے پوچھا تھا

اشعر کو اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ اس نڈر انداز میں فاریہ کا نام لیتے ہوئے اپنی خواہش کا اظہار کرے گا

..

لیکن وہ خواہش تو کہیں سے نہیں لگ رہی تھی اس کے انداز سے تو لگ رہا تھا کہ جیسے فار میلیٹی نبھا رہا ہو

"مجھے کیوں اعتراض ہوگا؟.. لیکن اگر تو گھر میں موجود مہمانوں کا خیال کر لے تو کیا یہ بہتر نہیں ہوگا

..؟؟!"

وہ ہر گز اسے منع نہیں کر رہا تھا صرف ایک بات کی طرف اس ک توجہ دلائی تھی

اور ریاض کو بھی شاید اس کا احساس ہو گیا تھا جیسی تھوڑے نرم لہجے میں کہا تھا

"زیادہ ٹائم نہیں لوں گا بس کچھ کلئیر کرنا ہے ورنہ وہ روتی رہے گی.. جو نہ تجھے اچھا لگے گا اور نہ مجھے

..!!!"

"وہ تجھ سے نکاح نہیں کرنا چاہتی تھی صرف میرے انسٹیٹ کرنے پر مانی ہے..!!!"

"میں جانتا ہوں بار بار یاد دلا کر مجھے شرمندہ مت کر..!!!"

"صرف دس منٹ.. اس سے زیادہ نہیں..!!!"

باور کرواتے ہوئے اشعر نے اسے اپنے پیچھے فاریہ کے روم کی طرف آنے کا اشارہ کیا تھا

اور یہ بھی غنیمت تھا اس کے لئے جو گھر پر آنے کی اجازت مل گئی تھی ورنہ اسے تو لگتا تھا کہ مسجد

سے ہی واپس لوٹنا پڑے گا

جب وہ دونوں وہاں آئے تو بقول حیدر کے رونے کا سیشن چل رہا ہے واقعی درست تھا

فاریہ بی جان کے گلے لگی زار و قطار رو رہی تھی

اشعر نے ہی پھر سہولت سے کہتے ہوئے کمرہ خالی کروایا تھا جہاں ابی صرف وہ تینوں ہی موجود تھے
ریاض کو سر کی جنبش سے اشارہ کرتے ہوئے وہ خود باہر آگیا تھا اگر وہاں موجود رہ کر فاریہ کو چپ کرواتا
تو واپس آنا مشکل ہو جاتا..

بہن کے آنسو دل پر گر رہے تھے

ریاض نے اسے پہلی دفعہ اس بڑی سی چادر کے بغیر دیکھا تھا اس بار اس نے صرف سفید فرائیڈ کالر کا
دوپٹہ سر پر اوڑھ رکھا تھا
اس بند کمرے میں وہ دونوں اکیلے تھے فاریہ کو خوف سا محسوس ہوا تھا
ان کی گزشتہ ملاقاتیں اتنی خوشگوار ہر گز نہیں تھیں جو وہ نارمل کھڑی رہتی..
گہری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے وہ قدم قدم چلتے ہوئے اس کے قریب آ رہا تھا وہ جو پہلے ہی ڈریسنگ
کے پاس کھڑی تھی مزید پیچھے ہوئی تو الماری سے جا لگی..
اک ڈر سا اس کے چہرے پر چھلک رہا تھا وہ بھاگ جانا چاہتی تھی وہاں سے لیکن تب تک وہ اس تک پہنچ
چکا تھا الماری پر دائیں بائیں اپنے ہاتھ جما کر اس کے بھاگنے کی ساری راہیں مسدود کرتی تھی..
فاریہ نے خوف سے اپنی آنکھیں میچ لی تھی..
وہ شخص تو پہلے ہی کوئی لحاظ نہیں کرتا تھا اور اب تو باقاعدہ نکاح ہو چکا تھا اب کیوں کر پیچھے رہتا..

وہ ہلکا سا اس پر جھکا تھا پھر اس کے کان میں جھولے آویزے کو چھوتے ہوئے سرگوشی کے سے انداز میں بولا

"فکر مت کرو.. میں کوئی حساب بے باک کرنے نہیں آیا.. اگر میں نے جانے انجانے میں تمہیں کوئی تکلیف دی ہے تو میں اس کے لئے معذرت کرنا چاہتا ہوں تم سے.. شاید بے خودی میں کچھ زیادہ ہی اوور ہو جاتا ہوں تمہارے ساتھ لیکن میں مجبور ہوں اپنے دل کے ہاتھوں.. میں نے سنا ہے تم شعر و شاعری میں گہری دلچسپی رکھتی ہو اب اتنا تو اندازہ ہوگا ہی تمہیں کے ایک عاشق اپنے محبوب کے لئے کیسے جذبات رکھتا ہے.. میں نے جو بھی کیا مجھے خود بھی اس کا اندازہ نہیں تھا.. تم مجھے انور کرتی تھیں یہ جانے کے باوجود کے میں محبت کرتا ہوں تم سے بس ایک آگ سی لگ جاتی تھی میرے دل میں

..!!!"

اس نے آہستہ سے اپنی پلکیں اٹھائیں تھیں.. ریاض کا چہرہ اس کے قریب تھا..

اس نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اس کے سر سے ٹکرایا تھا

"ابھی بھی ڈر رہی ہو مجھ سے.. اب تو میں نے کچھ بھی نہیں کہا یا..!!!"

وہ جواتنی دیر سے سانس روکے کھڑی تھی اس کے پیچھے ہٹنے پر سکون کی سانس لی تھی

جان ہی نکال دیتا تھا اس کا انداز..

"میرے پاس زیادہ وقت نہیں صرف دس منٹ ہی دئے ہیں تمہارے بھائی نے..!!!"

ریاض نے اپنی جیب سے ایک مٹیلیں کیس نکال کر اس کی طرف بڑھایا تھا

"لاکٹ لیا تھا تمہارے لئے.. پہنانے کی اجازت تو تم دو گی نہیں سوا لیے ہی ایکسیٹ کر لو..!!!"

جسے اس نے تھاما نہیں تھا ریاض نے کندھے اچکاتے ہوئے ڈریسنگ پر ڈال دیا ..

"جب دل سے معاف کر دو تو پہن لینا...!!"

"اسے محبت نہیں کہتے...!!"

فاریہ نے کاجل سے لبریز آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے اسے دیکھا تھا
"محبت میں ہمیشہ جھکا جاتا ہے فخر سے گردن نہیں تانی جاتی.. آپ نے جو کیا صرف اپنی آنا کی تسکین
کے لئے کیا...!!"

ریاض چونکا تھا اسے ایک فیصد بھی یقین نہیں تھا کہ وہ اسے مخاطب کرنا تو دور کی بات اس کی بات کا
جواب بھی دے گی ..

"مجھے ریٹلائز ہو گیا تھا جبھی اشعر اور تم سے معافی مانگی میں نے لیکن میری محبت کو غلط ثابت نہ کرو
.. میں نے دنیا کو صرف اپنے نکاح میں گواہ بنایا ہے لیکن یہ صرف میں اور میرا اللہ ہی جانتا ہے کہ میں
کس قدر تڑپا ہوں تمہارے لیے اتنی محبت تو میں نے خود سے بھی نہیں کی جتنی تم سے کرنے لگا ہوں
حلانے سب مجھے خود پسند کہتے تھے.. تمہارے اختیار میں ہے تم مجھے معاف کرو یا نہ کرو.. لیکن میں تمہیں
خود سے دور نہیں کر سکتا اب.. بہت چاہتا ہوں میں تمہیں...!!"

فاریہ کو اگر اس کے لفظوں پر اعتبار نہ ہوتا تو بھی وہ اس کی آنکھوں سے پہچان لیتی کہ اس کے سامنے
کھڑا وہ شخص جس کو اب اس کے شوہر ہونے کا حق حاصل تھا.. وہ کسی غلط بیانی سے کام نہیں لے
رہا تھا وہ وہی کہ رہا تھا جو اس کے دل میں تھا..

"آٹم سوری فاریہ...!!"

اس نے اچانک ہی بیچ کا فاصلہ ختم کرتے ہوئے اس کا چہرہ ہاتھ کے پیالے میں بھرتے ہوئے صبح پیشانی پر مہر ثبت کی تھی ..

"میں نے پھر سے تمہیں تنگ کیا اس کے لئے معذرت .. لیکن تفصیلی بات رخصتی کے بعد ہی ہوگی اور ہاں میں نے تم سے معافی ضرور مانگی ہے لیکن تمہیں معاف نہیں کیا کچھ حساب میرے بھی نکلتے ہیں تمہاری طرف جس پر معافی تلافی کی گنجائش نہیں نکلتی حرجانہ دینا پڑے گا...!!"

"میں نہیں جانتی آپ کس حساب کی بات کر رہے ہیں...!!"

نظریں چراتے ہوئے وہ فاصلے پر جا کھڑی ہوئی تھی

"وہ تو میں اچھے سے یاد دلا دوں گا .. ویسے تھینک یو .. مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تم اتنی آسانی سے مان جاؤ گی...!!"

"میں نے کب کہا کہ میں نے آپ کو معاف کر دیا ہے؟...!"

اس نے حیرت سے آنکھیں پھیلاتے ہوئے پوچھا ..

وہ بے ساختہ مسکرایا تھا

"اگر مجھ سے ناراض ہوئیں تو ایسے بات نہ کر رہی ہوئیں مجھ سے بلکہ رو دھو کر مجھ پر غصہ اتار رہی ہوتی ...!!"

اس کی آنکھوں کی شوخ سی چمک میں وہ زیادہ دیر تک دیکھ نہ پائی تھی ..

لیکن اب تھوڑی مٹمٹن تھی اس کا بھائی کبھی اس کے لئے کوئی غلط انتخاب کر ہی نہیں سکتا ..

اگر اس نے ریاض چوہدری کو اس کے لئے چنا تھا تو یقیناً کوئی بات ہوگی اس میں ..

محبت میں تو واقعی میں جھکا جاتا ہے اگر انسان نہ بھی جھکنا چاہے تو یہ خود ہی گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتی ہے ..

ریاض نے کیا کچھ نہ سوچ رکھا تھا کہ وہ کیسے بدلے لے گا اس سے کبھی معاف نہیں کرے گا اسے ..
لیکن ہوا کیا؟؟

آخر کو وہ اس کا عشق و جنون تھی صرف اسے دیکھ کر ہی اس کا سارا غم و غصہ ہرن ہو گیا تھا ..
اور یہ بات تو اسے بھی سمجھ آ گئی تھی کہ ذرا سا جھکنے سے اگر مابین الجھے مسئلے سلجھ سکتے ہیں تو جھکنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرنا چاہیے ..
صرف وہی کرنا چاہیے جو آپ کا دل کہ رہا ہو ..
اور ریاض کا دل شدت سے صرف ایک ہی گردان کئے جا رہا تھا کہ اسے "فاریہ چوہدری" سے عشق ہے ..

بلو جینز پر لونگ شرٹ کے ساتھ سکارف گلے میں لپیٹے لیئرز میں کٹے بالوں کو پشت پر بکھرائے
وہ موبائل پر ٹائپنگ کرتے ہوئے اس کیفے میں داخل ہوئی تھی جو اس وقت اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا
اس نے موبائل سے نظریں ہٹا کر تعجب سے وہاں دیکھا ..
ایسا بھی نہیں تھا کہ وہ کسی غلط کیفے میں آگئی ہو ..

حیدر نے اسے یہیں کا ایڈریس سینڈ کیا تھا

خاموشی سے تو لگ رہا تھا کہ جیسے کوئی زمی روح بھی موجود نہ ہو

"ہیلو.. ہیلو کوئی ہے؟؟!!"

وہ اندر داخل ہو گئی تھی سینٹر ٹیبل پر صرف ایک موم بتی جل رہی تھی جو وہاں پھیلے اندھیرے کو کم کرنے کے لیے نا کافی تھی..

وہ اپنے فون کی ٹارچ آن کرنے لگی تھی لیکن ٹھیک اسی وقت بے شمار پھولوں کی پتیاں سی اس پر گری تھی اس نے بوکھلا کر اوپر کی طرف دیکھا تھا لیکن اندھیرے کے باعث کچھ نظر نہ آیا..

پھر اچانک ہی کسی نے پیچھے سے اس کی آنکھوں پر کوئی پٹی سی باندھ دی تھی..

"ریلکس ڈیئر...!!"

وہ ڈر گئی تھی جبھی اس نے ساتھ ہی اس کے کان میں سرگوشی کی تھی..

حیدر کی آواز اپنے پاس محسوس کر کے یک گونا سکون سا ہوا تھا ورنہ تو اسے پکا لگ رہا تھا کہ وہ غلط کیفے میں آ گئی ہے..

"حیدر.. کیا ہے یہ سب آنکھیں کھولو میری....!!"

"جسٹ ٹو منٹس...!!"

حیدر نے اسے پٹی اتارنے سے باز رکھا تھا

اور پھر پانچ منٹ بعد اس کی پٹی ہٹا دی تھی..

یشفہ نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی تھیں لیکن وہاں کا منظر دیکھ کر تو حیرت سے پوری کھل گئیں

تھیں..

جو کیفے ابھی اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا وہ اب لاتعداد موم بتیوں اور دیوں سے روشن تھا اس نے حیرت سے نیچے فرش پر بے اس جلتی ہوئی موم بتیوں سے بے ہارٹ شپ کو دیکھا تھا جس میں وہ کھڑی تھی سامنے وہ سینٹر ٹیبل بھی پھولوں کی پتیوں اور دیوں سے سجی ہوئی تھی جس پر ایک چھوٹا سادل کی شکل کا ہی ایک چاکلیٹ کیک بھی رکھا تھا..

"پپی برتھ ڈے میری جان...!!"

وہ جو اس منظر کے سحر میں کھوئی ہوئی تھی حیدر کی دوبارہ سے سرگوشی کرنے پر چونک کر پلٹی تھی وہ اس کے پیچھے ہی تو کھڑا تھا لشفہ ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی اس سے..

"ماحول کو رومانٹک بنانے کی پوری پوری کوشش کی ہے میں نے.. اب کہاں تک کامیاب ہوا ہوں یہ تو تم ہی بتا سکتی ہو...!!"

"وہ مسکراتے ہوئے دونوں ہاتھ پشت پر باندھے کہ رہا تھا

"میں تو ایک روکھی پھسکی سی ڈیٹ کا سوچ کر آئی تھی لیکن مجھے نہیں پتا تھا کہ تم یہ سب پلین کئے بیٹھے ہو...!!"

"حیدر کو بہت ہلکا نہیں لے لیا آپ نے...!!"

حیدر نے اسے مصنوعی آنکھیں دکھائی تھیں

پھر کوٹ کی جیب سے ایک سرخ کیس نکالا تھا

"تمہاری برتھ ڈے کا تحفہ...!!"

وہ منہ پر ہاتھ رکھے بے ساختہ ہنسی تھی..

حیدر اور اتنا شریف؟؟..

"نہ کرو حیدر مجھے ہنسی آرہی ہے...!!!"

"دیکھو میں نے بڑی مشکل سے رومانٹک موڈ بنایا ہے اسے خراب نہ کرو...!!!"

ہنسی تو اسے بھی آرہی تھی لیکن ضبط کرتے ہوئے خود کو سنجیدہ بناتے ہوئے کہہ رہا تھا

"دیکھو گی نہیں میں نے کیا لیا ہے...!!!"

اس نے ہتھیلی پر بند کیس رکھ کر اس کے سامنے کیا تھا جو لیشہ سے پہلے ہی حیدر کے پیچھے سے ہاتھ بڑھا

کر کسی نے اچک لیا تھا

"مجھے دکھا کیا لیا ہے...!!!"

اچانک سے جھپٹ کر وہ اب اسے کھولے اندر موجود چیز کا معائنہ کر رہا تھا

"ہمم.. ڈائمنڈ ٹاپس.. تجھ جیسے غریب سے یہی توقع تھی مجھے...!!!"

"اوئے ہوئے ڈیٹ شیٹ ماری جارہی ہے وہ بھی ہمارے بغیر ہی...!!!"

جب تک احمد نے اس کا کیس واپس اس کے ہاتھ میں تھمایا اتنے میں تیمور بھی کہتے ہوئے اس کے

سر پر ایک تمپٹر رسید کر چکا تھا

"میرا فیوریٹ چاکلیٹ کیک...!!!"

جانے کہاں سے ریاض نکل کر سیدھا اس کیک کی طرف لپکا تھا

"کیا میں یہ موم بتی بھجادوں؟؟...!!!"

سینئر ٹیبل پر جلتی بڑی سی موم بتی ہاتھ میں اٹھائے اشعر شرارت سے کہتے ہوئے جیسے اجازت مانگ رہا تھا

اونے کنجوس.. کھانے پینے کا انتظام نہیں کیا تو نے؟ بچی کو صرف کیک پر ٹر خانے کا ارادہ تھا تیرا
"!!.."

حادثہ اسے گھورتے ہوئے یہاں وہاں چیزیں کھنگال رہا تھا پھر ٹیبل پر پچھائیڈ کلر کا کپڑا ہٹا کر نیچے بھی جھانک لیا ..

منٹوں میں سب الٹ پلٹ کر کے رکھ دیا تھا ان لوگوں نے ..

"ارے آج تو یشفہ کا برتھ ڈے ہے .. کیک کا ٹوہنا پھر ہم تالیاں بجائیں گے ..!!.."

ریاض نے اندھوں کی طرح کھانے سے پہلے کیک پر "ہپی برتھ ڈے یشفہ" کے الفاظ پڑھ لئے تھے ..

وہ غصے کے گھونٹ بھرتے ہوئے مٹھیاں بھینچتے ہوئے ان کو دیکھ رہا تھا

جبھی اس کا کندھا کسی نے تھپتھپایا تو اس نے مڑ کر دیکھا جہاں احمد دونوں بازو سینے پر لپیٹے کھڑا تھا ..

"اب تو پوچھے گا کہ کیا ہے یہ سب؟" سو میں بتاتا ہوں تجھے .. "یہ .. بدلہ ہے بیٹا .. ان سب

چیزوں کا جو تو آج تک ہم سب کے ساتھ کرتا آیا ہے لیکن یہ ابھی آدھا ہے باقی کاتیری شادی میں پورا

کریں گے ..!!.."

اس کے ہونٹوں پر تپانے والی مسکراہٹ تھی ..

"چہ چہ .. بچے کی ڈیٹ خراب کر دی ہم نے تو ..!!.."

ریاض نے مصنوعی افسوس سے کہا تھا

"چل کوئی نہیں تو اپنا کام جاری رکھ ہم سائیڈ پر بیٹھے تیرے فارغ ہونے کا ویٹ کرتے ہیں...!!!"

"دفع ہو جاؤ کمینوں...!!!"

وہ دبی آواز میں غصے سے بولا

"ہا ہا ہا.. کہہ رہا ہے کے دفع ہو جاؤ.. ہم نے تو کبھی نہیں بولا ایسے...!!!"

"چل یار انگوٹھی پہنا کر منگنی کی رسم تو پوری کر.. اوہ سوری ہم تو بھول گئے تھے کے تو رنگ نہیں ائیر

رنگ لایا ہے.. ہا ہا ہا...!!!"

تیمور اور حارث ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنستے تھے..

احمد کے چہرے پر بھی دبی دبی سے مسکراہٹ تھی جیسے وہ کافی انجئے کر رہا ہو اس سب کو...!!!"

"بس بھی کریں آپ لوگ...!!!"

یشفہ نے انھیں ٹوکے ہوئے حیدر کے ہاتھ سے وہ کیس لیا تھا پھر اپنے کانوں میں پہنی بڑی سی بالیاں

اتار کر اس کے ٹاپس پہن لئے تھے..

"یہ کہیں نہیں لکھا کے انگوٹھی پہنانے سے ہی انگیجمنٹ ہوتی ہے.. انگوٹھی ہوں یا ٹاپس کوئی فرق نہیں

پڑنا بس دیئے والے کا نام ہونا چاہیے...!!!"

یشفہ کے کہنے پر پہلے تو وہ سب خاموش ہو گئے تھے پھر ایک دم سے ہنس پڑے...

"مطلب کے کچھ بھی؟؟.. ہا ہا ہا...!!!"

"دیکھ لے ریاض ٹاپس پہنا کر بھی منگنی کی جا سکتی ہے...!!!"

تیمور نے ہنستے ہوئے اسے کہا تھا

"مجھے مت دکھا میں نکاح کر چکا ہوں...!!"

اس نے بھی جواباً ہنستے ہوئے کہا تھا

"بھئی ٹاپس پہنا کر منگنی تو ہو گئی.. لیکن اب کیک بھی کاٹ لو.. کھائے بغیر نہیں جاؤنگا میں...!!"

احمد نے حیدر کا پھولا ہوا منہ دیکھا تو ہنستے ہوئے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالا تھا..

"یہ تو سوغات ہے دوستی کی.. پہلے تو" تو انجئے کرتا آیا تھا لیکن آج یہ موقع ہمیں مل گیا...!!"

"قسم سے بیڑہ غرق کر کے رکھ دیا تم لوگوں نے اتنی مشکل سے موڈ اور ماحول بنایا تھا...!!"

آخر وہ بھی ہنس ہی پڑا تھا

"آج ہم حیدر بچے ہوئے تھے...!!"

"چلویشفہ.. پیپی برتھ ڈے کرو...!!"

ریاض نے اس کے سامنے کیک کیا تو حیدر بول اٹھا

"پہلے منگنی تو کرنے دو مجھے...!!"

"وہ تو ہو گئی بیٹا..یشفہ نے تیرے دیے گئے ٹاپس پہن لئے ہیں اب وہ سات جہنوں کے لئے تیری ہو

گئی ہے...!!"

اشعر پھر سے کہتے ہوئے ہنسا تھا

"بیوقوفوں.. وہ اس کا برتھ ڈے کا گفٹ تھا.. میں نے کہا بھی تھا انگیجمنٹ رنگ تو یہ رہی...!!"

اس نے ان کو گھورتے ہوئے کہہ کر جیب سے ایک اور کیس نکالا تھا جس میں جگر جگر کرتی ڈائمنڈ کی

بیش بہا قیمتی انگوٹھی جگمگا رہی تھی..

"بڑا امیر ہے... جو دو دو گفٹ دے رہا ہے...!!!"

وہ متاثر ہوئے بغیر پھر سے ہنس پڑے تھے

"کسی حال میں خوش نہ رہنا تم لوگ...!!!"

"چلو ہم رومانٹک گانا گا کر تھوڑا ماحول بناتے ہیں.. آجا تیمور...!!!"

ریاض اور وہ دونوں گلے کھنکھارتے ہوئے شروع ہو چکے تھے

"اوہو حیدر کا فیوریٹ سونگ ہی گاؤ.. وہ جو کسی بنگالی نے گایا تھا...!!!"

اشعر کے کہنے پر حارث جلدی سے بولا تھا

"قسم سے بھائی مجھے بنگالی والی اسپینش بالکل نہیں آتی ورنہ میں ضرور سنا دیتا...!!!"

"ارے دفع کرو" پسیتو "کو ہم دوسرا گا لیتے ہیں..

پھر وہ تینوں ایک سائیڈ پر کھڑے بلند آواز سے گانے کی خوب تان خراب کر رہے تھے

حیدر بھائی.. اس میں تیرا گھاٹا

ہمارا کچھ بھی نہیں جاتا..

جب کے احمد اور حارث موبائل میں ان دونوں کی ویڈیو بنا رہے تھے..

جب وہ اسے انگوٹھی پہنانے لگا تو احمد نے اس کے کندھے پر ہاتھ سے دباؤ ڈالنے ہوئے نیچے بٹھایا تھا..

"اس کے بھی کچھ آداب ہوتے ہیں...!!!"

وہ گھٹنے کے بل بیٹھا اس کے ہاتھ میں اپنے نام کی انگٹھی پہنا رہا تھا

جب کے وہ لوگ بھی شرافت کے دائرے میں رہتے ہوئے ایک رومالک نمبر گانے کی پوری کوشش کر رہے تھے

پہلی نظر میں یہ کیسا جادو کر دیا..

تیرا بن بیٹھا ہے میرا جیا..

جانے کیا ہوگا، کیا ہوگا کیا پتا

اس پل کو مل کے آجی لے ذرا..

"یہ چڑیلوں کو کہاں چھوڑ آئے تم لوگ؟!!!"

حیدر نے اس کے ہاتھ سے کیک کا چھوٹا پیس کھاتے ہوئے استفسار کیا تھا

"ہم تو اشعر کے گھر پر پارٹی کر رہے تھے تم دونوں کی کمی محسوس ہوئی تو ڈھونڈنے نکلے تھے پھر پیچھا

کرتے کرتے یہاں پہنچ گئے...!!!"

جواب حارث کی جانب سے آیا تھا..

"بہت شکریہ تم لوگوں کے آنے اور میری ڈیٹ خراب کرنے کا...!!!"

"جایا ایک تو میں نے اپنی اتنی زبردست آواز میں گانا گا کر چودہ چاند لگا دئے اور تو کہہ رہا ہے مزہ نہیں آیا

۔ چلو بھئی گھر چلو بھلائی کا تو کوئی زمانہ ہی نہیں....!!!"

ریاض نے منہ بنا کر کہا تھا

"ایسے کیسے؟ کیک تو کھانا ہی پڑے گا...!!!"

حیدر نے ایک بڑا سا پیس اٹھا کر اس کے منہ میں ٹھونس دیا تھا..

"لے بھوکے تو بھی کھا...!!!"

حارث اور باقی سب کے ساتھ بھی اس نے یہی حرکت کی تھی..

منٹوں میں اس دل والے کیک کے ٹکرے ٹکرے ہو کر سب کے چہروں پر چپکے ہوئے تھے جب کے ایک طرف کھڑے کیفے کے ویٹرز اور مسینجر وغیرہ محفوظ ہوتے ہوئے ان سب کو دیکھ رہے تھے

..

"یہ چھ دوست جہاں بھی جاتے تھے اپنی حرکتوں سے دوسروں کو بے ساختہ ہنسنے پر مجبور کر دیتے تھے.. سچ ہے بے لوث دوستی کا کوئی متبادل نہیں ہوتا اسی طرح دوستی کے رنگوں سے سبھی اس کہانی کا بھی کوئی انجام نہیں کیوں کے دوستی کبھی ختم نہیں ہوتی یہ ہمیشہ تا حیات چلتی رہتی ہے.. رہے نہ رہے یہ جیون کبھی..

بنی یہ رہے دوستی..

ہے تیری قسم او یا را میرے..

جدا ہم نہ ہوں گے کبھی..

ہمیشہ رہے، تو ساتھی میرا..

یہ بندھن رہے یوں صدا..

یہ طاقت تیری، یہ قوت تیری..

بڑھے ہے میری یہ دعا...

او میرے یار، تو میرا پیار..

صدار ہے تو سلامت ..

تیری میری یہ دوستی

یوں ہی رہے تا قیامت...

ختم شد...!!

اختتام سیزن 2

